



اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه



بھی آشنا نہیں ہیں اس لئے یہ عاصی قسم اول کا بہت اختصار کے ساتھ لے کر دکنی رسالوں میں بولا
 ہی اور ہر رسالے کا وزن علیحدہ ہونے سے خواہش وارز و پرنے والوں کی زیادہ ہووے رسالہ اول کا نام
 من و میک ہی اس سلسلے میں حضرت ید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مقدس کا ذکر ہی یعنی حق سبحانہ تعالیٰ
 اُس نور مقدس کے سب موجودات کے اوپر کیا اور اُس کے طفیل سے سب مخلوقات کو ہونید کیا۔
 اور اُس نور اشرف کو پشت پاک سے ہر شکم پاک میں نقل کرنا تھا یہاں لگ و وہ نور لطیف حضرت عبد اللہ
 اور حضرت آمنہ میں آیا اور دوسرے رسالے کا نام من بہر ہی اس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے بشارتوں کا بیان ہی یعنی دو بشارات کہ حق تعالیٰ حضرت کے ظہور سے اپنے کتاب و عین دیا اور اُس کے پیغمبران
 صلی اللہ علیہ و علیہم وسلم اور بچو میاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے خبر دئے ہیں اور تیسرے
 رسالے کا نام من موہن ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت کا بیان ہی یعنی نبی
 معجزات کے مدت حمل اور ولادت اور دودھ چھوڑائی اور خرد سالی میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر
 ہوئے ہیں اُس حد تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹ برس کی عمر ہوئی ہی اور چوتھے رسالے کا
 نام جب سوہن ہی اُس رسالے میں اُس رسالے سے تا وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باجال تمام
 بطور فہرست لکھا گیا ہی اور پانچویں رسالے کا نام آرام دل ہی اس رسالے میں باب تین باب اول میں
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل کا بیان ہی اور باب دوم میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق
 کا ذکر ہی اور باب سوم میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عادات کا مذکور ہی۔ اور چھٹے رسالے کا نام
 راحت جان ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص کا بیان ہی خصائص وہ بزرگیاں ہیں کہ
 حق سبحانہ تعالیٰ خاص ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشا تھا اور کسی پیغمبر کو نہیں دیا اور ساتویں رسالے کا نام
 من درین ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقسام معجزات مذکور ہیں ایسی ترتیب لطیف سے کہ
 کوئی کتاب کے بیچ دیکھنے میں نہیں آئی اگر وہ سب کتاباں تو دیکھیں اس بات کو باور کرینگا اور آٹویں رسالے کا نام
 من جہون ہی اُس رسالے میں فصل تین فصل اول میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبت کی فرضیت اور اس کے
 علامات کا ذکر ہی اور دوسرے فصل میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درود کے فضائل کا بیان ہی اور تیسرے
 فصل میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے فضائل کا مذکور ہی چھ رسالے اول کے رسالہ عقائد و توحید النسا
 ۸۱۶ کے پندرہویں اور اسی اور پانچ میں اور ۸۱۷ کے پندرہویں اور اسی اور چھ میں بنے ہیں۔ چھ رسالے کے
 بہت ذہیل ہو گیا واسطے کہ یک ریختی باتوں میں جو طویل سنس کہ ان رسالوں کا طالب اور پیغمبر کے کاموں پر اغتیا
 رحلت کیا حق تعالیٰ اُس پر رحمت کرے اور اسے اپنے مغفرت سے نوازے اور بہت مولیٰ بھی درپیش ہوئے ہر حال اس آشنا
 میں بعض دوستان واسطے دوسرے رسالوں کے ہونے میں اتفاق نہ کئے بنانے کا نہیں ہوا آخر امداد اللہ بکھرا اور دوسرو
 اور چھ میں رسالے من درین اور رسالے من جہون بنانے کا اتفاق ہوا اور رسالہ آرام دل میں بیان عادات شریف کا اور رسالہ
 راحت جان میں بیان اکثر خصائص امت کا اور رسالہ جب سوہن میں حضرت کی نبوت سے تا وفات اُنکے صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم داخا کہا گیا اور رسالہ ۸۱۶ و ۸۱۷ میں آیت ہزار اور چھ شواہد کا جس جہت میں اُنکے خصل کے سات نو



بہارِ نبوت جو بیگانی برادرانِ ائمہ سالوں کے بارِ حرب میں اول کے چار رسالے چار حرب میں اور آرام دل میں دو حرب میں اور راحت جان یک حرب ہی اور میں دین میں چار حرب ہیں اور میں جیوں یک حرب ہی اور ان سب رسالوں میں شاعری میں کیا ہوں بلکہ صاف و سادہ کہا ہوں اور اور دو کے بھا کے میں نہیں کہا کہا واسطیکہ رہنے والے یہاں کے اس بھا کے سے واقف نہیں میں ای بھائی یہ رسالے دیکھی زبان میں میں کر کر سہل اور سہری بھان کہا واسطیکہ برے معتبر کتب سے تحقیق کر کر لکھا ہوں اگر وہ تمام کتاباں تو دیکھ چکا یا کسی سے سنیگا تو مجھے قدر ان رسالوں کی معلوم ہوئی گی اب ان کتابوں کے کہ یہ رسالے کا مطلب ان سے لیا ہوں تفصیل کرتا ہوں تفسیر بغوی اور فتح الباری شرح صحیح بخاری تصنیف شیخ الاسلام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شافعی کے کہ حفاظِ حدیث کے مقتدا تھے اور کتاب شفا تصنیف قاضی عیاض مالکی کی کہ اس باب میں بے نظیر اور دستاویز سب علماء کی ہی اور عیون الاثر تصنیف حافظ فتح الدین ابن سید الناس شافعی کی اور شمائل ترمذی مع دو شرح اسکے یک شرح ملا عصام کی اور دوسری شرح شیخ ابن حجر کی کی اور مواہب لدینیہ تصنیف حافظ قسطلانی شافعی کی اور ہجۃ الحافل تصنیف حافظ یحییٰ بن ابی بکر العامری شافعی کی اور تاریخ حافظ عماد الدین ابن کثیر شافعی کی کہ عمدہ حافظانِ حدیث تھے اور رسالے مولد شریف کے تصنیف شیخ الاسلام حافظ جلال الدین سیوطی شافعی و حافظ شمس الدین سیوطی شافعی وغیرہ حافظانِ حدیث کے اور اصحابِ بدنی معرفۃ القضاہ تصنیف شیخ الاسلام احمد عسقلانی کی اور مجموعۃ القلیب فی خصائص الحبیب اور دوسرے کی یک رسالے تصنیف امام سیوطی شافعی کے اور وفادار الوفا اور جوامع العقیدین و نو نو تصنیف حافظ نور الدین سہبودی شافعی کے اور حسن التوکل تصنیف شیخ الاسلام ابن حجر کی شافعی کی کہ خاتم مجتہدین کے تھے اور دو منظوم تصنیف مالکی اور وسیلہ حسنی تصنیف ان کے شاگرد دیکھ اور تحفۃ المغرب تصنیف سید عبد القادر عیدروس شافعی کی اور تحفۃ الاخیار تصنیف ابو عبد اللہ صلاح مالکی کی اور فتح المتعال تصنیف حافظ علامہ شیخ احمد مالکی مقری اور حیاۃ الیوم تصنیف حافظ علامہ شیخ کمال الدین دہلوی شافعی کی کہ یہ سب کتاباں عربی ہیں اور فارسی کتابوں سے زوافتہ الاحباب تصنیف سید جمال الدین کی کہ کاتبِ محدثین سے تھے اور معارج النبوة تصنیف مولانا امین الدین ہرودی کی کہ بہت جوشِ عشق سے لکھے ہیں اور شواہد النبوة تصنیف مولانا عبد الرحمان جامی کی کہ عارفِ متکمل تھے اور مدارج النبوة اور جذب القلوب و نو نو تصنیف شیخ عبد الحق دہلوی کے کتاب مدارج النبوة فائزنی میں بہت معتبر و تحقیقی ہی سوائے ان کے اور کتاباں بھی کہا عربی و کہا فارسی نظر میں تھے ای بھائی اگر مجھے ان رسالوں کہ میں شبہ ہووے تو اپنے دم و گمان سے اعتراف نہ کر بلکہ ان سب کتابوں میں کہ ان رسالوں کے اصحاب اور ماضیین نظر کر کیا واسطیکہ میں بہت تحقیق و تدقیق کر کر لکھا ہوں ان کتابوں سے بھی مقدان کے مانند نہیں ہوں بلکہ ان میں جو اصح تھا سوا فخر کیا ہوں اور ان رسالوں کے بارِ حصے کرنے کا یہ بھی کہ تاہر صاحب توفیق تھا بالوگوں کو جمع کر کر بیچ الاول کے ماہ مبارک میں بارادون تلک پر اور سناوے واکر تہہ نہیں دیا ہی تو پڑھنے والے سے کہنے ابی تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدیق سے اور اسکے سرِ شریف کے تصدیق سے ان رسالوں کو قبول کر اور ان کو دل کے پاس مقبول کر اور ان کے بنانے والے کے گناہوں کو معفو کر اور اسے ہمیشہ حافظیت و حرمت و جمعیت سے رکھ کر کسی کا منہ نہ کر اور اسے ہمیشہ دنیا اور اہل دنیا کی صحبت سے محفوظ رکھ اور خاتمہ کا ایمان پر کر اور ان رسالوں کے

پرستے جانوں کو اور کھنے والوں کو اور کسے والوں کو دو جہان میں خیر و خوبی دے اسی بھائی جان اب کینک بیت حضرت
نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیر و شمائل اور مولود کے برکات اور فضیلتان میں لکھ کر اس دنیا سے کو

تمام کرتا ہوں

در بیان فضائل ذکر سیر و شمائل و برکات مولود مسعود سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُن تو دل کے کان آپ پرین	مصطفیٰ کے عصر سے تیار زبان	گدڑ سے پر چلوں اور عالمان	متقی بہات پر پرین بے گمان
کہ نبی کا ذکر ہر شام و صبح	افضل الاذکار ہی ای باخبر	بلکہ جو ہی مصطفیٰ کے ذکر میں	ہی بلا شک وہ خدا کے ذکر میں
تقل دل کو ذکر اسکا ہی طہید	گر ثناء کوں میں کرتا ہی رشید	دل کے دین کو ہی ذکر اسکا متقل	گلشن جی کو ہی ذکر اسکا اقبال
گھر کو سپینے کے ہی ذکر اسکا چراغ	جسم و جان تو تباہی اس کا باغ	ذکر سے اس کے تنے سب درود و کھ	ذکر سے اس کے طے بنت پیش و کھ
روک جھاگے تن بے اس کے ذکر سے	بھاگ جائے اس کے ذکر و ذکر سے	بکیساں کو ذکر اسکا ہی مان	عاصیان کو ذکر اس کا ہی ضمان
ذکر سے اس کے طے باغ نصیب	ذکر سے اس کے کچھ نار چشم	ذکر ہی اسکا مرہبان کو دوا	ذکر اس کا خستگان کو ہی شفا
ساکنان کو ذکر اسکا شمع راہ	عاشقان کو ذکر اسکا ہی پناہ	عارفان کو ذکر اس کا من گن	واصلان کو ذکر اسکا بون
انیا کو ذکر اسکا ہی انیس	اصفیا کو ذکر اسکا ہی طہیس	ہوئے اس کے ذکر سے اخلاص و نور	ہوئے اس کے ذکر سے خالص و نور
ذکر سے اس کے ہوتے نہ کا بنا	ذکر سے اس کے سستیہ ہی پنا	ذکر کو اس کے بن جودت و کھ	متقی بہات پر پرین عام و خاص
فرض ہی بے شبہ ات کے آپ	رہنا اس کے ذکر میں شام و صبح	بالیقین واجب ہی ہر شاہ و گدا	نام آور اس کے نیت رہنا خدا
جوانھے احوال اس شہ کے تمام	یاد کر کر کر انکو رہنا شاد کام	گر کرین ہم ذکر اسکا کایجب	ذکر میں جسکے تھے موجود سب
اسے ترقی تین آے یار کرین	نام پاک اسکا ہی ذکر احوالین	عوض و ذکر کسی ہی اس کے ذکر میں	جتنی دانسی ہی اس کے ذکر میں
جزوی گئی ہی اس کے ذکر میں	علوی و صفی ہی اس کے ذکر میں	انیا کو ذکر پاک اسکا تھاروح	ذکر سے پاتے تھے اس کے شرف و کھ
بعد ذکر حتی و ابلغ غیر پیام	ذکر سے رہتے تھے اس کے خدا و کام	ذکر اس کے خلق کا اندیشہ شکل کا	ذکر اس کے خود کا نذر فضل کا
جو کیا اس کو خصائص حق عطا	خود یا اس کو مقامات علی	جوا سے دیو و گائی و زرقام	سارے عالم کے پر عالمی مقام
ذکر اس کے آل اور اصحاب کا	ذکر اس کے امت اور احباب کا	یہ مقامان دیکھ کر سب انیا	یوں کے تازی سے حتی علی القبا
کر تو بھلائی خدا سے بھربان	امت پیغمبر آخر زمان	بھو کی امت پے کی تے جوس	یہ شرف بھو کو دولا عالم میں جس
بہر رسالت بھو کچھ دھکارین	اس کے کہنا ہی اس ہم سب تین	اسکی امت میں چھوڑ دینے	اسکی امت میں اقصین غیبی عنے
ہی مسلمان کہو شکر خدا	کہا کہ وہ بھو ہر وقت عطا	ای مسلمان کہو شکر و پناہ	کہو دا وہ بھو لغت پر قیاس
ای مسلمان تم اسے شادی گناؤ	شادیاں میں پیش کے ہر دم بجاؤ	مرد و خبیث و طریک شاد چھو	ہر غم و اندوہ سے آزاد و اچھو
نت دروغم محنت و نیکائی	نت دروغم محنت و نیکائی	نت رکھو خاطر کو اپنے تم قول	بلکہ رنج و غم کتنی تم جاؤ بھول
ہر روز شب ملکتے تھے جو جبر انیا	فضل سے اپنے خدا ملگو دیا	دولت عظمیٰ خدا تم کو دیا	نعمت گہری خدا تم کو دیا
امت احمد و محمد جیسے ہو کہا	انیا کے رشک تو کہتے ہو کہا	روز و شب اپنے نبی سے لاؤ تو	اس برابر کو نبی طاعت ہی کو
ذکر میں اس کے بہوت بے غفل	سب کدورت جاو گئی تم سے	خاص کر راہ مولود ای گروہ	جسکو سب جمنون میں ہی شان کھو
سب جینے رنج ای اہل حق	صبح سے شام و شب تین	ذکر میں اس کے ہر روز و شام	اس عبادت پر کر و سواد تم

در بیان فضائل ذکر سیر و شمائل و برکات مولود مسعود سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در بیان فضائل ذکر سیر و شمائل و برکات مولود مسعود سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خام یاد دین ملک ای ایشی
علم وصال جان کو جمع کر
بستے احوال اسے شہد تمام
بن بیان اسکا اچھے تحقیق ستا
جیسا فتاحی لکھا ہی معجزات
ہو رفات شاہ کا ذکر اس شرط
خاص کر دو کر سالار بشہ
ترجمہ نین حدیثوں کا ہی سب
الغرض مولود کے ایام بیچ
بستے سے دل زبان سے دن تک
نور سے اسکے جان کو بھر دیا
اور دن روز و نین ای ایشی
دیو خیرات اور کرو بخیر سپاس
مقصود ان اسکے براؤ بیگے نام
ہوئے نورانی دل اسکا خیریت
ہوئے نیک برکات اسکو خیریت
ہوئے امید اسکو سب سے بیشتر
حاصل اسکے برکتان میں شہاد
ہوئے تو بدعت سے کر گیا ہزار
راگ رنگ سے بھی جی ایشی
کرنا یوں مولود ہی غریب
شہر کے کو جو کو جہر وانا تمام
شہر یوں کو کرنا تاکید اکید
چگونہ استعداد تازی برین
نین عربی فارسی نین چکو راہ
کہ نہ بیچے مسکو ہرگز کوئی طرف
مؤمنان اولیٰ میں شیک ای فنا
پادشاہ دین پناہ ملک شام
خیر کرنا مقابہت وہ نامور

اس عبادت کار کھڑا توفیق
ہو رہو عطر سے جس کو بصر
ہو و تم پر کر انون کو شاد کام
نامو مجھے اصل اسمین کوئی بات
اکثر اسمین ہی غلط ہو جھوٹا
اکثر ان اسمون کا مضمون ہی غلط
متفق نین اہل علم اس بات پر
ہو رہی سب لبریز اوشی اوب
ہو و تم مشغول نہ اس کام بیچ
تم کر و شکر و سپاس و لمن
ہر اندھارے کو اجالا کر دیا
عید سے بھی تم کر و گلا کر و
اور نام مقدور نین خوش لباس
آفتان تل جائیکے اس سے تمام
ہوئے تن اسکا مصفا خیریت
دنیا و عقبی نین پاؤ بیگہ انوب
کہ جوے ختم اسکا ایمان کے پیر
نین کہا اسکو بہت بالا اختصار
یعنی ان روز و نین ای ہامیا
ہرگز بازی نین نہیں راہ جواب
ہی امیر و کان پر حکم و گر
ہوئے اس سے آدہ ستر کر نام تمام
کہ کر نین زینت زبا وہ زینت عید
دل پر اس سہارے کو ہر چیز
وہ برین ہندی کیابان خواہ مخواہ
غلط عیدین کا حیاں جاووب
تا روز مولود خیر مولود
کہ تھا سلطان مظفر اس کا نام
نقد و جنس اسکا مہین حدیث بہتر

جس قدر مقدور ہی تمکو تمام
تم پر و سب ملک و قرآن ہو و رو
دکھنی یا مازی چین یا فارسی
ہی بہت دکھنی کتا بون کا لینا
ہو رہیوں نور و شہد اہل کابان
جو ہی بدل اصل و غلط ای نینام
ہی کر آتو رسالے ای گھنیر
فخر نین کرنا ہو نین ای سیزہ شہ
ہو رہو رکھو تم باہر یوں ن روزہ
کہ وہ اس مہینے نین زلف عطا
اور تمکو وہ عظیم الکبریا
واسطے اسکے کہ وہ ماہ سعید
بول گی نین یوں بھی اہل علم
دین و دنیا میں سعادت ہی اسے
بخشے جاوینگے گناہان اسکے
ہو رہی کی روح پاک ای باخود
ہوئے شفاعت اسکو ہووگی نصیب
ہی یہ سب برکات تب پاؤ بیگہ تو
مت چر غو نین تو و ال یا مزاج
نیسے جو کمان نین اسے نہ بھلا
لازم آپری کہ اس جینے بہتر
کرنا اسمین خوبت زینت و لغو
ہر طرف مولود کا دنیا و رواج
فارسی دانان ترین نین غایک
غیر برکت کی کہی نہ تو شرم
جب نصار روز تیار و مسیح
دیون نینا بہت و شکر واد
اس مبارک ماہ میں میل و بہار
ان دنوں یوں جشن کرنا وہ عید

اس قدر راہت نہ دے و طعام
نور میں اسکے زبان دل و شہد
دل کتیں اس سے کر و جن آرکی
بیگانہ موضوع و اصل ای نین
ہو رہیوں معراج نامہ ای زبان
اس کتیں ترنا و سنا ہی حرام
شاہ کے احوال میں ہیں نظیر
باتیں میر نہیں ہی کچھ خلاف
ہی یہ روزہ سے ترو و مستحب
مصلحت سے بدر کو تابان کیا
ایسے نیغیر کی امت میں کیا
بیگانہ ہی افضل و بہتر عید
جو کرے مولود نین اس طرح قوم
خیر و خوبی کی بشارت ہی اسے
ہو گیا ہر لحظہ اس پر فضل رب
یت کر گیا اسکے تائید و مدد
ہو رہا اسکو دیدار حبیب
کہ بصدق اسکو بجا لاؤ بیگہ تو
روشنی میں ہی بقدر احتیاج
تا نوازے بجا شاہ و دوسرا
سی کرنا اپنے مقدور بھر
ہر جگہ دکھانا اسمین خود روز
اسکو فرما کر نین بہر ہشتاج
روشن اس سے دل کر نین
یوں کر نین اس ماہ میں شادی کی تمام
انسان و جنس کر نین میں مسیح
کہ نہ ممکن ہوئے اس پر کچھ زیاد
کام پر مولود کے شہاد و شہاد
کہ نہ معاشرہ عشر اسکا عید

[illegible]

جس حمد کو نیا خبر آقبل	یہی خاص خدائے عزوجل	ما ذات کو اُس کے غایت ہی	ما وصف کو اُس کے بنایت ہی
اسا وصفات اُس کے عجید	امر از موز اُس کے بنعید	اسما وصفات نامعدود	کراتھا ایں کے بیچ شہود

بابا وہ کلاموں کو کب اُس آئینہ روشن کے بستر پاؤں سواستے مقبرہ کی کب عالم کو کیا اُس سے پیدا جو کچھ ہی پیدا ہی اُس سے ہی اول و آخر وہ سب کا ہوئے حق سیتی صلوات سلام	تا ہر آبی کرے وہ نظر جون چٹا تھا کیا وہ نظر ہر سر پر اسکا ہی چہرہ ہر شے کو کیا اُس پر شنید بھی قائم ہی ہر شے اُس سے ہی باطن و ظاہر وہ سب کا روشنی پر اس کے صبح و شام بھی اُس کے اصحاب اُپر	محب پچایا احمد کیتین و جان ذات و صفات اپنی پیا جوشی ہی جان تن پاؤں ہی ازل ابد کا راج اُس کو ہر پیغمبر کا چوہی اُو ہی ارض و سماں کا نور بھی اُس کے اہل بیت اُپر اور اُس کے کُل احباب اُپر	اُس آئینہ چسپ کیتین جون اُس کن مختار و صاحب حق اُس کو کیا احمد کا غل ہی نور احد کا تاج اُس کو ہر قدوسی کا پیوہی اُو کُل عالم سب اُس کا ہی ظہور خاص اُس کے تینو ملت جگر
--	---	---	--



در منقبت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وارضاه

آب با نر جلدی لیکو قلم سالارِ نسل کا نورِ بصیر گھستے ہیں دیانِ حسانِ سرینا گر غوث کہوں تو ہی بھیجا وصف اُسکا اس دو بیتان میں کُل جگ کا شہسکار ادا	لکھ منقبت غوثِ عظیم اُس نظر کُل کا لختِ جگر خاک اُسکی کریں افسر اپنا گر قطب کہوں تو میں زیبا کر تا ہوں ادا میں من کی سین پس وہ ہی سب کا شہسوار اور اُس کے میدان پر سار	جان و دل آدم محی الدین ہی قبلہ حاجات اُسکا در ہی دردِ جہان کو ناؤں اُسکا جس تھے میں ہی وہ سلطان جد اُسکا نبیوں کا افسر تسلیم و تحیات و رضوان آسمان ہدایت کے تار	سلطانِ دو عالم محی الدین ہی عرشِ معلیٰ کا افسر ہی سربِ دیان کے پاؤں کا و جان سب نورِ فانی برقیں وہ سب ولیوں کا ہی سرور ثروت پر اُس کے ہوئے ہر آن آسمان ہدایت کے تار
--	--	---	---



در مدح سید مرشد سید ابوالحسن قرنی قادری قدس سرہ

خانہ قریٰ اوشخ زین جب عرفان کی تقریر کرے تھا ہر فن میں وہ بے خودا	عرفان کی گھن کا پاک رتن ہر سامع کو قصویر کرے جو وصف کرو میں ہی شہوتا	ہی علم و معارف بن جعفر تھا علم کا اؤکشور پورا من اُس کا حق سے پورا چھو	ہی کرم میں شمع اُسکا چاکر ہی ہر قول اُسکا یک پورا دل اسکا منت سرور اچھو
---	--	--	---

در بیان سبب تصنیف این رسالہ شریف و ذکر شہداء احوال خود و مناجات

ہر چند کہ ہی اُمی مدت سین خاص ان روز وین غم ہی کین یک روز یون بیتا تھا دنگ تب ہاتھ نہیں نے آیا تو تباہی کیوں یون رنجش میں کر تیرے پر اؤلطف آبا کہا نسبت ہی اُس سے مجھ میں میں کان ہوں وہ سالار کہاں	دل و حشر میں اور حشر میں پارے کچھ میں چل ہی بیگ حالت سے اپنے ہو کر تنگ اُس خستہ غم کو سمجھایا آئندہ مانگ مدد آب احمد میں اُس محنت سیتی کر تا بار تا عون مدد مانگوں اُس میں و جان آہ کو میرے بار کہاں	ہر لحظہ ترقی ہی غم کو میں دل کہوں یا رب یا بار آیا تھا دیک غم کو اُبال بولا مجھے ای سکین نادان اُس میں کیا میں کیوں نازی یو لائیں سے ای بار میں میں اسکی حب کی جو مجھ میں جان پیغمبر گھستے میں	ہی محنت باہر طاقت سوا یا پانی یا آگ یا بار چھایا تھا اُلکمانند آجہاں کہوں غم سے ہوا فوہن چران اُو کر تا تیری غم خوار کی حق ذات تیرے شفقت اُمین میں اُس کے لب کی جو مجھ میں و جان میری دعا کو کہا ہی اثر
--	---	---	--



جان محمد سیان کا ہی چھتر بند ماتھ کھترے بیجان دلیان تب بولا ماتھ میرے سو اور رحمت ہی سب عالم کا نوت کر اپنے دل کو اواس اس رحمت سے مت ہو نوید سب ذکر اور نورا اول گرس واسطہ میں ہے ربط انکو نام اسکا رکھ تو میں دیکھ بالتفکے کہے کو مانیا میں ای شافع آدم اور عالم صمد سے مجھ اولاد کے حسب ہدیے عبد القادر کے اکرحمت میرے حال پر او مقصد ای صاحب حجاج اس محنت کا پیدا اور سر اس محنت سے کر مجھ کو خلاص ای مالک موت و ملکوت ناکسب حال آتا ہی مجھے یا بحرین نعمت سے تیرے گر تو بھی کیا محروم ای شاہ تو میرے پر کر لطف اپار مجھ نور کا اب کرتا ہوں بیان	مانے کو مرے کنون ہو گلا وصان کوئی سے اس کے باتان کہا باطل سے ہی تجھ کو اور دور کر ہمارا غم کا جہازی کر اس سرور پس دے لطف سے دیکھو نوید بول اسکی دلاوت لگ لگ ناز سستی نامازی سو اور لجا شہ پاس سکورکھ اسبات کو واجہا بیان ای ماتھ تیرا دیاے کرم خاص او تیون خاصان رب اور سرور باطن ظاہر کے مت رکھ مجھے اس بچان چتر یہ ہی کہ نکر کا محتاج ہی خدمت میں تیرے ظاہر کر راہ میں تیرے باخلاص وے ماتھ سے تیرے میر قوت یہ دشواری ظاہر ہی مجھے دے روزی رحمت تیرے اس ناکامی پر لاکھون آہ اس غم سے کر گیا مجھ کو پار	جان مجہ ادا کرتے ہیں بیان کی بار کیا میں دھان فریاد اس خطرے سے تو ہو بہر ہر عاصی کو ہی اس سے امان اس پاس بجا وین گا کر میں اب شوق سے دل کہ ہو خوشحال تاہر امی اور ہر عورت یہ نور کا شمع جلدی بنا او بخشش دیو یگا تجھ کو کر دستاویز اس نسخے کو صدمے سے تیری رحمت کے رحمت سے تیرے اصحابان سب عرفا کی رحمت سنی ہی بھوت بری یک کی مراد یہ غم ہی میر پر سخت کبل تیرا ہی کی کہاے نولا ہوں غیر کی صحبت سے بیزار نازور توکل ہی مجھ میں یا مجھ پر توکل کر سان ہر جانب سے کیسو ہو کر لیکن ہی مجھ امید عام بی لب دل کے غم سے قلم	اس سین کی وصا ہو بچ بیان نا چار بھر ہو کر ناشاد اس اندیشے کو بیک اسر ہر مجرم کے تین اوچی بیان توین جا گا بھر تجھ کو کین لوکھ نور کا اس کے کچھ احوال اس نسخے سے باوین لذت تاہر یہ غذا ہو کو فنا جو چھتا ہی تو مدت سو زاری سے کہا اس سرور رحمت سے تیری رحمت کے خاص او چارور کن ایمان کے سب علما کی برکت سنی نور لاکر کر مجھ کو شاد یا کہ کہن دل بے بیکل جو مجھ کو پھرتا ہے ہر جا اس غم سے ہوں مجھ و قرار تا بھون یکھا تم میں یا کہ حال ای شاہ بیان ایا ہوں ترے درواز پر مجھ سے ای شافع کر نام میں کیا یہ مناجات اب تر ای نور سے تیرے گل مندا
---	--	--	--

در بیان آنکہ نور المحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لولہ مخلوقات

جہاں میں تیرے ہی رحمت طاعت غنی ماتھا ایمان کوئی بولاشہ کو ای ترسل بھی فرمایا ہی اور سرور اور ایک حدیث قدسی میں	تیرے کچھ عدم میں جب بیان ناکفر آغا ماتھی حصیان کہا کیا پیشہ حق اول تھان میں نے ازل میں تیرے یون فرمایا حق احمد سین	ناہرین اتھی اور نا اظلاک حق کیا تب احمد کا نور فرماے محمد میر نور تب آدم خطابے نام و لقا ناہو تا کر تو ای سلطان	ناہرین یہ جن تھے نا اظلاک اوقت ہوا ہی سکھو ہو ہی سکے اول سکھو ہو تھا چکر باقی میں بیان نا کر تا میں یہ گل مندا
--	--	---	--

ما ارض بسما نا نوح و قلم ابن ای بجائی یہ بیان	ما جن و ملائک نا آدم ان سب کو کیا ہون	ما نور تجھ کو کیا ہون وہ نور ہوا کس طرح بیان
--	--	---

در بیان کیفیت خلقت آن نور و بیان آنکہ ہر مخلوقات بطریق اول و موجو د شدہ اند

چند وقت ارادہ حق نے کیا بھی حق نے کیا کینے شروع کیا کی مدت لگنے پاک ازرب نور بس نکلتا سجده میں اس سجده میں حق کی تسبیح اس گوہر پر کیا وہ نظر دس چھوکیا اس پانی کو پس فرمایا اسکو کہ اب تب خامہ کیا یون ہوئی ہو اللہ کی بیعت سیتی قلم جب اسم رحمن کو وہ لکھا حق فرمایا یون لے یار وہ پھر لکھا حق جانب سنون اس بعد کباب حال جان ہی چوتھے حق سے چند نور چنگ فرشتے ہشتم سے اس نور کتین رب اکبر تب تیکے اس سے قطرے بار الحاصل بے شک ای یاران بھی نولادہ جگہ سرور نور میں گئے جتنے پیغمبر کل عالم پرست اور پی ہر پر وے سے باہر لایا پس رب فرما بخیر تجھے ما آمنہ عبد اللہ طرف	ما ہو وے ظہور اقدار اس نور کے خاطر یا انداز کرتا تھا سیہ عالم غیب ہر بریق بان کے دوران میں وہ کرتا تھا با قول فصیح میتے ہوا پانی گل کسر پس عرش بنا یک جزو نولادہ لکھون میں کیا بار کس شے میں آغاز کروں سرسق ہو رہا حیرت دم تب اول شق اس سے ملا جو ترنگا بسم اللہ کیا کل عالم میں میں ہوئی ہو جو ہو تا ہی پیدا پیمان ہی خیم سے مہر انور نور کس فی کم ہم سے راکھا ہی حیا کی جا بہتر یک لاکھ ابر جو بیست ہزار ہی نور سے اس کے کل جان اسمان و زمین جو شدید فقر نور عالم کے دلیان کسر ہی پیدا امیر نورستی نور بھوت تاشے بتلایا کر داتا تانت سیر تجھے لا کر تجھے بخشنا عرو شرف	کی لاک برس اول ہو وہ نور شریف اس فرشتہ پر پس حکم ہوا ہی یون اسکو یک روز وہاں کا برس ہزار پس کیا ہی رب اکبر وہ پانی تھا جاری بے کل پس کیا ہی دوسر جزو نولادہ اسکو لکھ علم میرا حق اسکو کہا کہ میرا نام تھا نوح ابر سر اپنا دل لکھنے سے رحیم کے دس اشق دیون کا ثواب ہر صد سال ہی حسد میرا پیغمبر نور ہر ترے جز سے نور کیا نور قسم ششم سے خلق ہوا نور دسویں سے وہ عالم لطیف بعد اس پر کیا وہ ایک نظر بر بند سے ہوئی ایک نبی پیدا وہاں در ملک ملک بھی نوح و قلم عرش و کرسی بھی علم و عمل او عقل و ادب حق نور جزا ہر پر وے میں آخر کو کیا جب آدم کو ہر شے ظہور و طبع میں پس مجھ کو کیا سر وارسل	کیا ہی وہ نور اقدس کو سے ملے ہوئے کرتا تھا گذر تا سجدہ کر کے اپنے رب کو یون لکھ گئے علما کر تکرار اس نور سے پیدا ایک گوہر جانا تھا ہر دم ہر کہیں جل نولادے قلم کتین میں نور عالم پر ہی جس کا گھبرا وہ لکھا ہی تب اللہ کا نام اس حالت سے وہ کی سو سال آہو ہی اول سے طعن اس بعد کو میں کر کو نہال پیغام بر ان کا ہی افسر احکام قضا بس ہو لکھا نور ہفتم سیتی روز کیا ہی جس سے اسکا جسم شریف وہ شرم سستی بگایا نور اس سے ہوئی بیفت لی اس نور مقدس کا ہی جسک بھی حق و ملائک نور الہی بھی عشق و کرامت ہو غیب راکھا ہی ہر زمان ہر مکان میں لکھا وہاں نور عظم کو ہر رحم لطیف طاہر میں نور ختم نبوت کو باکھل
---	--	--	---



جب حق کیتا آدم کو عیان رکھ دین جن اس کے وہ گہر جب رکھے وصال اس کیتین دیکھا کہ لکھا ہی عرش اُپر ای ٹولا ہی یہ کہ کا ناؤں ہو گیا ترے فرزند ان میں پس کم ملک کو کیا داور جب آیا آدم جنت میں چلتے تھے اس کی پیچھے طرف حق بیجا یوں وہی اس کو تہ اس نور کیتین حق دہان سے لیا پر صلاوت اس انگلی اُپر تھا سال تہ صدک خوار حرمت اس کے جبر کا نام حق اس کو کہا تب ای مکمل	جبریل سستی بولا بہان رکھ بوج میں اس کے وہ اختر تب چھوٹے آسمن چو کیتین حق سید داؤن زیر و زبر جو لکھا ہی تو اس کو کھٹاؤں ہو رہا تھا کو چھوڑ گئے غم سین تا سجدہ کرین ہک کو کیسر نام اس کا دیکھا ہر جا میں سب ملک و ملک مصفا و صفا تجہ نشین ہی نور احمد انگشت شہادت چھوچ کیا وے بوسہ لایا وہ بہر رندن تھا اس کا غم بھاری عرش اُپر ہے با صد اکرام	جلا تو وہ نور عظم کو پس نشین میں اس کے کیا کون جب روح ترا آدم کے تن نام اس کا اپنے ناؤں کے سات حق بولا اس کو ای آدم میں تیرے تین اس کی خاطر سب سجدہ کئے وہ آدم کو املاک سب اس سے آدم نے عجب کر بولا یوں بولا وہ یارب کہ یہ نور تب آدم وہ انگشت اٹھا جب نکلا آدم جنت میں ہو مضطر آدم اس غم سو کر عفو مری یارب تقصیر	دے عزت اس سے آدم کو جبریل امین اس کو مگر کون کھول انکھ بچایا عرش کون یہ دیکھ کہا آدم یہ بات ہی سب رسولوں کا خاتم بخشون گا ای آدم آخر وہ سجدہ تھا اس غم کو پڑنے تھے درود ان کی سکو تعظیم تی کرتے ہیں کون کوئی عصو میں سیر میر حضور کلمات شہادت کو بولا بادرود الم اس نیامین زاری سے کہا اپنے رب کو تو ہر شے کے اُپر ہے بخشائیں تجھے احمد کہ بدل
---	---	---	--

در بیان آمدن آن نور در حواء و بیہ شیت و از انجا بہر شیت پاک و شکم
طاهر تا عبد مناف و بیان آنکہ محمد اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہوئے

پس چوائیں آیا وہ نور زاری سے کہا آدم یارب وہ نور گیا اب تیرے سین جنت شیت کیتین حق بچایا کرتا تھا یوں وہ نور سفر بھی وصال سیتی کی کر کو سفر پھر وصال کی قرآن کے پر وہ نور مقدس تب بقیں خوش کیا تھا با عز و شرف بن کتا ہوں میں کچھ مجھل حق انکو دتا سے رکھا ہی جتن تھے علم و ادب میں نامد	میں اس کا تھاراحت سے پور یہ مجھ سے چھوڑا بندہ کون آجا گا کیتا حواء میں تب نور ہی اس میں آیا اصلا بستی ارحام بھر تب نوح میں اکیتا ہی مقدر وہ آیا ابراہیم بھر کیتا ہی وطن در اسمعیل اصلا بستی ارحام طرف رکھ اس کو ولین جی کہ بدل سب بیاہ سستی با تہ میں تھے حسب الہ میں نبی	جب سے آسمن وہ نور گیا حق اس کو کہا ای آدم سن اس نور کی جی بہت عظم سب ملک ملک اس کی طرف تا آیا وہ اور میں نے پھر نوح سے کروہی اسفا اس نور کی حرمت سے ای یارب وہ نور جنت کا سرمایہ گر بونوں گا وہ سب احوال سب داؤد شیبہ نور داؤد تھے خود و سخاوت میں کتا بھی خود و علم و عزم و صبا	ہر قدسی دہان رخ اپنا کیا میں نور محمد کے یہ گن اس ذات کی ہی یہ سب تکیم دیکھ اس کے بھر بہر عز و شرف املاک گئے سب کے کئے تب ہو و میں آیا ہی ای یا ہوئی آگ ابرہہ کے گلزار املاک رسول کا پتیرا یہ تو لہنا ہو گیا بہت قاتل سب بچا اس کے ہو زانیان تھے فضل و شجاعت میں کتا حق اطمین سے انکو بخشا تھا
--	--	---	---



در بیان خواب دیدن عبد المطلب امر سر نوید کردن او چاه زمزم را			
<p>طیب کے منہ سے اُٹھا تو نقاب وہ ہاتھ بولا پھر اُسکو وہ اُسکو دسے اس طرح جواب بولا ای رستہ ابراہیم اُسکو کہا او ہاتھ تب ہاتھ بولا اُسکو اسدم ہیں شیراب اُس سے موجود پس خواب سے وہ بیدار ہوا کی نیل و کدالی اور سبیل تو کھود نکو بھان چاہ بکھل راضی تھا باپ اُس سے مجید تو یک کو کروں گا قربانی سب جانا اُس کے پاس اُس جتن ہو قریشیان با اہل خلاف ایسا کہ تھا بالکل وصال جل وہ مینے اُنکو بلے کم دبیش گر جاوین اُن کھدو ن اندر فرمایا اُنکو یوں نے اُٹھال جلد اُٹھ کو دھندو پانی سار کچھ راہ چلے جب وہ ناگاہ ہو خرّم دل بولا تکبیر یہ بکرمت اُس سے بولت کا بن کن جانا میں ہی فرود فیض اُس سے دیا ساطم کو سکھیل غے ہو دولت مند وہ خواب ندم سے اُٹھے کہا وہ قرعہ پرا عبد اللہ پر سب فرزندان سے تھا اکثر</p>	<p>اُسکو کہا ہاتھ در خواب پھر بولا وہ تب جلدی تو بولا وہ قریشوں سے یہ خواب وہ جا کر وصال دل پر ایم یوں کہ خود عاؤ سو واجب وہ بولا تب کہا ہی زمزم ہی منع خیرات و برکات کینک نشان اُس سے بولا ہو رجم کیا اُس چاہ بدل اُس سے کہے جب تک بدل باپ آپے کو کرنا تھا مدد ہو رکنے آب پہنانی اشام میں ہی یکن کا بن لے عبد مطلب آل مناف کروں پچھے آیا یک جنگل تھا پانی کچھ نزدیک قریش تاپا سستی گر جاوین عمر دیکھ عبد مطلب یہ خیال کہوں یوں تم سب تم ہار سب اُس کے ہو ہیں تب ہمار دیکھ اُسکو وہ کل عرب کا میر جب دیکھے قریش دکل عرب اب پھر تو بھان سے ای ہو ہو کھودا چاہ زمزم کو ہو اُسکو ویا حتی و من فرزند سب فرزندان کو جمع کیا پس قرعہ سبیا ہی وہ ہتر نہرہ الد کا بیار کے اُپر</p>	<p>خوش کیدن ریت اللہ کے قرب کہا مقصدی طیب خدا پھر بیداری ہو ی جلد اُسکو پھر جلد و سینگا و تھکوا کر مجھ پہ عیان کہا ہی وہ ہتر تو جلد کمال اُسکو باہر تھا آب خور کا اسماعیل سُن کے نشانیاں ای اکر کہ دیا ہاتھ اُسکو نشان تھا اُنکو قریشان پاس و قر تھا نام اُسے حارث کر ہو وینگے تھک و سُن فرزند اُس مٹ پہ کہے اجماع سکل یوں بول اُٹھے سب مجلس سو تھا پانی کم اُس راہ بھتر سب پاس سستی بولتے تدم کھو دھتے گئے ای نہیں ہتر تا دفن کی ہوئی اُنکو خجست یہ مردی کا اسلوب نہیں بیٹھا وہ چرھہ اپنے اوتار یک چشمہ جل آیا ہی ابل ہو رافت سے ہو گئے آزاد اس جھکے میں حق تری طرف جلد آیا مکے کے اندر ہو ی اول سے شان اُسکی یاد تو نذر کو آب کر اپنے وفا جو کرنا سو کر ای اکر ہر خوشی میں بہتر سب میں</p>	<p>بھی سوتا تھا وہ یک نصیب اُٹھ خواب سی حیران وہ ہوا اُٹھ خاک اُٹھا مضنونہ سو یہ خواب اگر ہی مولا سو تو لطف سے ہلا کر اُمید کر چشمہ زمزم کو ظاہر یک چہ کہ اُسے کھودا ہتر ہی جاسے خلائے مین زمزم تب اُس نے جلد گیا ہی ہان وہ دیوان اُس جاسے ہتر تب تھا اُس کین یک ہسر تب بولا کہ از بخت بلند طامس بعد جنگ بدل جو بولینگے سنا اُسکو اشام طرف کہتے ہیں سفر لوگ عبد مطلب کے اسدم ناچار اُنو میں سے اکثر ہو ریا ران جو ہیں باقوت یوں پر مرنا کچھ خوب نہیں یہ غیرت میں اُن بولا کر تب اُسے اُسٹر کے سمل سب لوگ ہو اُس کے دلخاد ہی رب کی سو گدای اشرف کر شکر خدا کا وہ ہتر مواہن ہو سب اُس کے منقاد تب خواب میں اُنکو ہی اُسے کہا سب بولا وہ راضی ہیں ہم با اُنکے اُٹھا فرزندان میں</p>



تھاراضی اسکے فرج پر آکیتے ہیں سب منہ سکو سب ملکوتی کہے ہیں یوں اس حین جا بولے سب تب حال اسکو وہ بولا ہی دہل اونٹ ویت گر قرعہ پڑے وہ اونٹان پر جب قرعہ سٹیا وہ حق نگاہ پھر قرعہ سٹیا وہ نیک گھر یون کرتا تھا زاید دس دس تب بولا وہ نین محکو قرار تب اونٹان کو قربان کیا ہی ذبیح اول اسماعیل	کرے کو آپسکے وفا و نذر تو تھانہ اٹھا اس قربان سو ہی نام سچا یک ن کاہن وہ کا منہ تب بولی ان منو تب بولی وہ ای خوش نصیب تو جلدی ان کو قربان کر بکھا وہ بنام عبد اللہ وہ پھر پڑا عبد اللہ پیر تا پورے ہو سنوای با جس جب تک کہ نہ کھلے وہ کپار لے اپنے حاکم کو سات گیا	ما سب عبد اللہ کے تب اگر یون کرے ہر کوئی قربانی سچا نہ اسکے پاس اتنا کوئی تم سے ہوا مقتول اگر اونٹان ہو عبد اللہ پیر ہو کر پڑے وہ عبد اللہ پیر اس ان کیس وہ عربین خر پھر زاید کیا اونٹان تہ بعد اسکے ڈالا قرعہ جب یون بول سٹیا کی بار و گر ہی مروی اس لئے احمد یون	ہو رنربان کے لوگان بھی پس نسل ہو گیا کل فانی جو بولی سولا نا وہ بجا کیا بیگی دیت اس قتل اند تو قرعہ ڈال ای پاک گھر کر زاید تو دس دس و گر اس دس بہ زیادہ دس شتر پھر اسپو پڑای اہل خرد اونٹان بہ پڑا وہ قرعہ تب ہر بار پڑا اونٹان اوپر دو فرج کا بین مینا یون ہو رن عبد اللہ پیر قیل
---	--	--	---

دو بیان قصہ اصحاب فیل و کیفیت ہلاک ایشان از مرغان ابابیل

ابن حال اصحاب فیل ہی تاریخ و تغیر بھتر سنا تھ اسکے تھے مردان کار ہر فیل آتھ ایک گھنگیر یہ لشکر لیکر وہ ملعون مقتول ہو تین بھوت ان ہو الٰہی صہن جب نزدیک آیا ہی کینہ بھکو اس گھر سو گر دل ہی تھا راجنگا پر بھوت اسکا کیا آداب بجا جب عقل نہی اسکی موجود پس بولا اسکو سب غلام ہو ر ملک ہمارا نین یہ گھر گردیوے اسکو وہ قوت وہ شہ اسکی تعظیم کیا پس سنا وہ باغی جانا تھا	کے طرح کیا حق ان کو قیل کہ ابرہہ نامی تھا یک خر دو اسپہ سواران تین ہزار تھی آہن کی پاکھر سب پر کے کی طرف کینا ہی یون ہو بھاگے تھوڑے کے کو یک قاصد کو وہاں دو رایا تا توڑین پڑے کر اسکو تو قتل کرین گئے ہم یکسر لت پنے گئی تباہی زبا اس جہت کو کینا ہی سجد سن اسکو کہا وہ میر کرام اس گھر کا صاحب ہی دیگر تو کیا ہی سلطان کی قدرت لئی عزت ہو کر مکریم کیا تو رخ ان کو کو آتھ	کیونکر کیا ان کو مقتول یون عزم کیا تھا وہ شیطان ہو ر فیل سواران چار ہزار تھے جلدی یون گھوڑے زبا جب لوگ عرب کے سن یہ خبر دو تین مراتب وہ لشکر بولا کہ تو کہہ مجھ جانب سو ہی دل کی خواہش ہو سکتی جب قاصد کے مینا کر ہو ر بچو دھو کر بھین پگرا بولا کہ تو ہی سچ میر قریش نین بھکو ہرگز ہی وہ بل وہ تروا دے کر اس شہ سو یون بول اٹھا وہ تہ و سو یک باغی تھا اس پاس سفید تھا نام وہ باغی کا محمود	تھا سرور کا سب نور ظہور نا کر دیوے کعبہ ویران ہو ر اونٹون کا کچھ نین شہ تھے دوڑے مینا باد اس سے لڑے ہیں بھیت کے جنگ اس کے مینا باغی سب عربان کے مرد فتر کو نین کام تھا رے جنگ تھی عامر کے پر کینا ہی نظر ہو ر خور خور تب کر نیکو لگا ہر خوبی یون ہی پر قریش اس سے کر تین ہم جگہ جلا کہا حاجت ہی زنا بھکو ہو ر جلد گیا اس ظالم پاس تھی اس سے اسکو سب امید نین کر لٹھا وہ جھ کو سجد
--	--	---	--



ان بولا وہ ہاتھی لاؤ وہ
سیر دیکھ جلا سردار حبش
بولا ہی سچے غم اوتان کا
وہ کر میگا آپ اس گھر کھن
ہاتھ اپنا رکھ کعبہ کے پر
یہ گھر ہی تیرا ہی با قدرت
اس بات کو تو رکھتا ہی وہ
جا بیٹھا کوہ شب پر
تب عبد مطلب با مردم
وہ لشکر ظالم روز و گر
حمود کتب تب پیش کئے
ہر چند چلاتے تھے سکو
لے بن ہوئے بالا ہوا
دو بادان میں اوچ بچ بھتر
سر بھوڑ کر اسکا وہ لکرا
تھا ابرہہ پیچھے لشکر میں
جلدی کروہان بھاگ گیا
جب بات کیا پوری وہ خر
لے عبد مطلب کل عرب
دو روز سے ان مردوں میں
مولانے یک ندی بھیجا
ہندی تب سے عرب کوئی عزت

سردار عرب کو بتلاؤ وہ
دل بیچ ہوا اپنے ناخوش
کچھ غم نین بیت رحمان کا
نا چھوڑیں گا کس کو اس کن
بولا ہی خلاق اکبر
ہی تجھ کو سمجھوں سے فی عزت
اس گھر کو کرے تیرا وہ فنا
تھے گرد اس کے عربان کیر
بولا کہ سنو ای باران م
فیلان کو چلائے کعبہ پر
اور لشکر پیچھے اسکے دئے
وہ نین ہٹا تھا جا گئے سو
مرغان ابا بیلان پیدا
پکرتے تھے خود ہی سہ بھتر
ہاتھی کے شکم سینٹی لڈرا
یہ دیکھ ہوا حیران من میں
یک بچی اسکی پیٹھ لیا
وہ مرغ ستیا لکرا سپر
آیا کئے کے اندر تب
بدلوے اٹھی ہی کئے میں
تا انکو عدم میں سے لچا

جب آیا وہ فیل محمود
بولا میں کیا مطلب تیرے
وہ بولا والی اس گھر کا
پس لے وہ گیا اوتان اپنے
ہر صاحب منزل اپنا گھر
یہ لشکر لے فیلان کو بہت
اس دعوت کو جب ختم کیا
تب نور بنی طالع ہو کر
یہ نور جو آیا کعبہ پر
تا کئے میں طوفان کرین
وہ ہاتھی اپنے جا گئے پر
جب لشکر کا تھار ہوا
وہ مرغان سب یکجا ہو کر
ہر مرغ تب ابرہہ اسوار
لشکر وہ ہوا سب ہاں ہوا
فی القود ہوا ہی اسکو حرام
جو حادثہ کئے میں دیکھا
فی الحال گیا وہ ذوق میں
مال کا جو تھا سب ہاتھ کیا
سردار عرب جا کعبہ کو
اکتے ان سب کو وہ دور

دیکھ اسکو کیا فی الحال خود
وہ بولا اوتان دیکھ رہے
ہی خالق سب بحر و بر کا
جلد آیا بیت اللہ کئے
کر تا ہی صحن از سر و ضرر
آیا کہ تراوے اسکو تربت
لے ساتھ ایک سب کو گیا
کل کعبہ کو گھیر ایک
ہی اسکی علامت ہو گئی
اور کعبہ کو ویران کرین
انکا ہی بہت بیخود ہو کر
سب انکے بن و لٹا حیران ہو
کعبہ پر بھرتے تھے کبیر
یک لکڑ کو ڈالا ہی یا
کوئی نہ بچا وہاں ہر محمود
جینے سے کیا اسکو ناکام
سلطان حبش سے جا کو کہا
شہ بھوت ورا اس حالت میں
اور عربوں کو بھی اس سے دیا
زاری سے کہا ہی بولا تو
یہ احمد کا تھا نور و ظہور
سب کرنے لگے شاہان ہر

در بیان آن نور و در ذکر آنک از فضائل و احوال آنجا جلا

پس عبد مطلب سے وہ نور
کل اس کتاب ای نیک سیر
اس بات سے احمد کے پدر
پایا وہ شہادت اس کے بھتر
تو تھیکے اس بنجے سو
تب جرم کئے سب اس کتاب
وہ طعونان اس کام بدل

پایا عورت میں اس کے ظہور
اس نور کی نیت تھی خضر
مٹو لود ہوئے کئے اندر
وہ خون سے گیا تھا اسکے بھر
قطرات اہوسن اس سر کو
پایا ہی تولد وہ جناب
کئی بار کئے کئے کو چل

وہ حاملہ ہوئی عبد اللہ میں
جس شب کو ہوا وہ شاہ عین
کہتے ہیں امانت تھا ان کن
دیکھے تھے حق کی کتابان میں
پیدا وہ ہوا ہی جس شکون
تھے فکر میں اس کے دفع بدل
حق نور ہی کی حرمت سو

وہ نور ہوا ظاہر اس میں
سب آپس میں پورے باتان
یک ہی کا پیٹ اس میں
جس اللہ حسد ہو جان میں
اس نیر میں سے تکیا خون
چھتے تھے کرن تا اس کو
اس شہر سے رکھا محفوظ ہو

کہتا وہ اپنے والدین
جاتا ہی وہ جسے ہو کر
بھر وقت و گھر میں دیکھا ہوں
گر بیچوں میں کوئی ارض ابر
پیشا ہوں کے گرجا کے تل
ای عبد اللہ ٹو جلدی جا
ہو وینگے بتان سب اس سچو
بولا ہی گھٹا اُمید مجھے
کی خواب اے میں مجھ کو نظر
ہر لحظہ ترقی تھی اس کو
تھا ورج شرافت کا گوہر
تھا بیشک وہ نشانِ کرم
کل بیگانے اور ب خودی
باپ اسکا نہ راضی ہو کس سے
تھا جیو کا مہندہ روشن
آ رہتے تھے سب قابو میں
تب اٹاک آبا شکلِ حیل
کل بی بیانِ خویش دیکھانے
کر ایں میں عبد و شرفان
تا ونگو نہ دیکھے کوئی کر کر
کیدن وہ گیا تھا کے تین
اس و زوہن بن عبد مناف
اسنے میں ہوا غنی عیان
دیکھا ہی ایسی لغت جب
عورت سے کہا اپنے یہاں
بزل اسکو مجھے ہی کی دختر
میں ہی اس دختر کو بہا
اس خاتون کے بی مضاف
کے عزت تھی وہاں

میں جاتا ہوں جب صحر میں
یک مشرق میں یک مغرب
وہ جاتا ہیگر گردون
وہ کہتی ہی مجھ سے ہوں کر
لایا وہ ہر ہونچول و بیل
اس جاگے میں پھر ٹوٹا
اور ضایع ہوں گا ہر بیکار
حق و یو میگا یک پوٹ مجھے
دینے میں نشانِ سب اب
عالم میں برا تھا شور اس سو
تھا برج کرامت کا اختر
برساتا تھا قطراتِ دم
کل میزان اور سار شان
رد کیتا بیخمان سب کے
تھا خشنہ خورشید میں
وہ سرور آج رہا میں
کرتے تھے انکو دور و بیل
تھے حُسن کے اسکے دیوانے
کے کو چلے وہ ناپاکان
چلتے تھے شب وہ بومیر
جنون شیر کیا صحر میں
جنگل میں گیا دل کرنے مشا
کی راکب با ابلق سپان
دل نہج کیا گھٹ اپنے جب
بھی راضی ہوئی وہ نیکو و
ہی اوج کرامت کی اختر
کر دیتا ہوں با عبد اللہ
وہ بھوت سنا تھا لوکان
تھا اسکو کمال حالِ جمال

یک ٹو رکہ ہی بے حد و شمار
پھر کجا وہ گولا ہو کر
پھر جلد و مان سے آتا ہی
ای عبد اللہ تیرے پر سلام
گر تیخانے کو جاتا ہوں
مجھے سنبھل پرای مسرور
کہا اسکا ہی ای باب سب
بھوت اسکو کرنگا عالی شان
یوں عبد اللہ کیتین ہر دم
تھا بھین اود پر ماہ تازہ
تھا باجِ قوت کا شمشاد
الحاصل صورت سیرت میں
تھے اس سے جانِ دل سے شا
نور احمد کا ہر شام و سحر
جان لگتے تھے عوب اند عورت
نیں کرتے تھے کچھ شرم رقی
حق نور نبی کی حرمت سو
بچتیں بس کو ہنچا جب
تا مارین عبد اللہ کیتین
جب نزدیک آئے تے سین
وہ ملعونان تب حاکم کر
چا ہا کرنے تب اسکو درد
ان بد بختان پر سملہ کر
تا دیوے اے اپنی دختر
پس اسکو کہا ای پاک لقا
ہی صورت میں سرور و شیا
جب اس سے کہی بہر تیر
پس گھر کو رہے وہ جانب
تو بات و محفل انجور و زبور

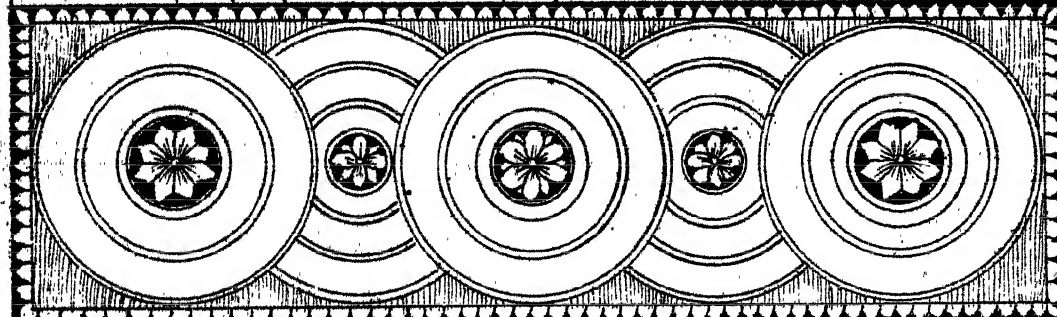
مجھ بیت سنی آتا ہی بھار
کرتا ہی مجھے سایہ سیر
آپت میں میرے ماما ہی
ہی مجھ میں نور تاج انام
کہتے ہیں بتان سب میر سون
ہی نیوں کے خاتم کا نور
جلدی سے مجھ کو بول تو اب
ہو وینگا شاہ اس و جان
دستے تھے کراماتِ عظیم
چو گرد اسکا تھا آوازہ
تھا جو دین حاتم کا استاد
ماند بہت تھا یوسف سین
چھتے کہ کرین اسکو واما د
تھا ماما ان اسکے مہندہ کے پیر
سب رکھتے تھے اسکی صورت
جا پرتے تھے سب اسکو سستی
محفوظ رکھا اُسے اسکو
ہفتاد و بیو دی شام سے تب
اس محمد کے گھن کے باہر تین
چھپ بیٹھ رہے یکجا گھر میں
سب ملکو کئے حمد اس پر
پھر خوف کیا دیکھ کا عود
بھگوا اے ان کیتین یکسر
تھا جس کیتین نام آمنہ کر
تو عبد طلب پاس آجا
ہی سیرت میں سالارِ شیا
اس بات سے خوش وہ بھوت
کیا عبد اللہ کو وہ طلب
وہ سب کو بری تھی غصہ



بھی آگے تھی وہ ہر فن ہو بولی ترے پر ہون میں خدا بولاکہ مجھے جانی شتاب جلوے کی شب وہ نواظر جب گزرتے ہیں کی خوشی دیکھ اسکو کبھی زن اس کتین یہ سکو ہوئی وہ لی محروم کہتے ہیں تھی اسوقت شام ہو عاشق وہ زن شام سنی کہتے کہ اس جلوے کی رات جتنے تھے فرشتے اور جوں	وہ بوج کو نور حسد کو جو بولے تولاؤنگی بجا بھر دیو دنگا میں اکو جواب آ آرتے میں کیا ہی مقدر یاد آئی اسکو اقم قاتل وہ نور ترے عین ستائین بولی میں کروں کا اب جھکوں کی ن تھا اسکا فاطمہ نام آئی تھی پرے اسپہ سستی حسرت سے مرد و نو عورات آے ہیں اس کے جان جان توں گا دوسرے نسخے میں	عبداللہ سے رہ میں ملی جو مانگے تو دیو دنگی مجھے جب باپ کن آیا عبداللہ اس شب کو رہا ہی حمل اسکو فی الفور گیا وہ اس کے گھر وہ بولانین سچ میرے کہنے میں جیتی تھی اس نور کتین سردار اٹھی اور تھی کا بل آخر کو ہوئی وہ بھی مرقوم جب حسد کا نور اعلیٰ بی بی بھر اس بی بی پر سب اس قہقہ کو شوق میں	دیکھ اسکو کھلی مانند گلی لاب تو نکاح میں اپنے مجھے فی الحال مواب اسکا بیاہ وہ حاملہ ہوئی اس سرور کو تاپی رضا سے دیوے خبر وہ ہی اب بنت و بہن مردا کی مجھے کچھ خاموشی تھا علم کتب اسکو حاصل یہ بات سیر میں ہی مرقوم اس کے شکم میں کیا جا ہوتے تھے عیان ہر شام و صبح
---	---	--	---



اس ذکر کو بیا کر تا ہوں تمام اسوقت بنا یہ نسخہ خوب یار ب بھی انوار رسول کب تک میں اس محبت میں ہوں نامنہ پر کرتا ہے عمل سب کلفت تیری کرو تو دور ہی تیرے پر ظاہر مجال	احمد پر درودان صبح و شام جو ہی اہل دل کا مرغوب اس نسخے کتین کرو قبول کب لگ میں سوز دل کہوں ما جاتا ہی خاطر سے اہل کر دل کو مرے تیرے پوز کر لطف سے اپنے مجھ کو نال	جب گہا شو تھے از ہجرت سب بتیان اس کے ای خوشن ست کرو کتین محتاج مجھے اشیدہ از متہ تنہج الحاصل ای بھر رحمت ہر دم ہی شکل میرے پر نت بھی تو ہی رب اکبر	اور جو راستی ای باصفوت ہیں چھ شو کے اور برکت استی کا در سے راج مجھے قد اذن لیلک بالبلع ہوں ظاہر و باطن و کلفت ای رحمت عالم آسان کر تسلیم ترے محبوب ابر
---	---	--	--



دوسرے رسالے کا نام من ہرن ہی اس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بشارتوں کا بیان ہے	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
جو ہی کتابان میں خدم کے نام	سو ہی دوسرے میں نہاں ہیں	کچھ قدم کا ہی علم عظیم	بکدامانت ہی ہر حرفت عظیم
یون ہی ہشتاد و سس	کچھ حقایق کے ہزاران	یون ہی ہشتاد و سس	کچھ حقایق کے ہزاران

بے کسی کی طرف میں گل گشت بس میں کروں کوں کہ نہ گشت نہیں ہی تری حمد کو جہاں نہایت	اور میں عیان کئے گل گشت حمد تری ذات کہ نہ گشت میں ہی تری حمد کو جہاں نہایت	وصف بس اس کا کوئی کہا عقل تری وصف میں دان عقل تری وصف میں دان	رسول ملک جو نبی کا سر فہم تری لوح میں خیران عقل تری وصف میں دان
در عرض مناجات بمحضرت مجیب اللہ عوات و کمال العاجز	در عرض مناجات بمحضرت مجیب اللہ عوات و کمال العاجز	در عرض مناجات بمحضرت مجیب اللہ عوات و کمال العاجز	در عرض مناجات بمحضرت مجیب اللہ عوات و کمال العاجز
ای تری رحمت و جود پہا ہی تھے ہر عاصی و عابد پہا گر جہ بہتر اس نہ ہی کی سزا و کی خرابی کو نہیں ہی شمار اس دل خیران تو فغان میں تھا لطف سے ای دامن رحمت میں ظاہر و باطن جو ہی کلفت میں اپنے خزانے سے مجھے دے تو فغان	لطف ترا سب پو عیان پہا ہر دل محزون کو ہی تیرا عیان لیک تو کر ہی اس اوپر عطا تن کی تباہی ہی نہایت عجا اس دل خیران تو فغان میں تھا اس دل خیران کو تو آباد کر دور کر ای خلق پر رحمت تری اگر تاجابت مرا یا رب فغان	لطف و کرم کو تو نہایت نہیں جو کہ پر اشامت عصیان حال پریشان کو جہ کیا کہن دل کہنوں یا نہایت نہیں کام میں اسد کے پو پر علاج گر جہ ہی سب حال پر عیان ہی یہ مراد و رشام و سحر گر جہ تیرا نہایت نہیں	رحمت و کرم کو تو نہایت نہیں و رط و درد و غم و حیران میں مجھ پر جو ہی بار عالم کوں نہیں عقرب و زور کہنوں پر عیان آہ میں اس کا کہن کا علاج حکم سے تیرے یہ کہن میں مجھ کو جس کا نہ توں محتاج کر بخش مجھ کے تصدق سستی
دو نعت سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہما شفیع عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	دو نعت سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہما شفیع عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	دو نعت سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہما شفیع عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	دو نعت سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہما شفیع عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
احمد مختار دو نہج کا نو جو ہی گرفتار مجب و گناہ جو ہی ملوث زمین کے پر جو کتب اترے تھے رسولان ای تری تعریف میں عالم تمام	آدم و عالم کو ہی جس نے ملوث اس کو ہی اس سرور دین کا پناہ اس کا طلب گار ہی تمام و سحر اس کے لئے ذکر و پرستار پر تری توصیف سے حق کا کلام	جس کو ہی خوش نام و نعت جو ہی ملک کو ہی نصیب کھوار و کر میں جس کے تھے رسولان اس کے قول کے نشان راستین نعت ترا کر نہ مجھے کیا سکت	سب کا پر جس کی رحمت عظیم اس کو ہی او رحمت عالم اوصاف اس کو سرانے تھے بل و شام شور و شغب تھا سب کا فغان عقل سستی بھاری تری صفت
در مناجات بجناب سید الموجدات بتوسل آل کرام و اصحاب عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام	در مناجات بجناب سید الموجدات بتوسل آل کرام و اصحاب عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام	در مناجات بجناب سید الموجدات بتوسل آل کرام و اصحاب عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام	در مناجات بجناب سید الموجدات بتوسل آل کرام و اصحاب عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام
عرض میں کرتا ہوں تاپاں غیر کا محتاج نہ کرے مجھے رزق میرا کہ جسے جاسے ہو گر چہ مجھے نہیں ہی پاداشی دل میں میرے غم کو نہ کہہ کر غوث معظم کے بدل مرورا	سکون مجھے کہ تو کرم نہ ہاں بہج نکو کے دوا پر مجھے مخزن احسان تیرے ہی او لیک عجیب میں تری رحمت حضرت سبطین کے رحمت	صحت اختیار سو بہار ہوں رزق و دوا عالم کا عیان ہوں لیک میں چھتا ہوں ای بجا ہوں عفو میرے کہ نہ گناہان گل چار و طیفان کے بدل ای تیر	بھارتو کہ مجھ کو اس اندوہ ہوں باجہ سے بتا ہی تیرے بجا ہوں واسطہ غیر ہنود میان حضرت زہرا کے تصدق بل و لکھو میرے فوج سستی کرندیم لطف میرے حال پر کرا
در منقبت حضرت غوث الثقلین سید اولیا و سید اصغیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امرضاہ	در منقبت حضرت غوث الثقلین سید اولیا و سید اصغیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امرضاہ	در منقبت حضرت غوث الثقلین سید اولیا و سید اصغیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امرضاہ	در منقبت حضرت غوث الثقلین سید اولیا و سید اصغیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امرضاہ
بادشاہ ارض و مہاشیخ کل حکم میں جس کے میں گل عافیا جس کے میں گل عافیا جس کے میں گل عافیا	نور دل جان امام رسل پاؤں سے جس کے میں اولیا پر تری معرفت و عین عین پر تری معرفت و عین عین	دلوں میں جس کے میں سموات میں جس کے مقامات کو نہیں ہی شمار جس کے میں عالمی عالمی جس کے میں عالمی عالمی	ملک ملک جس کے میں سموات میں جس کے کرامات میں نہیں ہی شمار جس کے میں عالمی عالمی جس کے میں عالمی عالمی



سالہ دہم	ماؤں ستی جسکے ہی دل غرق تھا	ذکر منو جو جسکے غم کیج دور	سالہ دہم
در مناجات بجناب آن محبوب ذوالمنن وکرتیک مولائی مرشد حضرت سید ابوالحسن قدس سرہ	ای ترے فرمان میں کدو تھو کم غیر کی محبت مجھے دور کر یک دم احسان ترے بوالحسن	باز حیران کے ابر کر کرم درو ترے رکھ مجھے شام و صبح علم کی دریا کا ہوا نور تن محو شریعت کی آغی اُسکی جال	تیرے مریدان کے برکت تی ہو و تری روح مقدس ابر گنج و قابلق شوا اٹھا پورا و
در بیان تصنیف این رسالہ مبارک کہ منہن نام داسرد	سُن ای براور کہ میں کرتا ہوں ذکر وہ سرور کا ہی مانند ہیں کیون نکرین یاد اُسے ہم بلام حق کے گناہان تھے ابر و کرسو	ذکر محمد کا ہی امت ہو فرض مرد و زن او پر ہی سگی و غن ذکرین جسکے تھے رسولان تمام کرتے تھے بھی ملک اس کی کون	شوق سے اس ذکر پر تھی شوق سے اُس کی کر کو کرنا و بھول کر اس یاد و جون بھول تھے جو طرف اُس فکر میں تھا غلو
جوبی بیان در کتب آسمان جانتے تھے جو عربی فارسی ذکر او کرتا ہوں میں غار آب	نسخہ اول میں کیا ہوں عیان جو ہی بیان در کتب آسمان جانتے تھے جو عربی فارسی ذکر او کرتا ہوں میں غار آب	نور سوا کے تھا سگی خلق پر ذکر میں کرتا ہوں انا شوق سو جو میں چکایات یہ تھے بھتر نام رکھا ہوں میں سے منہن	اُس کے قول کے بشارت کو اُس کے قول تک ای خوشی ہی اوسب عشاق کتین میں گن کان ستی دل کے تھیں اُسکو
در بیان بشارت تھامے ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در قویات و لیل و نر پور و دیگر کتب آسمان	حق کہا آدم کے صفینے بھتر سب کو بلاؤں گائیں اُسکی طرف دیکھ اوستیج کو کر و بیان او مرا ہمسایہ ہی او میرا جان	میں ہوں خدا سب بزر و بزر دیو نگا تجاج کو اُسکے شرف سبے تعجب نے دالینے جان اُس کا ذکر گائیں بہت مائی پان	ہوئی گنا سب کو شرف بشار لاؤنگا آخر کو ای آدم او گھر اُس شہ عالم کا محمد ہی نام اُس شہ کو میں کی امت تمام
احمد مرسل ہی امین سما حلم و جیا سب کو نبوت اوعطا وصف او سلطان کا ہی مہر پان	اُسکی سخاوت ہی بری او عطا جسکو جو جنتا سو نہرت رکھا نصف او میں یون ہی بیان امر ہو قایم ہی بشام و صبح	دیو نگا کہے کو میں نہت تمام طوف ابر اُسکے کر نیگم جو جو کر سے اس نہت شرف کا عطا اُسکو بنا ونگا ابراہیم بھتر	ہوئی گنا سب کو نبوت تمام سعی میں سب گھر کے اچھینک نام اُسکی سخاوت ہی بری او عطا جسکو جو جنتا سو نہرت رکھا
جو دو و دفا میں ہی سدا سہر حق کی عبادت او کر نیگا بہت	نصف او میں یون ہی بیان امر ہو قایم ہی بشام و صبح سبکی عیافت او کر نیگا بہت	دیو نگا کہے کو میں نہت تمام طوف ابر اُسکے کر نیگم جو جو کر سے اس نہت شرف کا عطا اُسکو بنا ونگا ابراہیم بھتر	ہوئی گنا سب کو نبوت تمام سعی میں سب گھر کے اچھینک نام اُسکی سخاوت ہی بری او عطا جسکو جو جنتا سو نہرت رکھا



بندہ مرا کا صلح شہوات ہی
روز ہی روز میں بشت قیام
وصف توایت میں یون شاہ کا
یعنے فریج اللہ کی اولاد میں
دیونگائیں سکین اپنا کلام
جو نہ کرینگا سخن اسکا قبول
میرے کئے سستی مختار ہے
یون تین بات او بازار میں
اسکو نہ دیتا ہی سزا ہو ترش
کلمہ طیب نہ بھرینگا جہان
یعنے ہتم میں رہینگا سدا
یون ہی او سرور کی صف ذہن ہو
ہوینگے جاری ہر سب نعمت ان
سیف تین ہاتھ میں اپنے نولے
مشرق و مغرب کے سکل سا کمان
ہوینگا جب احمد مرسل عیان
اپنی طرف نہونکہینگا او کچھ
تر بیت عالم کو کرینگا وہ خوب
ابن منہ کہ تھا نیکو سیر
ملک عرب کے میں یہاں ان پر
اے ذبیح اللہ نہو بھجینگا میں
ہوینگا بے حد عد و مرد و زن
سارے رسول الکی شریعت پر
اسکے شفاعت سستی جھوڑینگا
اسکے نبیارات تین یون کرتب

غافر عصیان و خطیات ہی
خاشع و زاہدی او شاہ کوام
برج رسالت کے نول ماہ کا
ایک بنی لاؤنگین خلق میں
شرح کتین اسکے کرونگا مام
اسکو غذا بان میں کرونگا نول
اسکو توکل شوق داکا ہی
پور ہی او حمت و توقیر میں
عفو شوکر تباہی اسے شاد و خوش
ہوینگا کفار کو اس سے زبان
جنگ کرینگا او براے خدا
دلکو کر استباستی اپنے پور
تیرے لبان اے شہ امتان
دین کتین اپنے قوت نول
ہوینگے مفاد ترے بیگان
ہوینگا دین اسکا جہان جہاں
بات کتین اسکی خدا ہی رحیم
ہوینگے دور اسکے قدم کو
بارے کتا مان نہو دھرا تھا تر
بھیون گا اس نور کتین فضل
خلق طرف ایک ہمیر کتین
ہی وہ عدد انجم و جہان کن
شرح کو میں اسکے کرونگا زبر
آتش و زخ سے کی عالم کتین
بعد و بے گنت ای اہل جب

غم کو چھپا تباہی و بھتر
سات کسی کے اسے لشت بین
حق نے کہا موسیٰ کرم سستی
ہوینگے ایک اسکو شریعت جدا
امر میں جسطور کرونگا اسے
بہی ہی صفت اسکی اونے بھتر
بولے کچھ نہیں اسے سنھی کتا دن
اسکی جو تفسیر کیا کوئی اگر
نا او کرینگا یہ جہان سو سفر
بھی ہی صفت اسکی ای اہل قبول
ہوینگا اشتہر تو او داہم سوار
حق اسے بولیا ای اہل رسل
کچھ بے گنت یہ دنیا ہون
تیری شریعت ہی قوی تیغ تو
وصف او سلطان کا انجیل میں
سنام و سحر خلق کو خبر را
ہوینگا جو دی کیا حق اسے
میں ہوگزیر ان سوکرینگا خبر
یون کہا دیکھا ہون یک کتاب
جسکی کجی نہو بھرے ای ہام
ہی عربی اتی و عالی گہر
شوق سے لاؤنگ وہ اسلام
خیم کو میں اسکے کرونگا عدا
والون گا جو کھند میں تری اسکا
شوق سے دل توں ای یار تبا

کسی نہ کر تباہی بدی نظر
کچھ اسے عالم سستی سستی
میں تری اس کے بنی غم سستی
سبکو تباہیگا او راہ ہدا
حکم کو پوچھا وینگا او ہر کسے
بندہ مرا احمد نیکو سیر
اسکی زبان بچ نہ غصے کو تھا دن
جرم اہل اس کے نہ کرتا نظر
جب ملک اسلام نہو شہر
احمد مرسل ہی صحت قبول
ہی اسے شمشیر و بیوتہ کار
ای تری رحمت عیان جزو کل
حمت و شوکت میں دایہ ہون
مت تو جدا آپ سوکرینگا تو
ہی ای برادر توں اس میں
شرک و گناہان سوکرینگا جدا
راہ تباہیگا بچ ہر کسے
ذکر سومیرے او دھرا کچھ خبر
حق نے کہا کہ کو کرم خیاں
بحر و بر و مشرق و مغرب تمام
لاؤنگے ایاں بہت اس پر
گھر کے چھوڑینگے انوکا م سب
دیونگا دو جگ میں بچ و تاب
اور میں کرونگا اسے خیم رسل
جو کہ نبیارات دئے انبیا

در بیان بشارتہای ظہور آنحضرت کہ پیغمبران دادہ اند صلی اللہ علیہ وآلہ و علیہم وسلم
سرور عالم نے کہا بندہ بچن
تھامین او جاگے ہیں ان پر
میں شکہا خالی و بے ہی مرا
مجھ سے کہا روح امین میں
ہر دم اتھی و صامری عزت سر
بندہ سفاد چون یک میں ترا
جب مجھے خلاق نے پیدا کیا
میں مجھے خلاق کہا ایک عز
میں میں کہا اس گدا کی شش
عرش کے چنے مجھے جاگایا
کون ہون میں قول تو ای افروز
کہا کیا پیدا تو مرے سوا اول





حق سنی یوں مجھ کو مخاطب
جان تک ہوتی تھی نظر کارگر
اُسکی تجلی میں میں خیرن ہوا
جلوہ وہ چمکات میں چار نور
حق مجھے بولیا کہ یہی اُسکا نور
جسکے بدل سب یہ کیا ہوا عین
پھر میں کہا عجز سستی ای شکر
دو این طرف ہی سو عمر کا ہی نور
نور اُٹھائے کا پیچھے اس بدل
پھر کو مجھے حق نے دیا یہ خبر
دوست کہیں لکھی جنت مقبر
لاؤ تم ایمان اوس سلطان پر
سب کہے یارب سنے فرمان ہم
حاکم میں ہم اس کے رنگے نام
نام خدا سات محبت کا نام
جہاز ابر شاخ ابر بات ابر
شیت کو آدم نے دیا یون ب
ناظم و لوح و نہ جنت نہ نار
سب ہی ترے واسطے عالم
سب میں افضل ہوں گر کیا کہ
زن میری بیٹھان کوئی لئی ورد
معصیت و کفر پوشیٹھان پر
اُن کے جبریل کو بھیجا خدا
لے گیا آخر اُسے یک فہم میں
نور کا ایک تہہ تھا تخت پر
تھا اُسے گردنیں جمیل ز نور
تہہ کہا آدم ای دو عالم کہ رب
واج ہوئی نور کا بس سر ابر
جھکے دوکانان کے حسین جن

سنا دیکھ اپنے نواہی کامیاب
نور اوڑھ سا تھا مجھے سرسب
بوج منے اُسکے میں دان ہوا
ہر طرف اٹکا تھا طالع و نور
جسکے بدل مجھ کو کیا ہوا نور
جہو ہی اتن ہی گل کن فکان
کسکے میں فرمان مجھے پر چار نور
اُسکے کا عثمان کا ہی چار نور
تخت ولایت کا اوشاد نور
پانچ پہر میں تیرے رخت
خیم کا لکھی مکان در سقر
شوق رگھو اسکا دل جان بخت
لاے اوسرور ابر ایمان ہم
شرح ابر اس کے چنگے نام
لوح و قلم کرسی پر بھی نام
خوض پو اہتا ابر سرسب
حق مجھے کیوں کیا یون خطاب
عرش کو کرسی کو نہ دیا قرار
توں ہی محمد کے بدل ای ہام
مجھ سستی افضل ہی دو چہرین بخت
وانہ کھلانے میں اُسے ہوئی مند
قایم و ثابت ہو گیا لئی و غا
جا توں سب آدم کو ماثبات
اُسکو نالے تھے زور و کیمین
تخت ہو یک صورت اقی چون
نور شو اس کے صفاء و قصور
کسکی یہ صورت بھی بول اب
سرور کو میں ہی اسکا پدر
سعدن احسان و کرم کے تن

جب میں کیا اپنی آگے نظر
حسن و جمال اسکا تھا کسے بھار
دو این طرف اُسکے بھی طرف
پس میں کہا سے کہ ای دو عطا
دعوت و سرک لوح قلم ای نور
وہ طہ طہقت کا دو جگہ کام
حق کہا جو نور ہی سید طرف
نور ہی پیچھے کا عمل مقی
ختم خلافت کا ہوا چون ل
دوست انون کا شو اوڑھ نور
عہد کیا سار رسل شون خدا
شام و صبح کی رفاقت کرو
آے اوسرور اگر اب میں سستی
شیت شو آدم نے کہا یہ سخن
یون بھی جنت میں تھا اوڑھ نور
شیت نے آدم شو کہا ای پدر
گردنوں ہوا میں نکو ایمان
واسطہ عہد مانڈا گرا حمد کا نور
بھی او کہا یون کہ پرور قیام
اون خیر یہ کہ زن ان امین
دوسری پہ اسکا جو شیطاں ہم
آدم حوا جب لکھے غلبہ میں
روح امین اس کے سنا اپنے
پانچ گے گلوں سے غصے اس قہر کو
تاج اتھا سر اسے نور سین
آدم اُسے دیکھ کر تو حیل ہوا
حق سے بولیا کہ یہ کج ای ہام
گل میں جمالی ہی سو کہا ہی د
آدم ابر سرکے کیا پھر نظر

نور و سیاح مجھے دیا جو کہ
میں اتھا چمکات نور اس کے شمار
اُسکے مجھے اس کے بھی ای شرف
کس کا یہ نور مجھے بول انا
جن و ملک بلکہ خلافت سگل
احمد رسل ہی جسے پاک نام
سو ہی ابو بکر کا ای با شرف
جسکے مقامات کو میں انتہا
ختم رسالت کا ہوا اگر قبول
خیم کتین اُنکے میں کیوں گاہوت
جب ہو و نیا میں عیان مصطفی
نور ابر اس کے سامن و حقو
نور ابر اس کے پرنگے سستی
عرش پر دیکھان میں کہا چون کن
گھر کے ابر اور در و دیوار پر
تم میں ترے یا او کہو کھول کر
دنیا و عقی از زمین سماں
جھکے نکر تائیں ای آدم طہو
جہز اولار یون میں ابرام
دخ میں شیطاں کے ہو گئے سین
اُسکے ابرون و سلطان بخت
خوش دل آتھے ناکم و فیض سن
سیر کر انا جلیا جنت سے
تخت تھایک اُس نے عیاقوت
جھکے تھے نور کی کد و لو کہ سن
حسن کو حوا کے اوشیاں کیا
ہنت محمد کی ہی نہر بام
جوعہ مقامات ولایت میں
اُسے نظر اسکو دمان پانچ

لیکھا تھا کہ میں محمود ہوں
ترسے پوچھیں تھیں نہ ان کی
تیر شواہان ہی اور حسین
جنت ماواسو ہوا جب جدا
پس اوہ نہ ناناں کو وسیلہ کیا
حبیبی آدم سے محمد کا نون
اور رحم پاک میں رکھ اسکیتن
نوح کو جب حکم کیا کر دگار
روز و گرسٹ گئے ناناں او
پہلے مرانام لکھ ای خوش سیر
نام رسول سے جو تھے تھے سب
پس کہا جبریل کو او خوش سیر
ہو ویکھا دین کا قوی ان کی
حق سے ہر اہم منگیا بہر دعا
علم کتاب انکو سکھا و تمام
اس بدل احمد نے کہا ہی پہلے
ساتے عورت کتین اپنے خلیل
منہ اوکر تھا ہر اسم کون
تب اسے جبریل کہا ای سچا
اس شہ عالم کا محمد ہے نام
عروش کے اسپاس آتھے جو ملک
یوسف صدیق نے جبریل نو
موسلی کہا اپنے لوگان کی
اس اپرا ایمان میں لاؤ ان
حق سے منگیا شوق دل کھا
بہر بھی زمانہ ہی محمد کا دور
کوئی نبی جب آجھے درجہ ان
ملک اسلام کو قائم کرے
ملک نبوت میں ہیں احب نبین

بہر ہی محمد نو سن بات کون
اور ہی علی بہر بر قوم جلی
احمد مرسل کا جگر نور عین
گروہ وزاری میں تھلا ہوتا
برج منوب حتی مانیاد دعا
ثبیت سے کیا اپنا ظہور
یاد رکھ اس بات کو کہتا ہوں
کر تو شتابی سستی کشتی تیار
پھر کو او ناناں کو لکھا نوح
ختم یہ ناناں کو محمد پور
جروہ کشتی ہوا و مقبول رب
کہا میں لکھوں بول پہنچتیاں پر
خوش ہی خدا انکے بہت گیتی
کر تو عرب پہ ظہور ای خدا
راہ تری انکو بنا دے تمام
ہوں میں بلاشبہ دعا خلیل
جلد چلا سنا تھا بھی جبریل
رہ نکوای دست بہ منزل میں تون
جلد تو اس جا میں کرنا سکھا
دین خدا ہو گیا اس سو تمام
جو آتھے جنات میں جا ملک
بولے خبر مجھے احمد سو تو
ایک نبی آویگھا عربان کی
جو او کہینگا سو سو نم بجان
امت احمد میں مجھے کر خدا
دیکھ تو اس بات میں ہلک کر غور
دین کا جب کچھ نہ بیگناشت
نہر تو یہ منوب جگ بھر
نور ہوئی انکے منور میں

و سر قوم تھا ظہور میں
چوتھے پوچھ میں در بہر سن
تب کہا جبریل کہ ای باخبر
دروالہ میں تھا برس تین شو
حق کہا مقبول ہی تیر ترا
آدم اسے بھوت کہا ای بہر
تب حتی تھا شیت کو در و دبا
سار رسولان کا تو لکھ سو نام
بھر تو مئے سب او ہوا مقبر
و وچ لکھا نوح کہا چون خدا
رختہ زما ایک وہ کشتی میں بار
اسکو کہا روح کہ ای نام دار
نوح لکھا نام او چاروں کتاب
اپنے احسان سستی اور بول
انکو تراوے ترے آیات کو
حق جب سے حکم کیا ای فتا
جو زمین آتی تھی اسے غول
چل اگے ای سرورینکو سیر
جہان ترے فرزند کی اولاد
چاہ میں تھا یوسف صدیق
مانگتے تھے ذکر تپچے بل گنت
روح کہا رحمت عالم ہی او
اسکو رسولان میں بری شان
بھی ہی کہتا بان میں حادیت
حق سے یون ہی کیا ای کلیم
حضرت داود کیا بہر دعا
بھیج تو اس وقت سے اور بول
بھی کہا شعیانی کہ دیکھا ہوں
ان دو سواران کو لکی کو تر

فارطہ بہر تو سن اس سر کشتی
پانچین دروازہ پوچھا بہر سن
دین ہر ناناں کو تون ابشک
بہر کلمات آئے اسے یاد تو
تیرے اہر فضل بہت ہی مرا
نور محمد کا تون لکی پاس کہ
و کر محمد کا عیان او ہر ناناں
نوح لکھا جلد و ناناں تمام
تب اسے یون وحی کیا کر دگار
احمد مرسل اپرا خسر کیا
باقی او تھیاں سے رہے بھی چار
احمد مختار کو ہن چار یار
پورے ہو تھے او کشتی کے سب
جسکے بدل ہو نون کو قبول
پاک کرے انکو خطبات سو
ساتھ لعل اپنے تون باجرا
قصدا کرنا کہ رہے اس بھر
ناکہ او آیا ہی سکے کے بھر
لاویگھا حق ایک نبی خلق میں
عروش و بہشت پہنچا کشف
امت احمد کے بدل مغفرت
اور شفیع بنی آدم ہے او
حکم میں سکے زمین سماں ہی
دیکھ او احمد کے مقامات کو
پا تون کو کچھ ہے نبی کلیم
آپنے احسان سے تو ای خدا
کہا وئے کفر اہر خاک قبول
انکے سوا اپنے دو سواران میں
ایک گدھے پر گرا و انت پر



سن انی ہر صاحب فریج قوم و حقیق بنی یون کہا غلغل سبج شوان کے اسی جان لاویگا اوج حق کو کتاب جدید ایکجا پیچھے مرے احمد رسول بولے بن اسطرح سنگل انیا	اونت کاراک ہی فتح صرح بھینگیگا کے بن بنی یک خدا گر جینگے یہ سات طبق رہمان ہو یگانہ وین کو اسکے مزید دین کتین اسکے کو قوم قبول اسکے بشارت بلا انتہا	بھی او کہا قوم تنی اپنے یون امتیان اسکے بر ذکر خدا جاوینگے لوگ اسکے دینی پائے حضرت عیسیٰ کہا امت کتین تولیکا ہر چیز کی تفصیل او جب توسنیاد کر بشارت	اونت کے راکب دیکھا جان جو ملخہ والینگ بارض و سما جیسا لئے بن او سنگل یک بر اب تو جیسا اپنے رب پائے یاد رکھو میری تحسین بات تو سن تو جو بن اور حکایات اب
---	---	--	--

حکایت شیخ پادشاہ و بشارت دادن چہار صد حکیم بطور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا بن یک شہر عالی مقام قصہ کیا تا کرے عالم کو رام سیا دگتھے یک رک و نیز انزار سار وزیران میں آتھیاں زیر ملک کو تسخیر او کرنا چلیا کوئی انوں سے نہ لیا جا اسے شاہ سے بولیا خوا تھا معتبر عوام کیا شاہ کہ توڑے او گھر کان میں اور ناکت اور مہنہ بھر جو تھے چلکا سو کے سب علاج یک جوا تھا انین حکیم کبیر ور کو اسکے میں کرو گھا دوا درو کے اسباب کو پوچھا عام دل میں جوا سکے کیا تھا خطو صاحب این خانہ ہی خلاق جان شاہ کیا دل نوا و اندیشہ دور کفر سے فی الحال کیا او فرار اور چرایا او شہر ملک گیر ان کے ضیافات کیا بھوت خوف حکم کیا حیف ہی لگ عورتان نا تھا یک جہنم زیک گھر و دان چار شواہین تھے ترے معتبر	واب تھا بھوت اسکا بروم و ناک لاوے تصرف میں جہاں کو عام انکے سوا اور بھی تھے مینمار حسنت و تدبیر سے سب کا مینر جہاں گیا وہ ملک سے بہت گیا کوئی نہ کیا ان سے ملنا اسے انکو ہی اس شہر سے ایک گھر لوگ کتین و صان کے سنے مار کر سخت فساد اسکو ہوا ای سپر لیکٹ کچھ شاہ کا سند یا مزاج سبستی پوشیدہ کہا با وزیر لطف سے حق دیو گھا اسکو شفا کوئی سبب نہ ہوا اسکا کام صاف کہا کھول کر اسکے خدو سر و عیان سپوی سارا عیان ہر و محبت سے کیا دل کو پور دین براہیم کیا اختیار اسکے آپر بفت غلاف حریر بھوت تکلف سنی او دل فروز کچھ کے نزدیک نہوین کیل نا تھا کوئی حجاز نہ جانور و نا سب زیادہ تھے ہم علم و ہنر	نام تھا اس شہر کا تیج کلر ساتھ لیا اپنے جنگی سوار چار ہزار اسکے حکیمان آتھے کل بہ جہنم ساتھ اسکے لیا تا گیا یک وقت او سکے کے سپر شاہ بہت برہم ہوا ان آپر حق سوی اس گھر کو طرف با وفو شاہ کیا دل میں نیت یہ جب نہنہ سے اسکے اٹھی بد بیتی بحر پو اقرار کے سب حکیم شاہ سے پوچھو گھا جو کچھ میں کیا لے گیا پر و صان اسے شاہ کہا تب کہا شاید کہ ترے دل بھتر پس کہا اس شاہ سنی او حکیم دل سو بھال اپنے تو اب یہ خیال حق اسے اس وقت دیا ہی شفا آمین تو دل کو او کہنے صفا جوا تھے اس شہر سے غافل جوا تھے کچھ میں بنان سپر دھان ہو گیا شہر مدینہ کون خیر دیا و صان شہر دولت مار سب لگے کرنے کو وہاں جس جو	حکم میں تھا اسکے گلن بحر و بر شاہ نے یک لاکھ سپہ سالار بھوت وزیران و امیران آتھے ملک کو لینے کے بدل چلے یا لوگ وہاں کے کر کے اسکا پاس اپنے وزیران کو بکھا یہ خبر انکو ہی اسو اسطرح اتار غور درو سر آغا ہوا اسکو تب بیچہ نہ سکتا تھا کوئی اس پوستی مروت کے نزدیک تو اس عظیم بھیکہ کو اپنے او کرے گریہ ان شاہ کو حادق نے کیا یاسپاس باب میں اس گھر کے کیا کچھ گذر واسطے اسکے ہی بہرین عظیم ناکہ شفا دیو تھے وہ الملل ریج و مرض اسکا جو تھا سب گیا شوق سے کچھ کاکی طواف سب کو دیا مان بہت او حمام بہار بھال نکو ستیا خوار کر او اٹھا وزیران تنہا کیل ساتھ حکیمان بھی آتھے جائزہ ہر گھو و عاشق سے کرتے تھی
---	--	---	---

<p>بخت نظر بادشہ بر غور بخت کیا خواب کہن اولد ننگ ہو تو ہے خواب کی تعمیر کو ہو رخصت میں ورنہ بل کی عین ورنہ مازوں کا میں ننگو گل حضرت علیان ہو تے دان مہلتا تو خواب کی تعمیر میں حدیث یہاں کیا ہے ظن محبت میں کیا کیا</p>	<p>ظلم کا جسکے محتاجاں پر شور دل ہوا اس غم سنی اسکا ننگ رہے کہے ہل اقل خواب تو بھوت کیا ہی یہ غیر سب کتن آؤں گی جل میں تھکا رکھ قد میں جس کا ظفر طعن کیا ہواں کا میں شکاؤ وہ کتن عجزہ کیا میں اسے جھڑک کوں نہ کیا ترک یہ ملام</p>	<p>اس کو بڑا سخت برا ایک خواب جان لگاتے تھے کایں و جاؤں گ غصے میں آیا وہ سو گئی ابر کون میں مہلت دلا تین دن گھر کو لے آئے سب کے ایمان تمام بزدان کو کہا جوتیا جاکو کہ لے آئے شاہ متو سب کو دوسری سنی اپنے کمال میں اس کو دلائے تھے کمال</p>	<p>اؤ تو اس خواب پر اضطراب سب کو ملے کہا ای بہتر ان ہو کہا ان سے کہا ہی اہل خیر ہو تو یہ تعمیر کرے ہی کچھ ہو ہی یہ خیر شہر میں بر حائیا جھکو تے شاہ کے کر طلب یاد کیا جلد اؤ دایاں کو تو کو کشا کیا اس شوہر وال جھکوں دیا علی اؤ تعمیر کا</p>
---	---	---	---



علم دیکھو کہ اس شرط سے بخت نرسن کو کہا یہ بہن تب کہا دانیال نے اسکو تیر باؤں اٹھے خاک کے ہر ذرہ سر کے پر اگلیا سن ت کے او ہوئے اگر جنی و بشر ایک ج بے حد و اندازہ پریا او پھر سنگو کہا او کہ ہی سچ ہو چو خواب سیم او ایت ہی کہ تیرا سر جو بنی شغال سمنیوں او میں وزن ہو و یگا اس دین کو آخر ظہور دین کین سب کے او منسوخ کر	بجہ کبھی ناین کر دن غیر کو تو ہی مرے پانہت مومن خواب میں دیکھا تو بڑا ایک میں کے اٹھے ساق تھے بہن او ہوا آتے کے من ریزہ ہو کر نہیں سکتے اسے ہرگز ارض و سما کو اولیا گھر اسکی تو تعمیر مجھے کہ شب ہو و یگا تیرے تھے ان پر ہو و یگا دو ملک میں وزن ہو و یگا اس دین کو آخر ظہور دین کین سب کے او منسوخ کر	پس میں دریا کر کوں مجھ مجھ سستی اول تو مر خواب زر و حق او پر کا بدن ہو مر دیکھتا تھا اسکو تجھ سے تو اہن و مر و زر و فقر و سقا سنگ جو آسمان سے آیا تیر دیکھتا میں تھا تو کہیں ای فلا بولیا کہ او بت ہی گل امتان تا نہ جو ہی روم کو گان میں جان سنگ جو آیا تھا از آسمان قوم سے عربان کے کر یگا خدا گھر یگا دین کا جہا کو نام	علم سے خالی او کر یگا مجھ تس بچے تعمیر کے غنہ کو کھول سیم سے حق خوب سے یاد کر ایا یک ایک پتھر آسمان سے ایک ہوئی جو ریا آتے مثال تھا او بہر لحظہ ترقی بہتر غیر پتھر غیر زمین آسمان زر ہی یہ امت کہ تو ہی مین جو ہی ہوا فارسیاں بنی کچان دین کہ ہو وین کا با خرزان ایک بنی خاتم کل انیا اگر یگا اس کے ارجن کا کلام
---	---	---	---

در بیان خواب دیدن سید سلطان بن تعمیر گفتن شیخ کرم دین ناما بن بدشتی کہ در بیان خواب دیدن حضرت علی بن ابی طالب

شاہ تھا ایک بہن شہر سارے بچہ میان کو ہلا کر کہا بولیا ا نے خواب بھی بولو نام پس او دو کا بن کو کیا شہر طلب خواب میں دیکھا تو جلی ایک تیر اسکی ہے تعمیر یون ای جہا شاہ کہا ملک میں ان پر شاہ کہا پھر اسے ای ہوشیار اس نے کہا ایک سیم ہر پر پوچھا ہی کر قوم سوا و نیک گن شہ کہا آخر بھی ہی دنیا کین نیک کو دیو یگا کرم سو جزا	نام تھا اس کا ریمہ گل خواب کی تعمیر کہو غم ا تا او کہے بہن شیخ و شیخ کا کلام او دو نو سلطان کے پاس سے تب کو لسا پارک ای صاحب تیر لیوینگے سب ملک احبشیاں و ایم اچھی لگایا بہن و خبر سیف پر ملک رہیگا قرار ختم رسولان کا ہی بسر او کہا اولاد دوی سو ہی سن او کہا ان سن تو کہ بہتا بہن عدل سے دیو یگا بدن کو کرا	اسکو پریا ایک برخت خواب سب نے کہے خواب اول بول تو او اٹھے دو کا بن علی مقام کا بن اول کو کہا جب بلا کو لسا آیا او اندھا کرے صا شاہ کہا بھان او کدان آینگے او کہا میں ان سے او ملک کیر بولیا اخصین ای شہ عالی مقام بولینگے کس سستی او نامدار آخر بہ دنیا ملک ای کا مگا سارے خلائق کو بلا ایک جا بول بہ تعمیر گیا جب سطح	دل کو بولوا اس سے بہن شیخ تا بہن بولیں مجھے تعمیر کو سارے عالم میں تھا ان کا نام شاہ سے اس طرح او کا بن کہا بجوت کو کھایا او ہزاران ہزار او کہا جب ساتھ بر سر جائینگے دیو یگا سیف ابن زین ای میر پھر او کہا کس تو رہیگا مدام ملک رہیگا اس پر یادار امت پر اس کے رہیگا قرار حشر کے دن جمع کر یگا خدا او کہا تو پوچھ ہی شیخ خوش
--	--	---	--

در بیان بشارت دادن سیف بن ذی یزن کہ سلطان بن بودیظہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک شہ والا تھا بہ ملک میں بجوت کیا ابرہہ سرس چغا سیف تھا بطن ہوا جہاں	نام تھا شہر ہرے ذی یزن چھوڑ میں کو او خراسان گیا شاہ عجم پاس گیا او دوان	گردش افلاک سے ملک کا جا اسکو تلی کیا نوشیروان شاہ بہت اسکو تلی کیا	گو شہ عزت سے میجا تھا ایک ہوا جلد و قاتل اسکو ہوا خوج و سر انجام اسے لئی ہوا
---	--	--	--



ابرہہ روپا آفتاب سقر
سین ہوا وصال کا شکار گم
کے سستی لئے تھے بھی لڑیں
عبد طلب نے کیا جب ادا
شاہ ان سبکی ضیافت کیا
پونجی ہی کیا تے تھے
ہو گیا کئے مئے ای مہر پا
گر چہ نہ جانیکا او کھنے کتین
ہو گئے کفار سب اسے لیل
طاعت رحمان پو فرما وینکا
نیکی ابرام کرین کا ادا
بیشک وہی تھے تو اسکا چہرہ
سیف کہا اسکو میر عرب
بنت و سب سے بن کیا انکا بیٹا
جو تو علامات کہا ایک بیک
جان تلک ارباب فرستہ ہیں
خاص ہو دیان کو بن و عثمان
ہو وینکا اس شاہ کے دشمن قیش
تا وہ ضرورت سے کرینکا سفر
کاشکے جی رہا اسوقت تین

حاکم اٹھا ملک پو اسکا پسر
ملکت ہوئی اسکا ابر برقرار
عبد طلب اٹھا ان سبکیاں
مجلسیان سب پیر حیرت میں جا
انکی بہت عزت و حریم کیا
اہل ہی تو اسکا کتا ہونے
ایک بنی خاتم پیغمبر
ہو رہا اسے انیکا پرکھتین
ہو وینکا اسلام و مسلمان جلیل
آپ بھی طاعت کو بجالا وینکا
بنی بدی سے اوکرینکا سدا
یاد تھے کر تو وہ ہو وینکا جد
جو تھے معلوم ہی تو تو اب
حامل ہوئی اس سے وہی یاد
اس نے دستے میں عینا نکھ
کرتے تین دیکھ اسکو تر و دروہ
تو تم سے بھی اپنے جی پائی جان
ہوئے دل اسکا کرینکے وہ پیش
سرحد کئے سے مدینے پھرت
تا کہ ملک کر تا وہ سر و کتن
عبد طلب کو و حیدان دیا

افغرض او ملک میں جا لیا
لوگ کل اطراف سستی بد گت
اہل عرب شاہ کی خدمت میں آ
سیف کو معلوم ہوا سب سے تب
ایک جینے تلک انکو رکھا
یاد رکھا رسبات کو دل پھرت
ہو وینکا اس شاہ کو ای خوش
رخ کرینکا او کتا بان کو سب
پا وینکا بے شبہ بت و بت پرست
گرچہ پو اللہ کا محبوب جی
ہی تھے کہے کے خدا کی قسم
عبد طلب نے سن یہ ماجرا
عبد طلب کہا ای خوش سیر
حسن کے تین گیا ہی وہ مر
گرچہ وہ بچہ جی و بین عیان
سیف کہا جھوٹ کر اسکو متین
وینکا جب کو رسالت خدا
ہو وینکے فضل سے سبکیاں
پا وین کا دین اسکا بلندی و ہا
بول یہ عربوں کو روانہ کیا
اسکو بہت در و درخصت کیا

شاہ کو اس ملک کے پسر کیا
اس کے آئے کہ کرین تہنیت
تہنیت فتح کے خوش ادا
عبد طلب کا حسب ہو نسب
عبد طلب کو بجا کر کہا
کس سے نکو بول تو ای خوش
مہر نوت و نو نشانیاں پھرت
لینکے دین اسکا بچہ عرب
عبد تین اس سرور دینکے شکست
حق کی عبادت اسے مرغوب
کر یہ مری مات تو دل میں تم
سجود شکر کیا جلد ادا
تھا تھے عبد اللہ کا یکسر
بعد ہوا اس سستی یا خوش سیر
اس نے آثار کمال ای حسان
کس سستی ہرگز تو نہ کہہ بہنچین
سب کو دکھا وینکا وہ راہ ہدا
فلک کرینکے کہ ستین اسکو ہر
گھیرینکا آہستہ وہ سارا جہا
مال و ہدایا بہت انکو دیا

در بیان احوال معد بن عدنا کہ مشتمل بر شارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخت نصیب کیا تقدیر رب
جا تو شتابی سے عرب کے طرف
واسطے اس کے کہ دنسل معد
ہوئے ہی یہ حکم وہ عالی جنا
شام کو یکبارہ وہ سب جل دئے
تین ہوئی دیکھ وہ دعا شتاب
کسی کس اسکا کہ تین تین

انکر سے اس ملک ویران
انین ہد نام ہی یک شرف
ہو وینکا بے شبہ حبیب محمد
جا کو عرب میں سے لایا شتاب
آل سرائیل پر غارت کئے
پھر کیا وہ بار دعا و شتاب
ماںکا دعا تھے سہای پروردگار

و جی کیا ایک بنی پر خدا
لا اے ساتھ اپنے تو جلدی ام
ہی وہ بنی خاتم کل انبیا
ہو رہی روایت کہ جب آل معد
انین تھا اسوقت بنی یک ترا
تین ہوئی مقبول بھی وہ دو دعا
انکی خرابی و ہلاکی سنئے

نام تھا شہر جیسے امیا
اسکی خبر گیری تو کر صبح و شام
مرتبہ نبیونین ہی اسکا برا
فضل سے مولا ہوئے بعد
غصے میں آئے کہ کیا بد دعا
عرض کیا تب بحباب خدا
کہ وہ ہمارے یہ تقدیر کئے



ہو نہ اجابت تو کیا اس سب	بول جو ہی اس نے تعجب	بیجا پر اس کے خدا و جی تب	ترک اجابت کا یہی سب
کہ وہ جماعت سے بغیر گان	بوسیکا پیغمبر آخر زمان		

در بیان بشارت دادن کعب بن لوی و یاس بن مضر یہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کعب کہ احمد کے ہی اجاؤ	سب تی بویا اختار سب کو	خلق طرف آویگا احمد رسول	فرض ہی سب پر کرنا قبول
سب کو او و بونگا خدا سے خبر	اس کے اخبار ہیں سچ ہی ہر	وصف میں احمد کہی دل کا تہ	خطبہ کہا ہی بھی قصاید نبوت
اس سے اولی اس تھا امکا جد	سب تی بہ بات کہا پسند	پشت میں سنا مولیٰ میرا	غلغل لبیک بنی مع و شام
	حج منے جو بولے ہیں جان	پشت میں سنا ہو میں اس سے	

حکایت فرستادن حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہشام بن عاص بن سہل بن قیس روم و ماجر کہ مشق اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از ہر خاص کہ خطا نام ہشام	یوں ہی حکایت تو سنے نیک نام	اپنی خلاف میں دو عالم کا میر	حضرت صدیق نبی کا وزیر
دوسرا یک شخص سراسر سنا کر	رؤم کو بھیجی او غریب خوش سیر	حکم کیا تانہ کسے ہم دین	رؤم کے سلطان کو دیکھ کرین
وہ نو مدینے سنی ہم آئے چلے	غوطے میں آری سو وصال چلے	او کہا کہتے ہو نصیب کہا برس	وہ طرف ہم آئے و شکرے
بنی قریظا اسکو لباس پہنا ہ	بولے سب کہا ہی کہا کچھ آہ	غم سون میں کہڑاں کو دیا پیرنگ	لکھا یوں شوکت بہت ہندنگ
تو سے یہ کیرے نہ شو گانا انداز	شام سے نام کو کروں گانہ جار	میں کہا و اندک یہ ہم ہی مکان	لیون گے ہم حق کے کرم تو جان
اور تیرے شاؤ معظم کا ملک	لیون گے ہم ملک سب لم کا ملک	ہم کو کہا ہے یہ ہمارا نبی	بات غلط نبوی نہیں اسکی کجی
اور کہا او لوگ نہیں میں میں	کہ لیون یہ ملک کئے ہیں میں	بلکہ اولو گان میں جد اعلیٰ ب	اور کہ روزی سے رہینگے اوب
شام کو افکار کرین گے نام	ملک یہ لینا ہی اولو گان کا کام	پوچھا اور روئے سے ہمار خبر	کیفیت ہم اسکو کہے بس
رنگ ہوا اسکا سیہ غم سے تب	ہم کو کہا رؤم کو جاؤ تم اب	یک و یک ساتھ ہمار کہا	اسکو کہ نہ پاس انوں کون لجا
شہر کے نزدیک جو حبش میں	یک کہا اونٹ کو چھوڑو میں	چھوڑتے ہیں شہر میں افغان کین	لکھو سواری کو دلا تا جوں میں
ہم کیے و اندک یہ جاگے جھڑ	ایکے ہم آئے اونٹان اُپر	جا کہا سلطان سلاطین یہ بات	لاؤ کہا ہم او اوتان کے سلا
ہم کو سنی طرح اوسلے چلے	گئے ہیں سلطان کے بھاری تلے	ہم ہیں اونٹان کو چھا و بان	و یکستا تھا ہم کو ملک اُردبان
بن میں کئے کئے شوق سنو	و اندک کہ رزہ ہوا اس قصر کو	جھاڑ کین با و ہلا تا ہی خون	بھاری وہ لڑنے سے تکی ہو
میں وہ کہا ہکو ٹکا اپنے پاس	تو بولیں دین کو تم سے ہر اس	سرخ آئے کیرے آئے تیرے	لال تھا بھاری میں جو صاحب سر
تھے کینک عطا مضارے و بان	میں کو کہا ہم سنی او اسن لان	کینوں کئے ہم دیکھتے نصیب	جون نصیب کسے تیرے ہم تہا
ہم کہنے کرتے تیرن جو حرف ہم ادا	ہم سے آئے بولنا میں ہی روا	بولی تھیں ہی تھاکو میں کہا	ہوئے سلام میں علیک ہی قبا
ہوئی اچھ شہاہ کو کرتے ہو یوں	بولے کہ کہتے ہیں ہم کو کجی	وہ کہا تباہی وہ کو کر جہا	ہوئے اوکتا ہی یوں احوال
کینا ہی جزاؤ کر عمار اکس	ہوئے ہیں کل و عیب ترا	جب ہمیں گئے کو ہوا اس کے	ہوئے اہل انظار سے سنے
سر کو کیا اپنے اوتاب اُپر	ہم انظار قصر میں ہکا سر	تو ہی نصیب پرین ہر دیکھا	ہم ہی اس قصر میں او مکان
ہوئے ہیں جنش و لڑہ کین	جز کہ تر سے قصر میں کئے ہیں	بولی میں جتا یوں بہت جیو	ہم ہی کئے کئے کینوں کو
ہم وہ جاکا بد عمارت میں	ہم کے کہ جبک انظار میں	ہوئے ہمارے او وہ عمارت	ہم ہی کئے کئے کینوں کو





بھوت ہوا اس بعد سوال خطاب
تین دن اس گھر میں بھوت رکھا
پھر دسے ہر بات کہیں ہم جواب
بھی اٹھا ہر گھر کے پر ایک در
صورت اٹھی ایک قطعاً پر
چھوڑا یا پھر سے دو گینو ہم
دوسرے خانے کو آؤ تب کھل کر
داری اٹھی خوب بھی گورا تھا رنگ
تیرے خانے کا لیا حریر
صاف تھا رخسار و لعل اٹھ گیا
اس سے نکالیا انھیں پھر یک پر
روئے ہمیں چھوڑ دے صبر و قرار
گو یا ہمیں دیکھنے میں اس طرف
ناتین کہتے ہیں اسے دیکھ کیا
یاد ہے صندوق سے کاڑیا نڈان
بولیا پچھانے تمہیں اس شکل کو
کان سے تیرے لئے یہ سب صورتیں
کر کو خدا اس کی اجابت دعا
وصالح پکارا اوس گند ریا
بات ہے اس کے یہ قصہ پر
رنگ کروں رنگ کو اور مال کن
حضرت صدیق کئے گئے ہمیں
تو آؤ کر بیجا جو کہدی بچن

خالی کیا ایک مکان خوب
رات کو پھر بھوکا اطلب
کام اٹھا زکا اوسندوق پر
قفل کتیں کھول تو لایا و شاہ
چشم تھے اسکے فرخ اور باز
تو لیا کہ تم اس کو پچھانے کہو
شکل اٹھی ایک اوکیر سے پھتر
تو چھا کہی کون ہمیں اس کو کی
رنگ اٹھا اسکا بہت خوبتر
تو لیا پچھانے تمہیں ہم کہیں
تو لیا پچھانے اسے بولے کہ ان
تو لیا کہ سچ ہی یہ تھا راہی
شکل یہ تھی خاڑ آخر سے
یونچ اور ہر قطعاً اٹھا
اس کے اٹھ ریش کے بالاسیاد
تو لیا کہ عیسیٰ کی یہ تصویر ہی
جو مری اولاد میں ہیں انیا
سب صورت اوسم پتار سے
تھان پوریم کے اوای نیکام
پس کہا چتا ہوتین یون کئی
پس ادیت بھوکا یاف یا
سکو یہ صدیق نے زور کہا
پس کہا صدیق شہ نیکام
بھوکو پیمبر نے دیای خبر

جو انھیں پوچھا سو کہ ہم جواب
نوب طرح نقد ضیافت کیا
ایک اوسندوق نکلیا شاہ
قفل کئے تھے بھی وہ ہر در پر
رنگ تھا سرخ بزرگ اسکا سر
اسکے من کو نہ دیکھے تھے ہم
قطعہ دیا تو نکالیا ہر
وصفتی اسکے عبا ہی تنگ
اس میں تھی یک شکل بہت اندیر
اسکے پشانی سے اٹھا نور عیا
اسپو تھی یک شکل بہت نظیر
شوق سے احمد کے بچہ اختیار
پس او کہا ہم کو ای اہل شرف
بعد از ان تصویر دگر لار کھیا
صورت اٹھی اسکے ابرک جولا
تو لے کہ سمجھے نہیں ہم بول تو
تو لیا کہ اوم نے کہا یک رنگ
بھیج دیا صورت کل انیا
ہاتھ میں دانیال کے لاکر دیا
یاد رکھو اسکو تین ای عز
بندہ منقاد تھا ارہون
وصان جو ہوا تھا سوا وکی ہیں
لا دینکا نکلان او بے کرون
جاننیں اوصاف ہی سب

بھوت ہوا اس بعد سوال خطاب
تین دن اس گھر میں بھوت رکھا
پھر دسے ہر بات کہیں ہم جواب
بھی اٹھا ہر گھر کے پر ایک در
صورت اٹھی ایک قطعاً پر
چھوڑا یا پھر سے دو گینو ہم
دوسرے خانے کو آؤ تب کھل کر
داری اٹھی خوب بھی گورا تھا رنگ
تیرے خانے کا لیا حریر
صاف تھا رخسار و لعل اٹھ گیا
اس سے نکالیا انھیں پھر یک پر
روئے ہمیں چھوڑ دے صبر و قرار
گو یا ہمیں دیکھنے میں اس طرف
ناتین کہتے ہیں اسے دیکھ کیا
یاد ہے صندوق سے کاڑیا نڈان
بولیا پچھانے تمہیں اس شکل کو
کان سے تیرے لئے یہ سب صورتیں
کر کو خدا اس کی اجابت دعا
وصالح پکارا اوس گند ریا
بات ہے اس کے یہ قصہ پر
رنگ کروں رنگ کو اور مال کن
حضرت صدیق کئے گئے ہمیں
تو آؤ کر بیجا جو کہدی بچن

در بیان حکایت د زب و صلی علیہ السلام و اشارت دادن کی بطور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



قادر سے ہیں عجائبات خوش
جایا جلوان کو اور دریاں
اتری تے کوہ کے تاقی و قمر
کوہ سے نکیر تو بولیا سوا

نامہ کھا سعدتیں اس رسول
سعدیا اسکو شتالی روان
لشکر اسلام نے در وقت عصر
نام سے نصیحت کیا کہ کوئی

شیخ سب صحابہ کی بے غم
بھیج بھلاؤ ان کہ کرے جا کو جنگ
مال و مملکت ہاتھ میں نہ لے
جب کہ نہ کرے کو اور با حرب

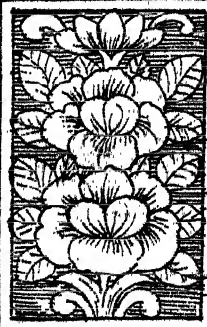
اپنی خلافت میں شہ مجبور
نصف الفدای کو و فوج ہمد
قتل کیا عیوت کو کیا نصوت
نصف پے اٹھ کو دیا ہلکت

نام محمد کا کیا ہے جب او جسکی دیا جھکو بشارت مسیح روز قیامت کا کہ ہی مستر پرنے اپرا کے او قاپور نا اسکو بوا خلد کے اندر خول دینکی تو دا کو پورا کیا بول بوین ہم کہ ہی کون تو آیا ہر ایک بدابا شکوہ بعد جواب ہم کی ای ہام جھکو کیا ہی وہ دعا لطف اس سے لھار کو نہیں کچھ امر خلافت کے ابر غیر ہم سعد لہار وق کو کیا یہ عجب دیکھ لگا اگر اسکو تو ای نیکیام جا کو جو حدت ما کو مئے دیست آئے جا کے کو گئے سبے تاب	کلمہ اخلاص ہی ہے نفلہ اوج محمد ہی بہد شک مسیح آدینکا اس شاہ کے امت پر پا دے خوشی جو طرف اسکے جو کیا اس بات کو دل قبول نضایہ تو اخلاص کو پورا کیا جھیا سنا یا ہی تو آواز کو پھت گیا جلد ہی کیا کیا کوہ اکو کیا جلد او ہم کو سلام جھکو جھایا ہی او کوہ جن قل کرے جو کو دوسریب اور کہو یو نچ تو رہ مستقیم نضایہ لہا سعد کو یہ قہد سب جا کو ابر مت کو مر کہہ سلام چار ہزار آدمی لے سعد ستا کوئی نہ دیا اسکے اذان کا جوا	الحمد لله آواز سے یون سپاہ کوہ سے آواز ہوا غیر طول اسکا ہی دین جھٹلک پادار کوہ سے آواز ہوا سبے پھر کو ہوا کوہ سے تو ارب سب سے پھر کوہ سے آواز نو رحم کرے تجھ خدا دیست نو کر فاروق بن ای محترم بال آتھے اچلے بریش و سر حضرت عیسیٰ کا وصی خیریت چرخ سوا خرو کو زمین کے ابر تو لو کھیات خلیفہ کتین لیک لکھیاں سے او غایب ساتھ لے انصار و مہاجر کو نو اہم می عیسیٰ کا ہی محترم دیتے تھیں وقت اذان کو	جب کہا اشھد ان لا اله یعنی کہا ان محمد رسول خیر رسولان کا ہی اونا مدار حقی علی الصلو کہا ہے بولیا نے دوسرے فقر کو جب جب کہا گئے کو آخر کے او نضد کہا لوگ لے سبے ستا بندہ حق امت احمد بن ہم یشم کے کپڑے تھے اے تن پر کیا بن ترا نام کہا ہی ذریب جیو گنا حیاں تک کہ او اوین احمد مرسل میانین ہون میں اسکے پچھے اور بھی با مان کیا حضرت فاروق لکھا سعد کو ہم کو پیر نے دیا ہی خبر سب سے چالیس دن ایچ میں
---	--	---	--



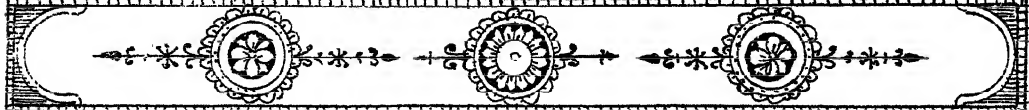
در بیان خاتمہ ابر لبس کھ فیض آیات و مناجات حضرت قاضی الحاجات و محیب الدین علی شاہ رحمہ اللہ

اے حکایات میں گئے بھار ہر کسے ہی شغل میں جیادول دل مئے امید نہیں بس قدر شکر خداوند کتین صبح و شام جو پرے بہت نہ رہے خدا کرتون اپن لطف سے محمد کو پور عافیت و محبت و ثروت عطا	میں یہ حکایت پو کیا انضوار روز و شب اس کام میں ہی مشغول کہ پرے کوئی شوق سو پھر حق کہ بوا یہ نسخہ نادر تمام دل شو کرے و امیر نے دعا کو کہ بھر سینے کو سر و سرور کر کوئے مجھے رکھو جو مہر	کسکو نہیں شوق ہی دلین فرار دین کے کام میں گئے ہر کوئی پس میں لکھن کون سے امید ہدیگا سب آیات کا اسکے عدد یا نبی نسخے کو پرے کر قبول سحبیت اغیار سے جھکو نکال کسکا نہ محتاج مجھے کہ کبھی خمر میں اسان سے ترے خوشہ و کب تنگ ای شاہ کروں انتظار ای ز تو فریاد تو فریاد رس روح مقدس پہر صبح و شام	نہا نے احوال غیہ دوسرا بزل کے باتان میں چا لاکت و اسکے حکایات کون تفصیل کر شش صد و پنجاہ و یک ٹائی خور از پے اولاد بتول و بتول محنت و امراض سے جھکو نکال ہی بید الم محمد ہو بیت یا نبی
--	---	--	--



محمد باجوہ

تیسرے رسا کا نام من موہن ہی اس رسا میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت کا بیان ہے



فَاعْلَامُنْ مَفَاعِلُنْ كَوْنُنْ ۳ درجہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ جل جلالہ عظمیٰ نوالہ ۳ تیسرے رسا کے بیٹوں کا وزن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای ترے حمد میں بیان ہیں	بوج میں تیر جسم و جان ہیں	نہ ترے ابتدا کو ثابت ہے	ناہایت کو کچھ نہایت ہے
راہ میں تیر عقل ہر گہائی	کچھ نیائی بغیر حسیہ رائی	ہر ذرے میں تیرا کھان	ایک قطرہ مٹی ہی کی سندور
تو زنا جو زنا ہی کہیں تیرا	جو زنا تو زنا ہی کہیں تیرا	ورد و غم ہی تیرا کہیں فحش	فرح و ہجرت تری ہی کہیں فحش
خوار کرنا تیرا ہی کہیں عزت	رنج و نیاز تیرا ہی کہیں محنت	شان و نیاز ہی کہیں ترا خوار	کہیں تری عاقبت ہی بیماری
غم سو بھار میں ترے کامان	عقل ہی اسکی بھیجے نادان	پس تجھے کوئی کس طرح پاوے	کیون تصور میں کوئی تجھے لاوے
کوئی بوجا نہیں تجھے یارب	جون محمد شہر ہریر عرب	باوجود اسکی بھی کہاؤں	میں سرا تا ہوں تجھ کو ہی تو چون

درجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوشہ نہ کہ جسکے حشمت میں	انبا و ملک بہن حشمت میں	جسکے ہی ذرے چھانیدا	جس کے میں کچھ کوں چھانیدا
جسکی شعل عدم کے ظلمت میں	رہ بتائی وجود کی سبکو	جسکے رحمت کا چھو برسات	تھپ خجا کا عدم کا کر بہ بات
جسکا امداد و عون ہی ہر دم	خلق سے مانع فنا و عدم	جسکے ہی سبب شفاعت میں	کھن علی حشر کے موافق میں
جسکا ہی دیکھا تھا کاشہ ہر دم	جس کا ہی نام ورد ہر موجود	جو ہی ہو سب سے بہت کینا	بندگی کی صفت میں بہت کینا
کتب علم میں ہی جسکے ملک	نبور رسل طفل نوزبان شیک	الغرض بعد حق کے ادا کمل	برسخت میں ہی سب سے فضل
تیری تعریف میں کہا میں جب	کوئی تجھ کو سرا کے یارب	حمد تیرا ہی حشرستی چون بجا	یونچ میں نہت مصطفیٰ کو شمار
کوئی کیا کر کے ثنا کا	آپ تو جب کیا ثنا کا		

در سبب تصنیف این رسالہ بابوکات و مناجات بدر کاہ قاضی الحاجات

حمد ہو نہت مصطفیٰ باقر	میں سے ممکن کہ کوئی کرے آخر	دل کو کر مصطفیٰ سے لالہ	لکھ تولد کا اس کے کچھ احوال
پیلے نسخے میں ای حق و حقیقت	خوش لکھا تو بیان نور حریب	وہ سر میں لکھا ہی شوق تو	اس کے تولد کے سنارت کو
کو تو ہر مو کو اپنے موسیقار	اب ولادت کی اس کے لکھ اخبار	حس کے جو حکایتان میں نام	وضع کے جو کر امتان میں نام
دود کی سن میں جو ہو ہی بیان	تا بس تیز آئے حیران	گر یہ نسخے کتنے بہت آسان	تا اسے اُمیاں کہیں سب گمان
عربی فارسی سے جن کو خبر	نیں ہی ان کے بدل یہی خبر	لکھ یہ نسخے کا نام میں نہیں	کر و سید اسے تو احمد کن
مصطفیٰ کے پکر کے دامن کو	منگ دعا تو جناب مولانا	ای روف و رحیم دلی جان	ای تر لطف سب آپ کیسان
لطف تیرا ہی اول و آخر	حس تیرا ہی باطن و ظاہر	عفو کر تے تو گناہان کو	وہا نہتا ہی تو سب کے عیبان
گر کر چکا تو ہر گنہ پوشا	بھوت ہو دینگے ایک دم شرفا	حال اپنا میں کیا کہوں بار	ہی عجیب عجیب و غریب
اپنے کار و بار میں ہوں رنگ	ہر نفس زندگی سے ہو نہیں رنگ	دل میں کرنا ہی جو خیال خطور	آرزوی فنا سے ہی مجھ کو

لب پہ کرتا ہی جو کلام گذر یہ جگہ موت کو نہ کرکھتا ہوں نہ غموشی نہ باتیں آرام لطف و رحمت سے اپنے لای جان دیکھ ہی اس بات کا ترپو کب انکھ میرے اشک کا طوفان منہ جی توں کہ خوش گہ درخوش ذبح محنت کے ہن چو بس بآ ہر سخن ہر خیال ہو ہر کام کر نقدی نبی پو ای جواد کر کو میرے سے دور ہر چھا	استیاق عدم ہی ہمسر نہ نشان غم کتن نہ عین کو بان گم ہی آغاز ناپہ یاجب کر مرے مشکلاں کو سنان دل کے بھر کے کمن ہے جو بیکل کشتی نیند کو کیا ویران نار بے حاصلی سوہم آغوش دل کو کرتے ہیں اس طرح خراب دیکھ سے کرتا ہی مجھ کو بے آرام مجھ کو اس درد و غم سے آزاد بسط و راحت سے مجھ کو لہو نہلا	پھر کو پرتا ہی جب ہر خیال نہ ہنسی کو جگانہ رونے کوں قبض کو دن کے دمدم ہی جو ست کیشکا مجھے تو کر خراج آہ میری اگر جہی جون بج نین درسیا کچھ مرے فغا کا جوین کرتا ہوں دفع غم کو دعا جس طرف من گیا کہ پاؤں ج مسنی العزب بالدر و انت اہل میت نبی کے کرمیت یا الہی سرور مجھ کو	طرح دیگر سے جیو در خیال نہ مزہ جاگنے و سونے سون ہوں تجھ پرین دن بن مدھوش اس الم سے ہوا ہی دل تاراج ہن جلاتی ہی دل کو خون دوزخ غیر اشتغلی بسلام و سحر غم طرف ہو کہ سے میری سوزنا غیر اشتغلی ملیا نین ج ازحم الرحمین ہی بے انت سار اصحاب کے برکت سہ غوث ہر دوسر کے کرمیت سہ
--	---	--	---



در منقبت حضرت محبوبیت مرتب علیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام			
سب شایع کا پیر محمد الدین شیخ و جن و ملائک و انسان ایمی جس کے ہی مریان کو	سار میران کا میر محمد الدین لامکان و مکان ہی حسین شعلہ آتش جنت سہم سہ	ہی کھڑا جسکے غوثیت کا لہو مین ہی جسکے مقام کو کرکا گردش روزگار نافہ جام	عرش والا سے تابعت شری منہتی جسکے پاس ہے لڑکا جسکے میت سہی ہی آرام

در مدح قدوة المحققین شیخی و سید سید ابوالحسن قادرقدس سرہ			
ملک عرفان کا پادشاہ ظہیر یا الہی تو خوشن تویت اس	اسمان کرم کا بدستیز رکھ ترقی مین دمدم سکو	پیر وی مین نبی کے تھا فانی باوآب ترک کر کو تو بر فانی	اُسکے اسرار شوا تھا گیانی لکھ ہی کے ظہور کا احوال

در بیان اریاضات یعنی معجزات و دیگر احوال زہان حمل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم			
ہی سیر اور حدیث مین سور ہشت جنت کتن و شمس رت ساتو آسمان کے خوشے سب علم سبز نور کا ایک لا پشت عبد اللہ مین اٹھا جو نور تحت ابلیس کو کئے اس شب بعد چالیس روز آوا بستر پو چھے اس شور کا سب کیا ہی خاتم المرسلین ہی او ہر	ہر نور توارنج نیچ یون مسطور رونق و زینتان سب خوشدعا رقص مین آئے تھے بفرح و طرب پشت کعبہ پر کئے بریا آمر کے کیا شکم مین نور سنگون حکم سے ملاک سب بھاگ آیا ابو قبیس ابر جیو نو پر ترے لقب کیا ہی اولین آخرین کا ہی ہر	حامل ہوئی نبی سے لہجہ ساتون دوج کو پے در واک جبریل امین ہی احش بکو ہر فرشتہ طرب سے ہدم نو تاہو سے شاہ انبیا پیدا جال چالیس روز زوریا مین بیٹھ کر اسٹوپیک کیا فریاد ہو لیا آنسوں کا ترے خاتون حجت و سیف سے کر گیا ظہور	جمو کی شب تھی بگمان او سب چو طرف تھے خوشی کے آواز وجد مین تھار زیادہ اُن سب ہر زین کو دیا بشارت یو سار عالم کا پیشوا پیدا مار تھے اُسے غلاب کین نو ہاں ہوج اُسکے اولاد حامل ہوئی سہو محمد سون بت و بتگر کتن کر گیا جور



جگ سے رسم دی تھا و جگا
آسمان پر بخا و نیلے آب تم
سب جہان کو کر نیکی رام اپنا
خوض دست کین کر نیکی ادا
اور زمین پر جو تھے نکالے اسات
تخت برشہ کا بھی ہوا تھا لگوں
سب لگے ہوئے اٹھے اسات
کہ ہوا ہی قریب بے تاخیر
بحر و بر کے نام حیوانات
جانک جاور تھے انکے میں
جا نیکی اب جہان سب کلفت
کہ ترا قبض و غم کھی کا آب
حامد ہوئی نبی سے آمد جب
ندیمان دھان ہو بہت جاری
نوبے تک رہا بشکم
حمل کا یک نشان بھی یک دم
ایک ہوا ہنس تھا عذر زمان
نہیں کہی میں نے کہا ہوئی توں
جب ولادت کے دن ہو قریب
دشمنان کی حسد فریبستی
عورتان خوا تھے وہاں حاضر
پھر وہی شخص غیب ٹھکڑ دیا
اور کہی او کہ حمل میں اپنے
موت محل رنج شام و سحر
لحم سے باپے گیا تھا بشام
لیکے کا بلا ہوا او دھان
ناؤ لاو سے اپس برادر کو
یا الہی ترا رسول کریم

سب کو نیکی طرف بلا و جگا
ناخبر دھان کی لاویں گے ہم
ہر جگے مسجد ان کر نیکی بنا
حق ذاتی کا لاویں گی بھی جگا
سب ہوے اندرے مثل لاوتنا
سارا عالم بھر با تھا لگوں
میں نکلتی تھی انکے منہ سے بات
وقت پیغمبران زمان اخیر
خوش ہو آپس میں یون کی اسات
بات کرنے لگے تھے لوگان
ہو نیکی سکو فرحت و بہت
ہو نیکی جاتی سے تھے کو فرح و طرب
میں ہوں پر کر ہوا بہار و طرب
ہوئی زراعت بہت تھی کاری
مان کتیں اس کے کچھ مہا بنی الم
نہیں دسیا تھو شل ضلع الم
کچھ دسیا بن سو اس کے نشان
حامل اس قوم کی پیغمبروں
اکو تو لیا میر سے بھی و حبیب
ناچینگا فریب ان کا رتی
خواب کو ان سے میں کی ظہر
اس کرناں کو میر سے دو کیا
ابتدا میں میں دیکھی توں سپنے
دستے تھے یون کر نشان اکثر
ناخبریاں کو لا کھلاوے طعام
سب رفیقان کے کوئے کورون
تب تنگ او گیا تھا نیا سو
باپ کو چھوڑ کر مہادی یتیم

علم توحید کو کر گیا علم
امت اسکی سب آستان سے خوش
کچھ نہ کھا و نیکی کچھ نہ بیوگی
امر نیکی پر کر سینگے مدام
کا بنان اور خوبیاں عرب
پادشاہان و نوکران بھی سب
آسمان سے ہوا اند اس شب
باہراران برکت و خیرات
شکر حق کا ہوا قریب زمان
ہوئی محبت سے آمد حاصل
بار خستہ دل بھی وقت بیا
حمل کے اول ای غمہ خصال
تازگی پائے سا کر حیوانان
اس پر کا عرب نے کھو تمام
سے یون تو بنی تھی او خاتون
چھے جینے ملک بشام و سحر
بعد کوئی خواب میں کہا تھو کوں
بات اسکی لگی تھے باور
جب جنگی تو اسکو اسی خاتون
رکھ او مولود کا حسد نام
پس کری میں انوکے کہے میں
اور کہا مت کر اسکو دوسر بار
نور میر سے یک ہو ای جدا
چار جینے گئے پوے بدلتہ
شام کو جا گیا مدینے میں
جا کے عبد مطلب کو خبر
جب گیا ہی او شاہ جنت
حق فرشتیان سستی کہا میرا

ظلم اور کفر کو کر گیا عدم
کام نیکی کے اسکو ہی مرعوب
جب تنگ نام حق نہ بیوگی
ہر بدی سے کر نیکی نبی مدام
اپنے فن کو محمول گئے اس شب
بات کرنے تو نہیں سکے اس شب
سے اسکو عرب بھی غم عرب
ہو و نیکی او امام ہو جودات
کہ محمد سے نور پائی جہان
نور دنیا کو آب ہوا حاصل
یون بشارت دیا اسکو بہان
ہر کہین تھا عرب نیچ خط و کال
سبز ہوئے جنگاں بھی پادشاہان
سال فتح و طرب تھے تمام
جب میں ہوئی حاملہ محمد سون
حمل سے اپنے چھکوں میں قحی خبر
جاتی ہے اس کے حمل کے توں
میں یقین لائی اپنے حمل پر
دے تو حق کی پناہ میں کوں
جگ پری میں کہا او جہت کلام
و و کرناں کان اور گردن میں
کان و گردن میں اپنے اسی پناہ
تس جھلک میں دیا بصری
رشد عمر کو کسب کو تاہ
تا نے اپنے سا خورشیدان میں
جلد بھیا او اپنا ایک پس
سب تالیک کہے میں یون ہو
میں عربی ہوں بسکا در ہزل



نہیں ہوئے ہیں پورے شب جب سب اصحاب علیؓ کو پورا شہر کے مینا اصل کو قرآن جب ولادت کا اسکے حکمیا نور اب ملک و مکان نورانی دل کو کرتے ہیں اپنے سرور ہا زون شوق دل کو بیہوش شب الطاف خدا جہاں سارے عالم کتبیں سوز و خوب بھی خدا یوں کیا قضا اس سال حضرت آمد جنی ہی جب سب اُلکھنا ہی بھا طاقت	اور کے پر بغیر نقب بعد چاہ و پنج روز اذان جان ہی ماشم کی آل کا پورا سب اندھا رہا ہوا چنگا دور شہر کے شے ہی ای گیانی خاک سے اسکے چشم کو نور بحریوں اس کے حلق و خوش سب نکال کے یوں دیا فرمان سب خلائق کتبیں سکا و خوب کہ جنی پوت ہر زن حسال اُد بھی سارے جنے ہیں بیہوش	بار وین کو ریح کے ای بار چھ سو اُوپر ہو تھے میں جان جان و جہاں ہوا پیدا عالم مردہ دل کو جان آیا چو طرف سے خلائق کے سخن اس سے بخت کو بھی اسی دار لب کو کر بند حال دل نوون کھو لو سب آسمان کے دروازہ بھی ہوا تھا تب ہی غم سے شعا جان تک عورتان دنیا میں موج سے تب نہت بغیر شہا	صبح کو پیر کے بوقت بہار وقت میں سے جب ای پاکستان شاہ کون و مکان ہوا پیدا خلق لاغر کتبیں توان آیا اُگھستے ہیں اپنے سینہ میں لطف سے وہاں ملک لایا کیا جب کے سب ہیچ و تاب کو کوون بھی سگن خشتان کے دروازہ نور خورشید کو شمار سے بھلا اُس برس ہر جگہ میوون سین سارے آفاق میں دھر خارا کچھ مین لکھا ہوا اس سال میں
--	--	--	--

در بیان محرابیک حضرت آمنہ والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان خبر دادہ

یوں کہی حضرت آمنہ خاتون اور اتھا عبد مطلب بطواف پس مین دیکھی کہ جانور اجلا تھا وہ شربت سفید و دوزن پس سر بر کھلا برا یک نور اُگھتھے ادب ہر اس پاس مریم و انس یہ مین ہم دست اور مین دیکھی کہ نشی یک سجلا اور مین کہ کوئی بولیا ہاں سب اول لگھے اپنے ہاں مین اور تھے باقوت کے پران اُنکو اور مین دیکھی کہ مین مین لگلا اور مین دیکھی کہ بیشمار و قیاس بھی اُتھایا تھا اومہ روشن پس مین دیکھی کہ ایک ابر سفید ناچنے نے تمام خلق اس کون	جب ہوا دروزہ شروع ہوا طوف کہے مین جنا طر صفا پرا پس کا مرے پو اُگو ملا دیکھ اُسکو ہوا مرا خوش من اس سستی گھر مرا ہوا سب پور اُن سے دین مرا ہوا و سوس اور یہ حوران مین تے او بخت جسکی خوبی مین عقل غنی حیران اُسکو سب خلق سے کرو پہنا آفتابے رجب کے جنس مین گھر مرا بھر گیا اتھا اُن سوز تھی اوجھن دیا کی بھوت علامت اُسے عورتان مرا اس پاس اپنی ہانگی کو تھامان کون لے گیا اُگو اومہ را خورشید اُس کے اسم و صفات و ستون	تھی کیلی مین گھر مین اپنے ناگہاں مین سنی ترا آواز دور ہوئی دل کی تب مریشت جھکا اُسوقت لگی تھی پس اور مین دیکھی وہاں نہا بلند اُنکے آنے سے ہو تھی ہر مین اور مین سستی تھی ہر زمان تانا رنگ اُسکا نہت اتھا اُجلا اور مین دیکھی میان ابریں کا وہاں مین دیکھی کہ یک سجھی کوفہ حق دیا نور میر چشم کتبیں شرق مین یک تھا بفر و گر پس محمد کتبیں جنی جب مین بھی اُگھتھے کتبیں لیا مین مین اُد مین مین کہ کوئی کہا اُسم پھر مین دیکھی کہ کھل گیا وہ سج	کوئی تھا اُس جگہ مین سر کرنے سُن اودہشت سے مین ہوئی مس پس مین دیکھی دیکھی وہاں شربت پس اُن شربت پچی مین و سوس ال عبد مناف کی مانند تب اودہ لے شتاب مین مین پھر نے اُگو بولے کے آواز سے آسمان سے زمین تک لکھا بھوت مردان گھر سے تھے ہوا بچوچ اُنکے اُتھے دھر و سوس ساری روز مین دیکھی مین تیر اتھا نشان کہے پر جلد سجد کیا خدا کے مین دود اُتھا اُس لگوتھے مین لاوا اُحد کو گرد سب عالم پائی نزد یک اپنے ذہ جہاں
--	--	--	--



تھا اور اس کی بہت اکبر ملک و جن دانش و حیوان کو اسکو شیخین کے سب اعلیٰ علم و نوید اسرائیل دیو اسک کو کینج ہے اسکو شل تھا محمد ہرے حزیہ مٹنے تین کیلیان لٹھے زونو تر مالک انکا ہوا ہی اور سرور ہو گیا اس کی دین بہت شہور کہ اور سرور کانین ہوا ہی رہیں تھا حریفید ترے پاس مہر اسکی اور خاتم سین پس اسے تب کر حوالے کیا علم سارے پیران کا دیا جب کم سے کم ہوا ہی جدا بلکہ ساری زمین کو دیکھی ہوں کھینچا تھا اسے اور کھینچا لوگ شیر تب آئے مجھ پس کو وہ سالار تب کیا ہی بات	پھر کو آیا تھا ایک حجاب تر پھر کہا لا تاؤ اس جان کو دیوار حکم حضرت خلتی شکل یوسف زبان اسماعیل یونچ سارے پیران خصل جب بھائی میں کھول کھلے اور میں دیکھی کہ اسکے ماتھ اندر لیا ان کیلیان کو پیغمبر ذکر سے اسکو بچا جگہ کوئی مخلوق میں رہا ہی کہیں طشت تھا پا چکا تھی اور دین سات دھنل دھنلایا زمین باؤں اور سرور اسکے نوید یا جھکو پروردگار کر کو دیا بھی کہی آمنہ حبیب خدا شام کے مختاریان سے جھکو بھی زمین پر رکھ اپنا دوسرا میں کر ہی حق کا بھوکو دیا	رنگ و زری میں آؤ لی خوشتر صوت کھو زبان کا اور مردان اس شہر دین کو دل تہی زمین وہوشی خلیل باہر مت زہد عیسیٰ و عصمت یحی ابراہیم میں کھلیا فی الحال باس آتی تھی اس سے شکست انصرت و ذکر اور نوت کیل فتح و نصرت ہمیشہ براعدا ملک دنیا کین یونچا گشتی آفتاب روئے کا تھا ایک پہا بھار لایا او ایک جہر سن اور لیا اسکو اپنے گود اندر بی انبارتہ گئے ای چکا جان بھی شجاعت میں بیٹا انکا روشن اس سے جو میں گن جاتا سر انگشت آٹھ ہے چرخ وطن آپے ماتھ میں زمین کو تمام	تھا حریفید کے اندر کان میں میٹر اسے آتا تھا تا دو عالم تمام اسے جانتی صفت آدم کی لوح کی قوت صبر ادب عظمت یحییٰ ایک ملک میں ابھی بحال کھاتا اسکا چاند سے روشن کوئی کہا غیب سے میں یہ کین یعنی دیکھا اسکو فضل خدا کوئی کہا پھر وہاں کہ اب یہ نبی بھی دے میں شخص بے وسوسہ کھول کر اور حریف تر مل کو پس لیا اسے حریف تر کان میں اسکے اکہار و نوان علم میں ہی تون مقتدا ان کا نور نکلیا ہی ایک اسکے سا سجدہ کر حق کو اول و اشرف یہ آفر کو لا و نیگا وہ ہمام بھی روایت یون ہوا انبات
--	---	---	--



در بیان معجزات کجد اجد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازان خبر دادہ



طوف کرنا تھا شوق خاطر میں کہ مجھے پاک اب کیا ہی خدا سب انوندر ہے جو ابن توں پر پھر سنا یک ندا میں بادگر وہاں ہی جاؤ و ظرف آٹھا غفا اس نے موبی مٹی کھر کو کین فرح و محبت ہے پوری یکسر کہ ہی سلطان اول و آخر جس سے نکو ہی سب پروردگار	تھائیں لوقت بیت نبوی میں بعد تکبیر یون سنا میں ندا پس وہاں جو لٹے تان کیر ہو بھی او نہ ہا بر زمین کا پر پس گیا وہاں میں بوہ مفا پس گیا آمنہ کے گھر کو میں اور کہی ای پدر کہ میرا گھر گھر میں میرے ہوا ہی اولاد گھر میں پیر ہوا ہی اولاد	جب تولد ہوا او نیکودات سجدہ حق کو کیا او آئیں جھن ہر لطافت سے او منکات دیکھتا تھائیں بن ان اسکو آمنہ آب بخی محمد کو ابراہیم چکھتیاں کا تھا عشر ور کو اندرستی کر ہی اوباز جس کی حس پر وہ جگشدا جس بدل ہے وجود کوں کجا	اور کہا عبد مطلب یہ بات ایک بیک خانہ خدا اس جھن شرک اور کفر کے بجاست سے تھا بنایا یک برات ان سب ہوہوشیلا ہی عرب دل تو جان تک تھا ہوا میں نظر میں سنایا اب آپ اواز گھر میں پیر ہوا ہی او پیرا گھر سے میرے اوجھو حیاں
---	---	--	---

گھر میں میری اوتھیا بان جس سے روشن ہوا، شریعہ جسے در پر گھسیٹنے عالم ہی طرب پر طرب طرب پوٹھ	گھر میں میری اوتھیا بان جس سے روشن ہوا، شریعہ جسے در پر گھسیٹنے عالم ہی طرب پر طرب طرب پوٹھ	گھر میں میری اوتھیا بان جس سے روشن ہوا، شریعہ جسے در پر گھسیٹنے عالم ہی طرب پر طرب طرب پوٹھ	گھر میں میری اوتھیا بان جس سے روشن ہوا، شریعہ جسے در پر گھسیٹنے عالم ہی طرب پر طرب طرب پوٹھ
لیجے پیدا ہوا محمد آب غیب سے ایک شخص کو کہا تھا کہ کوئی شخص بیخ و با قدسیان جو ہیں آسمان پر	لیجے پیدا ہوا محمد آب غیب سے ایک شخص کو کہا تھا کہ کوئی شخص بیخ و با قدسیان جو ہیں آسمان پر	لیجے پیدا ہوا محمد آب غیب سے ایک شخص کو کہا تھا کہ کوئی شخص بیخ و با قدسیان جو ہیں آسمان پر	لیجے پیدا ہوا محمد آب غیب سے ایک شخص کو کہا تھا کہ کوئی شخص بیخ و با قدسیان جو ہیں آسمان پر
بھار آیا کہ سبکو دیوں خبر در بیان شگافتہ شدن بر میر یعنی ہانڈی کلان کہ مر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہانڈہ بودند	بھار آیا کہ سبکو دیوں خبر در بیان شگافتہ شدن بر میر یعنی ہانڈی کلان کہ مر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہانڈہ بودند	بھار آیا کہ سبکو دیوں خبر در بیان شگافتہ شدن بر میر یعنی ہانڈی کلان کہ مر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہانڈہ بودند	بھار آیا کہ سبکو دیوں خبر در بیان شگافتہ شدن بر میر یعنی ہانڈی کلان کہ مر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہانڈہ بودند
اور روایت میں یوں ہے کہ پیش جب تولد ہوا وہ پاک صفات چوستا تھا انگوٹھا اپنا شاہ یعنی وہ بابر شاہ عالم نور	اور روایت میں یوں ہے کہ پیش جب تولد ہوا وہ پاک صفات چوستا تھا انگوٹھا اپنا شاہ یعنی وہ بابر شاہ عالم نور	اور روایت میں یوں ہے کہ پیش جب تولد ہوا وہ پاک صفات چوستا تھا انگوٹھا اپنا شاہ یعنی وہ بابر شاہ عالم نور	اور روایت میں یوں ہے کہ پیش جب تولد ہوا وہ پاک صفات چوستا تھا انگوٹھا اپنا شاہ یعنی وہ بابر شاہ عالم نور
اور نہ ہرگز نہ بیگادہ مستور یونہی لگا آسمان کو مثل زمین	اور نہ ہرگز نہ بیگادہ مستور یونہی لگا آسمان کو مثل زمین	اور نہ ہرگز نہ بیگادہ مستور یونہی لگا آسمان کو مثل زمین	اور نہ ہرگز نہ بیگادہ مستور یونہی لگا آسمان کو مثل زمین
کہ اتھار سم تب بقوم قریش وہا ہے ہانڈی کو اس پر عورت دود پیا تھا اس سے خاطر خوا ایسے رسموں کو سب کی گنجائش	کہ اتھار سم تب بقوم قریش وہا ہے ہانڈی کو اس پر عورت دود پیا تھا اس سے خاطر خوا ایسے رسموں کو سب کی گنجائش	کہ اتھار سم تب بقوم قریش وہا ہے ہانڈی کو اس پر عورت دود پیا تھا اس سے خاطر خوا ایسے رسموں کو سب کی گنجائش	کہ اتھار سم تب بقوم قریش وہا ہے ہانڈی کو اس پر عورت دود پیا تھا اس سے خاطر خوا ایسے رسموں کو سب کی گنجائش
بلکہ چون سور ہو ونگا مشہور ساکنان وہاں کہ ہو اس کے جن وہ دم سکوفی زری رہے	بلکہ چون سور ہو ونگا مشہور ساکنان وہاں کہ ہو اس کے جن وہ دم سکوفی زری رہے	بلکہ چون سور ہو ونگا مشہور ساکنان وہاں کہ ہو اس کے جن وہ دم سکوفی زری رہے	بلکہ چون سور ہو ونگا مشہور ساکنان وہاں کہ ہو اس کے جن وہ دم سکوفی زری رہے
ہوتا اس عصر پنج جو مولود وہا ہے اسے اس پر عورت اور بچا تھا اٹھا اوجاں شرف جاہلیت کتیں اٹھا وین گا	ہوتا اس عصر پنج جو مولود وہا ہے اسے اس پر عورت اور بچا تھا اٹھا اوجاں شرف جاہلیت کتیں اٹھا وین گا	ہوتا اس عصر پنج جو مولود وہا ہے اسے اس پر عورت اور بچا تھا اٹھا اوجاں شرف جاہلیت کتیں اٹھا وین گا	ہوتا اس عصر پنج جو مولود وہا ہے اسے اس پر عورت اور بچا تھا اٹھا اوجاں شرف جاہلیت کتیں اٹھا وین گا
نظر اس کی تھی اسلئے بالا دود پینے میں بہہ انتشار طغی میں بھی غنی ہے وہ ہے	نظر اس کی تھی اسلئے بالا دود پینے میں بہہ انتشار طغی میں بھی غنی ہے وہ ہے	نظر اس کی تھی اسلئے بالا دود پینے میں بہہ انتشار طغی میں بھی غنی ہے وہ ہے	نظر اس کی تھی اسلئے بالا دود پینے میں بہہ انتشار طغی میں بھی غنی ہے وہ ہے
در بیان معجزات کہ حضرت صفیہ عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات کہ حضرت صفیہ عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات کہ حضرت صفیہ عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات کہ حضرت صفیہ عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ
بھی کہی عبد مطلب کی جائی کی کرامات پائی میں اس سو خانہ تھا اس کے نور سے بھر پور تو پس کو نڈال رنج مجھار	بھی کہی عبد مطلب کی جائی کی کرامات پائی میں اس سو خانہ تھا اس کے نور سے بھر پور تو پس کو نڈال رنج مجھار	بھی کہی عبد مطلب کی جائی کی کرامات پائی میں اس سو خانہ تھا اس کے نور سے بھر پور تو پس کو نڈال رنج مجھار	بھی کہی عبد مطلب کی جائی کی کرامات پائی میں اس سو خانہ تھا اس کے نور سے بھر پور تو پس کو نڈال رنج مجھار
اور اٹھا اس کے پشت انور نقش ہر نبوت ای مہتر	اور اٹھا اس کے پشت انور نقش ہر نبوت ای مہتر	اور اٹھا اس کے پشت انور نقش ہر نبوت ای مہتر	اور اٹھا اس کے پشت انور نقش ہر نبوت ای مہتر
در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مادر عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مادر عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مادر عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مادر عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ
ہی روایت زماور عثمان میں گئی اس کے دیکھنے کے بل	ہی روایت زماور عثمان میں گئی اس کے دیکھنے کے بل	ہی روایت زماور عثمان میں گئی اس کے دیکھنے کے بل	ہی روایت زماور عثمان میں گئی اس کے دیکھنے کے بل
در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شفاء والدہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شفاء والدہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شفاء والدہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ	در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شفاء والدہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہما ازان خبر دادہ
عبد رحمان بن عوف کی مادر اس شہنشاہ سے ایک چکیا نور دود اس کو چٹا سا ہی جب تولا مشرق کو لے گیا تھا میں	عبد رحمان بن عوف کی مادر اس شہنشاہ سے ایک چکیا نور دود اس کو چٹا سا ہی جب تولا مشرق کو لے گیا تھا میں	عبد رحمان بن عوف کی مادر اس شہنشاہ سے ایک چکیا نور دود اس کو چٹا سا ہی جب تولا مشرق کو لے گیا تھا میں	عبد رحمان بن عوف کی مادر اس شہنشاہ سے ایک چکیا نور دود اس کو چٹا سا ہی جب تولا مشرق کو لے گیا تھا میں
کہ اتھام اس کا شفا کسر کہ ہوا مشرق و غرب اس سے ظہور دہشت و بیروشی مجھ ہوشی اس کو بتلایا ہر مکان کتیں	کہ اتھام اس کا شفا کسر کہ ہوا مشرق و غرب اس سے ظہور دہشت و بیروشی مجھ ہوشی اس کو بتلایا ہر مکان کتیں	کہ اتھام اس کا شفا کسر کہ ہوا مشرق و غرب اس سے ظہور دہشت و بیروشی مجھ ہوشی اس کو بتلایا ہر مکان کتیں	کہ اتھام اس کا شفا کسر کہ ہوا مشرق و غرب اس سے ظہور دہشت و بیروشی مجھ ہوشی اس کو بتلایا ہر مکان کتیں
یون کی جب ہوا پانی پیدا عھار یان شام و دودم کھجکو پس سنی غیب کے کوئی تو لیا پھر کہا اس کو کان لجا یا توں	یون کی جب ہوا پانی پیدا عھار یان شام و دودم کھجکو پس سنی غیب کے کوئی تو لیا پھر کہا اس کو کان لجا یا توں	یون کی جب ہوا پانی پیدا عھار یان شام و دودم کھجکو پس سنی غیب کے کوئی تو لیا پھر کہا اس کو کان لجا یا توں	یون کی جب ہوا پانی پیدا عھار یان شام و دودم کھجکو پس سنی غیب کے کوئی تو لیا پھر کہا اس کو کان لجا یا توں
یہ حکایت کوئی اسے بولیا آئے تھے سب نظر سے اس سو لے گیا تھا کہاں اسے تو اتا تولیا میں لے گیا تھا مغرب کو	یہ حکایت کوئی اسے بولیا آئے تھے سب نظر سے اس سو لے گیا تھا کہاں اسے تو اتا تولیا میں لے گیا تھا مغرب کو	یہ حکایت کوئی اسے بولیا آئے تھے سب نظر سے اس سو لے گیا تھا کہاں اسے تو اتا تولیا میں لے گیا تھا مغرب کو	یہ حکایت کوئی اسے بولیا آئے تھے سب نظر سے اس سو لے گیا تھا کہاں اسے تو اتا تولیا میں لے گیا تھا مغرب کو



بولتی ہی اوجھوت تھارتی	حال کا اسکے جُست و جُجھکو	جب نبوت دیا خدا اسکو	لائی یان میں اول سب سے
در بیان خبر دادن یهودی در مکہ معظمہ از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	یک یہودی رہتا تھا کلمہ میں	تھا خبر دار اوتنا بان سین	جا کو بولیا قریش پاس اوجھل
لوگ کی عہد طلب کے گھر	یو تر ایک ہوا ہی مثل قر	او کہا مجھ کو اسکے گھر کو جاؤ	مجھ کو ایک لحظہ اس کے کو بتاؤ
وہ یہودی کو اسکے گھر کو لجا	سرور دین کرتین اُسے ستلا	خوب دیکھا حضور میں تھیں	دیکھ کر گر پڑا وہ ہوش رست
تھے قریش اسکے آس پاس تمام	اُسے ہستے تھے دیکھ اُس سے کلام	ست ہنوائی عرب کہا مجھ پر	دیکھنے لگے تم بھی خون یہود ضرر
ہی قسم حق کی ہر پیر ہے	صاحب تیغ و تبر و خنجر ہے	لنگو شمشیر سے کر گیا ہلاک	والیگا کفر پر تھارے خاک
یو دیکھا دین اسکا بیو زبر	جائیں گی سب جہانوں کی خبر	حق کیا ختم انبیا اسکو	اب نبوت گئی ہمارے منو
اور ایک خبر تھا وہاں شہور	سب سے اُس شب کو یوں کیا مذکور	آج کی رات ہو دیکھا پیدا	خاتم انبیا و سید درمی
جب تولد ہوا رسول انام	آیا کعبہ منے وہ جبرہام	اور پڑا اسوق دل سے وہ گام	کلہ لا اللہ الا اللہ
بعد اُس کے کہا کہ تھا موسیٰ	بے تردد و سبب والا	اور محمد ہے حق کا پیغمبر	ہی وہ موسیٰ سے افضل
	ہو گیا غائب اس طرح کہ ہر	پھر نہ آیا کبھو کسی کو نظر	
	یوں یو دیان و راہبان کثر	شہر کے تین تہ و تین خبر	

در بیان خبر دادن یہودی در مدینہ منورہ از ولادت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور روایت کیا ہی یوں بتان	کہ مدینہ میں تھا تین یاران	یک یہودی کہ سب سے تھا ظم
صبح کو غم سے یک کیا ہی ندا	سب سے وہاں یو دیان یک جا	بولے اُس سے کہ کیا ہو تجھ کو	بول اسکا سب سے ہمار سو
او کہا ان سے بچ احمد کا	رات کو چرخ پر طلوع کیا	بے گمان اب ہوا پیداؤ	یونیکا شرق و غرب راؤ
بات ہوئی اسکی گھر گھر مشہور	اسکو کا غزوہ کے مسطور	شہر کے سستی جب آئی خبر	قول تھا اسکا صدق ہمسر
یوں مدینہ کے کچھ اہل کتاب			نام کے بھی کہ میں غیر خست

در بیان سرنگون شدن بتان عرب ہنگام ولادت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور تھے دنیا میں جو بتان کبر	سرنگون ہو کرے زمین کا پر	دیکھے سارے بتان پر بکون
خاص کیت افلا قریش کے پاس	کہ او کرتے تھے جھوٹا اسکا سپ	او بھی اوندھا رہا تھا بھینک	ول ہوا انکا غم سے زیر وزر
بلکہ اب سکین میں سے اٹھا	جلد جا گئے میں اس کے لاکو تھا	پھر گرا پھر بچاے دس بار	پھر گرا پھر بچاے دس بار
دیکھ بیہ او ہو نبوت محزون	آخر الامرو جان جدا اسکو	پھر گرا جلد وہ بت ناما ساز	غیب سے یک نبوت آوار
ایک بچہ کیا ہی جگہ میں ظہور	شرق و غرب اُس سے ہو پور	سارے شان پر بچہ پزیر	چو طرف اسکی خوف و ہمت میں
سب بتان گر پڑے تین کے بل	یہ تہا بت بھی لے کر وہ دغل	اور تھے دنیا منے جے شان	تین دن بند ہوئی تھی لگی زبان
اہل کاران و نوکران سارے	کا چنان اور بخونیاں سارے	بھی راؤ مکے ہوئے تھے کسر	علم کو اپنے گئے تھے سر

در بیان مرجوم شدن شیاطین از آمد و رفت آسمان کوزمان ولادت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور شیاطین بے ہو مقہور	جانے آنے سے آسمان کے دور	جب او کرتے تھے آسمان کو چل
			شعلہ ہوا تھا ان کے تب نبال

اگر آسمان پراؤ جاتے تھے وہ جان کے باتان چڑھا کر لے لیتے تھے
 اور حسان سطح کے باتان سونے کے تھے کہ فری کی سب کو
 اور حسان سطح کے باتان سونے کے تھے کہ فری کی سب کو
 اور حسان سطح کے باتان سونے کے تھے کہ فری کی سب کو

دو بیان درخشاں اولیٰ و بلند شد این بند آمد آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد شد

اور تھانہ نور کا جھلک برقرار اور اٹھائوں ہوا سنے بنکار بعض کہتے تھے یوں مکار چرن کہ محمد ہوا عیان اس چھین

دو بیان فرو مردن آتش مجوس و خشک شدن مرد سادہ و خواب دیدن موبدان پیر گبران و لور نریدن

قصر نوشیروان و افتادن چہار دہ کنگرہ ازان بھنگام ولادت سید اکوان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور بھی سب مجوس کی آتش دل ہوا انکا اس سب خوش

دینی آتش ہوئی اتھی جون جل جنو گیا اس سے سب مجوس جل

اب اسکا گیارہ زمین کے بھڑے ہوئے تھے زیر زبر عابد اس کے ہوئے تھے زیر زبر

آج من گھپاے گھو ریل کو سار عالم میں تب گئے وہاں ہو

دیکھ کو شیروان یہ حال دیا لیک اپنے کینین سب حال کھیا

بولتا تھایہ بات کون ان سون استے میں کوئی اکھا سکون

موبدان خواب کو کھاتھی تب پوچھا نوشیروان کہ کیا ہی سب

اس منذر کو تب کھیا مکتوب بھجواے جس سے حل ہو مکتوب

او کہا میں مجھے خبر اس سو علم اسکا ہی میرے مامو کو

او کہا جا کو پوچھ تو اس سو اس سنی سنکو کھجکھو سمجھا تو

جا کو اسکو کیا سلام خطا بن دیا اسکو کچھ سطح جواب

تھکوا بھجیا میرے کنے کسرا کہ او باتان کا بھید پوچھ تو جا

ہو نیگا عنقریب سب پوزبر لہو نیگا اس بلا کو دیکر

ہو نیگی دولت اکی تب آخر جا کو کسرا سے او کیا ظاہر

بھوت مدت ہی دریا ج ران بعد معلوم نہیں کہا ہے ران

چھین لیا ملک انکا سب عثمان

دو بیان افتادن قصر نوشیروان کہ بر کنار دجلہ بنا کر دہ بود بھنگام تولد سید وجود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی او کو خرچ فی روپاستا دجلہ او پر کیا تھا ایک بنا

یک بیک دجلہ کو طغیانی اس بنا کو کیا ہے تب فانی

اب میں لکھتا ہوں دو کا حال یوں کرامات بشمار دے

مشہر ہے کہ وہ امام ہوا اور ہی یہ خبر بہت مشہور

گو یہ ہی یہ خبر بہت مشہور

یوں کہا ہی کہ میں ہوا پیدا عمر میں بادشاہ عادل کے

اور ہی بعضے کتب میں مسطور ہے تا قی یہ خبر باطل

میں غلط اسکی معنی والفاظ کہ گئے یوں حدیث کے حفاظ



در بیان نزاع کردن همه موجودات در رضاع سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن عباس سے ہی یون مذکور تھا سب یہ کہ جب تھا ظاہر شاہ پیغمبران ہوا پیدا اس سبب تمام عالم یون کیا ہی خدا اقتضا و قدر بعد اس کے ابولہب کی کمینز	آسمان وزمین وحوش و طیور اوش ہنشاہ اول و آخر مقصود جسم و جان ہوا پیدا سب زمین کے نزاع بہم کہ اچھے دائمی اس کی زمین شتر کہ کوئی تھوٹا اس کا نام عزیز	غیر انسان تمام موجودات حق طرف سے ہوا خدا اس کا خوش آوستان فرخ مسعود پھر کوسب کو خدا ہوا یون سات دن حضرت آدم کا لون سات دن لگ پلائی اپنا دود	اُس کے ارضاع میں کئے سورت ای دہ عالم کے کل مخلوقات کہ بلا و سے اوش کو اپنا دود تم رہو بازاری خلائی اب دو داپنا پلائی ہی شہ کون بعد اس کے حلیہ سے مسعود
--	---	--	---

در بیان اسد دایکا از اطراف در مکہ مشرفہ بر گرفتاری طفل و فایز شد حلیہ سعد بن علیہ السلام

شہر کے مین یون تھی مروت تھوڑے اسوا سے کتا عورت آئے تھے یک برس مے دوبار انکے مان باپ پاس لا انکون ہی حلیہ مٹی خبر اسد سات آدمی جانور ہوئے تھے نزار دو دین او ہو اٹھائی لا عز دو دیتی تھی وہ کچھ اصلا سات کہاں جاو مان ہو لیا حاضر سب بولے تھے ہی یہ طفل یتیم تنگدل ہو گئی مین شوہر مین آئمہ کے مین گھر کتین تب آئی قوم سے سعد کے زال و زینب آئمہ نے گئی مجھے تب و صان کلمہ اٹھا اس کا چاند ہون روشن اُس کے سینے یون رکھی پستان مون کتین اُس کے تب چھپائی مین مین پیاہر گرا اس کو اوسرور ابن عباس یون کہا کہ خدا او بھی مینا مین تھا ہرگز دود اور ہی دو دین جس کو پلائی	کہ مرا سر زیش و گل عرب حاضر اپنے کئے رہین دوزن دائیان جو طرف سے و صا سبار لیتے تھے مڑو اپنا ان سون کہ چلی مین بھی غور مان نکلت اپنے جینے سستی آئے غیر گی تھی رونے سے سب کتبہ دو سرا جانور بھی تھا د بلا بیعتی اٹھتی مین بھی گئی آخر کون دیو یگا ہکولی زرو سم کوئی بچہ ملیا مین نجھکون وہ بھی کرتے تھے جھوٹو ٹی وائی اپنے پسری کی بے ریب جس مکان مین تھا وہ جا جان اس سے آتی تھی بولے شک انکھ کو کھول تب ہوا خندان سید پستا کو دی مین سکے تین پس یون تھا وہ شاہ شام اسکین عدل تب سکایا تھا اپو جب تک وہ شاہ وجود تب مری چھاتی دود بھر آئی	بعضے کے کی دیکھ گرمی کو دیتے تھے اپنے بچے بے وسوس سار بچان کتین لجاتے تھے جب ہوا شاہ انیا مولود تب ہمار تھا ملک بچ و کال میرے پستان مین تھا دو پتا ساتھ میرے تمام دینر تب گر چہ کھاتا تھا مار او ہر دم سب جا کر لے تھے طفلان کو بھوت دھونڈی دھان مین عیا خالی نا جاو گئی مین گھر کتین آئمہ مجھ کو تب کہی بہ بات مین کہی اس کو بھین مین دود تھا اوسرور سفید سونف بھتر نیز مین تھا وہ سرور برابر اُس کے ہنسنے ایک نکلا او دود پینے لگیا او پستان سون دود پتا تھا اوسید نے سون ایک پتا تھا خود وہ شاہ نول جب مین جھپتی تھی دھون کال سیر کرتا تھا میرے طفل کو دود	بعضے اپنے خود دولت ستر سب عرب اور زیش و دایان کہا دود دو سال تک پلاتے تھے تب بھی عورت و صا جو بچو کین نہ دستا تھا آسمان کو بجا کہ بھرے پت میرے بچے کا بھی تھی یک او مٹی بھی کی تھی کوس تھا اس کے حق مین کھن مون بھرا سے تھے سب بھرو کوئی بچہ نہیں تھا باقی و صان لاقی ہون مین وہ پد کتین کوئی کہا مین دن کے مجھ سات سعد کی قوم سے ہون میگا بچے اس کے حریر تھا حاضر مین نہ چاہی اسے کر دن بیل کہ ہوا اس سے آسمان بھر پور او چھوڑ کر دئی مین دین کو مون لگاتا تھا او دایان کو دسری رکھتا تھا دود بھائی بدل صاف ہوتا وہ اب اپنے سون اور رہتا تھا او چوکا ہون بوجو
---	--	---	--



نہ ہوی تازہ میری ماوہ تر	طرف کر لی تھی کئی دفعہ دیکھو	تب مرا مردیوں کہا مجھ سین	برکت اب آنی ہے مرگھر میں
ہیں یہ ہو کو دیکھو	جتن اسکو رکھے حتی از اذیت		

دہر بیان نہ بدادین	حضرت حلیمہ از معجزات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور کہی او کہ جب وہ سر کو	لائی سہاں سے اپنے گھر کو
تیر غمی شب کو ایک ہر سو	کہ اوہ نا اقبال سہرا	تھا تھل و تھل اس سے عیا	تین دن لگ اٹھی تین تین
شکے بنیچا اٹھا میرا نے پر	بوسے دیا تھا اسکو لڑ پیر	او کہا مجھ کو تو یہ زار چھپا	ایسے شوہر کہیں کہی نہیں جا
کوئی با نفع تر ہمارے سو		جا بیگانا ایس کے منزل کو	

در بیان رخصت شدن حلیمہ از حضرت آمنہ و خردادین اواز معجزات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور کہی او کہ تین دن گئے جب	آمنہ سے ہوی تین رخصت	اپنے بچے کے باب میں غایتوں
خود سے نکلے کر امتان اسکو	حل میں اور جنت میں کی مجھ سو	پس میں ہو کر سوار بر مرکب	ہوی روانہ اسکے شہر کو تب
و کجی اسوقت میں اور ہوا	سجدہ کہے طرف کیا تبار	پس چلیا جلد او اٹھا سر کو	مرکان سب بچے اُس سو
ہو لئے تھے در گھر کے ہر اہان	کچھ تک ای حلیمہ اسکی جان	اوج ہی یہ کہ کچھ نہ چلتا تھا	لکھا کوئی مار کچھ نہ ملتا تھا
میں دئی تب جواب یوں انکوں		ہی یہ اس طفل کے برکت سنوں	

در بیان گفتن مرکب حضرت حلیمہ از ظہور نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم *	اور کہی او کہ یوں سنی میں تب	ہوتا تھا نصیب یوں مرکب	قدر میرا بڑا کیا مولیٰ
زندگی با یہ یہ عظام مریم	پیر اکب کتین ہی شان عظیم	ای بنی سعد کے زمان سمجھو	کون ہی بیٹھ پر مرکب ہو
جانتے ہیں مجھ کے ہر پہل	خاتم الانبیا و شاہ رسل	ہی خدا کا حبیب اور سرور	اوہیں آخرین کا ہی افسر

در بیان سر سبز شدن زمین از برکت ورود آن حضرت خیرہ ادا یہ فرمایا ان عظمیٰ نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور کہی او کہ جان نرول کری	راہ میں اوز میں ہوی تھی ہری	تازگی پائی گئی وہاں بسیار
اور کہی او کہ ایک دن در راہ	اڑے ہم سینے لکھو یک چا	تھا ز قوم ہزہل وہاں یک میز	تھا کرتا بان سے آسمان خمیر
بھیکو تو لے زنان کہ پوچھ اسکو	جو کہی اس بچے کی مان مجھ سو	جو عجائب کہی تھی وہ مجھ سو	سب میں تفصیل سے کہی اسکو
مجھ شوبہ بدھنا بہر بات	اپنی قوم سے کہا بہر بات	یہ یوں گاہ بہر نام زمین	جاو گیا کل جگت میں اسکا دین
	وحی اتریگی جس سے سپر	خاتم الانبیا ہی یہ سرور	

در بیان وقور ہر کات در خانہ حلیمہ از مقدم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور کہی او کہ جب میں پہنچی گھر	دیکھتی تھی برکات کثر	نعمت سے ہوا مرا گھر پور
بکرے تازہ ہوئے مرنے والی	بھی ہو دو سے او مالال	سب بنی سعد شک جرت	قط میرے سنی ہوا سب
کریان بود وہیب کے کہیں	میں جنت مارے اوز تیر اور	کریان میں ہمار یوں لاغر	شکر کا انین کچھ نہیں ہے اثر
انکے جان کرمان کا ہی رہنا			تم بھی لچاؤ وہاں مندا اپنا

در بیان بعض احوال آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ از قبیل معجزات	
---	--

اور کہی او کہ دو دو کے ایام	اُس سے بیگمین تھی تھی	نہیں کیا او کبھی ہنسا م سحر	بول ہرگز کسی کچھ سنے پہ
بیکہ ہر روز شب بیک بار			بول کرتا تھا او فرش سے بجا

در بیان جہانیدن سلاک گوارہ آنحضرت را سخن کردن ماه باجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور بدلتے تھے اُس کا کہوہ	فاسیان آسمان کے ہواہ	بات کرتا تھا گوارے میں	اکثر اوقات چاند سرور میں
حضرت عباس یون کہانہ نو	جب گوارے سے تھا بالکے	تجھ کو دیکھتا تب ای شاہ	بات کرتا تھا تو خوش بہامہ
سُبت سستا تھا لیکن میں	کچھ سمجھتا تھا وہ باتیں	اور کرتا تھا بھی تب اُس کو	اپنی انگلی سستی اشارت تو
جان تو انگلی اُسے بتاتا تھا	اُس طرف چاند جلد آتا تھا	یاد ہی حال او پر دل میں	ہی محبت تری مجھے تب میں
اُس کو سرور دیا جواب ای عم	بات کرتے تھے ہم دونو باہم	جب مرا سیرہ غم سے بھرا تھا	اور میں رونے کا قصہ کرتا تھا
چاند اُس وقت مجھ کو چھلا	بات سے وقت میرا بہلا	جب او کرتا تھا سجدہ عرض	صوت تھا اُس کا میرے کان میں

در بیان نشو و نما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حلیمہ کہی او من تو ہن	میں تھا او کو دوکان کین	تھا ترقی میں او ہر ساعت	اُس کا بڑا تھا بھارا زعاوت
جب ماہ ہوا او پاک صفا	بیٹھ کر نیگتا تھا طفلان ستا	تین جینے کا جب ہو سرور	خوش رہتا تھا کھرا زین کے اہر
چوب چار ماہ او سالار	خوب چلتا تھا پکڑو پوار	پانچ جینے کا جب ہو بختا	آپ چلتا تھا بغیر ادھار
چھ جینے کا جب ہوا او جان	جلد ہوتا تھا ہر طرف اور جان	سات جینے کا جب او کھنیر	ہر طرف دوڑتا تھا جون تیر
اُس وقت ہر شہت ماہ کے تین	بوجھتے تھے سبوں نے اُس کا کام	نو جینے کا جب ہو اولج	بات کرتا تھا بھوت صاف صبح
اُس جینے کا جب ہو خوش تھا			او چلتا تھا تیر طفلان سات

در بیان آنکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلم بکلمہ طیب واللہ اکبر فودند

اور حلیمہ کہی کہ یون مجھ کو	لی مجاہد سے او سرور	ایک عجب تربی یہ کہ او مناز	بات اس حرف سے کیا آغاز
یعنی از لا اللہ الا اللہ	اور اللہ اکبر اے دلواہ	بھی ترا ایک آیت اول	سورہ فاتحہ سے شاہ نول
یون کرامات لئی دے بچید	دو دو کے وقت بچ احمد	مختر کر کو اس حکایت پر	بولتا ہوں میں اب بیان کر

در بیان فطام آن حضرت و بردن حلیمہ آجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد حضرت

اور حلیمہ کہی کہ جب او ماہ	دو برس کا ہو افضل کہ	دو دو دینے کو تب کیا ثنوت	چار سال میں تھا معروف
ماں کے اُس کے لگی اُس کو	گرچہ نگین تھا دل جلاسی یون	اور کہی کے ماں تب میں یون	کس کو دیکھی میں بہتے تھ یون
اس مبارک بچے کے سب اوقات	بھوت دیکھی کرامت و برکت	ہی مجھے دے کے کی گری یون	کہ ہو گیا حاضر یہ تو ہن کون
کر چلا لے اُسے تو میر پاس	کچھ نکرا کے باب میں سو پاس	ہو گیا او برا تو نا جب	لاؤ لگی میں ترے کن اُس کو تب
جب گری عاجزی میں سے بھلا	دیکھو اُس کو مجھے کمری سرور	لیگی اُس کو نو بیت دل تلوار	گھر مرا اُس سے بھر ہوا آباد

در بیان خبر دادن نصرانیان در وقت مراجعت حلیمہ از مکہ معظمہ از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہمیں اُس کو وہاں کیو چلے	رہ یون نصرانیان کی کٹے	جب بچاے اُنو محمد کو	چھوڑے کام اُسے مجھ سو
دیکھے بھوت اُس کے دونو شانیا کو	اور دیکھے اُس کے ترخ اکھیاں کو	پوچھے لکھا نکلا سیکری تلوار	میں کہی یون کہے او دس بار



لالی ہوئی ہی یہ کبھی بھی کم یا بے بین یوں ہمیں کیا آئیں	میں کی نین اوکیتش ہی ہم ہو ویکٹیک رسول کے نین	پس کہے مال بے بہت ہم سو سب علما اسکے بین ہمیں	اس مبارک کچھ کو دے ہو کو اس بدائی نگے بین ہر سین
○	○	○	○

در بیان رفتن آنحضرت بابرادران رضاعی خود و مہمل و سایہ کردن ابرو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم

ایک برس لگ اقامت گھر میں بہان نہ رہی جانی جاتے ہیں	دیکھتی تھی کرا ممان اس میں بکریاں اپنے چرستے میں	جب ہوا تین سال کا سرور بچا بھی ساتھ لگا کر نورہ ان	مجھ سے یکن کہا لای ماؤ نا چروا نہیں بکریاں کو وہاں
شاد سے سب سنی حلیہ یہ بات ہی یہ کہو سنے کہا سرور	مذردہ ہمیشہ لائی اسکے گیت ان کہی ہی ہوا دفع نظر	کا لہو دھاگے سے پرائے بھار سکو کمال دایا شاہ	گل میں ہانڈی وہ راحت میں اور کہا بس ہے مجھ کو فضل الہ
تھہ بین یکو یک عصا صغیر یوں دوسرے ہمیشہ جاتا تھا	ساتھ انوں کے گیا ہی رخ و چہر دن کو وہاں رہ کو شکو آتا تھا	شام کے وقت چل دیا گھر کو بولتی ہی کہ ایک دن گھر کو	تھا گھر سکا قریب رہنے سو اویگیا نین خبر تھی مجھ کو
بھوت شدت سے دھو تھی سرور جب او آیا ہرے تھکے کو	دل مرا اس بدل ہوا پر سوز پوچھی احوال اسکا میں سب سو	وہو تین کو دن چھینکا کرا دھول بہی میری کا نام تھا شیشا	صبر و آرام میں گئی تھی بھول مجھ کو بولی ہوا سکا غم مت کھا
اسکو دیکھی میں بکریاں کے بھتر سایہ کرتا تھا ابرو سکر ابر	جان او سالار خلق بھرتا تھا	ابر اسے سر پر تھرتا تھا	

در بیان شوق صدر یعنی شکاف تنسید مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور گیا تھا او ماہ جان افروز لے گیا کوئی آحمس کو	ساتھ بھایان کے اپنے کپڑے بھوت جلد ہی سستی ہمار سو	ناگھان بھائی اسکا وقت دیار پس سلا یا اسے ہمار ابر	اگو مجھ کو پکار یا ماکان مار پیت پھارتا تب اسکا ازخجر
پاؤنگی ناتون اسکو جیاب جاکو دھونڈی میں ہر کھر اسکو	بولتے ہی او میں سنی یہ جب بائی آخر پہاڑ پر اسکو	دل مرا گیا ہی تب غم سو کچھ جھکتا تھا اسکا چاندن	دور تی گئی لے ساتھ شوہر کو چشمہ پہنے کیا تھا جس گدن
جلد اسکو لئی میں گو د بھتر شکھاتا میں اپنے لوگ منے	بوسہ اسکو دئی پشانی پر آئے مجھ پاس جلد تین جنے	پوچھی میں اسکو ای دے بول ایک کے پاس طشت پاچکا تھا	مجھ پو گز یا ہی کہا مجھے بول وہ سر کن آفا ہر روپے کا
دیکھے مجھ کو او پہاڑ پر دیکھتا تھا میں اپنے اگھیان	پس سلا او یک جگہ کے بھتر درو کچھ اس سے نین ہو مجھ کو	ایک اوتیو منے سے جلد تھا پس بکایا جو بیت میں تجاسب	میرے سینے کو ناف لگ پیریا دھویا سب انتر بان کو فرتے
پس رکھیا او میرے سب انتریا کو پنا ماتھ دال میت جھتر	بیت میں میر بھوت جلد ہی دل کتین او میر نکا لیا بھار	دو مرا شخص اس کے لبر اٹھیا تب سب نقطہ ایک لک نکال	اسکو بولیا کہ اب کرنا رہے جا بھار جلد ہی سٹیا نے فی الحال
اور کہا تھا یہ جھڑ شیطاں دل پو میرے کیا ہی بھر سو	دور تیرے سے نین کیا ہی جا خنکی اسکی ہی اتنگ ل کو	پس رکھیا دل کو اسکا جھتر تیزر شخص اٹھ کہا ان سو	تب نکالیا او خانم انور تم کے پوری اپنی خدمت کو
میرے سینے پر او ماتھ رکھیا تو نے نین ہوا زیادہ میں تند	سینہ چیرے گیا اٹھانویا چھر کہا نول اسکتین با صند	بولیا ان دو سے ایک شخص دور ہوا ان پو بھر کہا اس سو	تو لاش تو تن کو دوس کے سنگات تو اب تو ہر اس ساتھ اسکو
تو نے نین ہوا میں غالب تب پس کہا چھوڑے تو اسکو اب	خیر تو تو لیگا اسکو عالمات		ہو نیگا ورنو پو او خوشدھات

او کہا داد می تمام سے دو نو اس حجاز پاس گے باہم جا کہا عبد طلب اس سو	ہی محمد فلا نے حجاز کے دیکھے وہاں ہی او مرقع کون ہی بول تو کہا سکو شاہ کیتن لگا یا اپنے گلے	وہاں کیا عبد طلب نے سفر حجاز کے تل کھڑا ہی اونٹوں ہوں محمد بن ابن عبد خوش ہو دو نو اس پاس لگا کر کھیلے	ایلیا در فاس سے راہ بھڑ باری کر تاجی شاع و برگہ ست ابن عبد طلب ای آگاہ
--	--	---	--

در بیان حضرت امیر سرور عالم داد مدینہ منورہ و شہنا آموختن آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم	جب ہوا چار سال کا سرور مامان سے ملائی سکو لجا جب او ہجرت کیا مدینہ من	دس برس تھا طفل سے عمر سب ہو بلوغ باغ سکو لجا نولٹا تھا اس کے یارن سین تیر نا بھی کیا میں معاشرہ شتاب	ایک ہی حضرت آمنہ خاتون او مدینہ سے رہی یک اُتری تھی بن جری پر گھر کے بھڑ آجھے دیکھتے تھے اہل کتاب	سات اپنے اسے مدینہ کون ام امین بھی تب انھی ہمراہ سارہ احوال مجھ کو بن از بر
---	---	---	--	---

در بیان خبر دادن یهودی در مدینہ منورہ از رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	یک یہودی مجھے کہا کین سب یہودیان کتین دیا او خبر اپنے سات لیکو او مجھ کو	کہا تر نام ہے کہا اس جھن ہی او آخر زمان کا پیغمبر	نام میرا ہی سن محمد کر مان مری لئی دری تھی بن بہن	دیکھنے تب گیا او بیت پر مامان کو بھی جا کہی بہن بچن جلد بکلی او تب مدینہ سو
---	--	--	--	---

در بیان خبر دادن دیہود از نبوت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ام امین کہی کہ جب مختار دار ہجرت ہی بہر مکان اسکا	تھا دمان دیو ہو و قریب سکتابان میں ہی بیان اسکا	دیکھ سکو کہی کہ بہر ہتر سار کفار سے کر لگا جہاد	ہی اس امت کا شاہ پیغمبر ہو دیکھا ہر دم اسکا دین یاد
--	--	--	--	--

در بیان انتقال حضرت امیر و خیر دادین و از علو و عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	جب پھری آمنہ مدینہ سو کاہلی ہوئی بھوت و صفا خاتون دیکھ اپنے سر کا مون خاتون پس کہے بن جو زندگان یکیک ایسے سالار کو جی ہونہین جب او اسبا نکو کی ہی نام	جاوے تا جلد اپنے گھر کو ہوئی ہی کاہلی سے نوٹ کون درو دل سپری ہے بیتا کون جاوینگے او تمام قریب رشک کہ رکھینگا او میرے نام کتین جیو اسکا کیا بخلد خرام بھوت روتے تھے اس کے ماتم نو	اسی جب او مکان ابوا میں یکیک یہ ہوشی سے ہوئی پیش تھے او بیتان بھر فضا کتین ہو دیکھا کہہ جان تک ہی نوا نام میرا رکھینگا زندہ مدام جب او خاتون کا ہوا ہی قا اسپو پرتے تھے غم کے بیتان کو	ہی وہ جاگہ قریب کے سین پھر کو یکدم کچھے او آئی پیش تھے وہ رشاہ کے نثار بن گر مرونگی میں بنیں مجھے پروا ذکر میرا کرن گے خاص عام جن کے اسپو گریہ و نہیات
---	--	--	--	---

در بیان خد متگن اری ام امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد انتقال حضرت امیر	جب گئی آمنہ بہ دنیا سین ام امین تھی اسکی خد میں بھوت کرتی تھی اسکی خد کو اسپو بہار تھی دل جان سو	در بیان منع کردن عبد المطلب لا یخود را کہ آنحضرت را از نشستن بر مسند خود منع نکند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	والے تھے حرم سائے تل بیشا تھا اُنے او بستر پر نرش یک عبد طلب کے بدل نیچے اس کے گرد او یکسر اسکی اولاد سی کوئی سپر ایک دن گھر سے بھاڑا سرور بیشا تین تھا او فرش پر بیٹھے کو گیا او فرش پر
---	---	---	---

سب چچا یان کے منہ سے کہو	تب کہا مطلب نے اُن سے کہ	بیٹھے دیو میز سے بیٹے کو	ہو و گنا اسکو کرو فرحق سو
ہو و گنا غفر بے سبکارس	☆	☆	سب تھیں تین ہی بیکاریں

در بیان باران طلبیدن عبدالمطلب هنگام قحط بقول سید رسول اللہ علیہ السلام	دیکھ سے ہر کوئی ہوا عجب کمال	شک گئے تھے تمام کھیت و بھیر	جانور سب ہو گئے لالچ
سخت ہوا تھا عرب میں کھانچا	اسکو ہر لحظہ تھا کمال ہر سر	دیکھ کر عبدالمطلب بہ حال	یہ کیا سب کو فیس پر ال
عمر احمد کی تب تھی سات برس	حق سے مانگیا دعا اور ازنی	تب لطف سے مصطفیٰ کے تر	جلد پر نے لگیا بھی مینون
لکھانہ سے اوپر بھاگو کر ورون	ہر طرف ہو گیا دکال اوب	چو طرف ہو رہا سرور و طر	☆

در بیان انتقال عبدالمطلب و خبر دادن اواز علو و عظمت آنحضرت و سپردن او آنجناب را بابو طالب و عبالغروصیت کردن او در باب آن جناب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

جب ہو آٹھ سال اُسے کمال	تب ہوا عبدالمطلب کا وصال	گر چہ تھی عمر اسکی یک سو دس	ایک سال قوی تھا اسکے سر
پاس اپنے چچا کو سرور کون	بھوت زویا تو تب جدی ہون	سبھی اولاد اسکے و حاض	اس کا سرور ابراہیم خا طر
سے بونیاں اونوں کے مرے سو	درو و غم یک ذرا نہیں جھکو	شوق کربان کا نہیں لین	بھک گیا جیو عیش و جین
ولین تھی بھوت آرزو مینون	کہ مین احمد کا کرو فر دیکھون	ہو و گنا جب سے بن مقام	ہو و گنا کل خلائق اسکے رام
ہی خزان اسکا پیرے دل و شاق	طاقت اس غم سستی ہے پیر حق	پس کہا تیرا با ابو طالب	لطف و رقت تیر مین ہی غالب
اور تون عبد اللہ کا ہی بھائی گنا	دل بہت اپنا تو اُس سے لگا	لطف و اشفاق ہر اسکے پر	اپنی اولاد سے زیادہ کر
☆	بول کر یہ سخن وفات کیا	اسکے اوپر اچھو خدا کا دیا	☆

در بیان اختتام این رسالہ صیبت انجام و مناجات بجناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب سے شے کہ کیونتا این حد	ہیں کرامات شیشمار و حد	اس بدل ذکر خیر شب نام	اس حکایت پر کیا مین تمام
ہو تون کا دوسرے سالے مین	اسکے سب عمر کا بیجا مین	ای تمہاں پر و فرج و طرب	شر کے تلو و کو برو و شب
سینہ اس ذکر سے کو معنور	دل مین دیو اس بیان سرور	ہو و گنا اس خوشی سے نکونجات	پاؤنگے اس خوشی سے تم نہات
پاؤنگے اس خوشی سے کل مقصود	ہو و گنا اس سے ہر اکم نابود	ی روایت مین یو کہ از اصحاب	کوئی دیکھا ابو لب کو جواب
ہو چھ اُس سے کہ کہا ہی حالت	تو لیا دوزخ مین ہی مکان مرا	روز و شب دیکھتا ہوں بچ و عدا	مین رہا محکمہ و طاقت و تدا
ایک تو ماہی جھکو پیر کی رات	کم اور بچ و عدا تب آفات	اور مین پتا ہوں دو انگلیان	اُس گھری بیاس بھرو پانی کو
سب اسکا ہی بہ کہ احمد جب	متولد ہوا با خر شب	آپو یہ کری شبہ جھکو	خوش ہوا اُس کے مین شاد
ہو کے خوشوقت خرم و دل شاد	اسکو فی الحال مین کیا آزاد	اور جب آزاد مین کیا اسکو	تب اشارہ کیا بہر انگلیان
ہی یہ آرام اور یہ آب منجھے	اس بدل یاد رکھ کہ ہا مینجھے	یہ حکایت سنو مسلمانان	دل کو اس بات کہ و شادان
بول لب تھا او کا فرای بیان	کہ مذمت ہی جسکی در قرآن	عمر کھو یا اوب جہا سنین	شاہ کو مین کی عدا و شین
اور مر یا کفر اور مزال او پر	آخر اسکا مقبر ہوا بہ سفر	و نیے دشمن کو اور سرور و طر	یون حمایت کیا برنج و لقب
چو کہ لایا ہی شہ اپرا مین	اور ہی تمہا یہ سپہ ہا دل جان	ہو و خوش اسکے گرد و محو	نعتان کہا مینے کہ اسکو

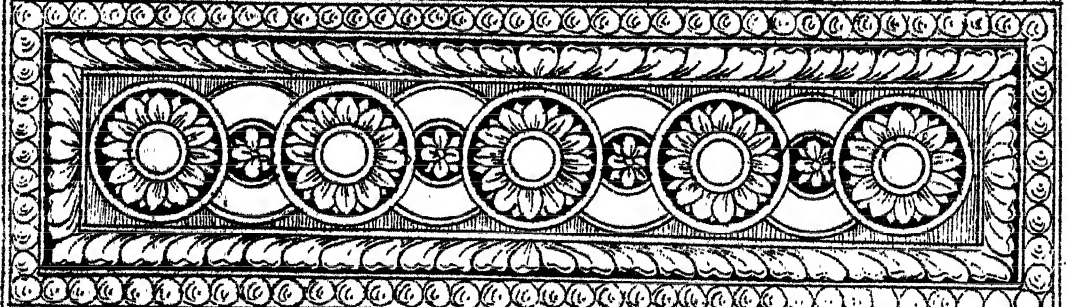




نعمت ان کو نہیں آئے شہاد چاہدہ کم لکھے زبا انہو جو یہ سسے کو پر ہو و شاد از طفیل حسن بختی حسین یا حبیب اللہ لا خد بیک	فائدے اس کے ہیں گنت سے بجا سالِ ہجرت سے یہ ہوا ہی جھکوا اپنے دماغ سے اوک یاد و سے کجا تو کین کج حین ما العزیز سواک مستند	شکر مولانا کو باطن و ظاہر سب یہ آیات اس کے بیکار یا نبی اللہ از طفیل بتول مشکلاں ہیں بہت کریم کبیل ایک غزل میں کہا تھا ای دور	کہ جو ابھر رسالہ اب آخر سات سو کے ابرین ہی یاد اس رسالہ کو میرے کرم قبول واسطے غوث کا اہل حل ختم کرنا ہوں یہ دعا اس پر
یار سول خدا تھا راہون مجھ کو میر و وزیر سے کیا کام دل سے اعیار ہوں بیگانہ گر چہ سزا قدم ہوں خرم گناہ دیکھ میرے گناہ بخیر کون	جان و دل سے فدا تھا راہون بندہ بے نوا تھا راہون جب سی استنا تھا راہون تو لانا ہوں خدا تھا راہون دیو مت یوں چلا تھا راہون عفو باقر کی اب کر و تقصیر	ایک نگاہ کرم کر و مجھ پر ست کر و غیر کا مجھے محتاج صحبت غیر سے کر و ای شاہ گر چلا دیوینگے مجھے غضب بیجان تنگ عقدہ مجھ پر کر و از برای خدا تھا راہون	گر چلا گر برا تھا راہون یا نبی میں گدا تھا راہون تو میرا اب جدا تھا راہون جاؤں میں کان آتا تھا راہون آخر ای دوا عطا تھا راہون

چوتھے رسالے کا نام جگ سوہن ہراس رسالہ میں آیتوں کی عمر ہے تا واقعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

با جلال تمام بطور فہرست کے لکھا گیا ہے



در حمد حضرت صمدیت جلّت قدرتہ او عظمتہ و نعمت حضرت ختمیت مرتبت و مناجات بجناب

قاضی الحاج آغا بوالہ و منقبت حضرت سید المجوبین علی جد و علیہ الصلوٰۃ والسلام فی کلّ حین

چوتھے رسالہ کا وزن یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای تری ذات میں خیر و اصل باوجود ہر کے ہی تو ہی قادر تو بہ میں رہ کو شیر کج زرات کچھ عجب میں کہ ترا حسن و جمال جو کہ لاکھوں سے صورت آوے کر و سبیل میں محمد کے تین	ای تیرے وصف میں نادا و غافل اقول و آخر و باطن ظاہر کہ تیرے میں میرے پیڑھے بہات ہر محل میں ہی اسے کمال پس اسے عقل سے کوئی کیوں پاوے اس بلا میں کہ احمد کے تین	نا کچھ اول و نا آخر ہے گر چہ پایا نہ ترا کوئی سراغ جا بجا ذات کو تیرے ہی ظہور ہر کہیں تیری حقیقت کا نور عقل اور فہم ہی جب ہی قادر کل ملک اور سل میں کل آج	نا کچھ باطن و نا ظاہر ہے ہر جگہ میں ہی تیرے شوق کا داغ یہ عجب ہی کہ ہی کیوں مجھ کو لاکھوں انواع سے کرنا ہی ظہور بوج اور وصف میں تیرے قاصر جس کے دریا کرم کے آسوار
---	---	--	--





<p>انہی کو نہ ملے جز خیرست اور کر اصحاب سے دل لالہ مال اویا جسم میں سب اوہی جان بہر سولان میں جسے عجز نہ غوث کے سر و عیان کا منظر مون خائیکے لبوہ و کردار جان مجنون کو نہ زار و نہ لطف سے بسکی تو دنیا ہی اس عنو حسان تر یا لاف دیون کہا اس دل خیر کا نشان جوین اس لہری دیکھا بونغم بھی اس جی سے بھوہون بڑا ان کا جہاں ہے یوں ہی حمان اس غم آشام تو افسوس لہوس لطف و رحمت گہر کی لک اوحمد کل دھیم و آنت مت مجھے رکھ تو بہر حال پتر مشکان میں تیرے توبہ آسان کہ مجھے دوسرے کی دنیا ہی اس ما اید کی کو نہیں تیرا پاں راہ نعتان میں ترے گئے عمار ہم تو غفلت کا تریا ہی سرش از پنے فرسےل خبر بشر دوسرے نئے میں بشارت نمود اسکی حلت کی تک کچھ احوال فائدہ انگو بہت ہی اکثر اکھ شہشاہ رسل کا احوال</p>	<p>اسکی جان جلوہ گری ذات اور پکڑ اس کے بچے ہن آل سعد ملک انس و جان اویا بیچ ہی اوشم طراز خاص کر بولن ایک سیر گر کروں درد کا نین کے بیان لطف سے تیرے جو ہی اصل نہیں تو تیرے سستی کوئی نہیں جرم پر کس کے نہ کرنا ہی نگاہ کیا کہوں سینہ ویران کا بیان جو آب آتش سے نہ دیکھی بہرہ تن طرف سے بھی ہی شریار کیا کروں بھگا کو گنا گنا ایسے ناکام تو افسوس لہوس ایسے نکلیں کے ابراہی حمان سستی للفرح الہی و آنت رحم کر میرے اس حوال اہر نیز ہے رحمت کا مجھے تیرے تون کہا کی ہی ای خدا تیرے پاس سکے کرتا ہی تو کا مان دل لہو لطف و رحمت کو تیرے میں ہی بھر رحمت کو تیرے ہی جوش خاند کہ سرور ایمان پر پہلے نئے میں لکھا قصہ نور لکھو اب اس سچے زبان کو ہر با فارسی بات میں جینکو خبر کر کو اب ترک تو ہر قیل و منقلا</p>	<p>جس سے ظلمت ادم ہی روشن کوئی لغت اسکا کرے کہا بار چشم کر شوق سے اس کے گلزار جس کے دروازے پر گھستے نین سارے تاج سستی میں بہتر سوزن عشق سے منہ لہ وہ اس لطف سے میر مطلب ہر جہاں ہی کو ہی تیرے سے نور ہیک و ثیابی تو آخر مامول کیا کروں شمع غم جان کو کر کب تک لیس سے ہنوت کی لہیم گھر کے دشمن سے کروں کوں پتر سب سے میرے پڑی لاکھوں کل اس دل زار سے توبہ توبہ درد پر ایسے دکھا رکے آہ عنو بخشش کی نظر کر کیا ان تر حسی فہذا افضل جاؤں میں کان تیرا دروازہ بیچ مت کس کے دروازے چھو تجھ سے ایدے ہی ای زرق شکر نعمت تیرے ہی عاف شکر اسکا ہی کہاں ہو سکت کہ تیرے لطف کو دیکھو ہر جا لکھو تو احوال شہ کوں مگا تاہو ہی آتھ برس اسکی عمر کر عیان دل کے محبت کیتن ہر دل پاک کا ہی منوہن</p>	<p>جس سے صبح اقدم ہی گلشن جسکی امت میں رسولان سار اس بچے غوث کو کر مت آدین بیشایان سلاسل کبر ما جان اس شہر دین کی کبر باہر جو اس کے کھا غرق و صا تجھ سے منگتا ہوں عیان بیار ہر دل تیرا کو ہی تجھ سے نور گر چہ کرتا ہی کہیں دیر قبول کیا کہوں حال پریشان کو کر بول کہوں کہا میں سے ناچیم بھار کے ختم سے ممکن ہے کرین گر ہی تن ہی گرد و ان گرجی ل اس دل زار سے توبہ توبہ حال پر ایسے بچا رکے آہ ایسے معوم ابرای دادار ان تعذ بنی فہذا افضل گر چہ میرے میں بھر میں بھر کس کا خراج نکو کر مجھ کو گر چہ اسکا میں نہیں ہوں لایق دل جان جسم و دنان میں قاصر یک زبان میں ہی تیرے کی نعمت ایسی دنیا ہی مجھے کر تو عطا با و اب کر کو دعا آخر حیان ترے میں ہی ولادت کی خبر داد کے اپنے عقیدت کیتن رکھ پتر تجھ کا لقب جگ مومن</p>
<p>در بیان کفالت ابو طالب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>در بیان کفالت ابو طالب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>در بیان کفالت ابو طالب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>در بیان کفالت ابو طالب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم</p>
<p>جب مر با احمد رسل کا جد</p>	<p>کافر اسکا ہوا طالب تد</p>	<p>دل سے چٹا تھا محمد کو بہت</p>	<p>خو او فرما دے کو کر ناخا تر ت</p>



خود تھا اسکے پر مہینے روز آپ کرتا تھا وہ خدمت اسکی سب مجالس میں لہا تا سکو بے حضور اس کے نہ کھاتا تھا گھر کے لوگ ان بھی جو اسکے کام پیت بھرتا تھا انوکا یکسر بستر خواب اٹھتے تھے سحر شاہ جب خواب سے ہوتا بیدار دیکھ یہ حال ابو طالب نے بھی یہ فعل ابو طالب بنوں شاہ زانو پر اپنے بیٹھا	کام میں سب بہت تھا و لہذا بھوت کرتا تھا خدمت اسکی کر کو ممتاز بھاتا سکو بے لقا اس کے نہ کرتا تھا کلام ہیں اور سرور نہ کھاتے تھے طعام ور نہ رہتے اور بھوکے شام کو بال بے تھے کچھ کھانے بسر کچھ رہتا غیب سے صاف میٹھا تو تا اہل و بچان سے اپنے ایک جگہ میں میں گیا لے کر کون چشمہ ایزی تلے اس کے نکلا تو تا تھا میں اسے یوں ہر روز	پیار رکھتا تھا شہنشاہ کے اُپر زور و زلف کھاتا تھا اسے عشق اس پر کھاتا سب مجالس آتا تھا انوکہ جہنم میں ہاتھ جب انوشاہ سے کھاتے تھے اور سب اولاد ابو طالب کے صاف کچھ انکا نہ رہتا تھا ان بھی رہتے غیب سے آ رہتے ہا یہ یہ فرزند کتبہ شانِ عظیم اس بیابان میں لگی تھکتی کتب یانی اوٹکو ہوا میں شیراب تو مبارک ہی بہت ای فرزند	اپنی اولاد سستی آواکشت لپے نزدیک سلواتا تھا اسے ہر دم اس کے تھا لقا کا طالب اوتھا تا اوتھانے سے ہاتھ برکتان اس میں بہت پتھے تھے انتھار آل لوی غالب کے انکھ میں شکر کا نام و نشان انکھ سے سستی پتھے جمال ہو و بیکجا شہر ہفت اقلیم پس اس اپنی میں کہا شاہ پاس بھوت شیریں و بھل تھا اوتاب
--	---	--	--

در بیان استسقا یعنی طلب باران کہ در سن مذہب سالگی از آنحضرت بظہور آمدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہ کی عمر ہوئی جب سال سب عوب غم سے ہو تھے دیش لوگ پر سخت پریشانی تھے پیش کو شہ کے اوتاب و طرف یکمیک ابر ہوا تب چندا جب محمد کو ہو گیا راس پتھر کے کر جم اس ننگ بھتر	شہر کے میں ہوا خط و کمال تب ابو طالب کو کہے گو تو ترش روز و شب دل غم خیزانی کر دیا کچھ کے دوا طرف میں ہوں شدت پر سنے کو لگیا غیب سے کھلنے لگے کچھ احوال حاجا لیتے کو اس گردن پر اور کہا غیب سے کوئی ای ہر روز	کام عالم تو ہوا تھا دشوار سب کہے انکو ابو طالب سن شاہ کو لیکو ابو طالب ستا اپنی انگشت اٹھا کر حسد نذیان کا لے سب پور ہو ہی روایت یہ کہ یکدن ہر روز ہاتھ یک غیب سے تب آیا جھا اپنے نگلی کو کو کرادہ پر	اپنے جینے سے ہو تھے نیرار سپہنوں مگنے کے بدل چل تو باعوب کہے میں آیا خوشدعا طرف آسمان کے بتلایا نہ لوگ سخت سی مرور ہوئے ساتھ لڑ کون کے تھا کچھ بھتر اسے گردن سمیٹا سکو اتار
--	--	--	---

در بیان سفر آنحضرت در سن سیزدہ سالگی بجانب شام و ذکر احوال آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیروان سال ہوا جب آغاز جب اوتیا ہوا چلے کون میں میں مان باب ہر آن سو سنکو بہ بات ابو طالب کو جان تک اس کے اتھے خوشنک مت لجا ایسے سفر میں سکو بعد یکدم کے اوشم کو دیکھا	چاند کے طرح ہوا شہ ممتاز شاہ اس پس گیا ملے کون ہو و آرام و سستی تھک کون سینہ بھر پور ہوا رفت و عقے سے سکو بچنے کو لگے تاب لاویگا او محنت سو بیٹہ روتا ہی یکمیک جا	شام کا قصد کیا ابو طالب یوں کہا اس سے کہ ای تم میر پس مجھے کون تو چلتا ہی چھوڑ شہ سے نواتیا و تب کھا کون کہ یہ بہ فرزند ہی سن میں اصغر اس ملائت کو اوس یوں جا شہ سے پوچھا کہ اوی نور لہر	ساتھ شہ کو نہ لیا ابو طالب کس سے بنی ربط مجھے بن تیر میرے احوال سستی یوں کھ موڑ کر لیا تا یوں مجھے ای و بلند حسن میں اس کے نہیں شمس و قمر کہ چلے چھوڑ کر اس کو نہنا کہوں تو دو تا ہی ہی کیا چھوڑ دہر
--	---	--	--





شاہ خاموش باسن نہ بکن
پس قسم کھا کہ ماہ شاہ کین
اپنے آنکھوں سے نہ کرنا تھا جدا
ایک حجرہ تھا وہاں عابد کا
جھوٹ دیکھا تھا شیب اور فرائز
یون کیا بان سے اوپا یا تھا خبر
منتظر نہ کار ہوتا تھا شب و روز
تجر کے بام پر جو کو سوار
سخت اس سال کا تھا دھپکا لا
جس جگہ قافلہ آجاتا تھا
اور کھتا تھا بعد شوق حرام
مصطفیٰ اپنے چاسا تھ چلے
جب بچا یا ہی بچہ ابہ حال
گئے جو تھے لوگ رے لکھ کو
پوچھا تھ میں سے، ما کوئی بھی
پس کہا بعد مطلب کا پس
جب محمد کا سنیا راہب نام
شاہ جب جھار کے نیچے اٹھیا
شاہ پونچا ہی جب اس کے گھر کو
صدر مجلس میں بٹھایا اس کو
لوگ جب سحر عند طلعا
جو میں پوچھوں کا ترے سے بول
پس کہا تو چھ جوتے سے تو
شاہ تفصیل سے بولیا اس کو
پس اور درخواست کیا از سرور
جو او جتا ہی تو کر اس کو روا
پایا اس نھر کو وہ پاک نظر
پس کہا دوستی اور راہب
میں ہی تیرا بہر پس میں مجھ سے

پھر کہا ادا کی ہر من مومن
تیرے دور سے ہو ونگاہین
ایک دم شاہ کو او اہل وفا
جا بجا شہرہ تھا اس زائد کا
سب نصاریٰ میں تھا او ممتاز
کہ نبی ایگیا عیان لگ ہ سفر
شوق سے اس کے اتحاد پر تون
دیکھتا چو طرف اونیک تھا
خاص تھی دعوت دین دولا
ابر بھی سکر پڑا تھا
یار رسول اللہ ہی تیرے سلام
اڑے جا ایک ہر جہا تھ
دکو فرحت سے کیا مالا مال
چھوڑے تھے اس سرور کو
سب کہے ہیں ہی مگر یک کو
جس کتین نام تھا حارث کر کر
پھر ہوا جھوٹ اس شوق و غم
ابر بھی سر کے اہر ساتھ چلیا
جلد اٹھیا راہب اپنے اس کو
دہم تیز بٹھا یا اس کو
اپنے منزل کو گئے خاص عوم
شاہ راہب سے کہا تب یہ قول
جو تو پوچھینگا کہ تو لکھا تھ سو
جو او پوچھا تھا شہ عالم کو
کہ کرے مہر نبوت کو نظر
اسکین مہر نبوت کو بتا
جیسا دیکھا تھا کیا بان اندر
کہا او تیرا ہے سگا تو طالب
زندہ نا ہو نیلہ بان بال کو

خیرے دور سے ہی شاید عجم
لیکھو سرور کو چلیا اپنے سات
جب ہوا قافلہ بھر سے قریب
کل رسولان سے اتھی اس کو خبر
اس کرم کا بچہ تھا نام
اس بدل شام سے او متا دل
قافلہ جھوٹ گذرتے تھے دھان
جب گیا قافلہ بو طالب
دیکھتا تھا او کہ اس میں پر
جو تھا اس رہ دین و دخت و پھر
لوگ سب بچے کہ جب نزدیک
اکھرا ابراؤ اس جھار پڑ
دوسرے روز کتین او گیا فی
سار لوگا کو بچہ یا راہب
پس کہا لا وہاں ک اس کو
بن محمد پس عجم راہب
بھوت جلدی سے کہا لا اس کو
دیکھتا تھا او تا شاہ راہب
اس شہرہ کا کیا استقبال
جو نشانیاں تھے کیا باہن نام
شہ سے راہب کہا ای نولا
لات و غزل کی کو دے شو گند
تب کیا شاہ سے راہب سوال
جو او دیکھا تھا کتین حال
ہمیشہ سے شہ نے کیا کہر دور
بشت سے جاہ کیا دور نبی
بو سے اس پر باز و تار و تا
بولیا اس کو کہی میرا و پس
تب کہا بجائی کا بیٹا ہی میرا

شاہ بولیا تب سے بان ہی عجم
شام کے ٹک طرف او تو تھا
اڑے دھان لوگ اس کو راہب
سب کرتا بان کو کیا تھا از بر
معتد اس کے اتھے خاص عام
اکو بھرے یں کیا تھا منزل
العات اسکا تھا کتین یک ان
بام حجرے ہوا تھا اور راہب
قطعہ امر ہی سایہ گستر
بھین پو یک شخص کو لکھتا تھا
رہنے کو اپنے لیا ہر کوئی جاے
دالیان اس کے جھکے تھے ہر
سب جماعت کی کیا مہمانی
اپنے مقصد کو پنا یا راہب
خوش کرو جھک اس سے لائے تو
ہی قسم تیرے یہ کھانا دل خواہ
لایا حارث نے اسے جلد ہی
شوق اول سے ہوا تب غالب
لایا تعظیم سے اونیک خصال
سر پر شاہ میں پایا او ہمام
ہی قسم تھکے ملات و مسرا
کوئی ان تون نہیں مجھ باسن نہ
خواب و بیداری و دیگر احوال
پایا مثل اس کے اس سرور کا مقابل
تب کہا شہ کا چای پر نور
اس کو فرحت سے کیا پور نبی
و جد شور شس کیا روتا و تا
راہب یوں اس کو کہا ای ہر
دل کو اور ہی کو پیتا ہی میرے

او کہا سچ ہی یہ بات اب کہ تو پس از راسب کہا ہی رہی رہی اسکو جلدی سے لجا شہر بھڑ اڑو جانیکے جو کچھ جانیائیں تب کہا شاہ کا چار راسب کو جب یہ باتن کو سنیا تو طا	میر غنی علیہا کی سہو ایم کو یہ بھیجا ترائی نیک صفا پھر کبھی اسکو کرامت تو فر جانیگا اسکے ہاکی کے تین کون او جلدیائے تم مو اور ہوا اسکے دل او پر غالب	یا کوئی آنکھ سے بنوئی سے دور ہو گیا خلق پر پیغمبر بھوت کر اسکو ہو دیا بن ہی بدل اسکے ہمار او پر کر کو رہے فہم تو لیا بیچ سبیل کتب بصرے تین	او کہا یوں کہ ہی بریک و ستور ہو گیا ملک جہان کا یکسر سخت اسکے مین او دل سے دشمن عہد و میثاق ثبت ای ہتر اس صحیفے مین کہ لایا عیسی جلد آیا او سکے مین وصال
--	---	---	---

در بیان احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از سن ہفدہ سالگی تا نوں دہ سال

بہدہ سالہ ہوا شاہ زین لے چلایا شاہ کو اپنے ہمراہ	تب کیا اسکا چاقہ صد مین سار کا مان ہو اسکے دلخواہ اس سفر پنج کشہ عالم سو	نام اسکا تھا زبیری ہشیار نفع لی اسکو تجارت مین لیا لی کرامت و سہر کو	ساتھ احمد کو لیا کہ تکرار ہو کو خوشحال اس گھر کو چلایا
---	--	--	---

در بیان احوال سزور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در سن نوں دہ سالگی بظہور آمدہ

جب ہو شاہ کو انیس برس جب گئے شام کے سرحد اندر خجرہ باند یا تھا و ان کی تاب گیا اس پاس ہو کر ہمام تب او بولیا یہ جوان دل خواہ جھکو پوچی ہے برائیں یہ بات صدق حضرت کا بولاسن دین	روز و شب اسکے لالان میں نہیچے یک روز او یک جا بھر یاد حق کا تھا اس او پر غالب تا بدل شاہ کے کچھ لاکھ عام ہی محمد پسر عبد اللہ یاد رکھ اسکو تو ای نیک صفا	لے گیا اسکو او طالب سات بیر کے جھارتے بیٹھا شاہ علم سے تھا او کتا بان خیر اس سے راسب کہا ای محل بولیا واللہ یہ ہی پیغمبر بہر عیسی کے نہ بھیجیا کہا بن	تب او کو بھی تھا شاہ کے سگان جا بجا لوگ بھی جو تھے ہمراہ تھا غرض بھوت خبر دار او پیر کون بیٹھا ہی نو اس جھاکل ہی رسولان کا او خاتم یکسر کوئی جزو شل آخر دوران اولین صدیق تک خصلت کو
--	---	--	---

در بیان احوال آنحضرت از سن بیعت سالگی تا بیست و پنج سال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہوا میں برس کا سرور دیکھ کر جھکو کہے اوج ہی نو دور کر جلد مرے پر آیا سن یہ قہقہہ کو کیا او وسوس شاہ کو خوب بچایا کا بن کچھ مرفس شہ مین دیا یا صلا بن علامات کمال اسکو بھوت عمر موی میں خوب اسکی دنیا	اسکو دسے تھے ملاک اکثر ایک ابھی مین ہی اسے دتو ہاتھ او میرے شکم مین لیا ینگیا شاہ کو یک کا بن پاس بھڑ کو ہاتھ مین لایا کا بن پس شہنشاہ کے چچا سے بولا ہو وینکا جاہ و جلال اسکو بھوت کوہ احیاد مین او شاہ رشاد حق چرائی کا انو سے لیتا	ایک دن عم سے کہا شاہ بہت پھر کہا شاہ چچا سے یک بیر کچھ مجھے دروہو مین اس سو علم طب سے بھی اسکو خبر نقش کو پشت کے او دیکھا خوب نین بھتے مین تر بھر ہی خل مین ہی شیطان کا کچھ اسکو در کبر لیں قوم کے لے جاتا تھا اور فقیہان کو لجا کر دنیا	تین شخص نے سر کن گرات ایک شخص نے ان تین سے بھر بلکہ لئی فرح و طرب تھا جھکو شاہ کا اس سے کہا حال کمر اور بچایا او تمام اعضا خوب سار او صاف مین ہی او محل یہ فرشتے مین کاترے اسپر ون جرات شام کو لے آتا تھا
--	---	--	--

در بیان تزویج آنجناب کا بالملک و مین خدیجہ الکبریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بھرتیک از آنجناب بظہور سیدہ



جب ہوا میں اُپر پانچ لاکھ
تب ہوا اُسکے چار پانچ لاکھ
بھائی سے اپنے یوں بولی تیر
جب سنیا بھائی بوطالب یوں
لست غیر کی مین بھگت طلب
عائکہ بولی کہ ایک فکر نہ تھے
چہتی ہی مال اُپر ایک امین
ہی امانت مین اوسر و ممتاز
پس کہا بھان سے اپنے اوتام
خاص اُس سرور افاق اُپر
ہی ضرورت سے کر وہ حلا
و حان کے یک نہ کی تھی دلاؤ
تھی کہتا بان سے خدا کے اکا
بھوت اشراف عرب اور شاہا
آن دنوں پہنچاؤ دیکھی تھی خواب
جب اُچی خواب سنی اور روشن
کہ تھے لایکجا اب عقد ہجرت
لاوینگی کے اول تو ایمان
عائکہ اُچی جب اُسکے گھر کو
عائکہ بولنے کو چہتی تھی
بولی او بھائی کا میرے فرزند
ایک ہی دست تھی بوطالب
گر تو دیونگی بھی کچھ کام اُسے
پس ہی او مین سنی ہوں بسیار
ایک پن بھوت سفر مین خیال
یونج لیونگی مین دیکھ اُسکے تین
گھر مین سند کو بچھا اوسند
جو کہ ثورات مین دیکھی اوسعت
ایک ہر روز نہ کس سے کہن

اُسکا آوازہ پڑیا در افواہ
مین رہا مال و متاع اُسکے پاس
کہ ہوا خوب جوان اب احمد
بھوت روز کو کہتا یوں اُن
خرج کف کا نہیں مجھ پر کچھ اب
اُسی سے دین مین کہتی تھی
کہ کرے مال ادا خوش آمین
مین پھر اس فرین کو لی زبان
مین کا کوئی ہمار مین بہ کام
کہ کمالات مین ہی بے ہمسر
جا خدیجہ سے تو بہر تون تھا
رکھتی تھی دولت ولی مال کو
تھی عبات مے گاہ و میگاہ
دل سے تھے یکا اُسکے خواہا
اُسکے آغوش مین آیا متاب
بھی یک شخص کو کوئی رامین
اس زمانے کا جو مین غمیر
دین کو اُسکے قبولی بھان
لائی اوس کو بہت خوش مین
ایک بخت مین کچھ کہتی تھی
ہی محمد جسے خوش نام بلند
فقر ہی حال پہ اُسکے غالب
خوب دیونگی اسر انجام اُسے
اُسکے اوصاف کو بید و شمار
بھوت مشکلی جتن کا مال
کہ اُٹھا دیکھا بہ محنت یا مین
ایکو ثورات کو بھی اُس پر
ایک ایک پائی اوشہ مین خوش تھا
صبر کر روز کئے چپ رہنا

خوب ہوا اُسکے جوانی کو بھار
عائکہ بھان بوطالب کی
شادی اُس شاہ کی کرنا مین
و ایم اسات کا بھگت و خیال
پس مین کس طرح کروں اُسکا یاد
مین سنی ہوں کہ خدیجہ اس
مصلحت ہی تو کہو مین اُسکو
بھوت روز یاد بہت بدیر کو سن
کوئی سگے پر نہ رکھوں گا مین
ایک ہمار پوچی اب لا چاری
ہی روایت کھدیجہ خاتون
عقل و دماغی بہت تھی مین
مرد و مرنے کے بچھے اوحاتون
ایک دل سکا تھا بیابا پر
گوہ سے اُسکے اوچند کا نورا
تو نیا اوحاب کی اُس سے تعمیر
گھر سنی تیرے کر کچھا اونیور
سندور اب سے خدیجہ بہت پور
بھوت تو ظہیم و مروت کر کر
پس کہی اُس سے خدیجہ خاتون
خوش ہوا نازہ جوان دلخواہ
یوں نے مین بہین ابر و جوان
سُن خدیجہ بہت مین مین مین
دوسرے لوگوں کو جو مین تھی یوں
لا محمد کو مرے پاس تو جا
گئی اولانے کتین سرور کو
لائی جب عائکہ اُس سرور کو
دین بولی کہ جو دیکھی مین خوب
پس دوشاہ کتین او کچھ مال

ذکر تھان کے اُسکے بھائی
سیدہ کل لوی غالب کی
دلو اس فرج سے کرنا مین
کیا کروں میرے مین ہی مال
بھگت اُس نکار کا ہی غم ہمار
شام کو قافلہ کر قی ہی روان
ہو وینگی خوش اوبت احمد
غم ہوا اُسکے اُپر یک کا دُکھ
نام اوجو سے کا قسم ہی بخدا
فکر شادی کی ہی اُسکے بھائی
خلق و صورت مین تھی بہت شہ
تھی شناسائی بہت تھی مین
روز و شب لائی تھی نو نواں
حت کے طاعت مین تھی اوسام
سدا افاق مین کہنا ہی مین
او کہا اگو خدیجہ کے دھیر
سارے دنیا مین بہت پور
بھوت رکھتی تھی بہت وکی امید
اُسکو بھلائی اُس سند پر
بول چہتی ہی جو کچھ مین
فرض ہے اُسکا اتاہم پر سیاہ
کہ ترا قافلہ ہوتا ہی روان
شاید اب خواب کو لپٹی ہو
مال دیونگی دو چندان اُس کو
تا اُسے غو سے دیکھ مین
بھان خدیجہ نے سنوای مھر کو
لی اُسے ہوا بہت خوش مین
ماہ روشن ہو ہی ہے ہتاب
اُسکی رویت ہوئی لی خوشحال





میسرہ نام تھا ایک کساغلام
شہر سے ہو ویگا جب شہر باہر
دینے لینے میں کر سکو حکم
اسکی تعظیم تو کر حد سے زیادہ
گر بجلائیگا تو یہہ اقوال
لوگ کے کے زن و مرد سگل
شاہ بھی بھوت ہوا تھا دلیکٹر
نہیں ہی یہہ افوج محمدی پاک
نہیں یہہ افوج نبی المہراج
حق دیا انکو جواب مرغوب
بیر لوگ گئے سار جب
تینوں ملعون کہے اُس سونو
سوئے کپڑے وائے پلوں چلا
جنون مجھے حکم ہوا ہی سکا
نام تھا اسکا خزیرہ کر کر
بھی ابو بکر عتیق صدیق
محققر کچھ میں بیان کرا ہوں
لوگ تدبیر کے بھوت وے
اور پریا کچھ نوشہ پاک خصل
دوستان شہ کے ہو سب مفرور
سکام ملک بھتریک جاگے
دور ہوا میں سے پر خوش امن
ایک راہب کا تھا حجرہ دن
روز و شب اسکو عبادت کا کام
ہم سے بھوت شتابی اُتریا
شہر جہرک اسکو کہا ہو تو دور
ہاتھ میں اسکی صحیفہ تھا ایک
دوستان شہ کے تھے جیت بیت
کھینچ کر تیغ خزیرہ شتاب

سب اذکر تا تھا تجارت کا کام
تو پنا اسکو یہہ کپڑے فاخر
بیچ و محنت سے اسے رکھ سکا
ہر طرح دل کو تو رکھ اسکی شہ
نچھو آزاد کر دن کی فی الحال
جمع آئے تھے تاشے کے بدل
کہ خدیجہ کا کہیں اسکو آجیر
کہ کیا اس کے بدل تو فلاک
جسکے نعلین ہو عرس کے تاج
ای فرشتے یہہ وہی تجووب
حکم خاتون کو بجلا یا سب
خوب کپڑے نہ پنا احمد کو
ناکرے خدمت و ہر کام ادا
اس طرح اسکو میں لانا ہوں بجا
عشق رکھتا تھا بیت سرور پر
اُس سفر میں تھا محمد کا رفیق
شوق سے دل کے تو اب اسکو
یک قدم اپنے نہ جا گئے ہے
جلد او اٹھ کو چلے رہی لال
میں سرت سے ہوا انکا پور
قالے آکو اُترنے لاگے
سنبھری گرو کی بھی اسکی تڑپ
دین عیسیٰ پو تھا اذ پاک رونا
خو کر میں حق کے اور تھا قلعہ کام
شاہ کے پاس گیا اور بولا
ایسے ناوان کو نہ تھے محض
کر نظر اس میں کہا تھ کو وہیک
بھوت بچکے کہ کر لگا کچھ گھات
آل غالب کو پکار یا بھطاب

قیمتی کپڑے اسے اپنے بچے سون
کسکارہ دل سے تو فرماں دیا
جو تو دیکھیں گا سفر میں اُس سونو
تا جی ہاشم و بو طالب سونو
کر یہہ تاکید کری ادا شرف
جو تھے و معان شہ کے آقا حبیب
دیکھ یہہ حال فرشتے کیسر
نہیں ہی یہہ افوج محمدی خدا
نہیں ہی یہہ افوج شہ باکرام
ایک ہی عشق کا یہہ ناز و نیاز
عقبہ و شبیرہ و بو جیل تیار
اوت پر اسکو تجا مات برن
میسرہ اُن سی تو یا یہہ کلام
تھا خدیجہ کا سکا یک دلجو
ایک دم شہ سے نہ ہوتا تھا جلا
اُس سفر میں سے ازا احمد
ہی روایت کہ دو اشتر تین
میسرہ آکو کہا با سرور
سب سے آگے او لگے چلنے کو
ہوئے آپس میں رحمان و رحیم
شہ گیا ایک سکے جہا تارار
ابر بھی شاہ کے تھا سرور پر
نام اُس مرد کا تھا اسطورا
راہب اُس حال تین دیکھا جب
ہی قسم بھکوتہ لات و برتا
کوئی چیز اس سے ستر تین پائیں
ہی قسم اسکی کہ بھینچا بھنیل
دلنے انکے ہوا تب یہہ گمان
آئے شہ پاس ہی غالب سب

اسکین دیکھ ہی ہوں خاتون
اوت پر اسکو بھٹالے نو ہمار
یاد رکھ سب اور مر سے کہہ تو
ناہو سے شرم و جالت مجھکو
کاروان جلد روان شام
گریہ کرنے کو لگے شہ خاطر
بھوت رور کو کچے ای واور
شان میں جسکے تو لالاک کہا
جسکا دو جگ ہی دل آجائے
انکو معلوم نہیں ہے یہہ راز
قافلہ میں تھے یہہ تینوں گراہ
یہہ سلوک اس سے نہیں ہو جائے
نہیں تھا اہوں خدیجہ کا غلام
شاہ کے ساتھ تھا ابو بھی عہرا
دل سے شاپاؤن اُپر اسکے فدا
لی کرات و خوارق بے حد
بیٹھ گئے ست ہو بیماری میں
شاہ جانا تھ رکھا اوتمان
دشمنان شہ کے لگے چلنے کو
دیو بیگا اسکو تری شان عظیم
سبز و خرم او ہو امثل بہار
سایاں سر تو تھا جنون چہر
علم تھا اسکو کتب کا پورا
صدور پر پوش کو کھویا اوب
کیا تر نام ہی کہہ میسرے ست
سب کہتا ہوں میں میں جو سوس
حضرت عیسیٰ پو یہہ اوجہ قیل
کہ او کچھ مکر میں گا بہان
پر غضب ہو کو لگے سکین

ان سے راہب کہا اسے چھوڑ
 یوں کہتا یان سے مجھے کچھ خبر
 دوستان اُس کے میں جاؤں سرور
 اور کہا دل سے بونیں اُس کا غلام
 راز کہتا بونین یک تیر سٹو
 ہو ویکھا کوئی نہ اُس کا ہمسر
 میسر کو بھی بلایا راہب
 پاؤں تل نش کے جو بھلیا تھا اب
 نوا کے بھی کراوات کثیر
 کہ خوش آمد نے یہاں آویگا
 جو کتا بان میں کیا تھا میں فطر
 میں وہ سرور کہ بہت وہاں تھا
 ہی رسولان کا اور سرور خاتم
 ہو ویکھا دل سے میں اُس کا تابع
 لی بلایا نفع وہ چنداں زیاد
 ہو کہما بول تو مجھ سے سچ بات
 ختم ہوں انکا بھی بننا ہوں
 نہ کہا بان او تب اٹھ کر وہاں
 الغرض بیچ کو سب مل تمام
 پوچھے جب اگور شر نظر کن
 میسر اُس سے قبول یہ بات
 او کہا یوں ہی طریق حالتوں
 اُس بدل اونت پوہر دایا میں
 اُس سے پوچھ کہ اب یہ مقال
 میسر تو لیا ہے اوگر بے اختیار
 جب کیا قطع شہنشاہ کراہ
 جلد جبریل کو بھیجا ذوالمن
 راہ سہ روزہ لجا یکدم میں
 وقت دوپہر آیا سرور

مجھ سے کیوں یوں نہیں بلایا
 کہ جو بیجا ہی وہاں زیر سر
 سرور عالم نے ختم ہکا چور
 صدق سے اسکا میں کرتا ہوں
 دل میں اپنے چھپا رکھا اُس کا
 اُس کے رتبے سے نہیں کچھ خبر
 شہ کے احوال کا جو طالب
 سایہ کرتا جو تھا سرور تاج
 یکیک اُس سے کیا او فقر میر
 یہ مکان اُس سے شرف پاؤں گا
 اُس شہنشاہ میں میں دیکھا کیر
 اُس رکھتے ہیں بہت بھروسہ
 اُس کے خاطر ہی یہ عالم آدم
 حشر میں اُس کو کر ویکھا شافع
 میسر اور ہونے کی دل تباہ
 ہی قسم مجھ کو بے عزت و مات
 مجھ کو چاہی گد جب اُن پر
 لیگا میسر کو غلو ت میں
 قصد کئے کا کئے باکرم
 میسر سے کہا صدیق بنان
 یک جوان اونت سوار یاد تھا
 کہ جو بہر مژدہ سنایا اُس کو
 کہ سب اوجھڑ کے تین
 بیعت اُس کو کہ ہی او کم سال
 ایک ہی عقل سے سب کا میر
 آئی نیر اُس کو کیا کما گاہ
 جلد جا پوچھ تو اب احمد کن
 لا سلاست بھی بھلی میں
 جلد تریق سے کچھ کچھ

ہی قسم حق کی دین میں مجھ کو
 ہی سکل سہو میان کا خاتم
 پس خرمیہ سے اور مارے لیا
 قصہ اوتنان کا کہا سب اسو
 ہاتھ میں ملک او سب لاؤں گا
 اُس کے دشمن میں ہو دیاں
 اُس سے سرور کا کیا استغفار
 شاہ جس طرف سے دایا تھا
 شہ کے بہت کہاں سطور
 شوق سے اُس کے ملاقات میں
 تجھ کو کرتا ہوں وصیت میں
 پس کہا اُس سے قسم کھا اول
 کا شہ کے لبت اک اُس کے مجھ کو
 خیر و حکم سے راہب کتب
 فعل ہی یوں کہ وہاں بختار
 شہ کہا مجھ کو نہ یہ نہ گند
 شہ سے بولیا ادبی سچ تیر تباہ
 بولیا اُس سے کہ یہ تیر اہراہ
 راہ میں اونی کے سر پر
 بیچ احمد کو خدیجہ کے حضور
 اُس سے صدیق کہا بول تو اب
 قافلہ آنے سے خوش ہو تو
 واسطے اُس کے کہ اس سرور ہوں
 عمر میں اپنے کیا نین او سفر
 الغرض اونت پر چر شاہ چن
 یک زمان اونت پوہر اور
 لے اُس فتنہ میں اُستمر کی جہا
 الغرض اُن کے جبریل میں
 تب خدیجہ کئی غور اُس کے سات

کاروان کوئی معزز نہ سٹو
 اُس کا دین شریک ہی قائم
 مجھ سے رکھتا ہی او شہر و شہ
 پیر او راہب کہا یوں اُس کو
 سار عالم پو ظفر یا دین کا
 انکی آفت سے جتن کس کو
 شہ کا احوال کیا اور اظہار
 ہونے سے سینہ سے بکات
 علم اس سیر کا تھا مجھ کو پورا
 یحان بنایا تھا ہر کسین
 ہرگز سکو نہ لیا شام کین
 ہی او اس دور کا بیشک کمرل
 دیوے تقدیر مان مرنے سٹو
 مال جو تھا سٹو وہاں بیجا
 یک یہ بولی کہا تھا نکسار
 خواہ کوئی چیز نہیں اُن بند
 ہی تو کئے کا گرا ہی خوش ذات
 ختم ہی سار رسل کا و اللہ
 مثل اول کے تھا سایہ ستر
 دیوے آا سکو بشارت سرور
 کس بدل اونت پوہر تباہ
 دیتی ہی اونت کو باس نہ سٹو
 فایرے بھوت تھے بن سٹو
 شاید او جا لیا کین و سر
 وصال سے کئے کو ہوا جلد و ان
 راہ کو چھوڑ گیا اونت بہر
 لا اُسے جلد رہت مجھار
 لے ہمار سکی کی طی زمین
 نتیجہ کر قہر تو کرتی تھی بات





تھر کے سامنے جب آیا شاہ
سخت اسوقت اٹھی گرم ہوا
لے تے تین شاہ گیا اسکے گھر
خوشن ہو سرور کو بلائی خانوں
کام اس بار ہوا لی خوشدعا
میرہ کو او کی کمی جلد جواب
میرہ سے او کہا یوں ملوں
شہ خدیجہ کا دیا نامہ جب
تب ہو شرمندہ کہا او ملوں
جلد بھیجا او لعین اپنا غلام
اگے کی روز کے احمد اگر
بخت شرمندہ ہوا او ملوں
میرہ بھوت سراپا شہ کو
مال کا نفع ملے جو اس سال
وہل ہزار اسکو دمی درہم ہو
جو تجارت میں ملیا سوچو میں بار
بھوت ہی دل میں تھا اسکو
بولی اس زن کو بگاڑ خانوں
دل کتنے دیکھو خدیجہ کے سرور
فضل سے حق کے ہوا بچی جوان
او کہی ہو اگر کوئی عورت
خرج کا تجھ پونے لگانا بار
وہی عورت ہی خدیجہ بیشک
تجھ سے راضی ہیں کتنی ہوں
بھائی اور عم کو بلا کر بولی
یعنے لے ساتھ اپنی خوشیاں کو
دنگ اس فکر میں تھے سب قوت
پس ابو بکر کہا شہ سے تند
جھک بولیا تھا او جب احمد کو

جاری اسکو خدیجہ کی نگاہ
سر پر ابر اسے چتر ہوا
باندی یک جا کو کوی اسکو خبر
شہ دیا میرہ کے نامہ کو
یہ محمد اسکو اٹھ بربکا
پھر محمد کو چلائی بشتاب
قول کو میرے نہیں مانیا توں
خوش ہو بوجیل کو او بویا
نیں ہی اس خط پو تفریق محکم
جا خدیجہ سے مل گیا او انعام
اونٹ لے مجھ سے ہوا رہ سہ
دل ہوا اسکا یہ غم سے برون
اس رات کا کلش کہہ کو
سن کو یہ بات ہوئی او خوشحال
ما او کس سے نہ کہے باتان او
تھا او الفکہ بلا حد و شمار
کہ کرے اپنا نکاح سرور سو
ولین جو قصد ہوا تھا اسکو
وان اٹھ آئی او سرور حضور
کہوں نہ کہ تاجی تو عقد ہی تھا
ہی اسے سیرت خوب صورت
کیا تو کہتا ہی تب ابیہ خیار
ہی کمالات میں عورت میں یک
بول یہ بات اتھی او وہاں
بھند کو دل کے انوکھ کو لی
افغان وقت پھر میران تو
ایا ان پاس یکا یک حقیق
جھکوں کینہ دیا تیرا جد
ہو و در کار تو اسکو تو

دیکھی آتای یک شتر کا سوار
پوچی عورت آتای یہ کون
کہ محمد نے سفر سے آیا
اس صحیفے کا اٹھایوں ملوں
جب صحیفہ کو تیرے ساتھ توں
شہ اسی روز گیا میرہ کن
آخر احمد نے گیا راہ کو بھول
ای ابو جہل کیا تو گمراہ
کیوں او تجھے دیکھی چلا ویک
سخت بہم ہوا سے کو خانوں
ہو کو شرمندہ او ناپاک چلیا
کاروان بعد کہتے دن بظفر
رہ میں سرور جو دیکھا تھا عین
میرہ کو او کہی کین مت بول
جو متاع شام سستی او لایا
جب خدیجہ نے بچھائی یہ حال
ایک زن عقل میں تھی بے عمر
بولی تو خوشش تو میں بچاتی ہوں
بولی ای شاہ تو فرما مجھ کو
شہ کہا مال نہیں میرے کن
مال رکھتی ہے بہت اور کمال
شاہ بولیا ہی کہاں وہی زن
شہ کہا اسکا کروں کو غیر پیام
پس کی جا کو خدیجہ کے حضور
بیچے یک شخص کتنے سرور کن
خوب کپڑے تجھے تب شاہ کے
بولیا پاتا ہوں تیرے میں مال
یک ہزار اس کے پھر تھے دنیا
خوش ہو سرور میں ہو سو

تھا بک سیر بہت بکلی سار
بولی شاید ہی محمد شہ کون
کاروان سیتی بشارت لایا
کہ ملیا نفع بہت آب ہکون
اونٹ با ساز دمی سرور کون
خوش ہو دیکھ او بھل کان
میرہ دل میں ہوا سخت ملوں
ہی رہ راست پونا بت او شیا
بھیٹتا ہوں میں سیکو چھین
کیا تو کہ تاجی مسخر مجھ نہوں
بعد کی دن کے او ملوں ملیا
ایا خانوں کے منزل کے بھتر
سر پر اسکا کیا اس سے بین
ان حکایات کو کہ یاد بہر قول
نفع اسکا بھی سکے میں پایا
اور سنی شاہ کے او صا کمال
نام تھا اسکا نفعیہ کسر کر
اسکو اس بات پر لاتی ہوں
کہ سب بیاہ نہیں کرتا تو
کسطح بیاہ کروں میں ای زن
شرف و فضل میں میں کو مثال
او کہی سن ثوی سلا زمن
او کہی میں ترا کرتی ہوں کام
سکو یہ مردہ ہوئی او سرور
خود سنگاری کے بدل او من
اس بدل سب او پر رنج من
شہ کہا کھول کر اس سے احوال
اور کی تھان میں بانقش و نگار
تن اپرا اس سے کیا اپنا بیان



او غدیہ کچھ بھی کر ہی جلد روان ہی روایت کہ او پیشہ اور تھان پس ابو بکر کو نولیا سرور خوش ہو آپس کو تباہی خان لوہ و زر سے رکھی طبعان بھر بیابان کا اُسکے نوا والی عجم سید حق کو کر کیا ہی بکھو اور دیا کعبہ کرا حسان بکھو اور یہ لوگان کا کیا بکھو تیر اُسکے مانند نہیں ہے کوئی مرد مال سامنے کے من ہی زایل اویا اپنا خدیج سے بیابان ہی قسم بہر ہی برائشاہ کریم پس کہا سچ ہیں یہ بات بیشک جب ہوا عقد مبارک باہم بانیان گھر میں خدیجہ کے سب مذہر و رو کو کر ہی او سب مال	وا سطر شکے لبارش امان تھے ابو بکر کے بیشک کمان آمرے ساتھ خدیجہ کے گھر گھر کتیں اپنے سنوار خیانت تا نثار اُسکو کرے شکے کبر عمر تھا نام جسے ای اکرم آل مذہب و خلیل اللہ سو اور کیا اُسکا نگہبان بکھو لوگ سب تن میں ہیں چین چین سب کالات چین بیشک فرد باند تانین ہی دل اس پر عاقل لوگ اس بات پر سب ہیں گولہ بنو دینگی اُسکو تیری شانیم نا خلاف سبین کر گیا کوئی یک سب کو جہاں کیا شہ کا عم دف بجایا گئے بعد فرج طرب کام سے اُسکے ہوا شہ خوشحال	شاہ بولیا کہ بینوں گامین دفع مرت کے بدل او خوشخو الغرض بین کو شہ خوب لباس واسطے شاہ کے او با انداز شہ کے آنے سے بہت ہو لاشا اس طرف شہ کا چا خا خواہ جان لگ اولاد میں اسعد و روز و شب او عزم میں امان ہوتا ہوں میں پس از محمد گرچہ سپاس نہیں ہے کمال جاننے میں تھیں احمد کو سب مہر سکا میں بندیا بنے تکرار جب او خاموش ہو خطبہ نو کر دیا بیابان خوشی سے آئین بے تکلف سے کھلایا سب میں تھر کو سن ای تمہیاد جب ملیا مال او سب مرد کو	خزانہ بکر کے کپڑوں کے کین شاہ کے جبر کیا نام بکھو لے عزیزان کو گیا اُسکے پاس فرش دیا باکری پا انداز کی کیزان کو کر ہی او آزاد لی فصاحت پر یا خطبہ بیابان ہم کو ان سب میں کیا ہی بہتر ہی حفاظت میں ہمارا برآن کہ مرے بھائی کا بیٹا احمد حدستی اُسکا زیادہ ہی کمال اُسکا ظاہر ہے حب او سب اسقدر نقد ہی او یہ ہی دھما عم خدیجہ کا پر یا خطبہ کو مصطفیٰ ساتھ خدیجہ کیتین خوش ہو لوگ سب اُسکے چار شور و کے اکتے سب دنیا فقر جاتا رہا بو طالب سو
--	---	---	--

در بیان احوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازین عمر تا چهل سال

شہ کی اُس عمر تھی تا چل سال ایک کوئی شخص نہ تھا عیان دیکھ اُس نور کو خوش ہوتا تھا اُس شہنشاہ سستی وقت گذر اور اسوقت میں گر کین تہنسا گرچہ کرتا تھا برسان ہونگا جا کو کہتا تھا خدیجہ سے یہ بات جمع رکھ خاطر پاک ای سرور حکم سے حق کے تھا جبریل کیم تین تین تھی تا چل سال اور آگے وہی اُس سرور پر	لئی کرامات دے در حال چشم پر شاہ کے روزان شہان دل کے اندوہ کین کھوتا تھا اس طرح بولتا تھا سنگ شجر او شہ کون دیکھا جاتا تھا شہ اور داوین طرف اپنے اور کتا جھکو نہوں کچھ آفات دیو یگا خیر تھے لی داویر اس شہنشاہ کا شہ دورندیم تھا سرفیل او شہ کے دنیا چنے جینے لگ ای نیک میر	پانزدہ سال او انعت سو اور آگے وہی کے او سب اور ہوا وحی کا جب وقت قریب یا رسول اللہ ترے پردان اُناتھا غیب سے اُسکو آواز کوئی نہ آتا تھا نظر میں اُسکو کرتی تھی شہ کو تسلی خالون بھی روایت ہی کہ از گیا اسال جان او جاتا تھا شہ عالی ذات دل سے سرور تھا غمخواری میں خواب ہوتے تھے بہت ظاہر	سناتا تھا غیب کے آواز ان کو ہر زمان نو بختا تھا سرس چرخان بیچ گذر تا تھا حبیب ہو و مولیٰ سے سلام و صلوٰۃ یا محمد گلری اہل نیاز گھر کو جاتا تھا شہابی وان نو کچھ نہ پوچھی مہرت بھکون تین تین تک در ہر حال جبریل اُسکے بھی رہتا تھا سنگا روز و شب اُسکے تھا بیابان کوئی اُس راز سے نہیں تھا ہر
---	--	--	--



خواب جون دیکھتا تھا شاہ کون	وستائیداری سے صبح نہیں	ہوڑ گئے وحی کے آواز صفت	ساکیا کوہ ہر این خلوت
اسپو اس کوہ میں جبریل اتریا	باجرا اسکا نہایت ہی لمبا	مختر اسکا میں کرتا ہوں بیا	سُن اُسے شوق سے دل بجا

در بیان ابتدا ی بعث و نبوت آنحضرت و نزول جبریل بر آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہی روایت کہ خدیجہ خاتون	وہی تھی ستو سے توشہ شہکون	لیکوا تو توشہ شہ جان افروز	خلوت اس کوہ میں کرتا تھا روز
بعد سے روزانہ گھر کو آتا	توشہ لے پھر وہ جبل میں جاتا	یک بیک پتھر دن لے اکل	روز و جسم نور سے اول
عمر تھی اسکی چل تیرے بقیل	اُس پو اس کوہ میں اتریا جبریل	اُس پو پنج آیت اقرار لایا	گھر کو تب اپنے شہ پہنچا آیا
بے حد آیا تھا عرق سرور بہر	آخدیجہ کو سنا یا خیر		

در بیان فتوت وحی و ذکر نزول سورہ مدثر و حکم دعوت و رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد اس حال کے تاتین برس	فترت وحی ہوئی ای جس	یعنی سرور پہ نہ لایا جبریل	وحی تاتین برس میں نبیل
وحی نا آنے سے سالارانام	تھام و دروین بے تاب دم	جاتا تھا کوہ اُپر ہو غمگین	تاؤ آپ کو گراوے زمین
اُس پو جبریل ہویدا ہو تب	کہتا تھا یوں تو ہو چڑھو اب	تو جاسک ہی رسول اللہ	دین تیرا ہی زما ہی تا ماہ
شاہ اس بات سے تکیں ماتا	پھر ہو بے تاب جبل پر جاتا	پھر تلی اُسے ویتا جبریل	ہوتا اسوقت اُسے صبر جمیل
بعد اس دیر کے ای نیک سینر	سورہ مدثر اتری اُسپر	حکم دعوت کا کیا اسکو حق	کرو یا اسکو رسول مطلق
ہی روایت کہ میں کیا ہی بار	آیا جبریل بہ نذر سالار	مارا جلد سی نہیں پروہ پاؤں	چشمہ یک نیز کا نکلا اُٹھان
اگر وہو اُس سے پراہ و رکعت	بعد اُسکے وہ کہا باحضرت	یوں وضو کر کوہ و رکعت پر تو	فرض ہی تیرے اُپر ثوبی نو
بھوت مدت تک ای باصفت	فرض تھے دیکو ہی دو رکعت	اور تھے فرض دو رکعت و شب	چار رکعت تھے ہی واجب
فرض ہوئی سیکے اُپر پانچ نماز			شب سورج میں ای صاحب

در ذکر انا نکر اول بر آن حضرت کر دید ند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ عنہم

اول سال خدیجہ خاتون	لائی ایمان مقدم سب	علی وزید و ابو بکر و بلال	لائے ترتیب ایمان بلال
بعد ازیں سعدی عبدالرحمان	اور طلحہ و زبیر عثمان	رہنما ہی سنی حدیق کسب	پاے ایمان کا بیکدم منصب
جب ہو سبقت ایمان طاق	اس لئے ہی لقب انکا سابق	بعد ازیں عامر و دیگر اخبار	ہوئے ایمان سبقت افی یار
پڑتے تھے شاہ صحاب نماز	غار منور کوہ میں چھپی مساز	شہ بھی دعوت میں کرتا تھا جوش	اپنے جاگے اٹھے کفار خوش

در بیان وقایع سال چہارم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال چہارم میں واند رفاصدع	اُترے جبشہ ٹوکیا سبکچ	آبان و دنون سنا یا انکو	بھوت ووزخ سے ڈرایا انکو
اُن کے دیوان کو دیا وہ وندام	ہو دیکھا انکا کہا با انجام	بولای سار قریش و عوبان	میں ضلالت میں تھیں سرگردان
حد و ابا تھے تھارے گراہ	ہو و آب جلد خدا سے گراہ	رسمو کو کوہ کے تم جاؤ بھول	بُت پرستی کے اُپر ڈالو دھول
جب یہ ارشاد سے سب کفار	اسکی دینا بہ کئے ہیں جوار	باند سے سب اُسکے عداوت	فکر میں اسکے پرے شام و صبح
اُسکو آواز بہت پہنچا	ہر گھری اُسکو بلا یک لاکھ	انفرض اسکے لئے وہ کفر	اور زور اپنا کے میں صرف
اسکے صحاب کو دیتے تھے عذاب	کرتے تھے تلخ انو پھر خواہ	اگر کو اُس جو را اُپر صبر رسول	دعوت حق سے نہ ہوتا تھا بھول



سب وہ آزار و جفا سہنتا تھا ہر گھڑی بھوت منایا اسکو جان دل سے عطا فیاضا ہر کرتی تھی اس کے غم و درد کو دوا	انکا ہر بوجہ بہت چہتا تھا شرستی اٹکے پچایا اسکو دفع کرتا تھا اس سے ہر شر دکھ کو کرتی تھی اس کے مفر	حق دیا اسکو تھل ایسا بہار ابو طالبؑ سرور کا غم گھر میں کرتی تھی خدیجہ خاتون ساری اُرت کے طرف سے ٹولا	کہ وہ سب جو وہ جفا کو نہ سہا جان نثار اس کے اُپر تھا ہر دم بھوت سکین و دلا شہنشاہ دیوے اس بلقین کو جزا
---	---	---	---

در بیان وقایع سال پنجم و ششم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظلم کفایت ہوا بے حد جب کوئی بھی غیر غلام و صدیق بادشہ و صان کا ناجی شای یار تا ہوتے پور بیاسی وہ سب اُن سے اسلام نے قوت پایا	پانچویں سال میں ماہِ رب میں تھا اس حال میں ہر کافر اُنکی نگریم کیا ہی اختیار زن و اطفال سوا ی بوج آب	سارے اصحاب حکم حضرت پہنچے جب ملک جس میں نہ کام بعد اس کے جو کوئی ایمان لائے سال ششم نے حمزہ دُغم	کے کھتے سے حبش کو ہجرت پاے وہاں بھوت سرور و ارام بے تامل وہ حبش کو جاتے لاے ایمان بصد کر و فر شوکت و حشمت عت پایا
--	---	---	---

در بیان وقایع سال ہفتم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتواں سال مواجب آغاز نہ کرین بیع و شری ہوشا دی وہ دونوں قوم بنی کو لیکر سب قریش اور عربی دما	ہنور و فتح مکہ بسا دی وادی چار ہے کوہ کے غار ان اندر عہد آئین کے تھے اسد صفا عہد نامے کے تین لکھوائے	کہ نبی مطلب ہشام ہنور سے کچھ اُپر لٹکائے رات دن اُنکو تھی سختی و پریش رہے وہاں برس تک کم پیش	عہد آئین کے تھے اسد صفا عہد نامے کے تین لکھوائے رات دن اُنکو تھی سختی و پریش رہے وہاں برس تک کم پیش
--	---	---	--

در بیان وقایع سال ہشتم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آٹھویں سال نے سورہ روم حق اُسورے میں کہا طالب اُتری سرور کے اُپر کر معلوم ہو وینگی روم بغیر غالب	فارس روم میں تھا جنگ اُدم رومیان سات برس لگے پر روم پر پکڑا طغرایل عجم فارسین کے اُپر پکڑا طغرایل عجم	آٹھویں سال نے سورہ روم حق اُسورے میں کہا طالب اُتری سرور کے اُپر کر معلوم ہو وینگی روم بغیر غالب	فارس روم میں تھا جنگ اُدم رومیان سات برس لگے پر روم پر پکڑا طغرایل عجم فارسین کے اُپر پکڑا طغرایل عجم
---	--	---	--

در بیان وقایع سال نهم و دهم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال نهم میں رسول محنت نہیں جینے سے ان سال اہم دکھ شہنشاہ پوہا تھا بھاری تین جینے کچھ شہ اس غم سے بھوت اُداسی ہو بھرا وہاں شہ انرا اُس راہ میں شہر جبریل حکم مانے کہ پہاڑوں کو اُٹھا ہو رہا اُس سے وہاں عجاز ہو رہی راہ کے درمیان اس	غار سے قوم کو لے آیا بھار مر گیا شہ کا چا ہو جو تم کہ تھا کوئی کرے تباہی گیا غمگین ہو طرف طایف کے یک مٹا جا گیا ہے در راہ اُس تین بھوت منایا بے قیل دائیں گوارا اُپر اُن کو بجا تا دل اُسکا ہو سکون و مساز لایا ایمان نبی کے آپس ہو رہی سال وہ شاہ اکاہ	حق کیا دور بلطف افضال تین اُن کے بچے میں لب نون کا فران دیئے لکھوت آزار سہنا و صفا کس ستارے اسکو وہ دعا در دوالم سے ہی پور نور کینیک ٹایک آئے جوش شفقت سے وہاں برت ہو رہی راہ میں اُس پار جن ہو رہی سال میں شہنشاہ عایشہ ساتھ کیا اپنا بیاہ	ہاشمی مطلبی سے جبال تھی جنت میں خدیجہ خاتون کہ بیان اُکا ہی کھنے سے بھا جیل سے بھوت دکھائے اسکو دل کو اندوہ سے کرتی جی بھوت و جوں سے اُس بھا انکو ہرگز نہ دیا یہ رخصت ہوئے بے شبہ مسلمان اُٹھ بنت زموعہ سے کیا اپنا بیاہ
---	--	--	--

در بیان وقایع سال یازدهم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



گیا دین سال میں شاہ عالم اسکی دعوت کو نہیں مانا کوئی انے ہی شاہ کہا جا سٹو	سب عربی ہی کہا دروسم قدر کو اس کے پہنچا نا کوئی	نا کرین دین کیں سکے قبول ہو رہی سال کے آخری یار	ہو کر یں کی لگان ہر مول انے چھ شخص زقوم انصار لاے سرور نہ وہ ایمان
در بیان وقایع سال دواں دہم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در بیان وقایع سال سیزدہم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در بیان وقایع سال چہار دہم و بیان ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در بیان وقایع سال دوم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بارہویں سال میں ای نیک مزاج ہو رہی سال یہ نزو شہ فرد بیچا عبداللہ مصعب کو شاہ	اس شہنشاہ کو ہوا ہی معراج آے انصار سستی بارامرو جانب طیبہ انوکے ہزارہ پایا سلام مدینہ میں ظہور	ہی بیان اسکا مطلق ای یار سرور دین کی قبول دعوت تا وہ قرآن پڑا دین سکھو ذکر سے شہ کے تھا ہر گھر نمود	ہو زمانہ تفصیل کو اس کے طوفان ہو رول و جان کے وہ دعوت دین کے احکام سکھ دین سکھو
تیرہویں سال میں ای نیکو کار شاہ من سے کیا بار اسرار کہا نازان سے کہ حق اور حجت تھے اصحاب تھے نزو سرور	انے ستر کے پر پانچ انصار نقب انکا نقبا ہی ہے ای یار کیا تم واسطے دار الہجرت گئے وہ جلد مدینہ کے بھتر حق کیا انکی ثنا در قرآن	صدق دل اس پر ایمان جب بیچے کے بہت سے سکھان جاؤ و صان اپنے انھوں کے پاس یوں کہے انکا دار انصار ہو نہی انکو سرا ہمارا آن	سب کے اس تنی عہد پناہ لائے سالار کے اوپر ایمان عین راحت سے رہو ہو سکھ کہ قرآن پڑھیں نہ ہی یار
چودہویں سال میں جان فزون رہ میں اور شہر مدینہ کے بھتر اس مکان رنج راہ دن خود روز بخشنہ وہاں سرور تجدارین شہر میں آیا سرور جلد کئی دن میں اسے بنوایا کر دیا صلح کیا کئی شہرطان ہو موافقت کیا شاہ جهان تہوی اسی سال میں شہر مدینہ ہو رہی سال نو افروز جہاد تہوی دس جنگ تین ای بارہوی	شہر مولود منے پیر کے روز موجرے بھوت ہوا سرور و صان کیا مسجد تقویٰ کا بنا جلد یا قصد مدینہ کس کر ہو گیا اس سے وہ بیت المعمور اور ہجرات کا دالا پایا عہد نامے کو لکھا ایکس آن اس برس بیچ میان پایا اور عبداللہ و دیگر سلمان اس شہنشاہ کے پر رکھ تو یاد باقی جنگوں تین تین کی بھائی یہ جہاد کس ای اہل ادب	لیکو نو بکر کو اپنے ہزارہ جب مدینہ کے وہ مدینہ پہنچا تہو پہنچے ہیں ہے قح انصار رہ میں مجھ کی پڑا وہ غار اول آتے ہی وہ شاہ والا ہو اسی سال میں شاہ جان ہو رہی سال کی شاہ عرب ہو اسی سال گیا غلہ حجاز لائے اس سال میں ایمان ای یار اس کے غزوہ تھے سب تاریں جو آراین تین گیارہویں ہوے دس سال نے واقعہ	گیا طیبہ کے طرف ای گاہ بنگیاں پہلے قبا میں اتر آٹے شاہ سے و صان تیار اول جمو یہی ہے حسن راز مسجد خاص کا پایا والا مومنان اور یہ ہو دیا میاں اہل و اولاد کو سکے سے طلب اسعد و خاص نقیب انصار ہیں وہ سرور صحابہ کبار کہ اتھا انہیں وہ بانفس نفیس جی عہد انکا خون سنیاں
سال دوم منے پہلے قبا میں	ہو گیا قبلہ بلا شک تحویل	تھا اول بیت مقدس قبلہ	پس ہوا کعبہ اقدس قبلہ

ہو اسی سال سنوای یاران	ہو گئے فرض صیام رمضان	ہو اسی سال میں زہر کو شہ	کرد یا حیدر کرار سے بیاہ
ہو اسی سال منے بے تکرار	صدقہ فطر ہوا فرض لی یار	صدقہ فطر کے بعد اس بات	ہو گیا امت اُپر فرض زکوٰۃ
ہو اسی سال ہوا غزوہ بدر	ہی بری جسکی بہت بڑی قدر	اگر سے اسین ملک با کفار	بدر میں سب میں بہشتی ای یار
ہو اسی جنگ کے بعد از ایمان	لایا عباس نبی پر ایمان	تھے قریشوین جو کفار کثیر	ہوے اس جنگ میں مقتول اسی
اس غزائے پنج ابو جہل لعین	غزوہ و زح میں ہوا گوشت نشین	جب پھر بد رستی وہ سالار	گئی تھی جنت کو رقیہ ای یار
سیکمان اول لعنت میں شاہ	کر دیا تھا اُسے عثمان صحباہ	ہو بورا فخر و ابن الاشرف	گئی ہو مقتول جہنم کے طرف
ابن سیدہ و پسر سفیان کا			مارے جا کر لے آتش میں جا

در بیان وقایع سال سیوم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اول سال سیم شاہنشاہ	ساتھ خفصہ کے کیا اپنا بیاہ	ہو اسی سال وہ روح الارواح	ساتھ زینب کے کیا اپنا نکاح
ہو اسی سال کیابی وہ شاہ	ام کلثوم کا عثمان سے بیاہ	ہو اسی سال ہوا ہی پیدا	سبط اکبر حسن ان نور ادا
ہو اسی سال ہوا جنگ احد	جسکے شہدا کو ہی رہبر سید	ہو اسی سال ہوا جنگ بصرہ	اور کی جنگ و گریہ تاخیر
خفصہ بیہ معونہ اے یار	ہی اسی سال منے بے تکرار	ہو اسی سال میں نازل رہا	بیگمان آیت تحریم شراب

در بیان وقایع سال چہارم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال چارم میں ہوا ہی نازل	حکم قصر صلوات ای کامل	ہو اسی سال وہ جنگ کا ستار	ام سلمہ کو نکاح میں لایا
ہو اسی سال ہوا ہی پیدا	سبط اصغر کہ ہی شاہ شہدا	ہو اسی سال ہوا عبد اللہ	سرور دین کا نواسا ای آہ
ہو گئی اس سال علی کی کاؤر	فاطمہ بنت اسد خلد اندر	ہو اسی سال ہوا ای مساز	خوف کے وقت جو ہی حکم نازل
ہو اسی سال میں ہی کم و بیش	غزوہ مصلطیٰ بھی فوج کش	ہو اسی جنگ میں ہی شہر نزل	سورہ شمس میں نازل
ہو اسی جنگ میں ہی بھائی	آیت حکم تمیم آئی	ہو اسی جنگ میں ہی یاران	تھو مشکل افک بتان
بیچ مولا کے بہت آیات	عائشہ کی کیا پاکی ازناہ	اسکو بہتان سے کیا بچہ پاک	جو کہے جھوٹ کیا انکو پاک
ہو اسی سال کے آخر و رباب	جنگ خندق ہوا اپنے احزاب	ہو اسی جنگ میں ہی بکیر	موجے ہوت عیان سرور
ہو رہو جنگ قریطای یار	بعد اسکے نہیں اسین تکرار	ہو اسی سال میں سعد نوا	جسکے مرے سے ہوا خوش نوا

در بیان وقایع سال پنجم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال پنجم میں ہی دوست سچ	فرض مولا کے کیا سب پرچ	ہو اسی سال میں ہی آگاہ	حق کی سام گار بہت بیاہ
سچی ترویج کی ہے شاہ عدیل	تحفین کے کیا ہوں فیصل	اگر سے اُس بیاہ میں آیت حجاب	لعینان کے قصص و دیاب
ہی حیل سے ای خوش و ہنگ			دو دفعہ الینیل و لیان کا جنگ

در بیان وقایع سال ششم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال ششم میں ہو ای یاران	سب تو مشرف نماز یاران	اور صلوات خرم و اور کرم	ست اُس سال ہو ہی مرم
ہو اسی سال میں نازل ای یار	بیگمان آیت احکام ظہار	ہو اسی سال میں قنیہ ہے	جس کہ تین نام حدیثیہ ہے
اہل تحقیق کن ای صاحب دین	ہی حقیقت میں ہی فتح مبین	اہل کلمے سے کیا صلہ رسول	ہو اُس صلح سے حاصل مول

ہو اسی صلح منہ نہ نکلا	شہ کیا بیعت رضوانی یار	اُسکے پندرا سوا تھے تاج	سب وہ بیشک بہن ہستی دریا
خالد و عمر و عقیل و عثمان	لائے اُس صلح کے بعد انا پنا	ہو اسی سال میں بے نکرار	غزوہ ذی قردای بیک شہار
ہو اسی سال میں ثبت ہوا	بنگیاں قصہ عربیان کا	ہو اسی سال میں اُمّ دمان	اہل صدیق مری ہی ای جان
ہو اسی سال کیا زید غزا	بنگیاں قوم فراری پر جا	ہو اسی سال میں شاہ دجہان	سار شایان کو کھائی فرما

در بیان وقایع سال ہفتم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتویں سال میں ای بیک سیر	سرور دین کیا فتح خیبر	بوہریرہ بیہ غنائیں آیا	شرف اسلام کا جلدی پایا
فتح کے بعد حبش سے صی	طے خیبر میں شہنشاہ شباب	ہو اسی سال آخری یار	غزوہ ذات سلاسل کا شمار
	ہو اسی سال کے آخر خوشدھب	ہی قصا عمر کیا ای اہل ادب	

در بیان وقایع سال ہشتم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آٹھویں سال میں سالائے بشر	اپنے مسجد میں بنایا منبر	ہو اسی سال میں شہ کی دختر	یعنی زینب گئی حُجّت اندر
ہو اسی سال میں ای سالم	غزوہ موتہ ہوا ہی واقع	ہو اسی سال میں ای صفوت کنش	غزوہ خطبہ ہوا بے کم و بیش
ہو اسی سال بہ ماہ رمضان	فتح مکہ کو کیا شاہ جہان	بعد اُس فتح کے ہی بچکین	جنگ طاس سے پیچھے بکین
بعد اوطاس سے جنگ طایف	ہو اسی سال میں اموی اعوان	اور یاران کو کیا شاہ روان	تو تین تا جو میں عرب پہنچا
سب وہ دیوان گئی جا تو تیرے	ایک بت کو بھی کہیں نہیں چھوڑے	ہو اسی سال میں کوہ عباس	لائے اسلام نئی کآپاس
اور مولود ہوا امیر حسین	گل گلزار رسالت کا شہیم	اور اُس سال دیکھ آگے سال	چو طرف فوجوں کو بھیجا بیا

در بیان وقایع سال نهم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال نهم میں دود آئے بہت	ایمان اس شاہ پر لا بہت	نام اس سال کا ہی دود	معنی اسکی ہی جماعت زود
جو دود آئے میں ہوا لار	ساتھ سے کچھ میں زیادہ لار	ہو اسی سال میں جنگ تبوک	جسکے سختی میں نہیں ہے کچھ چوک
اس سب سے بکلام سلام	اُس کتن ساعت عت ہی نام	ہو اسی سال میں ہرگز کسہ یار	رہے دود اس سستی ای کیلا طار
آخر ان کا جوا نوبہ مقبول	دل میں اُس نفل سے لگتی ہی تول	اور اُس سال میں بھی شاہ جہان	بھوت عمدہ کو کھائی فرمان
اور اُس سال میں انور خدا	رہا ازواج سے یکہ خدا	جب ہوئی آیت تحیر نزول	سب کے ہیں شہنشاہ کو تول
ہو اسی سال میں اتری ہی میان	آیت حکم لعان از قرآن	ہو اسی سال ہوا ای عاجز	قصہ غامدیہ ہوا باعز
ہو اسی سال میں اُمّ کلثوم	گئی جنت میں کر تو معلوم	ہو اسی سال نجاشی ای یار	دار باقی میں گیا ای ہشیار
شہ جنائے پیرا اس کے نماز	اُس شرف سے کیا اسکو ممتاز	ہو اسی سال میں ابن ابی	قہر و ذرخ میں جگایا بی

در بیان وقایع سال دهم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال دهم میں جریر لایا	شرف اسلام سنی پایا	بے نہایت تھا جمال اسکا	اُس کتن یوسف بہت ہی لقب
ہو اسی سال میں سالار دین	بیجا حیدر کتن سب سے دین	ہو اسی سال میں مسک مغضوب	شاہ عالم کو کھائی کتب
ہو اسی سال کیا بالا جماع	سرور کون مکان حج و دواع	جہ اُس ج میں کیا بکونوج	یہ لقب اسکا ہوا غیر نزاع
ہو اسی سال میں ہو جو جوئم	نازل یہاں آیت اکملت کلم	ہو اسی سال وقایع بسیار	خاص کرج میں ہوا حد و مال

در بیان وقایع سال یازدهم و ذکر انتقال سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



کیا روین سال منی عالم جب گیا شہر محرم و صفر اول ماہ ربیع الاول دن بدن ہوتا تھا جھوٹا آزار روز و شب غرض وہ کچل کس کو طاقت ہی کہہ جڑ جیب کس کو طاقت ہی کہہ یہ نالہ کس کو طاقت ہی کہہ یہ خزان کس کو طاقت ہی کہہ یہ پتہ تارا دل میں کس طرح سما وہ جوش اول و آخر ابر بہ ماتم ہر طرف صرصر ہوا نکاح موم جب اٹھا وہ مہتابان میرا ایک ایام سب اس کی رات ہو اس غم سے دکھیا دسارے اُسکی رحمت ہی وہ بحر موج رحمت اُسکی زلزل تا بہ ابد ہی تھا رے لئے یہ میر حیات یعنی وقت حیات و پس از ان دنیا و برنخ و محشر اندر ای دو عالم کے رئیس و مختار دل کتین میرے ترا دیزا کر	ہوئی عالم پر قیامت قائم شام کے ٹکٹ پہنچا شکر ہوا بیمار وہ شاہ اکمل ہو کبھی نہ ہوشی ہوتی ای بار بار وین دن زربیع الاول جینی انگار کی ہوتی جیب جس سے ہوتا ہی نفس تنجالہ جس سے اڑتے ہیں قلم کے اوسا جس سے کاغذ ہوئے مثل سیاہ جس سے ہوتا ہی تصویر پریش ہول محشر سے نہیں برگز کم صو محشر کی چھایا تھا دھوم سارے دنیا میں اندھو گھبرا ہر طرف دھوم چھائی ظلمات دیکھنے دیکھنے لگے سب تارے جس کا ہی فیض سبھوں پر کل آج دم بدم کرتی تھے ہرشی کو مدد موجب خیر و فلاح و برکات فکر ہی مجھ کو تھاری ہر آن تم سے میں دفع کرونگا ہر شر ای ترے فیض کا سب کو آدھا	یہ سال راہِ رسل حج کر کر سرور اس دل کا اُس کو کیا بجوت شدت اچھی تپا سپر ہو ر اس احوال میں نیک سپر ملک عقی کو سدھار باقیہ کس کو طاقت ہی کہہ یہ نیاگ کس کو طاقت ہی کہہ یہ فدا کس کو طاقت ہی کہہ یہ تپاک گر کہ خامہ خیال تحریر کیون کرے سینہ تحمل بہ غم منج آنسو کی کئی تھی طوفان جب ہوا چشم سے ستوا دوز جب گیا وہ مرا غور شد منیر سخت خیرت میں پرست عالم پن وہ مہر فلک ناز و نیاز حق کا سایہ ہی وہ وحشایہ اس لئے وہ دوجان مولا ہو تھارے لئے یہ میری ممتا جون معین تھامیں تھار بجایات تم کو لجاؤنگا میں درجات جیسا یہ حرف مجھے سنوایا	لایا تشریف مدینے اندر ساتھ اُسکے بہت صحابہ و یار ہو بہت روزگ تھا دوسر کیا ہی بجوت و مصاپار و کس کو طاقت ہی کہہ یہ تفصیل جس سے ہوتا ہی سخن دیکنگ جس سے دم ہووے بگولے کی نادر جس سے خانے کا جگر ہو چاک لیقہ ہو پائے قلم میں زنجیر جس سے ہوتا ہی کھیل برہم آتشیں بحر سے دیتی تھی نیک گھیری عالم کو سرا سر وچور ہو گئی روئے زمین مثل قیصر بلکہ حیرت ہوئے سبندیم ہی حیات ابدی سے دسار جاد و دان سب پہ ہی کاسایہ یوں سب اصحاب سے اپنے بولا نیگان ہی سبب خیر و نجات ہو نکا اس طرح سے میں بعد وقت ہو رہا دنگ تھار درجات رکھ تو میرے ابر پناہ دو نو عالم میں مجھے تیرا کر
---	---	--	---



نشد الحمد کہ یہ سنخ خوب اُسکے نبوت کا عدد سن خوب از طفیل حق دجاہ حسین رکھ کر میری رعایت کا قج کر محبت میں محشر کے فدا	اب ہوا ختم ہو جرم خوب آٹھ نو کہیں اپر شتر سب دل مجھ دن کو میرے کچھ میں نت مجھے کرو تو کسی کا محتاج بیرونی اُسکی مجھے دوسر	کم اچھے پاروہ از بار اسو یا الہی بحق جہ رسول بجی عوٹ عطف جسم بارب عافیت ساتھ مجھے رکھ خوشدل کر مجھے یوں ترے محبوبین گم	سان حیرت بنا ہی یہ تو دیکھہ نئے کو میرے ننگ قبول نشد کلان کو تو میرے آسان ہو ر مدینے میں مری کو نزل کر نہو پھر مری ہستی کو اگم
---	---	--	--



محمد یا یحیوان رسالہ آرام دل نام اس رسالے میں بیان شمائل و اخلاق عادات حضرت خیر الانام ہی



پانچویں سال کے نبی کا وزن ہوتا ہے
فَعُولٌ فَعُولٌ فَعُولٌ فَعُولٌ



رحمہ حضرت خلاق عالم جل جلالہ و رحمہ نوالہ نعت سید بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم و سب تصنیف این رسالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہان تک ہی عالم میں حمد و ثنا ہی لائق تھے عظمت و کبریا جو کچھ ہے دوزخ عالم میں جہاں ترے من کو ہی پہنور نام ترے حُرّ کا ہی اوّل و آخر اول نخا بلکہ آدم کا نام و نشان ایا حسن بابا کا صاحب و صاحب ہو مرستہ ارواح پیغمبران غرض جس مکان میں پہنچا اٹھا جد ہر شہنشاہ کا گھر اٹھا او جہاں ہی سب خلائق پکڑے ہو احسن روحی کو توں پر وہ پکڑے کہ جو توں روح اسکا اٹھا رہند سب اخلاق پاک اس کے قافلہ ہو توں ہی کی ولادت کی تہا ہی دو قسم پر جس کی ایک جمال و تو توں حُسن میں اٹھے برکھال کہ واجب ہی سرسلمان پر نہ دکھی نہ بین کہین آیا نظر	سزاوار ہی جھکے یا تہا کہ مانند تیرے نہیں دوسرا تیرا عکس ہی بیشک انی و لہا محمد کے بستیئے والسلام خلایق ہیں اس کے مظاہر گل نبوت شو اسوقت تھا اوّلین ہو دیا ہوا سب پر روز نشور کے چاک اپنا گریبان جان جہاں درجہاں شور و غل اٹھا اُدھر سب خلائق کا جھمکا اٹھا و دوزخ عالم میں ہی خوش کا اسکے شور و بیا عشق ارواح کا بھی ترش ہو احسن میں جسم بھی سر بلند کمالات روحی پر اُتھی دین بجائے توں ہی اسکا بیان تا وقتا کے نول کر توں سب اہل کمال ہو اکوئی نہیں ان میں کے مثال پیغمبر سنی اپنے رکھنا خبر مگر یک رسالہ کہ ہی شہر	ہیں سب عاقلان جب کے خیریت نہ دل میں سما ہی تیرا جلال ترے حُرّ کا ہر طرف ہی ظہور ترے حُرّ کو ہی کام نظر ہی و یا تو اسے عالم روح پہنچ ہو ارواح اسکا تجلی میں جب ماٹھے میں اس کے تار سیا بھی ارواح سب اولیا کے سخن حقیقت میں جس کا ہی مطلوب اُدھر خورشید ہی پیر و زین کیا جسم خوب او سلطان ظہور اگرچہ چھپاتے ہیں کو کمال نہ غایت رکھے اسکا روحی کمال میں سن و نیک اندر کہا ذکر نور ہیں اب حُرّ کا اسکے کرتا ہون ہی قسم اول سن و صورت مجھ میں کرنا توں ہر وہ صفت کا بیان شمائل محمد کا اسی مہربان ہی سب دوزخ کا اُدھر تمام	کہ پوچی نہیں عقل تیرے کئے نہ انکھیاں ہیں یا تا ہی تیرا جمال ہی برتر سبوں سے محمد کا نور جہاں کے مظاہر شو برتری او سقامان کہ میں آدم و نوح پہنچ ہوے مست و مہوش ارواح کئے بھول خیریت سی جسم جان اٹھے شور و غوغا میں بلبل من ہیں سب عاشقان او مجرب و او باد صبا خلق سب پائین ہو محقق اسدین روح و نور و یا جسم کو سکے حق ہی جمال نہ پامان رکھے اسکا جسمی جمال رکھے مہربان میں نوید ظہور جلال کا تا اس سے مرآت فکر ہی قسم و گرسن سیرت سمجھ بھی عادات کا اسکے ذکر انبیا ہی تارین او فارسی میں بیان عبادت ہی سب کے رہتے نظام
---	--	--	---





بھی سیرت کا سنہیں بیان نہیں عدد اسکا ہی جھوٹ ای ہوتا ہے تاقل سے کرنا اوسب پر نظر مواہب شامل عیون الاثر وہلے معتبر ان سے چاہیں دلے ہی مدارج کو شان کر نہیں کوئی روایت ہی ضعیف ہی ذکر اسکا سدا بہر مثل وہ عادت سر اس عبادت ہی جان ہو کہ ہیں جو کوئی کے لئے خود درون براگن ہو لکھیا ہنر دیا انکی راحت کی خرمن آباد کیا صبر کے جنت کے لکے چاک دل و جان ہوا ہے نہایت لک	بھی ہی بظلم اسکا اکثر بیان ہی واسب شامل وصف سیر کے ہیں زمین لاکھوں کتاب چہارم ہی ہرچہ ہی بہم شفا ہی اول شواہد معارج دوم میں تہوں بچا شوق دل عیان جو کچھ اس سنہیں ہی ایسی جان اول باب میں ذکر صورت کا ہی نوا بان شامل کے ہیں ہزار رکھے ہیں دونوں اس کے سر کبھی شعلہ دل شمشیر کبھی صبیحہ نالہ جان گسزا کبھی منوج دریا میں درخشا سو ہی پیشہ شامل انہوں کے بدل	بھی عضو کا ذکر سنہیں نہیں نمبر کر کیا بال کا کوئی شمار سیر کے کتابان جو ہیں معتبر عربی میں ہیں بہ کتب معتبر کتب فارسی میں بھی بسیار ہیں اگرچہ بہ تہوں بھی ہیں معتبر صحیح میں روایات سب شریف ہی نام اس رسالہ کا آرم سیوم میں ذکر عادت ہی جان برا فائدہ اسکا ای با حضور ہے ہر سوا کے ہو گوار کبھی صبر راہ کا گرداب کبھی پتہ حسرت و دردناک شب و روز تہوں مدد ہوں دنگ نسل دیوین اپنے جان کتہیں
---	---	--

بہ لا ارا فرا و الا تبار نجاست خود کیا کے ناپاک خون بھی دل فیض و محبت معر مجھے طاقت صبر نہیں کیا سدا عافیت نہج رکھ ماہ سال نکر مجھکو محتاج ای دوا نہیں ہی اسبات کا مجھ کو غم نہینا مر قوت جو کچھ ہی تیری رضا تو برا کر مں نومرا مدعا ترے حکم کے شیخ ہی گلشنی تجلی میں تیرے مجھے محو کر ترے در پور رکھ مجھکو شام ترا اور ترے دوستا کی بیان	بال محمد مصعب کبار گن ہاں کے کا مائیں بے مال ہوں علا جہم امراض میں جو رہی نبت ناوان ہی مرا حرم جان مجھے لطف سوا نے کر کیا نہال مری حسرت و آبرو کر جتن نہیں صحبت غیر کا مجھ تناب بلا واسطہ مجھکو بے ای خدا جو کچھ ہی ضرورتی کر مجھ عطا میرے تیری قدر سوزن دیکھی مجھے صبر فقر و فاقہ پر غرض مجھکو محتاج کس کا نہ کر مجھ نومردم عیان ہوں نہا	کہ ہی جس کا جسے عالم میں نکل مجھے اسکی طاعت میں سر بلند محبت میں اپنے مجھے خاک کر شب و روز جنت سو ہی کاروبار مرے دل کو رحمت ہو معر کر عیاس تیرے ہی دوا لوال بکمال اس مصیبت تھی آپ مجھے مراد اس میں شوق ہو کر ہی یہ راز مجھ بوعیا ای خبر حیر پر تو کر اسکو قساں تال نکرنا ہی خواہش میں تیرا مجھے رکھ تو اپنے سے غنی بجہ محمد سراج البشر	آہی محبت امام رسل مجھے عشق شوق کے بہرہ مند مجھے نجات سے نواک کر پریشانی دل کو نین ہی شمار مرے تن کو امراض سے دور جو کچھ ہی کردی پر ہر حال نکر کس کا محتاج یا رہے مجھے مجھے صحبت غیر شوق کر نہیں غش کا ہی مراد اسیر وگرنہ تو مجھکو کس حال اگر ان دو حاجت ہو گئے عا تو کل میں مجھکو عالی مقام مرا خاتمہ کر تو ایمان پر
---	---	--	--

دعوتِ جہان کی غلامی مجھے	غلامی میں کر اُسکے نامی مجھے	مجھے فکر نہیں اُسکے کھڑکڑنا	اُسے کر مرے حال پر مہربان
وہ باقر کو یوں کھکا دُرُتِ شوق	ہی سائیکو جو شوق کے عشق	شما میں نہیں کرتا بول اُٹھنا زاب	تو جس شوق کے کان پر نہ کھنکھ
در صفتِ آنکہ ہمہ اعضا مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در کمال اعتدال بود			
ہی یک قدم اُسکے اول ضرور	تو کھکھ کو دلیں چون اکھیا میں نور	کہے آل و اصحاب فی عالم	جنوبی شمال کے مین بیان
کہ سہر تا قدم شہکای خوشیار	اتھا اعتدال و لطافتِ شویار	اتھا اُسکے ہر عضو اعتدال	بھریا تھا ملاحظت اسکا جلال
سینکا تو وصف اُسکے اعضا کا	تو کر دل میں سہا کو یاوت	بھی سرور کی شہید ی نیکذات	وہ ہیں جنوبی چند نیویات
یوں اُس شاہ کے جھوٹا وصف	وہ ہیں بہا بہت بہت چہرہ نو	غرض اُسکا تقسیم ہی غریز	وگر نہ چند سور و حال کیا چیز
نہ نعلین کو اُسکے پونچے چند	او نعلین میں عرش کا تاج سر	دو عالم میں ناندین اُسکے کین	اُسے ذہن میں بکھانا نہیں
در صفتِ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم			
عسل و لی یوں کیا ہی جان	بھی ہند میں لالہ دیا یوں نشان	کہ تھا با و شاہ و دو عالم کا	بزرگ اور با اعتدال ای سپر
بزرگی سر عقل پر ہے دلیل	سب اہل فرست کہے ہیں قبل	بزرگی سر سب کے خوب ہی	سنگ خلق کے پاس محبوب ہی
بمقامِ سر مصطفیٰ ای خدا			مرے طبع کو کر تو جو عطا
در صفتِ رو مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم			
اتھا کھکھ اُس کا آئینہ با صفا	اتھا جلوہ گر وصالِ جمالِ خدا	کہا ابن عارب کہ سرور کارون	اتھا خوتن ہر جھوت سب خلق تون
کہا ابو ہریرہ میں دیکھا نہیں	ہی میر کے مانند یک شمشیر	سیا اُسکے کھکھ میں اتھا آفتاب	گو یا اُس میں بھرتا تھا آفتاب
تو چھا ابن عارب کو ایک شمشیر تون	اتھا آئین تھا شہ کا خون شہ تون	دیا اُسکو یوں ابن عارب جواب	کہ کھکھ بھار روشن تھا خونِ مائتاب
بھی جا کر کہا ہی کہ یک وقت میں	دیکھا چاندنی رات میں شہ تین	اتھا شہ اُپر جامہ سرخ خط	نہ تھا چاند و اللہ اُسکے محیط
کیا میں نظر چاند اور شاہ کو	قسم ہی بہت خوب تھا چاند سو	جیسا ابنِ مطعم کہا یہ سخن	کہ جب شہ پھرتا تھا رخِ چرخ
تو دستا تھا رخسارِ شاہ کا	نظر میں کہ نگاہی خون کا	کہا ابن مالک کہ کھکھ شاہ کا	اتھا چو دو دن رات کے چاند سا
ہی صدیق اکبر سستی بہت بکن	کہ تھا مون پیمبر کا مالے من	کھکھ اُسکا اتھا یعنی چند جلال	تھا انوار اُس کھکھ پو پائمال
وہی عایشہ بہر خبر سب کہتیں	کہ یک رات پیران کو سنتی تھیں	گری سوئی مجھ ماٹھ سے بر زمین	لگی دھندلہ تھیں اُسے کہیں
مطالعہ فرما سنو کہ ہرگز نہ رخ	کہ اُس وقت میں کل ہوا تھا چراغ	سو اتنے میں آیا سرخ الانام	کہ ہی نور سے جسکے عالم نام
پیرا اُسکے چہرے کا اس طرح تاب	کہ کھکھ کو ملی سوئی میری شتاب	بھی منبتِ معوذہ کوئی ای سپر	محمد اُپر گر تو کرنا نظر
بجلی سے اُسکے کھکھ اُپا تاب	سمجھتا کہ روشن ہوا آفتاب	بھی دُسر روادیت میں آیا بیچ	کہ تھا شہ کا رخسار آئینہ تون
نمایان تھا وہاں عکسِ قیور کا	علام ہی چند رُسکے رخسار کا	ہی خجید و حمر اُسکے نون جلال	نہیں کوئی عالم میں اُسکے مثال
کہا ہی یہ لطافت چند سور کو	کہ پونچے اور رخسار کے نور کو	تو تھانے کے خاطر تجھ شہید	وگر میں تو سبشی سور تری اف
جو کوئی دیکھتا تھا اور سور کھکھ	اُدھ جانا اتھا بھول سب دھکھ	کھکھ اُسکا بچا اور دُور شہاد تھا	جہاں کے حوادث متواثر تھا
بحرِ معجز کے بہت کا فزان	اُدھ کھکھ دیکھ لائیں ایانِ بجان	تھا ایف شہ صورتِ شہ خوب	اتھا جس میں جوت ابرو پائے
کہی عایشہ شہ کی خوبی منے	دو بیان کہ مشہور ہیں کہنے	اگر مہر کے لوگ سنستے دنا	جمال اُس شہنشاہ کے رخسار کا





تو یوسف کے لینے میں دیتے نہال بدل ہاتھ کے کاتتے دل نین مرے دلچھپکا اُس سُر کوں ہوای ہزار و زبون شبیہ	سب کی لکڑی میں جہنم جہاں اُس شہنشاہ کا کہن مستور کر اُس لیل دیچو کوں میں کیا حال تھا کہوں آہ	زینا کے سارے متا کران تصدق نو اُس کچھ کے ای کر گار میں آیا ہوں جیسے ہوئے تنگ مراد و زردش کر اُس شور و	اگر دیکھتے شاہ کا کچھ عیان مرے جی کو اُس کچھ پر کار جہاں کچھ اُس شمع پر خون تنگ مرے شب کو اُس ماہ کے نور و
---	---	--	---

دوصفت چشم مبارک و بینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شہر دینی کو نیک ای سرفراز ہی اور ع کا معنی حیرت جان روایت میں جابر کے شکل کی جان بجھاتا تھا اندھا کہین یون نظر شکی اکثر تھی چھین کے اُپر اگر کین بجھاتا تھا اُنونا مدار بجھاتا تھا جوں زور و دوسر کر و صف درست ہو مجھ پہ اول مرے پاس یہ کام آسان ہی تاشے سو کر غیر کے اس کو پاک	جس تھے اکیساں اور پکا دراز بلا سرمہ یون ادا کھیاں بچان تو معنی کو اُس کے دراز کھیاں بجھاتا تھا ادا جان یون کبھی آسمان پر بھی کرتا نظر بجھاتا تھا سب کین ای برباد بجھاتا تھا یون پرست پر کر و مت سجود و رکوع و سگ لگے ہو تھکے مجھ کیساں عبا	علی دلی کی روایت بھتر بھی ہو دیت میں اہل لکر تھی مینا اُس چشم کی حجاب خبر ہے بجھاتا تھا شاہ نے نظر اُس کی بھی اکثر احوال میں بھی حق اُس کو بجھاتا تھا پیر بھی کھاتا تھا اوشہ دل نواز تارار کوں اور سجود ہی عیان تصدق نو اُس چشم کے ای نیم	صفت اُسکی ہے امر و عین کر اوشن لال و کسری ای باخبر ہی یون عایہ سو خبر در کتاب اگر رہ مستار تریا نے اتھی ای بسر گوشہ چشم میں کہ تھا دیکھنا اسکا چار و نظر سنگل مقتدیان کو بوقت نماز مرے پر کہ کچھ نہیں ہے مجھ پر بیان مرے چشم کو دیکھتے ہمیشہ سلیم نظارے اُسکے اسکو پاک
--	--	---	---

دوصفت گوش مبارک و شنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خبر میں یون آیا ہی نیک نام میں سناتوں آواز آسمان کوں تصدق نو اُس کان کی خدا	کہ تھے حسن و کان شہکے نام ہی لا چاری اُس کو پہ دراز بھی لا چاری اُس کو پہ دراز	کہا شاہ یون کی روایت میں کہ میں جا رہا تھا اسکا کان میں بھی لا چاری اُس کو پہ دراز	اگر سناتوں میں جوں میں سناتے فرشتہ ہی سادہ مگر اُس پر ترے راز کے مجھ کو با مان سناتا
---	--	--	--

دوصفت جبین مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

گنبدہ پشانی اتھی شاہ کی تھے یون روشنی چ او جھلکا اوشہ پشانی اتھی شاہ کی	رسالت کے کھن کے نولہ کی اُس کو کرے چاند جوں عیان	کہا ابن مالک کہ اوشہ یون تصدق نو اُس جبین کے ای غفور	پشانی یون بجھاتا تھا جبین جبین سو کر بچت جبین کو دور
---	---	---	---

دوصفت ابروئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بھوان شہ کے بار کی تھے اور داز ابھی ہمیشہ بشار و بھر اتھی تک اپنی کہا یوں کے اوشہ یون کے صد سوای دوا میں	بھی تھے تھوڑے بیوتہ ای مر و ناز تصدق نو اُس کی اُس پر گلی	کہا ابن مالک کہ اوشہ یون تصدق نو اُس جبین کے ای غفور	احادیث اس بات پر ہیں گواہ اُس ابرو کو مجھ دل کا حباب اتھی اُسکی خوبی بہت متیار جری حُرمت و ابرو کر جتن
---	--	---	---

دوصفت دھن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک دھن شہکے جگہ حال اتھام و خوبی نے بے مثال ہی لکھے سی جہا کے صفات	ابا ب تھا سین آب حیات
---	-----------------------



دیا حق مجھے باقی اختیار سُخن اُسکا پرتا تھا جب کانین دیا تھا وہ ابر بجاری بنن بہت کا فران سکو او خوش	سُخن یک اچھے نو مہی ہزار نکل تے تھے ارواح ابدانین کہ کرتی تھی تازہ دل کا جن مسلمان ہو کفر دل سو نکال	اتھا بھوت او شاہ شیرین اتھی بات اُس شہکی نقار دیا خود اتھی نور من مثل سور نصرتی ہو اُس بات اے خدا	سُخن جو لانا تھا عالم کا من کہ کرتی تھی قفل کو دل کا باز کہ کرتی تھی سینے سے لگا دو دے من کے دین کو تو جلا
---	---	--	---

در صفت مومنے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت مومنے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت مومنے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت مومنے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیانے لے تھے شاہ کربال کبھی سر نہ دیا بن او نامدار اوسر دو کین پس بھر بال بھی یک روایت میں بھرا	غم و سید بن جی کمال مگر ج و عمرہ نے چند بار دلاں صید کرنے کین جال کہ دھوتا تھا سر بکیرات	درانی میں بچے کتا کتے دیا بات صحاب کو لب بال ہبات تھی خوشبو او مویا بھی ست ہے بال کھنا تام	یون آیا ہی اکثر خدیشان رکھے سب سے اپنے شیک بال ہی کہنا اُسے سنگ عبر گناہ نگاہ اُسکی کرنا بہر شام

در صفت ریش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت ریش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت ریش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت ریش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اتھے دات سرور داری کمال اگر جتنی عمر اُسکی تیر تھ برس تھے اچھے شو تر اتھا راج بال کہا سورہ جو داور واقعات	چندر کھنے تو اُسکے تھا کمال خدا اُسکو قوت دیا تھا سر اوسر اور داری میں اے بال کے ہیں تھے پیری نیکد	اتھی خوب خوش اور گرد دراز او نقصان پیری سو محفوظ ابو بکر نہ کو کہا ایک روز موجیا نکو کرتا تھا او خوشحال	اتھے کالے بال اُسکی ہر زمان من ہکا جوانی سو محفوظ تھا ہو تو بڑا ہی شہر دل فروز بھی داری سستی کم کر اتھا بال

در صفت گردن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت گردن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت گردن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت گردن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شہنشاہی گردن بہت خوب تھی او گردن صد شہنشاہی کردگار	صفائی میں رو پڑا پڑھتی *	اتھی حسن و خوبی میں مثال *	ہر کی ہی گردن کو کالی جمال دے دل کے گردن کو بوجے آثار

در صفت ہر دو دوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت ہر دو دوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت ہر دو دوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت ہر دو دوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دو دوش سرور کے اے نامور تھے دو دوش پہن بیکر	تھے دو دوش پہن بیکر *	تھے دو دوش پہن بیکر *	تھے دو دوش پہن بیکر *

در صفت سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	در صفت سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بھی جو اتھا سینہ شاہ وین بھی سرور کو بالان کی باز گین	بھی جو اتھا سینہ شاہ وین بھی سرور کو بالان کی باز گین	بھی جو اتھا سینہ شاہ وین بھی سرور کو بالان کی باز گین	بھی جو اتھا سینہ شاہ وین بھی سرور کو بالان کی باز گین



نہما ائین بالاک نام و نشان	تھی بوشک کی ان شوہر و مدینا	اویسنے کے حصے سوا کی دگر	لجا کھیر سینے عواذہ و غم
در صفت پُشتِ مبارک و مہرِ نبوتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم			
اچھی پتھیر سرور کی ہوا و صفا	تھی صفو میں روپے خوشی و صفا	تھا مہرِ نبوت و دوستانہ بیچ	کہ تھا خاص اُسے سار بیان کیچ
لکھا تھا او مہرِ نبوتِ بھتر	خدا ایک ہی سین میں کوی کر	تو جا جس طرف میں ترا بھا بھا	تو وہاں حق کے نعر سوچن لگا
کیک بال اس میں اچھے ایچوان	چمکا تھا تو اس سی ہر زمان	تھا خاتمِ کبوتر کے اندر بین	احادیثِ نبوی یہ ثابت کچن
ایسے نکسل میں کسے سب یہ حال	ہی ظاہر خدا کے ابر پر جمال	او خاتم کے حصے نبوی دلیک	ہر اخاتمہ کسر تو ایمان پر
در صفت دستھائی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم			
تھے بازو شہنشاہ کی ای چوٹ	سطیر و قوی اور صافی کچھل	بھی سارید تھے یون شہنشاہ	نبوت کے آسمان کی پاہ
کف دستھائے شہنشاہ کے نرم فراخ	تھا اُس نورِ شہنشاہ کا دل و شاخ	بھی انگلیاں تھیں شہنشاہ کے نرم دراز	احادیثِ نبوی میں ای دل نواز
کہا جی اس میں جھیا میں کبھی	نہ ریشم نہ دیبا جو دست نبی	شہنشاہ جھیا ایک دن پیاروں	کرم کو کر جابر کے خیر کون
کہا جابر ایہہ سخن سب کئے	تھی خنکی و خوشبو تھی آسنے	کہ گویا بچا لا تھا ہاتھ کون	شہنشاہ طبل عطار سون
کہا و ابل ابن حجر اسد و صفا	مہرِ فاکیا میں شہنشاہ کا	بزان میں ہو گیا اپنے ہاتھ کون	تو اتنی تھی بوشک کی ہاتھ کون
سفر میں جو ہوئے تھے پیارے صفا	ابلا تھا شہنشاہ کی انگلیاں آست	اگر ہاتھ رکھتا تھا بھیا پر	مرض اسکا کھانا تھا جلاگ
میں یون جوئے تھے ہوا ہاتھ کے	میں ذکر ان کے تابان میں سبات	تصدیق سوا اس ہاتھ کے اچھا	مجھے سب تو اس ہاتھ کو رکھ عطا
مگر کس کا تھا کس چیز میں	*	*	مجھے عطا کر تو اس بات میں
در صفت قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم			
تھی پور پور گوشتھیں شہنشاہ پاؤں	میں اس پاؤں اوپر ہو کر جاباؤں	اچھا گوشت کم اس کے اتری ابر	بھی آیا ہی یون در حدیث مگر
کہ سرور کے تلواریاں کہ ہر کھانا	ریشم پر نہ لگنے تھی تلواریاں	او رکھتا تھا بھین تو سار قدم	زمین اس میں ہو جاتی تھی زندہ دم
تھے وہ پاؤں یون صاف ہوا تر	کہ بانی محمدؐ تھا ان ابر	دو پندریا شہنشاہ کی شریف	تھے خوشی لگا کیسے یون خوش
شہنشاہ کے پاؤں کی گری	بھی انگشت سب سب بری	تصدیق سوا اس پاؤں کے اچھا	ہر سر پر رکھتا سکا سار پدا
در صفت قامتِ زیبائی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم			
شہنشاہ کا قامتی سرور	نہ کو تاہ تھا نہ بہت تھا دراز	جب لایا تھا لوکان میں ارجمند	رہتا سار لوکان کی پیا بند
دو نوٹا نے سرور کے مجلس بھتر	تھے سب ہو بلندی گرا ہی گہر	نہ تو تا بہت تھا نہ بلا تھا	وہ ہر حق خوبی میں لگا تھا
بھی جسم لطیف اسکا کی بخت	نہ دھیلیا بہت تھا نہ بیخت	نہ پرتا تھا سایہ ریشم کے ابر	تو سرور و عظمت ناون بھتر
تھا نورِ حرف او سرورِ الانام	ہنیں ہو کون سایہ ای نیکنام	او قد کے تصدیقی سی ای کیم	مجھے شرع پر اس کے رکھ سقیم
در صفت رنگ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم			
شہنشاہ کا رنگ گورا تھا	او گورے پہنے چہ پورا تھا	تھا رنگ سفید اسکا مریخ ستا	بھرا تھا علاحن عواذ پاکد
تھا چمکات اُس رنگ میں پانگ	کہ نین ہو نہ و جذر نہ او جلاک	جو اعضا بہتے اسکا جہ بھلا	سوا او بھی اچھے صاف ای ہوا
جو بونیکا کالا تھا شہنشاہ کا رنگ	تو ہی واجبِ عقل وہ بند رنگ	ہی یہ بات کی دلیل اتفاق	ہی علما کا مہبات پرا اتفاق



تصدق سوائے نکاحی خدا

در صفت رفقا رجا نقرائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

<p>اچھی دلی چال اسکی ای نامدار نکھتا اسکے چلنے میں کچھ نظر بہت جلد چلتا تھا اوشاہ دین شہنشاہ آہستہ تھا راہ رو پیادہ بھی چلتا بھی ہوتا سوا نہ وہ بھاگتا تھا نہ کرتا کھول بھی کہتا تھا انکو جلو مجھ اگل تصدق سوائے چال کے ذوالجلال</p>	<p>بہت لطافت بہت با وفا تھا پر استقامت عالی جناب گو یا اسکو ہوتی تھی میں رجا تا تھا چلنے میں بے سوز خصوصاً از ایمان و تاجدار بھی ہرگز نہ کرتا تھا لبول رکھو بیت خالی در تینا بدل</p>	<p>تھا دھرتا قدم بھو تھو آو کہا تو ہریرہ کہ شہر سائین پچھلے کے چلے آئے دوسرے کبھی میں کر نعل چلتا تھا خبر ہی کہ و سر و زنا مور جب اصحاب ساتھ چلتا تھا نہ باؤ تو ہوتا تھا نقیش پا</p>	<p>اٹھتا نام اوت حضرت نہ بکھا ہون چلنے میں دوسرے مشقت ہو تھو تھے ہم سب نام بال نعل کے بھی نکلتا تھا رہتا جب تنک ٹپت مر کب تھا پیچھے اپنے انکو گے چلا بہتر کے ابر نقش تھا تھا مری چال کو کجروی سو خجال</p>
--	--	--	---

در صفت بو خوش و عرق مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

<p>تھا خوش بو بہت اور مبارک لگا تھے خوش بو ہی ہم قیاس بھی کہتے تھے لوگ یوں کہیں کہا انکو تیار تھا میں اول میں چھلکان سستی بھارت بزان ماتھ پر اپنے شوک کر بھی یک شخص چا مار دھرتین تھا نقد کچھ کے نزدیک تب بزان اسکو بولیا یہ شیشی بجا لگا تھی طیب اس جو جلیں گرا تھا کوئی شے کے بدل شہنشاہ کے پھر سوا نیکام کبی عایشہ یک روایت بھتر جو بچے کے سر پر پاکدات وہ سرور یہ خوشبو دانی کے ست ہوا حسن صفت بیان نظام</p>	<p>نہ کوئی مشک و عطر تھا اسکا کہ تانبو میں قبول عتب کے پاس کہ کوئی خوشبو اسکی تو یونین مرے تن پر لگے پھل نیت اس شقت سستی زار یون پھر ایام پریش اور پیچھے پر روانہ کرے مر د گھر کشتین شتابی کیا ایک شیشی طلب سیرنگی تو بھی میں خوشبو بجا تو سگتے تھے ابر مہینہ سگل ہو سکو پاتے ائے محل تھی خوشبو میرے کو جے نام عرق اس شہنشاہ کے کلمہ پر پھر تا تھا اپنے بہار اوقات سرور کار تھا خوشبو نکات بحق محمد علیہ السلام</p>	<p>کبی ہم عاصم روایت سے لگتا تھا خوشبو او کبھی کہ ہم اے ای مبارک ہمار گیا شاہ کے پاس میں ایک کہا شاہ پرے کو کرتے دو ہی تب سویر خوشبو مرے نقش طیب کیان نہ لایا تھا اوشیشی سے دال خوشبو کو تو بول اپنے بیٹی کو ای نامور او گھر کا مدینے کے لوگ ہی سر تو جاتا تھی خوشبو کے ان تصدق سوائے نکاحی خدا لطافت میں بول و تر خوشبو اوپے خوشبو خوشبو نکلی تھی لگایا ہی مشک جو اجیب تصدق سوائے حسن کے خدا</p>	<p>کہ ہم چار عورت تھے غتب کے تھی بو اسکی ورنہ کبی پور بھی تو خوشبو میں ہم سمجھتے نہاد کہا اسکو ای سرور و لغو کیا دور میں اکوتب و حضور بہین باجانی اچھی کس کے بدل طیب کے شاہ کن کچھ نکلیا ستیا اس نے اپنے خوشی کو شیشی سوا اپنے خوشبو کو رکھے نام خوشبو لوکان کھر گیا جان تھا اوشہنشاہ کن مدینے میں جا کر اسدا تھا خوشبو مشک افر خوشبو کہ ممتاز ہوتا تھا سب تی کہ محبوب تھی اس کے بہریت مجھے حسن بیت ابر کھ سدا</p>
--	---	---	--

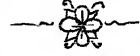
باب دوم در بیان حسن سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

<p>شرح حسن سیرت کو کرتا ہوں اب</p>	<p>بیان مختصر اسکا کرتا ہوں اب</p>	<p>تھے اخلاق شب مکہ با کمال</p>	<p>تھا ان سے کوئی اسکے مثال</p>
------------------------------------	------------------------------------	---------------------------------	---------------------------------

کہا عایشہ پسر ایک جوان کئی عایشہ سکی ہو شیار	کہ ای مادر مہربان کر بیان ہی تفصیل اسکی بنائے عجیباً	شہنشاہ کے اخلاق تھے کرشنا لیکن میں کہتی ہوں اب مختصر	مجھے کبیک اسکتین سبنا کہ خلق اسکا قرآن تھا سرسبر
در صفت عقل و علم و صبر و حلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت حیا و چشم پوشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت جود و کرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت سخاوت و بزرگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تھا عقل نہایت پاک نرا ہنیں علم سوسے کس کو فہر کیا صبر ایذا ہو کھار کے زیادہ میں دیکھا ہوں جفا کہا یارب اس قوم کو کر عطا دیکھا شہنشاہ کو کے لعین کہا گر مجھے ہو سکا حکم پاک کہا حق مجھے جا تو اچھ کے دھیر میں آیا ہوں عالم کے رحمت پر جستے ہو کل فرشتے تر شہر کہا مجھوت سندی سواؤ اوب دیا شہ اسے جو کیا تھا طلب غضب ناک ہو تو اس قوم پر تو ان سے سب دیکھا جفا یا مجھوت دلیکن تباہی تمام لانا نقدق سواں عقل و اس علم کے	سکل نبیا اور ملک سوز یاد احادیث قرآن میں اس بات پر دیکھا اسے خویش ہو بھار کے نہ دیکھے میں اس رنج کو انبیا ہدایت بھی بخش اسکا جرم خطا ہو خاطر پاک اسکا چرین کہوں گا میں سب کا فرمان ہلاک جو کچھ ان کہیکھا سوسے ای گھیر نہ آیا ہوں میں رنج و دھت بل جواب بہشہنشاہ گھو پائے مجھے کچھ عطا کر تو ای شاہ اب ہوا شہ سے خوشوقت آؤ اوب جفا یاں سوائے کہا لا نذر لوگ اسو سوسیا لایا مجھوت کہا میں تو ہرگز کبھی بدو عا نقدق سواں صبر و اس علم کے	کہا جی اویوں سرور ہن علم اوجہ اسکا علم میں بے نظیر کہا میں دیکھا گیا کوئی نبی احد میں تو تیا دانست اس کا نہیں جانتے میں مجھے بہر تمام فرشتہ تو کل جو بارے پر کہا ہو دے وقت میں عا و کو کہا شاہ جا ہی ہو کل لواب ہر رحمت العالین نام ہے کچھ ایک جنگی نے شہ کی روا تھا بر کے مارنیکا خیال نہ توں کہا ای رتوں خدا یون ہر نبی دیکھ علم و جفا تو کر تا اگر بدو عا ہسم فیر کہا بلکہ یارب بطوف عطا مجھے عقل نور علم و حلم ای خدا	مجھے اولین آخرین کا ہی سلم تھا صبر ہو علم میں بے نظیر میں جیسا دیکھا گیا ہوں کبھی بھریا بھوستی سب کھڑا ہ کا اگر جانتے تو نہ کرنے بہر کام تھا سوجل آیا شہنشاہ کے گھر ہلاک ای شہنشاہ اس ما و کو کہا ہی مجھے رحمت خلق رب عذاب و بلا میں مرا کام ہے اثر اسکا نازک بدن پر تھا کہا میں دیکھا شہ با کمال اچھو بھجپان باب میر خدا کہا اپنے قوم پر بدو عا تو ویران ہوئے ہیں سر سر مری قوم کا جن جرم و خطا تھا کو کر دے مجھ سوا ہلا
در صفت جود و کرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت سخاوت و بزرگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت سخاوت و بزرگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت سخاوت و بزرگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بیان کیا کہوں اس شرم حیا حیا اور شرم اس نے تھی تی دلیکن زبان پر نہ لانا تھا مسائل جو ہیں شرم کی حیا	فیسختی صحت کی قول خدا نہ بھائی مٹی سے تھی تی نہ تقصیر کی بھانا تھا کنایت سو کر تا عا اسکا بیان	کہا بوسید یوں کہ شہ گھیر خلاف اس کے کوئی خبر تھی اگر نہ تھا دیکھا کس کس کھو کر نقدق سواں شرم کی حیا	تھا شرم میں سا کمال کا پیر نشان اسکا پتھے ہم رخ پر نظر اسکی اکثر تھی بھل پر غایت مجھ کر نہ شرم و حیا
در صفت جود و کرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت سخاوت و بزرگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت سخاوت و بزرگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	در صفت سخاوت و بزرگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سخت و بین کوئی اسکی ثانی نہیں بقوم ہوا زن دیا تھے ہزار نوسے یک مسلمان کو او بدل سخاوت کو اس کے نہیں انتہا	نہ تھا جود کو اس کے کر کا کہین سخاوت اسکی سگئے سوا ہزار دیا یک جنگل بھر کو بکرے شغل نہ تھا ہر سخاوت کا ہی عطا	سواں سو دیا اونٹ روڑ پر دیا بانٹ کی وقت تو دہزار کہا قوم کو جا کو ای گروان سخاوت جو اس رت میں کیا	غریبان کو او خلق کا نورین درم او شہنشاہ عالی تبار تھا پر لاؤ ایمان بحبان بھی جو آخرت میں کر گیا عطا



مجھے مت لجا غیر کے دراپر



خزانہ سحر و اپنے نام و سحر

﴿﴾

در صفت شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿﴾

کہ ہوتا تھا سخت جنگ رزار
چلایا تھا مرکب کو کٹھار پر
شجاعت میں تھا افضل اللہ میں
سدا کر شجاعت سے بے نظیر

کہا یوں علی شاہ دلدار
ایکنا جنگ جین ای سپر
ایکنا گیا اس طرف شاہ دین
﴿﴾

حدیثان میں ہے بہر ہا جابجا
رہتا سب سوز و یک طرف
ہوا تھا در سب نگر غریب
﴿﴾

شجاعت میں تھا شجاع الانبیا
ہر شہ کا لیتے تھے اگر کفن
مدینے میں کرات تھے جو بہت
نقدتی سوا کے مجھے ہی پر

﴿﴾

در صفت رحمت و شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿﴾

رؤف رحیم بھی اسی کا نام
نہ سخی نہ فسخ نہ غرق عدا
سکاتے تھے لوکان کو کیکان
شہنشاہ کی رحمت سے بے فکران
ہیں سب کا خیر عزابا بین
کہوں کیا اس سے ہی کہیں بھار
در کل غم سے شوارت نہ ہار
ہی فکر اچھے اسکو بھی اپنے
کرم کو کہو کہ جسکو مشکل ہو پار

رکھا رحمت العالمین کا نام
نہ کھینچے اُمت کے کاؤ عقاب
فرشتیان کا نا کو جو کسی میں
بچے اُس گناہان ہوا و گم ہان
کہ کا فر اس اُمت کے ای دوا کرم
مسلمان پر شاہ کا لطف پیا
بھی کرتا تھا یوں شاہ نول
ہی غم تھا اسکو دنیا منے
رکھے اسکا حال پر یا یاد

سر ابی اسکو خدا و قرآن
اچھی سب نوختی کہ شیطان پر
شیاطین جاکھے آسمان پر
پوسب او جاسو مجبور تب
خوشحالت میں یہ مبارک سخن
بھی رحمت العالمین ای سیم
گرایا سے باریخ و خوشناس
بجز در اُمت مجھے غم نہیں
مجھے برج و محنت سنی کا بجا

میں رحمت کا اُسے کو کیا لینا
شہنشاہ کی رحمت ای نامور
بنی جب نہ ظاہر تھے دنیا بھر
شہنشاہ پیدا ہو جگہ جگہ تب
کہا جی دین شیخ اہل زمن
کہ انکا بنی ہے رؤف و رحیم
تازان ہو فرض اولن کپاس
مجھے دونوں عالم میں کچھ کم نہیں
او رحمت کے صد سوا کی روکار

در صفت بود و باش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازواج مطہرات و اصحاب و خدام وغیرہ و مدار و موالسا آنحضرت با ایشان

نہیں کہیں پیار اسکا ہی مجھے جوں
بچے اُنکے لیتا تھا گو دہین
تعب وہ کرتا تھا اس جہانت
نہ کچھ پھلی اُنکی نیر پکھاؤ
کو بھی جاہلیت کا کرتے تھے ذکر
بھی ہوتا تھا ہر جہاں پر
بہت پوچھتا تھا اچھ کر
تو آئینے میں دیکھتا تھا جلال
تو کسکو نہ لیتا تھا اپنے سنا
ہوا شاہ پر ختم بندہ سپا
کیا تین بخش اپنے آقا سب
حق کو اُنکے کرتا تھا اسکا دوا

سمجھتا تھا ہر ایک صحابی زین
ہلاتا تھا اُنکو تعلیم سین
تعب وہ کرتے تھے جہانت
مجھے میر باران کی خوبی سناؤ
وہ نیکان حصو اُسکے بخون فکر
بھی جاتا تھا شہر نصیبان گہر
کو بھی محبت کرنے آتا نظر
جب آتا تھا بھارا و جگہ جال
جو ہوتا سوارا و شہ پاکدات
بھی دیتا تھا کیکہ اُسے اپنا
کو وہ بلو شاہ عجم ہو عرب
مخلات کے واسطے دوسرا

نہایت مدارا کرتے سات
سبوں کے پر پیار و حق تھا
بھی سنا تھا کرتے حکایت گہر
بھی کہتا تھا وہ مرد و بھرور
کہ مہار ہوں اُسے ہونہ صفا
بھی ہستا تھا کوئی بات بگاہا
تھا جاتا ہستا گھر اسکا خیل
کوئی آیا تو لیتا تھا اُنکے ہو
نہ نہ کوئی کے اُنکے بھی ای ہر فزا
تھا تا اُسے اپنے چادر پر
سننے اپنے والدہ سنی بہ سخن
وہ لاتا تھا اسکا عباد بجا

تھا اصحاب کے ساتھ اپنا کرات
بہت اُنکا اکرام کرتا تھا
بھی مستحقا ہستے تھے جہانت
نہ چوک اُنکی لا تا کبھی در نظر
کہ جہتا ہوں نیل طرح بے خلاف
وہ باتان کو سنا تھا وہ دینا ہ
ہلاتا اگر کوئی ضیافت بدل
مسافر کو پوچھتا جاتا تھا او
نہ مجلس میں کرتا تھا اُنکو دار
اگر کوئی جاتا تھا اُسکے گھر
دو شہزادہ دین حسین و
کیا ایک حصہ پر اے خدا



یہ حصہ میں سب خلق کو مشترک اُسے اپنے محبت میں لیتا تھا روا انکی حاجات کرتا تھا سب کرے دین دنیا میں انکو غنی یون ارشاد کرتا بہر منین کہ پہنچا نہ سکتا ہی وہ اپنا حال مگر وہ خود دین میں کام آئے غدار و ج اور تن کا ناگھالین زبان اپنی شہرہ چھوڑتا جتن اُسے سب پودیتا تھا اقتدار کرے وضع کا اپنے بھوتیا سدا اسکی تائید پر من دھر مُصاحب تھے اسکا اختیار نجا و نہ کرتا تھا حق سستی برابر تھے سب کے خون کہ تا سبکو معلوم ہو خوب دھتا بہت انکی برداشت کرتا تھا ہم اتھے کھیلنے حبشیان کئے جن لگی دیکھنے عایشہ کھیل سب پھر اے انا آپ ہو اس مہون کہتا تھا اؤ کبھی آؤ چوک مجھے یہ طریقہ تھیں کہ عطا	کیا تھا وہ سالار ملک ملک جسے فضل و تقویٰ تھا سنگا سکا تا تھا انکو علم و ادب وہ سب حاجت کر تھنا و غنی بھی وہ افکار زمان زمین جو پہنچا و سلطان کو نیکے حال ملکوتی بات کا شہ کئے نام آئے بہنوئے جدا اس تکی ایک جھن بھی بولیا علی حسین حسن جو ہوتا تھا قوم میں باوقا باین خلق و امیر شل اختیار جو ہوتا خوب سو کو کھین اتھے معنیدل شہسپا طوار بہر حال ہر وقت وہ جگتی ہوا تھا شفقت میں سبکا پیر لکھا ہوں کہیں کو تک شریعت بھوت اپنو کرنا تھا لطف دم کہ یکدن ہمنشہ کے بھرے کئے نہ آیت چھینے کے اترے تے دکھا یا بہت وقت لگ گیا بھی خدام ہو کا تھا انکی سوا یہ خصلت کے حدیث سستی ایچدا	یہ تقسیم اوقات ہی مثل سب ارباب دانش کشین اختیار بخشتا تھا سبکو بقدر مواد کسی کو تھی سب باز یاد بھی ہو کہ پہنچا و حاضر نے غائبین کہ وہ اپنی حاجت کو کہنا سکے بروز قیامت بفضل و کرم اتھے طالبان خیر دین کے طرف خیر کے سبکو تھے رہتا کہ دنیا و عقبی میں اوند کام نہ نفرت کی کوئی بات کرتا تھا وہ سالار دین سبکے اطوار کو کرے تا انکوئی شکستن اختیار کہ ہو خلق کے خیر خواہی سے سب احوال میں خلق کے تمام بہت مختصر کر کو بولیا ہوں میں اتھا خجید و غایت ای نیکد بروایت میں دیکھا ہوں میں یو برس آٹھ یا نو کی ای پیر مہر اؤ بی بی کو کھیل اؤ دیکھا لگا تو کرتا تھا صلح شہ درمیا غلامان کتین اوج دیتا تھا	رکھا تھیں حصہ اپنے بدل یہ حصہ میں کرتا تھا وہ شہر بار جو اس کن تھا فیض معارف و عباد کسی کو بھی کیا حاجت و کونو بھی کہتا تھا ہر مُصاحب کتین کہ بولونم ایسے کی حاجت تھے خدا اسکا بہت کھیلکا قدم سب اصحاب صل سکے دن رین بھی جب کے کھیل سے ہوتے جدا نکرتا تھا اپنے ایسا کلام بہت سبکی تالیف چھتا تھا بھی دریافت کرتا تھا لطف بدی کو کرے سا قسط الاعتبار اتھا افضل الناس وہ اُس کئے اتھا حسن اخلاق خیر الانام ستول اتھی ہر حدیث ناسکین مدار شہنشاہ کا ازواج و حور سات بہت نازا نکا تھا تا تھا اؤ تھی اس وقت پر عایشہ کی عمر شہنشاہ کرا سرا اپنا تھے رتے جب آپ میں بی بی جو کچھ آپ کھاتا اؤ پیتا تھا
---	--	---	---

در صفت پاسبان عہد و صل رحم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم			
بھی کرتا تھا شہر عہد اپنا جتن نہ آتا نے تین دن لگ مان خیر کج جان لگ اتھے اقربا بدل اس کے خاطر کے اونا مدد	نکھتا کوئی اس میں سے کین اتھا تین دن و شہر کن کان بہت آپ کو کرتا تھا لطف عطا دیا چھوڑا شیریں کتین چھ بزار	کہا شاہ کو ایک شخص کو روز بہت پہنچا پوچھتا تھا پیا حلیہ کا کرتا تھا اگر تم بھوت یہ خصلت کے حدیث سستی ایچدا	تو نہ پہنچا جان میں یا سب سے لغو روز سول انکو کرتا تھا بے شمار بھی دیتا تھا اسکو انعام بھوت مجھے سارے بھان سوا زاد کر
در صفت عدل و صدق و امانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم			
اتھا عدل و صدق و امانت	شہنشاہ مشہور کے کئے	رکھے تھے عہد سارے کلام	نبوت کے اول میں کلام

کہ ایک کدنی مکین یحییٰ	کہا حق سے درگاہ بستی	چکاتے تھے عاکر شہنشاہ کے گھر	بھی اُس وقت لڑتے اسے او اگر
کہ عاجز بنو لوح و قلم تھوڑے	ٹٹا ایسے عادل کی کوئی کیا کر	دیو و دوجائی کو نصف اختر	نہ طفل میں بتایا چھ لکھتے تھے
اس اخلاق جو تھوڑے سے بکرتی	خدا یا یہ صفات کھدے تھے	بجز وحی کرنا تھا ایک بات	اتھا شاہ سب حال جن کی سنا

در صفت فکنت و قار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں کوئی کر کہوں اس کے آداب کو	رہتا شاہ سیمین بہت داب	نہ کچھ اُسنیں ہوتا تھا شور و ہوا	اتھی مجلس اسکی بہت باوقار
خوش وادب تھے سب بہرہ	نہ آواز کرتا وہاں کوئی بلند	سنگل خوب صفات جو بھیر بھیر	اوی جلس عجیب نور و نور تھی
مجھے اپنی نیرت پور کھدے	اوی جلس کے تھوڑے ساوی واکر	نہ کوئی عیب جینی اُپر نہ دھر	نہ کوئی وہاں کسی غیبت کرے

در صفت زہد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہی ملک ملکوت کے فخر	کیا وحی ہون سکے پروردگار	بیان کیا طاقت مجھی کہاں	میں کیا رسکون نہ بہت کامیاب
کہوں کان ترے حکم میں مجھ کو	اگر میں تیری شاہی اُپر	توہ نہ پوچھ یا سلطنت قبول	کیا تجھ کو تختہ قرین الیٰ بنو
میں میں تیرے ہی مانی	یہ ہے تجھے ناکار گاہی	خراستہ تیرا یاں آئیگی سب ایل	بجائے ان کے قاتل گاہی بھل
میں نے تیرے ساتھ جو کچھ نہیں	مجھے دولت و ملک کا نہیں	میرزا دل میں ہے خیر کا نہیں	کہا شاہ عالم مجھے فخر میں
میں میں تو دل صبر میں بجاؤں گا	کہوں گا ترے شکر کچھ کھاؤں گا	بھر باہریت کر دیکر نہ بھکا	اچھون کا نہیں ہی صاحب کبریا
وہم زود و تیز را او نامدار	فقیران کو بخشیا ہزار ہزار	اگر ہر دو عالم اتھا اسکا رام	نہ کھلا کچھ بیٹ بھیر کھلام
تھے کتر ہو دی کیوں کے گرو	ایا جی شہنشاہ مجھی کے رو	بھی کرے وگاوان کی بھلا قدر	وہاں تھوڑے جہت بخش کر
میں دل سو دنیا کی خواہش نکال	— (○) —	— (○) —	تھوڑے جہت بخش کر

در صفت تواضع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اچھے طفل باذن اچھے غلام	اول آپ کرنا تھا سب کو سلام	کہی اُس سے عاجز قلم نور بان	نہا جس میں کا کہوں کیا بیان
خود کے سنگ و لکھانا اتھا	اپے اونت کا چارہ بھانا اتھا	بھی سنا آئے سب وہ دینا	اپے سب سے کتر کرنا تھا اتھا
تھا کرتا اس کے ساتھ نہ ہوتا سلام	خود اپنے خدایتان اوقام	مناعی لانا اس با تھن	بھی گستاخا آتا اس با تھن
کے ذبح کرے کو دیکھ کر	معاویہ حکم نہ مجھ دھر	میں جان سے جا کر ای نیکدہ	اتھا بیان میں ان مینا کے تھ
کیا و عطر کے کتیرا کتیرا	خیر سے کتیرا سرور دل فروز	ایا اپنے ذوق میں کتیرا کتیرا	وہاں سب کو بانٹ کے کامان نام
جگا بیٹھنے کی نہ پایا جہت	نہا وقت کے کتیرا کتیرا	بھرا اُن کے کتیرا کتیرا	اتھے کتیرا کتیرا کتیرا
شبابی سے گول لکڑا میں حدر	وہ سالار و تھوڑے کتیرا	زمین پر گیا تھوڑے کتیرا	نہا چار آخر وہ تھوڑے کتیرا
تھا اُس سے پر وہ تھوڑے	وہ تھوڑے سے اور کتیرا	کہ تھوڑے کے اوپر تھوڑے	دیا چھینک اُس کے طرف تھوڑے
کیا میں گھبرا تھوڑے اُپر	تھا چھتا مجھے تھوڑے نامو	کہ میں اسکی خدمت کیا دس	کہا تھوڑے خاص کتیرا
نہ کہتا کہ کیوں تھوڑے میں	بھی جو کام کرنا تھا اسکا میں	نہ کچھ حرف اُپر اُس کے دھرتا	میں جس کام کو کہے کرتا اتھا
مجھے کتیرا کتیرا	— (○) —	— (○) —	تھوڑے سانس تھوڑے کتیرا



ہیں گھٹتا ہوں بابہ یومین
سورہ اعلام دین بعضے ایکنم
کہ وہ شاہ نور لوگ جی سکے
یون لوہر برہستی نہقال
نہی عایشہ بد سخن سب کئے
ہی دسی ہائے تین ہا
عہ نعمان کہ تون کی بارشیں
سہلے لکھتے ہستو ادنی گھو
دکھایا کبھی گشت حلوئی کا
کہا میں کہا پھر سے باادب
بھی مروی یون عایشہ سے ہر ہا
کہا ابن عباس لار دین
خبر میں ہی یون دو سر ایک روز
کہے بھوک سے بھارا میں ہم
وہ انصاری گھر فتح تھا اٹھان
گیا آب شیرین کے لانے بدل
کے گرامی تراب کوئی نہیں
بھی جلدی سستی فوج بکرا کیا
کہا تب قسم سے کہ بی ہنعمیم
ہلا ایک رو تیکا کرادمان
کہا جابر اسدن کے مشہد میں
تو بند تھا پھر رشک کے ابر
اتھے شاہ کو نین روح الامیں
ہیں شبے آں محمد کے گھر
کہ ہشت میں لایا وہ سر کتین
کہا میں کو رب ارض ستیا
سو اتنے میں آیا سرفیل اتر
ہیں تھے خزان بارض سما
کیا ہی بھی یون حکم رہتین

کروں کے عاوار کا نگ بیان
رکھے ہیں زواید سن انکا نام
رہتے بھوک سے ذیہ حبیب
کہ وہ شاہ دین اور سب کے آل
کہ ازواج حضرت کے ہر گھر
مگر یہ کہ انصاریاں شاہ
دیکھا اس شہنشاہ عالم کتین
کے بھوک کو اپنے نامسودہ
اے بس تھا عشق رحمان کا
نہیں جھانٹتے تھے قلم کو تب
کہ جب شاہ کو نین پایا وفات
کیا جب سفر سو گندو برین
بہر گھر سے نکلا شہد و لفر
کہا تراب سرور خدای قسم
اتھی عورت اُسکی سو اتنی وہاں
سو اتنے میں آیا وہ یار یوں
کہ آئے نے ہمارے گھر کتین
بکا اسکتین شہسپ کے لگیا
کہ یو جھپکا اس سے خدا ہی
کہا کچھ بھی سالن مٹی شاہ جانا
بہشت وشت تھا ہونے کتین
صبح میں بہا خبر لے نامور
تھے انوار داسرا میں بہ مقرب
یہ سترہ آکا کہ نبوت بھر
کہا تب وہ روح ستر کتین
سنا جب ترے حال کا مجرا
کہا حق سنا جو کہا سہر
کلیدی کو ہاتھ پرے خدا
کہ بھرا تیرے رہو ہر کہین

وہ عاوار سار عبادات ہیں
روایت ہی یون ابن عباس
نہ لکھا تھا انکو عذرات کا
نہ کھائے کبھی بیت بھر تین روز
سنگتی نہتی آگ یک مہم
کبھی چھپتے تھے کرمان کا دود
گدرا تھا اسکو یوں سب
اتھ لہا ہی نہ دیکھا ہون تین
یو جھاسہل کوئی یون خلاف
کہا میں دیکھ میں اس زمان
نکھا کچھ تب اسوقت میر کئے
تھا قرض اس اربیت بنام جو
لیا رہ میں بکر فاروق ستر
مجھے بھی ہی بھوک لگی ہی جار
یو جھاشاہ اسکو کہا ہی فلان
کہا شکر مولا کہ ہی عید آج
لے آیا وہ یک شاخ خرکی تب
تا دل کیا شاہ یاران سنگات
جھی جا رہا یوں کہ سرور مرا
کہے کچھ نہیں غیر غل لے امام
حدیثان بہت یون اپن جھانے
جھی ہی ابن عباس کے شہر
کہا شاہ جبریل نبوہ بیان
نہ پوری کیا لگ یہ بائیں شب
کہ آیا ہوا حکم کرتا راب
سرفیل کے تین کیا حکم تب
ترے حال بفضل کیا ہی حق
کیا اسطرح حکم قطعی مجھے
کروں سجادان جوین ہر بہ

بھرے آسمین کی سعادت ہیں
تو رکھ دین یاد اپنے بہات کو
نکھا انکو اندوہ بہات کا
کیا تا وفات او شہر و لفر
تھا بانی و چرا سجدوں کا طعام
پلا تے تھے ہم شکر شکر دود
تو نہ بھوک کا سب جو راجب
کہ لکھا کبھی صاف روق کتین
رہا میں شہسپ کے اتھے صاف
ما سے بھوکتے ہو پکھتے فلان
مگر نیم ہا نہ جو گھر سے
تھی بکر نبوہ دی کن ہی گرو
کہا جابر کھلے ہیں ہم کا بیکو
جھلات یک انصاری کن باوہا
کہے او کہ ای سرور انو جان
میر سر پر ہی کرمت کا تاج
اتھا اس اربیت و لفر و طبت
بھو شیر و لرب سب خود ہا
پکڑتا تھا یاد بولت ستر
کہا شاہ مڑک ہی لغم الامام
کہ جب بھوک لگتی اتھی شاہ کو
کہ کیت روز کوہ صفا کے ابر
قسم اسکی جو تھو کو بیجا بیان
جو ارجح یک عید شہسپ
کہ ہو قیامت کا اظہار اب
کہ او سے تراب س جلدی اب
مجھے تیری زہمت میں کھاتی
کہ دیون و کلیل کتین میں
نہر جرد یا قوت و زوہا سب

وہ سب کو چلاؤں ترسائے
وگر چاہے توای نبی الانام
کہا شاہ تب یہ سخن تین بار
ہارے بجائے غور سے کلفظ
خدا ہی خدا بندہ سو مصطفیٰ
خداوند در ہر مقام بلند
جو معراج تھا اسکا والا مقام
بھی کہتا تھا وہ شاہ عالی جناب
تھا کہ میں جگہ شہر باکمال
کہا میں غروان کہ ہم سات تن
سنتی کچھ غذا اسکو شام و صبح
بھی فتح جب شاہ ملک نصیر
ترقی ہوئی اسکو توکان کو تب
وہ فقر اسکا سب اختیار تھا
تھا ایک بد بخت باطن تباہ
اگر توفیق قدرت اُسے بر نعم
پیرائے شتابی اُسے دار پر
دیابانت عربان کو وہ نامداد
وہ فقر تنہا کا محبوب تھا
خصوصاً بٹول اور حسن حسین
جب آیات تحیر پائے نزول
خصوصاً خلافت شاہی تاج
کبھی بہر تعلیم وہ مقتدا
سنو ہر نقد دیتا بھی تھا گاہ گاہ
بھی اُت کر شاوکیا بد حرف
ہیں بس ابن آدم کو لے کینک
لکے دو سرائلت دم واسطے
بھی ثابت ہوئی ہر خبر سب کئے

بجلاؤں جو تون کہے باتیں
تو رہ فقر ہو ر بندگی میں نام
بنی ہوں ہو ر بندہ حق گزار
کہ ہی بندگی کا شرف کس قدر
عبودت میں اس کے نہیں دوسرا
اُسے اس لقب سے کیا ارجمند
لیا اس لقب بھی دکان گناہم
کہ بولوں مجھے عبدہ ک خطاب
بھی ہجرت کے بعد تاجار سال
اتھے ابتدا میں وہ سالار کن
مگر پتے نیکر کے ای نامور
جموی اس کے بیان کو جو شیر
خصوصاً کس فتح کے کو جب
نہ ہرگز وہ زہد اضطراری تھا
اتھی فقرہ میں اسکو فی الجارہ
تو کھانا اُنے اسکو بد میں دم
سے مرے میں اُسے خوار کر
سنو ان شراؤں کے ہزار
جنت اسکی خاطر کا مرعوب تھا
اتھے فقر اور زہد کے نور میں
کے اسکو دنیا کو کج کر قبول
دئے فقر کو اس کے پورا رواج
دیا نفقہ ازواج کو سال کا
وگر نقد تھے زہد میں سال و ماہ
کہ میں ابن آدم بھر کوئی طرف
کہ قائم بکھیں پشت کو اس کے نیک
رکھے تین اثلث دم واسطے
کہ کھاتا ہی مومن میں غمیری
کہ مومن نہ کھانے پونہ ہر صوم

اگر چاہتا ہی تو اسے باوقار
اشارہ کیا شاہ طرف جبریل
نبوت مجھے پس ہے ہو بندگی
خدا جو ایک وہن ہو بندگی
ہیں اس صفت میں جو چین کے کل
کیا اسکو دھوکہ دل شاد جب
تھا جویت سال اسکو بھی
سمجھتے میں اسکو کھان ہی فکر
تھا عسرت و فقر تیرے و ضرر
ہمارے پو تو حق سخت تخلف تب
لبان پھٹ گئے تھے ہمارے نام
ہوا اس کے بعد از فقر تھا جھوٹ
ولیکن وہ سالار عالی گھر
جو بولیں گاہ وہ فقر تھا اضطرار
کہا ایک دن وہ سنی الادب
یہ سن بات مغرب کے عالم نام
سخن اسکا ہی ابن عربی غنیت
ہزاران دینار و درہم دیا
بھی تھے اس کے جواہر منیت کرام
بھی سب اس کے ازواج عالی تبار
بھی اس کے تھے محل اصحاب تھے
بھی اصحاب صفہ و غیرہ سرفراز
وہ کرتے تھے خرچ اسکو در حق
غرض اس شہنشاہ روشن ضمیر
زبون ہتر اپنے بیت سون
اگر نفس غالب ہو اُس ابر
بہنچی جو فقر اکیسین یہ بات
جو کا فوری بھرتی سا اندر پنا
جو کا فوری ہو گیا کہ ناچ و میس

تو بیغمیری ساتھ ہوتا جدار
تواضع کرای سرو و عدیل
مجھے بندگی سے ہی نت زندگی
انرا اس سخن پہنچ کینے شک
میان اور وہاں کیا ملک اسل
کیا اس لقب اُسے یاوت تب
کہا دینا کا قحی الی عسرت
میں کرتا ہوں اب اس کے کھانچا کو
بہت سہ اور اس کے یاران ابر
گذرنے تھے فاقے نے روز و شب
تھا اندوہ و کرب سے نہ ہو کام
اسیران بطمرد و عوا جھوٹ
تھا کشور فقر کا تاج در
تو ہی واجب القتل وہ ناچار
کہ زہد اسکا تھا اضطرار بھی
دئے قتل کا حکم تب لا کلام
مگر میں پراختا سیر اور حدیث
غریبان کو فاقے سے بے غم کیا
تھا فقر میں انکو عالی مقام
اتھے فقر ہو ر زہد میں نامدار
سدا فقر میں بے خور و خواب تھے
اتھے فقر میں مقتدا ہی طریق
تھا عائنہ کو سون پرستی
تھا فقر اور زہد میں بے نظیر
ہی دُری خبر کوں اس را کوں
تو ثلث بیت کیم اسکا کھانے سے
تو وصو تا وہ فن طبابت بات
اس ارشاد کے راز کا سن پنا



در بیان آن چیزها که بخوردن سرور و همدوسر اصلی اللہ علیہ والہ وسلم مشرف کردیدہ

سُن ای بجای سرور کو شام و صبح خو کھاتے تھے اہل ہرینہ سگل غذا اس شہنشاہ کا سال و ماہ بھی کھاتی وہ شہد و شیریں دوہ ہفت ہفت وقت حق و حق بہم شہد و ستون کو عثمان کسر کہ جیسا عثمان بار و گسر وہ مانی جب اتری ہی چو سستی بھی کھایا فرید وہ امام مہم ہی ہندی میں نام کھانہ شیریں پکاتے ہیں نہ م کے آتے سستی جو کھاتے تھے خادمہ شاہ کے کے ملک و سب اس کے گھر ایک دن کے ای جو زادے سو پہر کلام لئی پیش کر خو کا آتا نے یکار کر کھی ان کے نزدیک لا بھی کھایا ہی لم او سرین الانام تناول کیا گوشت بکر کھا شاہ پھر کھا کھا گوشت شہک و پسند سوائے میں آیا وہ لار وین کہا شاہ دے محکوم کا پھر کہا و مجھے پھر او دوسرا اگر تو دیتا مجھے یہ جواب پھر اس کے رغبت سے جتنا ہنال کہ کاٹی بھی ایک روز بکر اُٹنے کسی کچھ نہ کھ کھا باقی رہا کہ جانوں اسے پہچن دل نشین بھی آیا ہی یون در حدیث شریف	تغذی تھا کوئی کھانے پر وہی نوش کرنا تھا وہ نول اتھان جو گہن بھی گاہ گاہ اتھا محوت و نول پر اسکا پیا وہ سرور کے سفر پر تھے کچھ وہ بیچ سالار عالم کے گھر بہر دو چیز کھی ساتھ سرور گھر کہا اپنے یاران کو وہ جگہ تھی اتھا اس کے او اٹھ لے اٹھا بہر تعریف ہوتی تھی اس پر بر زیر طمع کھوای کب پتی اتھ تخت پر اس نول ماہ کے کے کھوای مادر و لغز نہ خواہش کر تھیکہ نصیغ طعام بھی ڈالی سے ایک کا ندھی کبھی آنکھای بوت ہی بغذا اتھا گوشت اس کن الطعام دلیکن نہ ہر روز بل گاہ گاہ کہا یون انور افع ار جند کہا کیا ہی بہدین کہا ای امین دیا اس کو تب شاہ ہر دوسرا کہا میں تب ای شاہ ہر دوسرا تو دیتا مجھے تو کچھ عجیب وہ تھے بیوہ کو نہر میں ال دھی بیچ کھ کھا ہر گھر منے گر کھ گردن شہے ہی حیا کہ ہی گوشت گردن کا جو گرین کہ گدیان کو کھایا نہیں وہ شریف	تکلف میں کھاتا گرم جوش نین کرنا ہوتا تھی تفصیل کبھی تانا بھوک خڑے پر بھی کھایا ہی حر کتین شہاب بھی آیا ہی یون در حدیث و گسر تناول کیا اس کو وہ ار جند دعا کر برکت کی وہ با کمال کہ وہ نوش اُسے ہی بہر جلا و شہی وہ بہرے کہ آئے کے کھر بنا بھی کھایا ہی سرور وزیر کین کے بعض کون گوشت کو دیکھ وال امام حنفی وہ شہ پاک ذات ہما کے لے تو کچھ وہ طعام کہے تب اسے حد بار دگر بچھے ڈالی زہتوں کا تیل اس بھر کہ سالار کے منکوب جانا اتھا بھی نولیا کہ ہی گوشت شہاب کہا یون کہ گرا ناکتا حق میں کہ ایک روز بکر کے کین کاتین مجھے کوئی بھیجنا تھا بکر کین کہا لا دے مجھ کو پھر اسکا پھر نہین کرے کین مگر وہ پھر یہی قصہ گذر یا ہی بانو غبت اتھا مرغوب اس گوشت کو دن اُسے نول بھیجا شاہ دوسرا کہ بھیجوں اس شاہ عالم کین بھی نولیا ہی وہ خلق کا تیر کہ ہر وہ مشائستہ ہی ہر شہاب	جو پانا اتھا اس کو کھاتا نوش تو س شوق سے یاد کھ کھو کبھی دو دو پرے گرمی بہر بہت کھ کھ جتنا تھا او بار کہ تھا پیر بھوت اسکا مکے پر بھی دوسری خبر تو کین حق و پسند رکھا اس کو چلے پونا ندھن ال نخیں اسکا فاس کے نام ہی پکاتے اسے گوشت میں تھا حدیثوں میں بہت پایا ہو نہیں پکاتے اسے شہر وین ال لے فرزند عباس و جعفر کو ستا کہ مرغوب تھا نہر وین الانام تو البتہ اب اس کو تیار کر بھی فلفل مصالح کین گوشت کر بہت پایا کھ کھاتا اتھا بدنیا و غنی طعامان کا شاہ کھلاتا مجھے روز و شب کین پکاتا اتھا دیک میں کین اُسے دیک میں ب پکایا ہو نہیں دیا میں لجا اس کو کچھ دوسر کہا اس کو مرد کہ ای گھر شہنشاہ اس کو کہا ہی بہر جند خبر سے شہاب کو بہت زبیر کہ بکر کے سستی تیرے ہما کھلا کہا سرور دیک میں اس دم کین کہ ہی نشت کا گوشت بھی بہتر کھایا اسے اس لے تو جیب
---	--	---	---



بھی ارشاد وہ یوں کیا ہر کسے تو جائز ہی کرنا چھوڑی جدا کھین حکو دھنی من شو کا باب وہ سالار کھایا ہی دیکھا ہون بھی دریا سے ماہی وکی جانور تھا لٹا اُسے طرف سے چوکن ولیکن بچا یا ہوا جو کے سات میں کرنا ہون نقصین اُسکی آب بھی کھایا ہے خر کے کا کھو چیر اتھی خر کے کے پر اُسکی چاہ وہ انگوڑ کے دانے کھانا تھا سویک من پودو سیر طرف سراسر غلط بوج اُسکا شمار	نہیں کاتا تھا چھوڑی اُسے مگر ہنو مینکا کوئی نکرا ترا بھی کھایا قدید وہ مٹی جتا بھی خم و جنازی و مرغی کتین بھی کھایا ہی وہ گوشت از گوشت اتھا بھوت پیا رہا کد و ابر چندر بھی کھایا ہی پالذات بھی کھایا ہی بسر و مرق و طب رطب کو کھین پتہ کجی لای گسینر بھی لکڑی و خر کو کھایا ہی شاہ	وہ سالار و انون کرنا جدا چھوڑی کہ بہ طور ہی فارس کا بھی کھایا کجی کے دلیان تین سفر ہو حفر بن یہیں بات کو احادیث اس بات پرین گوہ کہ کہتے تھے عرب سب عرب کہے بہ سخن شافعی تمام بھی کھایا ہی وہ سرور دین تیر پکے خرے کا نام ہیکھا خر ہی نام اُسکا ہین یو کھال	روایت ہی جو ہار پر گوشت تھا نہ کا تو تم اُس گوشت کو جو بچا بھی کھایا ہی شہر بران تین بھی کھایا ہی وہ اونت کے گوشت کو بھی خر گوشت کا گوشت کھایا ہی خصوص اُس سے جو تھا عظیم ہی حبت کد و سنت ای نیکام وہی وہ کھایا ہی اوشیر اے ہر کے کجی کجی ہر بھی کھایا ہی وہ امام اجل دان مبارک کو خوشہ لگا شہر کے کھین تین ہی تین بہ تعداد کا کجی کجی اعرت بار
<p>فایدہ</p> <p>ہی نمون غلط اُسکا بہر</p> <p>اناول کئے تھے سو وہ پاکدام</p>			

<p>در بیان آمیختن خیر الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام طعاما با چیز دیگر و دیگر احکام</p>			
نہ اس شہر کا جان تو قرآن جاو نہ کھانا تھا وہ قسم کا وہ طعام اگر من کو بھاتا تو کھانا تھا کبھی لکڑی ساخہ کھانا کجور کبھی جو کے نان ساخہ کھانا کجور بل ہکو کہ کھانا تھا نوش جان	کہ یو لایا ہی روٹیا کجی تہا عمل کا ایک نوع پر تھا ہدم وگرین تو وہ ہاتھ تھا تھا ہوین دونو نامعذل بالفو کہ باروی جو او خر ماچو کہ باروی جو او خر ماچو	برکت ہو گی تہا اسمن زیاد نہ رکھتا تھا کھانے آر کچھ وہ کبھی روٹی کھانا تھا گوشت کبھی خر کھانا تھا اسکے کستا مدینے کا جب یو کھانا تھا بار	بہ بات اُن اس شہر کا نہ کھانا تھا قرآنیش او غیر سب کبھی ساخہ ہر کے کی نیکدات وہ اُسکی گرمی کے کچھ صفات نہ کھانا تھا ہر مہر وہ شہر بار کہ اسباب صحت کا ہی بہر نشان

<p>در بیان کیفیت خوردن آنحضرت طعام راضی اللہ علیہ والہ وسلم وادائی</p>			
ہی اجماع اسبات اوپر کہ شہ بھی کھانا تھا او تین کجی شہر نہ کجی کھانے انگلیان چو کس بھی یو لایا کہ لقمہ و ریزہ اگر بھی ہی ایسی سیرتی ہی بہر ملو مبادا کجی کسکین شہر بھا کھانے کے وقت لایا کجیات نہیہ دونوں پاوان کجی لایا	شروع کرنا کھانے کو بسم اللہ کہ بہر خضر و منصر بہ بات مان دونوں سے نکلی کو کر تابد اگرے تو کھانا اُسے سر سیر کہ کھایا ہی معمول سے کچھ زیاد اتھینکا وہ غلت کجی شہر وہ سالار کو تین کرنا تھا بات دیا اکر و شہر ہی بہر خضر	بھی اُسے سنی لپے کھانا تھا کبھی پانچ انگلیان کھایا ہی شاہ بھی کھانا تھا ہنو بچو کجی کبھی بیت بھر کر کھایا طعام بھی جب قوم کے کھانا تھا تھل بھی انت کو یو لایا وہ شاہ انام بھی جلد وہ سرور کا وقت طعام کہا اُسے وہ امام الہدی	سہون کو بہر کجی کھانا تھا بنادر کجی اسبات کتین نگاہ ولیکن حذیان ہن کے معیض مگر گاہ کہ یاد رکھی بہ کلام تو آخر کو کھانا تھا ای ایل دل کہ آخر اُسے کجی بہر طعام اتھا اسطرح کجی بہر کلام نہ کھانا ہون ہر کر تین کجی

<p>همی در سری حایت اسطوح انام کعبه اهل تحقیق بجان به بیان فرشتی جیستنا من بنون در عالمون شایه به خبر کعبه بعضی کعبه سی به مراد سمرانوی برقیه کعبه شاه کعبه حقیقی که جیستو نرم و کسیرم</p>	<p>مین میجو کجا چون بنده میجو مرادان حدیثون که یونین کجا کعبه شوق کجا کجا کجا کجا بی محمول ظاهر که تکیه ابر که یک شوق یونین که کعبه شوق نگیا کجا کجا کجا کجا کجا نه جبار و سرکش یونین مستقیم نمیکنی کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>نگیا تا یونین چون جگر کجا کجا نمین بنیستنا یونین کجا کجا هی جلسه مراد سلیم سرسری نگیا یونین که تکیه ابر خبری که مراد سلیم سرسری نگیا یونین که تکیه ابر و سرکش یونین حکم بی خبر زین بر نور کجا کجا کجا کجا</p>	<p>نگیا تا یونین که تکیه ابر و زانین بر پا کجا کجا کجا نمین کجا کجا کجا کجا کجا بی مراد کجا کجا کجا کجا کعبه بی خبر کجا کجا کجا نگیا یونین که تکیه ابر و سرکش یونین حکم بی خبر زین بر نور کجا کجا کجا کجا</p>
---	---	--	---

<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>
--	--	--	--

<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>
--	--	--	--

<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>	<p>در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم</p>
--	--	--	--



<p>اٹھا اسکے اوڑھ لیا بھی ہو نہ تھا اسیوای تھی شہنا ہی لازم کرین سب کیا شاہ پون حضور کے چہ پہنکاتین شہر کا سکا تھا عرض یہ رہا بان بادہ بھی تھا صوف کا شاہ کو شہنشاہ اوڑھ لیا تھا کہ لائی ہر عایشہ ایک روز کہ دوڑے تھے ملک میں بہنچا اس تجلی اول کاموں کہ کہتے ہیں لنگی و چادرتین اٹھا رفوہ دیا کا کہ بہ تمیز کئی آپنے جی میں جاگا اُسے لوٹا کر نصیان کو تھوٹی شفا وے آہن تھے بہت اسی سنگ تو ہرگز چرسے میں ہن استین کہ ہوتا تھا کھر کھرت اُسے چرھاتا تھا ملک کو بچھے لے کہا ایک صحابی کہ کیر و زمین نہی بھوت کو تہا لائی دراز و لیکن یوں آیا ہی دیک خبر بھی ہوئی ہو بندہ اٹھا گاہ گاہ سہارک دونوں اپنے غنائان ہی یوں بانڈیں حفاظت نام کے ہیں بہ تحقیق اہل خبر و کرتین تو بیان تھے ای امید کہ اور ایک کہ اٹھا سر کو پا اُسے ڈالنا اپنے سین پر</p>	<p>بھی بیٹا پیرا بن اُڑھ خطاب بھی ہنای وہ شاہ کہنے سہا دراز ہی تھی لنگ کی اسی یوں ہی قبول صیون کہ پیا اوتین چھ گرو اسی چادر کا تھا طول وہ چادر بنی تھی سیہ پشم نو جہا عورت کے آتے تھے جب روایت کیا اشعری یوں بسوز بھی شہر کہ تھے یک چادر و پتر ہیں دیکھے یکا پدنی رات کو یہ تھے کی معنی کو کہتا ہونین کہ بیان کہ بھی روبروی پتر لئی جہان اپنے اسماء سے بطانی دہانی کہتیں خون دوا اٹھا خوب اسکا تماش اورنگ وضو کا کیا قصد جب دین پنیا کوئی لنگی کتین شاہ نے وراز اسکو رکھتا تھا و برو کبھی چھوڑ دیا تھا استین بھی پکڑی وہ سرو کی ای مانیا رہ شکل اسی آئی کہیں نظر کبھی صرف دستار بند تھا شاہ بھی شہر کتین چھوڑتا ہے عربی میں تنہیک ہی حکام نام اٹھا فکے وقت تو پل سکے بھی تھی شاہ کو ایک تو بی مفید خبر یوں آیا ہی تھی شہنا</p>	<p>بیک چادر و لنگ مٹو اُپر بھی ہنای گتھان وہ دین پنا دراز سکا دامن اٹھا سا توک بھی پھرتے میں حلائی سعید دو و نیم گز عرض تھا کہ قبول کجا و نیکی نکھان تھے سب و ہی عرض طول اسکا تھا کھنگا اُسے اوڑھ کر اوتھہ سر فران کہی اُس میں مرگی شہ عرش تخت کہ تھے سب ہریان مللار یوں نٹھا جانہ و اللہ کے حفظ کہ تھا چاک سیب کا و بیج تھا وہ عایشہ پاس ای نیکوت وہ جیسے کو وھو تھی وہ خوش اُسے ایک جیبہ وقت سفر کہ کرتا تھا کسکے ہر کورد بھی بیک شخص کو جلد شہا سے حدیثا مین بہ بات دیکھا ہون لگتا تھا اسکو وہ ناسور تین ہر نبوت چھیا خوب تھا کر اس بات کو جان دل سے قبول وہ کیوں کہ لپٹا شو معلومین ترایان میں وہ سر و زور کہ گردن پر لپٹا تھا پکڑی پھیر تھی پکڑی لپکے تب سر اُپر رکھا تھا وہ سرو کا بیک نام وے رتبہ جہان تھے سر اُپر</p>	<p>کیا اکتفا اکثر اذرا ہسبر بھی ہنای پکڑی کو کوشا اٹھی استین اسی پھینچے تلک کیا پائے جامہ کنن شہ خرید اٹھا چار گز لنگی کا طول تھی بیک چادر اسی محل لقب بھی تھی ایک چادر ہری نزد شا بھی عیدین و جمعہ کی کرنا نماز چادر اوڑھ لگی کہ تھے ہر وقت کہے جابروا بن ملازب بھی یوں اٹھا اس پوتہ حلقہ سر خط تھا ایک جیبہ خسروانی سے وہ جیسے ہن پایا ہی سر و وفا ہر نصیان بہت اُسکے آتے تھے خبر ہی کہ تھی گوی نذر کسر وہ جیسے کو پینا جنیب صمد اٹھا دور کا لگا لالا سے بھی بندہ اٹھا ناف پر استین اٹھے گدیان شہر جیسے اُپر گربان اسکے دل پناہات کہیں میں اٹھاسات گز کا طول لپٹا اٹھا شاہ پکڑی کتین کبھی سکو بندہ اٹھا نوپ پر حدیثوں سے ثابت ہی بہ پھیر پڑا خطبہ کے کو جب فتح کر بھی بیک پکڑی تھی نزد شاہ انا نڈا پچھ تھے او تو بیان سر سر لگتا تھا بیل وہ خوش سیر</p>
---	--	---	---

اتھا پیر میں شہ کے دوست ہی پاکیزہ و خوش رو لباس بھی پاکیزہ کپڑے اچھے دوست خبر ہے کہ فرمائے ہیں مصطفیٰ خبر ہے کہ یک شخص کو وہاں	بھی کپڑے سفیدی گراہی گہر پیو تم بشام و سحر وہ لباس نہ ہومیل کا اچھین ڈرہ اثر کراہت سے مومن کے نزدیک خدا دیکھا اسکے کپڑے ہیں میلے تمام	بھی کہتا تھا اگر وہ کل کا امید پناؤ اسے اپنے اچھا کتین ہنوتا تھا میلہ کبھی وہ لباس ہی پاکیزہ رکھتا وہ اپنا لباس کہا تب کہ آیا پناہ ہے تو	کہ وہ لازم اپنے پوکر سے سفید بھی کتین کروا سہین مونی کتین نہ جو کہ گدا را اتھا اسکے پاس بھی تھوڑے پر ماضی رہا لباس کہ کپڑے ان سوا اپنے سے میلے
--	---	--	--

در بیان آن مہادی اخاس نزد پوشیدن لباس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بھی جب بیٹا تھا وہ کپڑے نوا بھی کپڑے کھولے وہ یک ایک پتھر بھی موزوں کتین مٹیہ کر مٹیہ خبر ہے کہ وہ حق تعالیٰ کا دوست جو کامان کہ ناہمو و حسین شرف تصدیق سواں خود کے ایہ وادگر	نوا نام اسکا رکھتا مہین ماردا نہ جلدی وہ کرا تھا مہین میر یون اپنے نعلین وہ مقددا تیا مہین کتین بھوت رکھتا تھا وہ اتھا واسطے اسکے وہ طرف مجھے و قاعت مروت پر	بھی کرا تھا اسوقت یہ دعا کہہ رہے رہو بندہ اتھا پنا کر سیہ پاؤں کے پیچے اول یعنی سیہ جانے کرا شروع بھی فرمان کیا یون اتھ کتین مرے دل میں اسکی محبت تھا	احادیث میں دیکھ یہ دعا کہا مٹیہ کر بیٹو مشوار کون یکالین وہ دوا میں سخی ای نول سہی خوب کامان کوئی ماضی کہ لاوین بجای بہت کتین خبر ہے کہ دنیا کی خواہش اتھا
--	---	--	---

در بیان خاتم سرور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

انگو مٹی تھی سرور کی تپو کی جان اتھا اس گننے کا نقش لے مین لکھا نامہ سالار شان کو جب بھی لکھتے تھے جب بادشاہ انکو یہ بہت تھے وہ انگو مٹی لکھتے جہاں امت میں شرف و فساد سیلماں کی خاتم سے تھی وہ بڑی پہر قہقہ کا طومار ہی بدن باز گنیمہ وہ خاتم کا تھا از عقیق بھی ہے ایک روایت میں ای باخبر	اتھی کم زور مثال بہر بات مان محمد رسول اللہ سن یہ بیان کیا ختم اس مہر سے بہر بات تو فراس سے کرتے تھے خوش غلط پری چوک سیتی بہر بات میں اتھا فتنہ ہر روز دراز دیا و انکیزوں اسکے جانے ہو کر بڑی میں کہتا ہوں اب اصل طومار لکھا ہوں میں تحقیق کراہی فریق کہ بندتا اور شے کو انگشت پر	گنیمہ اتھا اسکا بچے سے بھی تھا اللہ یک سطر و دیگر رسول وہ خاتم تھی بعد اسکے نقا پ وہ خاتم تھی عثمان کے چھ برس تمام اس گنیمے و صند جید کر مگر اس غلط قسم موش و جان مسلط ہوئی دیو و غول غنیمہ بھی سالار عالم کے پاس ہی پسر خبر ہے کہ بندتا تھا از بہر یاد وہ خاتم کے صدقے سے انی ادگر	یہ باتان حدیثان میں بھی محمد تھا سطر سیم کہ قبول وہ کرتے تھے شہنشاہ اسکا پاس خداوت کو اسکے تھا قوت سر وہ خاتم کا ہر گرو سیانین اثر جہاں اسکے جانے سے فتنہ عیا کے آخر عثمان کتین شہنید اتھی روپے کی یک انگو مٹی دگر انگو مٹی پو یک شہنشاہی باو دم مر خاتمہ کر تو ایساں پر
--	--	--	---

در بیان موزعہ آنجناب مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بھی سرور کے تھے وہ شہر دو موزے تھے بھی شہر کراہی شہر سواں انکے تھے چار موز دگر	دیا بیچ جسٹ کا اسے بادشاہ کو دیکھ کیا انکو اسکے نیاز سواں انکے تھے چار موز دگر	اسے بیٹا تھا وہ خیر البشر بہت انکو بیٹا وہ مادی الام احادیث ہی بہت بات خبر	بھی کرا تھا مسیح اسکے اہر پورا نے ہوا آخر جھے وہ تمام
--	--	--	--

در بیان نعلین آنصاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

تھے نعلین اس شاہ کے بے مثال ہی لعلی رگ جان کی گود وال رنگا حن خوبی میں انکے بھی کیا ماہ نوغم سے قابل بھی



وہ جابگیر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر



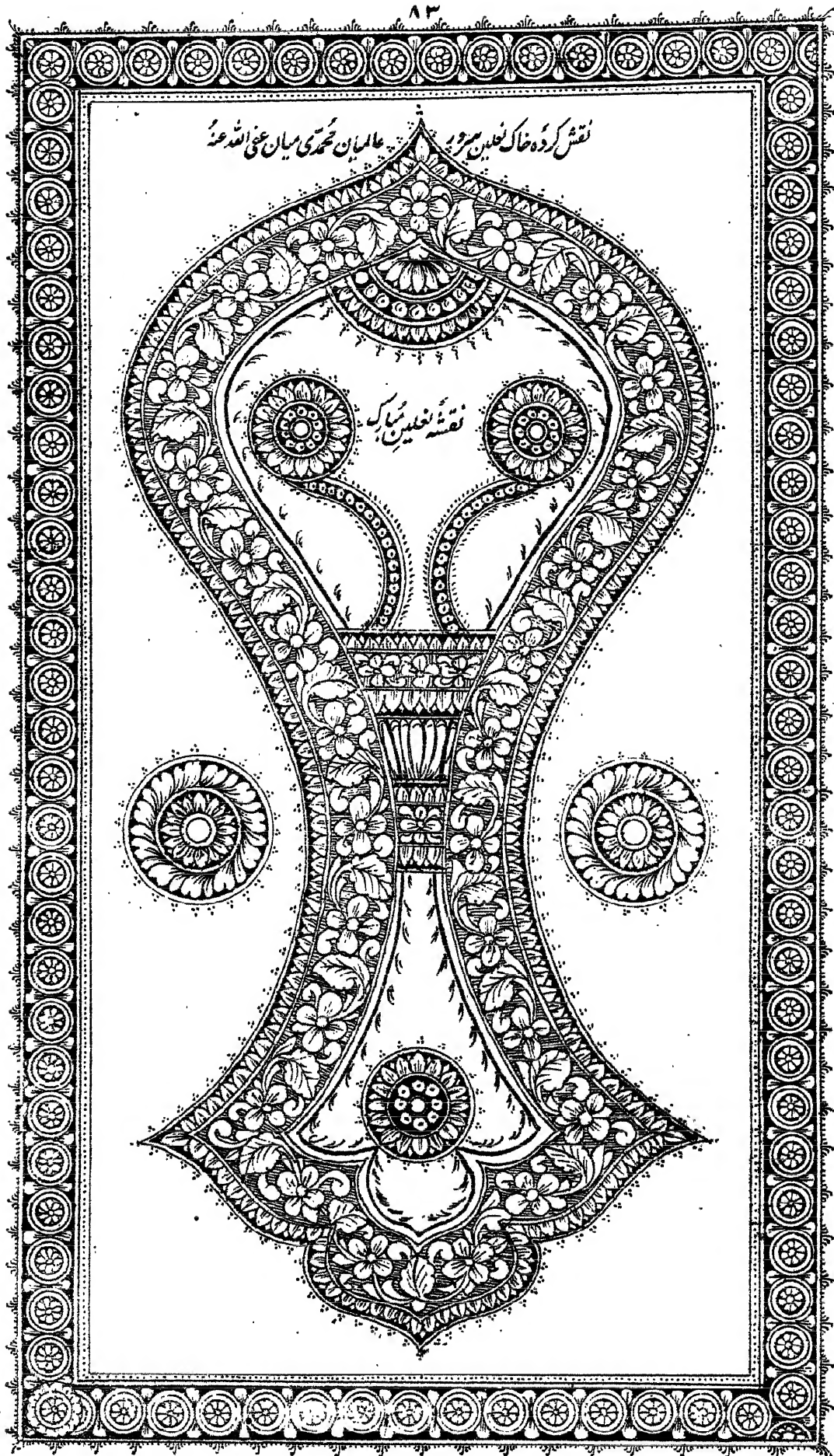
وہ جابگیر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر



وہ جابگیر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

نقش کرده خاک نعلین سرور
عالمیان محمدی میان علی الله عزه

نقشه نعلین مبارک



در بیان کیفیت جلسہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم		
<p>حدیثوں میں آیا ہے جس طرح کبھی احتبا کر کو وہ پاک ذات بدکھنی زبان محسنے احتبا کبھی تکیہ کرتا تھا دیوار اُپر کبھی وہ امام ملک ہو رہا تعب میں جب شاہ آتا تھا</p>	<p>کہ جلسہ سرور کا خطا اس طرح بھی مسجد و گھر میں یا کنگ کہے ہیں بچک مار کر بیٹھنا کبھی حمام پر یاد رکھ یہ خبر اتھا تکیہات تکب اُپر کف دست اپنا پھرتا تھا</p>	<p>کہ مجلس میں جا گئے سکون کبھی احتبا اُسکا تھا ہاتھ سون کبھی ہاندھ پتا دو زانو اُپر کبھی ایک جانب پر تکیہ شاہ کبھی رکھ وہ یک پاؤں سر اُپر یہ سیرت کا حدیثی ای کریم</p>
در بیان مزاح آن زبدۃ اجسام وارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم		
<p>بھی کرتا تھا وہ سرور دین مزاح اُسے ایک دن سرور با کمال انکی رونے وہ بہہ نہی تاجب سب اصحاب سرور ای با سرور تقدیق سے بار بار ارفاع</p>	<p>مزاح اسکی تھی محض حق و صلاح کہا کیا جو اتیری چیز کا حال کہا اُسکو بولو کہ قرآن میں رب بھی کرتے تھے طیب اُسکے</p>	<p>انس کا تھا ایک برادر صغیر کہا ایک بڑھی سے شہرین کہا یوں کہ بدھیان کتنی کج تسرم وہ طیب بولو کہ تھا شاہ</p>
در بیان فراش سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم		
<p>بچا ناؤہ سرور کا ای با شعور اتھا پوشت کا اور اُسکے بھر بچا ناؤہ سرور کو وہ دیکھ کر کہا کیا ہی بہر میں کری عرض کہا شاہ ای عایشہ نہ دیر روانہ نہ کر گیا برے ساتھ رب بچا ناؤہ سرور کو وہ ناہ کر کہا مہم کو مجھ سے ساریات کون کہا پھر اُسے حال اول پلاؤ عمر بن خطاب ای نامور عرو دیکھ بولیا کہ ای شاہ گاش غراور دنیا کا میں ہی شل روانہ ہوا اُسکے بعد کو چھوڑ اتھا شاہ تب ایسے حجر سے بھر میں رو لگیا تب کہا شاہ تجھے</p>	<p>اتھا بے تاقل بقدر ضرور تھا خرے کا مارہ تو سن ہنر یعنی یک ہنالی اُنے جلد تر خلانی برے پاس اُنی قیاب یہ تو شک کتنی اُسکے بھیج پھر مجھے فقر سے کام ہی روز ب وہ لا رونا تھا اُس اُپر بچا ناؤہ سرور کو وہ ناہ کون برے واسطے مثل سابی بچاؤ شہنشاہ کے آیا تھا یک دنگ تو لیا اُس واسطے یک فرش مگر چون وہ راکٹ لگے گھر سے نکل تو ای بچا ناؤہ سب کچھ نہ مورا کہ مانند حمام تھ اگر م تر رو لاتی ہی عبد اللہ کاشی</p>	<p>کہی عایشہ یوں کہ سرور کا فرش بھی یوں عایشہ سے ہی دُخری بھرائی اُمتی نرم صوف اُس نے بچا ناؤہ سرور کو وہ سندر تسرم ہے خدا کی اگر چاہو نہیں کہی حفصہ وہ مادر مومنان بچا ناؤہ سرور کو وہ ناہ کون کہی میں ہی فرش ای دین پناہ کہی اُمتی او بستر کاشی بانیاز وہ تھا لیتا تھا بر حصیر کہا تجھ کو تو کیا نسبت ہی کیا چلا دھوپ میں چھوڑا ماندہ ہر بھی یوں میں سو دھی خبر ہو اُس وقت لیتا تھا حار ہر کیا عرض میں ای رسول خدا</p>





<p>بی کسری و قیصر کو فرشتہ حریر گماڑو نکو انکو دنیای بہان کسی عایشہ یوں سن یہاں یقین بجائی تھی پھر گنیمت سیاہ بیتھا آنے کو جب کسرو کے نئے سیریلنگ نورانی گلیم کسا شاہ وہ فرشتہ نارین خبری کہ وہ خاندن گنج عیب و گرین تو عونا تھا برزین</p>	<p>تو سوتا ہی اس طرح بر این حصیر بی غمی ہمارے جاودان کہ یک چار پائی بھی تھی شاہ کون بھری تھی بھی بڑی کاٹھن گاہ وہ دیکھے کہ آتش کے ہلوئے بہت تھے ہونو گنیمت کی کرم مرازش جنت کے گلزارین رکھائیں کبھی کوئی بچا پھریب خدا خاک پر اسکے چرخ برین نقد تو اس شخص کے ای وہ اعطا</p>	<p>اتحای وہ حاکم کا نقش داشت بھی تکیہ تھا سرور کو یک پوسٹ بے شکو یک بات کو بابت کر شہنشاہ سونا تھا اس آپ نمایاں ہے کثرت سی نقی بان بی کسری و قیصر کو سونے کے تخت روایات ایسے بہت تھے بہن بجھاڑے اگر واسطے اسکے فرش بھی دڑائی او سرور دین فحاش مجھے فرش کر رہ میں اسکے سدا</p>	<p>ترے نرم ہلو مبارک ابر اتھا اس میں خیر کا نار بھرا عرب بین ہی نام سکا بڑی گھر کہ آیا ابو بکر بل باغ سر کبھی تب کدی خسرو امن جان بھی ریشم کے ہیں انکو فرشتہ زخیر کنا باقین اہل خیر سلاکین تو سوتا ابرا اسکے وہ عرش نہیں اس سخن میں ذرا اشتلا</p>
<p>دربیان حجات مذکر کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</p>	<p>دربیان حجات مذکر کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</p>	<p>دربیان حجات مذکر کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</p>	<p>دربیان حجات مذکر کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</p>
<p>میں گویا ہوں اب اسکے گھر کا میرد و نون بدل وہ نہ نامور بنیاد ہی باقی گھر ان اٹھن بچے فرشتے ان کے تھے سقف بہر ان گھر ان کے تھا ایک ریاست میں اپنے وہ باشو شو گھر وہ اہل حرم زار زار کہ تا دیکھتے اسکین خام عام وہ رہتا تھا اسین با زین برین اکہی ہمیشہ بنام و سپر</p>	<p>سنو جو سے سکوی در شان بنایا ہی مسجد کے بعد از و گھر اتھے نگہان نو وہ حجات ب بھی باز تھے سبوتا ہی سپر اقتا پردہ یک تا تھا اس پر کی انکو مسجد میں داخل زور تھا ہر گھر میں ماتم کاشو کا کیا انہیں کیون زندگی وہ ہام لے بی بی کو ساتھ اپنے بنت سین مرے دلو کو رشوق کا اسکے گھر</p>	<p>کیا شاہ ہجرت مدینے کو جب بچھے حارثہ وہ رفیق گرین تھے دیوار کر کے از گل عام بلندی تھی ہر گھر کی ایک بات وید وہ کہ مردان کا تھا پورا وہ بد بخت مجربان کو تو رہا کہا یوں جن وہ جو بھری تھا بھی مجربان کے نزدیک نہر کا گھر وہ گھر نے بھی چین لے وہ عیا سدا رکھ مجھے دل کے تعمیر میں</p>	<p>تھی سودہ و صدیقہ اس بات کیا نذر اس شہب کے اپنی زمین تھے دیوار بعضوں کے از شت عام بمقدار یک قامت و ایک بات ضدالت میں فرعون تھا دور اتھا شور محشر مدینے میں تب کہ کاش وہ بہر مجربان کو ناوڑا حسن بن حسن باں تھا ہی سپر بجز اسکو مسجد باقی خیر کیا پھنسا تھے مجھے گل کے بجز میں</p>
<p>دربیان منام حضرت خیر کلام علیہ الصلوٰۃ والسلام</p>	<p>دربیان منام حضرت خیر کلام علیہ الصلوٰۃ والسلام</p>	<p>دربیان منام حضرت خیر کلام علیہ الصلوٰۃ والسلام</p>	<p>دربیان منام حضرت خیر کلام علیہ الصلوٰۃ والسلام</p>
<p>نہ تو تھا جوت العبراج الانام بھی سر مرہ لگا تھا سارا رب کہ سر مرہ لازم تم اپنے ابر وہ کرنا تھا ذکر حق جو بھک کہ ہی دل کین جانب چپ مقر کہ شو باجلا جانب چپ ابر بھی سوتا تھا وہ سرور نامور</p>	<p>نہ کر تا تھا ترک اسکو بالکل تام میں کر تا ہوں میں کی تفصیل کہ دنیای سر مرہ جلاے بھر بجھانے پر نیند آئی تلک معلن وہ رہتا ہی یون سو پر کہ آتی ہے نیند اس طرح خوب تر زمین پر کبھی شور کبھی فرشتہ</p>	<p>کرے میں جوت شہ خواجہ اول سید انکی نے تین بر اول شب میں سرورہ خیر البشر ہو خالی شک از طعام شوراب نہیں خواب آتا ہی خوب بس لے بھی رکھتا تھا سونے کے وقت بول بھی تو شک پوچھ کر نہ ہو کھات</p>	<p>و صلو کر کو پینے وہ کپڑے جلا یون داون میں نور کہا سکو اتھا جاگتا وہ بہر تا سحر وہ کرنا تھا راست پہلو جو حکیمان اسنو واسطے کہ گئے سید ہاتھ کو شہد خنسا ر تل کبھی بھیر اور کبھی مات پر</p>



سدا رکھئے سب سے سر بلند مرا توت بنو اسطے کر عطا حیات مجھے کن تو محتاج کر تو لکھ مری کسے اُد پر بات ترے بت ہیں ای مدد جان لیکن نہ دستا ہی کن نہ دعا دل ہم تو غفلت کا سر پوشی اچھوں کب تلک یوں نہ دعا بجز تیرے ہم حال تو یوں کسے مجھے عافیت پہ رکھ تو سدا	نکر کسے احسان میں کو بند بحق بنی فاطمہ ای خدا بحق اما ان اشاعر ہے اپنے خزانے سے مجھ کو کا نزلے زمین اور آسمان کے میں دن میں کر مال ہو بار دعا ترے بجز رحمت کو نہ جوئی اچھے تا کی مجھ پہ ہے پہنچ و تاب جد ہر دیکھتا ہوں میں حیرت تو ابھی بحق نبی الہ بحق محمد سرسج البشر	مست سے بھر نہ رکھ رکھ نکر کسکا محتاج مجھ کو کبھی کرم سے مری بہ دعا قبول مجی ہمہ اہل کشف و یقین کہ مجھ کو پھر اما ہی تو کان کھ دعا کر گیا تو ہوں اسکا مجیب وے لطف و احسان ترا کان گیا و یا تر کے رحمت پر وہ اٹھا اؤ ہر یک سی مجھ پر طوفان ہے پریشانیاں سب مگر تو نہ دو مرا خاتمہ کر تو ایمان پر	شفا ہو قوت کو اسکو بہ تن ابھی طفیل محمد نبی ابھی بحق صحاب رسول بحق شہر او یامی دین کی کیا ہی تر خزانے بھتر کہا تو میں بند سی ہوں قریب اگر چہ گنہ پر گنہ ہیں کیا خدا یا تو کر طرف سب ہلا اگر تن اگر دل اگر جان ہے ابن لطف و رحمت سی اغنی غور
--	---	--	--

چھٹے رسالے کا نام راحت جان ہی اس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص کا بیان ہے



<p>فَاعِلَانِ فَاَعْلَانِ فَاَعْلَانِ در حمد حضرت حق سبحانہ تعالیٰ جل جلالہ بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>			
محمد ہے جد ہونے کا عدد جس کا ہر مخلوق ہی سر عظیم حکم جس کا سن عدم موجود ہوئے جسکے ہیں وصفان میں جہان دنیا	بی سراور خداوند صمد کیا کہ کوئی وصف ہو کا ای سلیم ناؤں جس کا سن جہاں نابود ہوئے ہم نہ کوئی نہ کر ہو کے لکھنا	عرش و کرسیات دھر و ستار جس کا دریا نہا ہی بہ کنار وصف اس کے ذات کا کوئی کہے وصف اس کا نام کہے کوئی اس بنا	علم میں جسکے ہی کیف رینو کم کیون کرے وہاں سن قلم کا خضر انبیاء جان عاجزی سو سر دھر جب کہا احمد کہ لا خصی شنا
<p>در لغت سید عالم و سرور نبی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</p>			
جون محمد اکھ میں جہان عقیل و حدت مطلق کے گھس کا آفتاب اُس نے عالم پاک جب تھا کائنات	یون ہی کے لغت میں دان عقیل خلق جسکے نور کا ہی ای کتاب حق کہا اسوا سطر اسکو چرخ اُسکے ہیں میت اور یاران آپر	احمد مرسل شہنشاہ رسل جب خلائق کو ہوا اُس سے طوب حق شوہر دم شود و دو ستار اُسکے جتنے اولیا ہیں سرور	سرور عالم امام ہر زوکل اس سب سے حق رکھا نام شکا نور نہا اچھو تر بت پوئے کے شام



درین قبت سید مہربان و سند محبوبان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وارضوا

خاصہ و لب لباب جسکے در کا جھار نامہ میر شام جان گیا ہی احمد مرسل کا نام حق کا عنوان اور تحسین و شام	و لولہ جس کا ہر زلف لک پر جائے میں سردار عالم مقام و صان گیا ہے نام سکاد اسلام	ہر ولی کے سر نوچین چرن جسکو سارا صفیا پر راج ہے نئی دین سلطان عالم شیخ کل	تکون جسکے بن ہر شمعون خاک جسکی ادلیا کی تاج ہے مظہر و صاف سلطان رسل اسیو اور کے قریب ان پر نام
--	--	---	---

در مدح شیخی و غوثی حضرت سید ابوالحسن قرطادری قدس

خاصہ شیخ دین دنیا و دین گرچہ تھا اسکو مقام بایزید	جسکے تخی ہر بات میں شمعون مارتا تھا لغزہ ہل من مزید خلید میں نت جیو کا شاد چھو	معرفت میں تھا وہ بحر کینار مقتدای وہ مرا عرفانین ذکر سے اسکے جہا آباد چھو	ہر بچن اسکا تھا اور شاہوار آشنا مجھ کو کیا ہی گیا کین آشنا مجھ کو کیا ہی گیا کین
--	--	---	--

در بیان شرف ذکر حضرت رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و سبب تالیف این کتاب

بہترین ذکر و طاعت ای لیسر علوی و سفلی ہی اسکے ذکر میں دیکھ کر اسکے مقاموں کو رسل ہم کو ہے امت پنے کی کیو روز و شب منگتے تھے جو خیر انیا روز و شب اپنے نبی سے لاؤ تو تھے کالان شاہ کے گئی تھاپر آور میں دیکھ میں بولا حال اور ہو رہا کہا آرام دلین لے میان میں دیا اسکو کسی مرسل کتین قرم اقل خوا تھے فرض اس ابر قرم ثالث خوا تھے اس پر حال بعضہ اسخیر خاص تھے اس شاہ پر ہی عربی میں خصایص کا بیان اس سبب دکھنی کیا یہ نظم میں راحت جان اس رسالے کا ہی نام و مبدوم سکوت و اپنے ساتھ رکھ ظاہر و باطن کو اسکے کر فنا است بلا اسکو کسی کے در ابر	ہی نبی کا ذکر ہر شام و سحر جزوئی کلی ہے اسکے ذکر میں کرتے تھے درخوست از خلاق کل بہترین ہکو دونوں عالم میں فضل سے اپنے خدا تم کو دیا اس برابر کون کسی طاعت ہی یاد انکابی فرورای خوش سیر مہنہ اندر بشارت طلوع اسکی شکل و خلق عادت کا بیان خاص تھے اس سرور و کمال میں میں اتھی امت کو شرف اس بھتر ہو رہا تھے ہر جہاں ای جگ جا بشرکت ہی امت کو بعضوں کے بھتر خاری میں بھی ای خوش روان خایدہ تا اسکا پونچھ کتین اہل دل کو اس سے راحت بھی تمام ولین اسکے اپنا عشق فات کہہ مضططے کے عشق میں اپنی احوط مت کشیکا اسکو تو محتاج کس	ذکر اسکا میں ذکر حق ہے جان انیا کو درو تھانتا اسکا یاد کر تو ہکو ای خدا ہے ہر بان ای مسلمانان کو شک خدا امت احمد بنو چہر چہر ہو گیا جو تھے احوال اس شہسبک نام میں عقاید میں کیا بلو ای جان ہو رہا مولود میں شوہن کینچ بولتا ہوں فضل سے حق کے انا تھے خصایص اسکے جال و قمار قسم ثانی خوا تھے شہ پر حرام قسم چوتھے میں تعالیٰ کو جان کوئی خصایص اس لگ بول میں عورتان ہو اتیان سب ہی فنا اس رسالے کا بیان ای خوش سیر ای خداوند کریم کار ساز مضططے کی پیروی داس کتین رکھ اسے باجحت و قوت سدا رو روز و شب بتای مجھ دین	طاہر اسکی طاعت ہی لیسر ذکر سے اپنے اسکے شوگناد امت پیو آخر زمان گیا وہ تم کو یہ دولت عطا انیا کے رنگ ہو کتے ہو گیا یاد کر کر انکو رہو تم شاد کام اسکے احکام رسالت کا بیان اور باقی ذکر جگ شوہن کینچ جو خصایص اسکو بخشا خدا میں بیان اسکا تو دل کے کان پر ہو رہا تھے امت پوجا ہی کام کو دیا ہی حق اسے کران بان نظم میں اسکے زبان کو لیا میں نیچ ہے ان دو زبان کا آشنا ہی خوف سے کہی میں معتبر لطف سون اپنے تون باور گوان عشق کا جہد بقی داس کتین رکھ اسے باجرت و حرمت کہ نجاؤن اسکے گھری کار ساز
--	--	---	---

دل سے اسکے دوستداری میں ہو
جب ہو پیدا وہ شاہ کاف و
بھی کیا بت حق کو سجدہ شاہ دین
جان اشارت ہو سکوتا شاہ
ورنہ اسمن پر جاتے تھے
جب ہو پیدا اجا عین شاہ دین
اگ گبر انکی ہوئی اسوقت چل
سینہ پاک اس مشہ عالم کا جیسر
جس جنت ستی لا صاف نر
ابرستہ کون سایہ کرنا تھا ہر
بتیختی میں تھی نکستی شہ کے ابر
بھی تھی کچھ کوئی ناخوش اس نے
دیکھا تھا راتوں وہ خوش ہر
بھی جو کچھ آواز سنتے شہ کاں
نیں دیا ہر گرجائی بھی نئی
بھی لعاب اس شہ کا کرنا تھا
منک اذ فر سے تھی خوش ہونا یاد
تھے فرشتے اس شہ عالم کے ستا
بھی دیا تھی اسکو قرآن کسیرم
بھی رکھا تحریف سے اسکو متن
ناکرین تغیر و باطل اس کے متن
ذکر سے قرآن کے عالم پوچھو
حق دیا اسکو سخن میں اختصار
قرم اول وحی تھی خواب بہت
پھر کھی لانا تھا وحی اچھیل
پیر و فرشتہ پر بھی دشواری ہو
زید بن ثابت کہا سرور ابر
بھی کہا وحی نے اس سرور کی زبان
بوج میرے ران پر حد ہوا

روز و شب تھی اسکی با عین ہو
ہو گئے دنیا کے سارے نکل
بھی اٹھا تھا وہ انگشت میں
اسطرت جانا تھا فی الحال ماہ
وہ ان کے ہاتھ کو جرات لائے تھے
رہ گئے جیسے وہ ان کے سین
جو گبران کا گیا اس غم چل
دل بکھلے اسکا بہت میں تھی
اس دل روشن کو دھو تھی جیسر
سایہ میں پڑنا تھا اسکا بھیل
نا تھا اس میں پوچھ کر کا گزر
توئی نکستی تھی اس سو سب نے
دیکھا تھا جو ان جا لیکے ہتر
کا نہیں کے نہ آتا ای سجان
احلام کو ہونا میں بھی کھی
کھا رہے یا نیکو مٹھا بات ستا
خوے اس ور کی ای نہ ہوا
پوچھ پر چلے تھے اس کے دلیرات
جس کا ہر حرف ہی سحر عظیم
آپ ہو اسکا کہان والوں
بل کرین دنیا سے زایل گشت
تب دل نکا غم سے چکنا چور
کہ اچھے لفظ ایک معنی ہوتا
جوئی کھا ہوتا تھا نقصان کا
آدمی کے کو صورت جبریل
دل ابر ہوتا تھا اس کے باجوت
اسطری وحی آتی تھی اگر
ران پر میرے اچھی ای مل گیا
روز و شب ہوں کا بالکل گیا

جو کیا بان کو گیا ہی حق نزول
شاہ جب پیدا ہوا تھا پاک و
اسکا گوارہ ہاتے تھے ملک
جب ہو پیدا وہ سرور عین
کا منان کو پوچھتے تھے کو سب
ہو رگری کسری کی محار ہی سجا
عراس سرور کی جب ہو چلا
نقطہ کالا جو تھا اس دل ہتر
پھر رکھے اس دل کتیں سینے ہتر
پاؤں سے سر لگنا تھا وہ نور پاک
بھی تھے نفلان میں اس سرور کو
دیکھا تھا وہ سرور شاہ جون
شاہ کا آواز جان جاتا تھا
اگر انکھیاں رہے تھے شہ کے نین
کوئی کچر جاتا تھا شہ کا تھو
راکون شوتا ہو کا اگر ادا مام
لوگ میں جلتا تھا جلتا ارجمند
ساتھ اس کے ہوا ہے کفاروں
موجرے باقی کیا بیشک ہے
سب یہود و ملحد و نصرانیان
میں کے یکر ف کرنا اس سے دو
اب کیا راستہ ہو ہی ہوتا و بیج
وحی سب انواع سے اس پر کیا
قسم ثانی والا تھا جس بریل
پھر کھی ہوتے تھے ای میں ہر ان
آوت پر اسوقت رہتا شہ اگر
خوے کرنا تھا اس سرور ہشتیار
آئی وحی اسوقت پیغمبر ابر
میں کہا اسوقت ہے دل ہتر

انہیں بولای سکل ذکر رسول
بھی تھا محزون اور مقطع کاف
بات کرنا اس سے تب تہا فلک
دور ہو شیطان سب اسکا میں
خلق میں بہت کا غوغا تھا
ہو رکی ساوی کی تہی زمان
دو فرشتے آئے تے ای چلا
کا کر اسکو دے ست جہیں ابر
ہو گیا جون تھا اول ہر خوشتر
نور کا سایہ پرے کیو کر کھان
ناسا ہی نہیں تھی ہی جک جلا
دیکھا تھیکہ کے پیچھے سے و
کسکا میں جاتا تھا آوارای قبا
دل رہتا تھا حق کے دین
میں سے لگتی تھی امل کیا ہو ک
حق کھلاتا اسکو جنت سے طعام
سار لوگان بیچ رہتا ہند
ولین اپنے یاد رکھ اس بات کوں
اس سخن میں نہیں ہے اندیشہ
واسطے اس کے کہ کوشش کیا
دل ہو اس غم سے اچھا چور
ہی سلا تھ سے اگلے گہر بیج
پاے میں ہر تر سب انیا
وحی شہ کے دل پہنے و حال قیل
وحی شہی آوار کھا تھی کن
ہتھ جاتا آوت بیطاقت ہو
گرچہ تھا جارا مدینے میں اپار
خود آئی خوے اس سرور ابر
چل سکون کا میں میں ہر گز نا



وہی بھی لاتا تھا شہ پرانی طبل
بھی کیا حق وحی اسے جبریل
بھی نصیحت نہ کا تھا ای بار صفا
معجزات اس کے بن عجز و شمار
سر کے انکھیاں دیکھا حق کا جہاں
غم پر اس کے خدا کھا یا قسم
وہ سر پہ غمیران کو سر سر
میں چھایا اس کو ای صاحب قہل
بھی کیا امت پر اس کے حرام
یا رسول اللہ کہو تعظیم سون
رزق ظاہر رزق باطن خلق کو
ہی محبت افضل از خلقت پچھان
رحمت اس کی عام ہی سب خلق پر
بھی تھا مہر سل ملک اور بن کن
اور اس کے روضہ پر نور کن
جو کرے اس پر سلام امی طالب
انکو استغفار دے کر مابین
نور ربی درمیانے ایک جینے کی
گر مصلی کو پکارے وہ جناب
صاحرازم آواز کا کرنا بلند
تا بدو نہ نہیں اس کا قبول
بیگان ہو تا ہی کا فروہ شقی
وہ نہیں ہلکا اجازت کو نہیں
اور پناہ عزت اس کے نام سین
نور جہاں پر تر اس کے ناز
بھی ہو اجازت اسے ای نامور
خون کیا صدیق پر لطف ہمدرد
اور نہ اس سے کیا دور یہ خط
ہو حیرت کے شہادتوں وہ فرد

صورت اصلی سے اپنے نبیل
آسمان اور زمین پر بے قائل
کہ سر اخیل سوا زیا جیاد
بھی خصایص اس کے ہیں گئے عیار
کان سے سر کے سنیا حق کا رجا
کوئی مہر سل پر کیا بن ہر کرم
ناؤں لے لیکر پکار یا ای سر
حق بغیر از مانی ویا رسول
کو پکار تین اس شہنشاہ کو بنام
یا نبی اللہ کہو تکبیر میں
پونجا ہی روز و شب اس فرین
بول گئے ہیں یہ سب سبیل کیا
عروش سے تخت الشریک الی ہر
بلکہ امت اس کے تھے سب زحرف
یک فرشتہ ہی موکل دن رات
اسکون وہ سالار دنیا ہی جو
لطف عجز اپو وہ دھڑکتی
بھاگ جاتا دے سے سب زویا
فرض ہے اس پر اسے دنیا جو
رو برو اس شاہ کے ای جہد
یاد رکھ اس بات کو ای مہول
اتفاق اس بات پر ای لقی
پیشتر اس کے کسی سے جگمان
نافع و میمنہ کے کوئین میں
یعنی لی رحمت کیا ای بانیاز
حکم کرنا ظاہر و باطن پر
کو در یک یک رکھے مسجد بھتر
کو جنابت سے مسجد بھتر
کر دیا مثل گواہی دو مرد

تھے اسے چھ سو پران ہر گیت
بھی کیا حق وحی اسکون زور
بھی کیا حق اسکون ختم الانبیا
حق لجا یا اسکو باجم ای سر
بھی کیا قرآن سے حق سر سر
نہیں بکار یا اسکو بھی حق نام بن
بس کہا یا آدم ویا نوح کسر
یا مہر سل یا مہر بھی کہا
مت بکار و نام لے اس شاہ کا
جان تلک گمان بن پیدا ہوا
بھی خدا اسکو حبیب اللہ کیا
بھی کیا حق رحمت عالم اسے
سب نبی آدم طرف تھا نہ رسول
سرور لا و آدم تھا وہ شہ
نا اسے پہنچا و صلوات سلام
بھی ہوئے ظاہر و باطن اس پر
کا فرمان اسے تھے جب کریدل
بھی کیا تائید حق اسے با صفا
مگر کہے تکیک یا شہ پاس جا
اور کہنا جھوٹ اس پر ای سحان
بھی کرے وہ شاہدین کی حکم
اور عزرائیل ای صاحب شمع
بالیقین اس کے حدیثوں کی قرات
جب تلک پوری ہو میر کی ہوا
ہو پر اس پر ناز ای شہنشاہ
بھی تھا جہاں اسکو ای با جھٹلا
یو پو وہ حیدر کون بخشا امتیاز
در نماز تہیت اہل بدر کون
ہو کر کیا جہاں زور بردہ عبدل

مشرق و مغرب کون گھر ای سر
را نکون معراج کے ای پاک خوا
ہوئی رسالت ختم اس پر ای شہ
آسمان ہو عرض و کرسی کے پر
اس کے ہر ہر عضو کا ذکر ای سر
یا محمد کر کہیں قرآن میں
یو پو سب پیغمبران کو ای سر
یہ لقب اس کا ہی ناؤں ای شہ
ہی ادب اس کا مرے درگاہ کا
تھہ بن اس کے بن اس کے گنبد
گر چہ ابراہیم کون خلقت دیا
نہیں دیا یہ مہر تہہ ہر گز کے
فرض تھا سب پر اسے کرنا قبول
ہی عامی خلق کون اس کا پناہ
اس کی امت سے سدا ای یکنام
اس کے سب اعمال امت ای سر
یا غرا کون آپ شہ جانا تھا چل
اس شہ عالم کون از با و صبا
اس کی نا توئے ناز ای نیک در
اکبر عصیان بل دت ہی جا
اور کوئی راضی ہو کر اس پر
حکم بن اس کے کیا نہیں رض روح
مثل قرآن ہی عبادت اور کیا
تب تلک اس پر کر نیگا حق عطا
سب تلاک بے زور و صفت
کہ کرے یہ حکم سے اوک کون خاص
کہ رکھے مسجد میں یک دروازہ جا
چار تکبیر و کرنا فزون
یو پو کبری سے قرآن ای نول



عبدالرحمن کے لئے لیس حریر
 ہو رہا تھا وہاں رب محمد
 عورتان سب شاہ کے ہی بن
 طاقت اٹکائی سزاوار عذاب
 و خزانہ کو اسکے ہر مثل نہیں
 ہر ولادت میں سے اسی حق پر
 بھی نہیں جائز تھی ای جو سر
 شہ کی بیٹی جب تلک ہو جیتا
 نام اسکا تھا حویرہ یہ کسر
 جنت لاد کے سارے عورتان
 سب تمھاری قوم ہی شاہ زن
 و خزانہ جو جہل کرتا ہی کس
 میں دیا زینہ سب کینے والوں کو
 جو کہ خوش گوشت کو میں دل سے خوش
 یہ سچ سن کر عسک با کمال
 بولا تھا یوں کہ شام کے پسر
 نادو نگا نادو نگا میں رضا
 پس نکاح حق لاد اس دختر کین
 ہی خوشی مجھ کو خوشی سے اسکے
 ہو پستیمان ہو رخصل گئے گھر گدا
 ہر نسب ہو ہر سبب روز جزا
 ہی عیان معنی نسب کا ہو سبب
 شیخ و شیخانی کو دیویر کا خدا
 الہ پاک ان رسول اللہ و جان
 جو کچھ لکھا بعض افسانے ای میں
 جو کرے افسانے سلوک ای با صفا
 پہنچی ہے انکو یہ بات ہی تمام
 اگر کیا کوئی افسانے باندھ کر بیاہ
 میں وہ سب خیال روار با صفا

واسطے سالم کے ارضاع کبیر
 چار روز اسے کیا اسکو مدد
 میں کمانان کے ماوان بالمعین
 حکم اسکا قتل ہے بے اریاب
 کہ نہیں عورت میں مثل نکیتین
 تھا بلا وسواس کی عسکریاس
 بیٹیاں پر اس کے شاذی گر
 میں تھا جائز نکاح دس کے ست
 اہل ایمان تھی وہ زن ہو خوش
 میں اصیلاں جس کے مشک و گمان
 بولے ہیں یوں میں یہ سچ
 یہ سچ میں ہی غی میں حل
 وہ رکھا خوش محک کوں بے طور
 جس تی وہ ہی ترش میں خوش
 دھو ستیا خواطر سے اپنے ذہن
 آنگے مجھ سون جارت جہد
 تین بار یہ بات بولیا مصطفیٰ
 ورنہ ہرگز کام یہ ہو دیکھائیں
 ناخوشی کی ہے میر دل پر غم
 ہی گمان بس سچ ثابت نہیں
 کچھ نہ کام آویگا ای اس
 ہی قربت بیاہ کی ای باد
 اس سبب روز محشر کو با صفا
 سب سب کے آل سے نسل میں
 ہو دیکھا دوزخ میں داخل ہیں
 جہد پاک انکا دیو اسکو نہ جزا
 کہ کریں اسکو تعلیم و قیام
 تو ولد اسکا ہی حربہ اشتباہ
 ہی عدو انکا قریب انبیا

ہو انکو محلی طلبہ ہر برا
 دو میں میکائیل جبریل میں
 ہی حرام انکا نکاح امت پر
 انکو نہ یونانیان کو اسکے ہی
 ہو نہیں ہو تا تھا عذر زنان
 ہی خیر میں یوں کہ ہر پہل
 جو تھا داما و اس سلطان کا
 صاحب دلدل شہ عالم مقام
 حضرت خیر النساء بنت رسول
 یہ سچ لوکان کے نہ ہے جس
 کہ تجھے میثاق اپنے چار میں
 یہ سچ میں جلد تھا شاہ جہا
 بیگمان ہے غلط میری جگر
 ہی قسم حق کی نہ ہو گی ایک جا
 مسو ابن محمد بولیا کہ میں
 مادیوں میں ہی اسکی جلد تر
 مرضی کون کر ہی شوق و اشتیا
 غلطہ بیتی مری میری جز
 لوگ جو آتے تھے منگے کوں
 سچی نصیحت شہ کا تھا ای با شرف
 کام آویگا و مان اسکا نسب
 کوئی کیا گر بیاہ سیدانی کین
 بلکہ اور وہ بھی اہل بیت میں
 پکرتے جو دام کو انکے خود تھا
 دوست انکو مار کھینکا جو
 جو کر نکا ان سستی جنگ جہا
 کھو انکا کوئی میں ہے نکاح
 بھی سب صحابہ امام خزول
 جو کھینکا دوستی انکی نگاہ

افسے خاص احکام میں انہا
 دو ابو بکر و عمر فاروق دین
 یہ سچ ظاہر ہے قرآن کے بھتر
 کہ جنابت میں کرے سجد میں جا
 اسکے بیت پاک کیتین سنگیان
 اذی اور جو رہی ای با قبول
 تھا حرام اس پر نکاح وہ سرا
 دختر جو جہل کوں بھی پیام
 میں غلامان جسکے سب اہل قبول
 انکو بولے آپے بابا کئے
 تاکھی کرتا ہی شستی ان کین
 کر اہل جہد خدا بولیا ہزار
 بلکہ میرے چشم دل کی بھر
 قاطر ہو و دستہ خصم خدا
 ایک دن منبر ہو دیکھا شہ کین
 حیدر کرار کے تین بیاہ کر
 دیو بیٹی کو میرے اول طلاق
 راحت دل میں ہی مجھ کوں
 یہ سچ سن سرور کو میں کا
 کہ بچے بیٹی کے پوچھیں اس طرف
 قایدہ و بونیکا وان اسکا سب
 یا کیا سید نے شیخانی کین
 ہو دیکھے محسن حق کے فضل میں
 دین ہو دنیا میں وہ پاک و نجات
 ناموس کے دلدل ایمان کو گذر
 ہو دیکھا وہ عمرو و جلال
 شک نہیں ہاتھ میں ای با صلاح
 میں بلا شک خیر صحابہ ریل
 جنت لاد میں او با ونگار

جو کھینکا بغض انکا یک رتی	وہ پرینگا نار دوزخ پرستی	کوئی ہی این شہرہ جبریل	کوئی میکائیل سے بیشک میل
کوئی نوح و کوئی ابراہیم	کوئی موسیٰ کوئی ہی عیسیٰ	کوئی ہی رتبے میں بارونیت	کوئی ہی صورت سے یوسف صفت
اور ہی کوئی این ایسا باوقار	رہ دئی دریا جسے ٹوٹھی سار	کوئی این ہی ملائکہ عیسیٰ	کوئی ایسا ہی کہ عرش ہے عدیل
شوق میں کر گیا ای اہل راز	اسکے روح پاک خاطر ہمنراز	کوئی ایسا ہی کہ اسکے نقش پر	از ملک ستر ہزارے اتر
کوئی ایسا ہی کہ لیگے ہر ملک	معر کے سین لاش اسکی ہر ملک	ہو رہی ہیں ازواج اسکی ہر ملک	خیر ازواج رسو لان کسرام
دین کا نام سچ ادیان ہی یار	ہو قیامت لگ ہی بیشک یادگار	امت اس سرور کی ہی خیر الام	ہو کتاب اسکی کتب سے محترم
اسکا شہر افضل ہے شہر و قیام	ہو رخسار اسکا شفا ہی از ہدام	ہو رہی ہوا عوں دئی اس سے دور	ہو رہی دجال کون ان عیون

در بیان خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تعلق باختر دارد

حشر جن خلق اٹھینکے بالیقین	قبر سے اول اٹھینکا شاہ دین	ہو دینگا حشر ربہ تاجدار	ہوں گے ساتھ اسکے ملک شہر
سب پیادہ ہو اٹھیں ای باوقار	وہ اٹھینکا ہو کوراکت براق	نام کو اسکے خداوند اجل	اہل محشر کو سنا دینگا گل
ہو رہا وینگا اسے ایسا رک	کہ ہو وینگا کسے ای حق شناس	اصفیا ہو راہنیا ہو در سالان	اسکے جھنڈے تل زینکے لگان
ہو رہا وینگا اسکا نام خاص	حامل اسکا عیسیٰ با اخصا	ہو وینگا اول کھراوہ شرف	لے وہ جھنڈا عرش کے شہر
ہیں جہان لگ امتنانی باوید	ہو کو سب بیغیر ان نامید	آوینگے خدمت میں اسکی یک	لگے اس سرور دین کے لگ
دیوینگا انکو تلی وہ امام	ہو شفاعت کو اٹھینکا اسلام	ہی ہی بس شہرہ محمودی مقام	سن تو کچھ تفصیل اسکی ای تمام
وہ مقام بہر ہی کہ شاہ حق گذار	حق کے تعریفان کرینگا شمار	ایسے تعریفان کہ کوئی عالم سے	انکے دیکھے نہیں ہوئیں سے
ہو رہیں جانیاتھا دنیا میں بھی	اس ثناء ہو حمد کو وہ شاہ بھی	ایسے تعریفان ادا کر شاہ دین	کھو لینگا شفاعت بالیقین
سار امت کو چھڑا دینگا وہ شاہ	اس سخن میں ہے ذرہ اشتباہ	بھی بدل سب امتان کے وہ کیم	حق سے مانگینگا سلام ای تمام
بلکہ سب ذرات عالم کے بدل	ہو وینگا حق شیعہ کو بدل	ہی شفاعت اسکی سب اوعام	جو ان ہی حمت اسکی شہر خاص
رحمت سب خلق محتاجہ نول	ہو رہا و سب خلق پیدا اس نول	واسطے سب کے شفاعتی ضرور	اس شہ عالم ابراہی باشعور
ساک عالم حشر میں اسکا ہ کون	اس رسالت کے گلن کے ماہ کون	سب کرینگے روح و لغت شمار	جانتا ہیں کوئی عدد جز کر دگار
ہو وینگا بینک عیانت ہا ہی	فضل اس سرور کا سب عالم پر	دوستان اس کے ای روشن رخ	ہو وینگے جو شہر سب باغ باغ
جان ملک میں مسکران اسکا کہ	ہو وینگے حشر سے سورت آہ کے	ہی فصل ترکھا ہوں یہ بیان	در عقاید جہائی پیکر کچھ دان
ہو رہا و سرور کی شفاعت ای تمام	حشر کے سار کو اقفین عالم	بھی شفاعت اسکی ہرگز نہیں	بلکہ ہے چندین شفاعت گرین
سار اصحاب کبار کے بدل	مانگینگا حق سے خلافتی نول	بھی کرینگا وہ شفاعت ای تمام	از براے رفیع درجات کرام
بھی کرینگا وہ شفاعت نیکیان	واسطے کفار کے سن یہ بیان	تا ہو بے تخفیف کچھ انکا عذاب	ہو رہا و اس کے طفلان عذاب
حشر کے سار کو اقفے کے جھتر	جو ملائکہ ہیں تو کل کام پر	حکم یوں ہو دینگا انکون از خدا	کہ جو شہ فرماے سب لاؤن کجا
ہو رہیں اس کے جتنے ہیں سام	اتنے ہیں انوار اسکون باکلام	بر نی کو حشر میں ہو وینگے دو	ہی خبر ملی سطح ای باشعور
جملہ اہل موقف حشر ای میان	ہو وینگے مامور حق سے نیکیان	کہ سب اپنے آنکھ موجہن سر	تا صراط او پر کرے زہر گذر
جاوینگا جنت میں وہ شاہ نول	اغیا و رسل سے بیشک نول	اسکے پیچھے اسکی بنت بے شان	خاطر حشر کجا ہی نام ای جلال



ہو دیکھا کہ شہر طوبی کا شجر شیخ اکبر قدوہ ارباب سال مصطفیٰ اور اولیاء کے درمیان اُس واسطے کو پہنچا ہی اکتان اکل کر دیکھا خانہ زہر راستی پھر سب اہل بیت سالار انام بھی گواہی دیکھا وہ کافی تون ہو دیکھا یہ عرض مقبول خدا جب کر دیکھا اگ سے حق امتحان واسطے اُس کے کہ شکل آدمی جتنے میں جنت کے و جاتی سبحان یہی صحیح و خوب رہن بر مدعا مرتبوں کو اپنے سب دیکھا جھول دیکھا بھی شہ کتین قیوم حق ہو دیکھا وہ شہ و شہ و شہ و شہ جس کو جو چا کرین گا وہ عطا ہو تون محقر اب بھائی جان	اُس کے دختر کے محل میں اسی اور و شطوطی کہ خاصا محال واسطے ہی روح خاتون چہا ہو دیکھا ظاہر وہاں پر خاصا عالم عرش ہے عظمت میں کبریا ہو دیکھا جنت میں اعلیٰ مقام کہ رسل پہنچائے حق کے امرون جب ہمدات کو دیکھا شہاد وہ کر دیکھا سب امت ای بیان شکل سے شہ کے رکھی ہے محری ہو دیکھا سب مقدار کلمات قرآن اسپو تون بے کیفیت بیان آرزو اُس کی کرین نامو پھول ایک درجہ کہ وسیع نام حق تعالیٰ پاس مانند وزیر سلطنت اُس کے و صاحب امتہا	پہنچا گی شاخ اُس کی ہر مومن گھر یون کے معنی کہ وہ زیبا شجر بے واسطے اُس کے ہرگز کوئی ولی یعنے عرفان خدا اے نامور ہو دیکھا جو مصطفیٰ کا عین ہے ہو دیکھا سب امت جنت کے امیر یعنے جب وہ لیکھا سارا دنیا بھی اقداب اُس کے سارا مہین ہو دیکھا کفار بن درکات میں بات اُس کی اہل جنت کی ہی بات بھی دیکھا دیکھا خداوند کریم سب ملائکہ ہو رسل ہو نبیا حوض کوثر دیکھا گھاٹو لا اُسے ہی وہ سب جنت کے برزخام جنتان ہو جو ہیں جنتان اس خصیصے پاس جنت بچا کلام	اس طرح ثابت ہو اسی درخبر معرفت کا ہی مثال ای نامور پہنچا میں ہے بحق ای مہربانی ہو مثل دربار سائن شجر سیکھا میں جنت میں ذوالقرنین حق کے نزدیک انکو بھی انکیر امتوں کو ہم کہے جو حکم تھا کہ مرے ہیں قوت قدرت فریق سرخ ہو دیکھا شکل حیوانا کتین یعنے ہو لیکھا عربی خود بھاتا ساتھ اپنے اُسکو بر عرش عظیم دیکھا کہ یہ عظم و شان کبریا وسعت و خوبی میں نیک کا جسے ہو دیکھا اُس کا مقام شہین ہو دیکھا بے شبہ اُس کے ہاتھین میں کیا شبہ کے خصایص کو نام اُس کے امت کے خصایص کو بیان
---	---	---	--

در بیان خصایص امت آنحضرت ختمیت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم

خاص ہوئی انکو وضو یا شہور بھی خدا کے فضل انکے بدل حکم اگلے امتان پر تون امتھا بھی ہی جائز انکو استنجاب سنگ بھی کئے گئے جمع اسی گھور راز بھی عشا ہر بھی قیامت جنتان ہو راداکر ناما زمان ماند عید اضحیٰ ہو نماز ہر دو عید بھی سفر کے بیچ کم کر ناما ز روزہ رمضان بھی ای ارجمند بھی ہر روزہ دار کی بھی جنتان	ہو نماز و قیامت انکون نور ہوئی زمین سب مسجد ای بار نزل کہ کرین شہری ادا مسیحا جمع کرنا اُسکون بھی پانی سنگ واسطے انکے ہمیشہ ہر سنگ نماز ایو یہ تہی ہوئے حضور جان مثل قیامت ای ملک ای شہر اور بھی درو تہجد اسی عید بھی نماز خوف ای اہل نیاز بھی شایعین اُسے پڑنا بند حق کے خوشبو تراز سنگ شہن	بھی تم انکستین سائر ہوا یعنے جس جا گئے ہو او قیامت گر سافر ہو و میو لجا کسات ہو رنجاست پر گئے آپ کثیر انکے قیامت جو ہوئے گناہ بھی ہو کبیر و امین در کوئے بھی نماز صبح ساعت کے بھی بھی نماز چاند اور سورج گرہا جمع کرنا بھی دو وقت انکے شہر بھی ہشتیاں سین با نیاز و ہو رنگ کرتے دعا مغفرت	کوئی امت کو نہیں تھا یہ روا و تھا ادا کرنا انکو تون ہی جواز یک مصلادین رہا ہو ورت نہیں نجس ہو باقی ان پاس خیر محو کرتے ہیں اُسے بے شہادت خاص اُن پر یاد رکھا ای خوش ردہین ہوئی دعا جنتان بھی اور استسقا کی خاطر اسی سجا ہو رہ بیمار سی واز عذر مطر ان پو یہ خاص میں ریت و ناکرے اظہار وہ ای خوش
---	--	---	---



اور کھٹے جاتے ہیں اسکے گناہ
روزے میں جائز ہو انکو کلام
صوم غصے کیا انکو نہال
بہو مصیبت میں رجوع کرنا بحق
اور بخش انکو فرما بی صمد
جلد تر پڑنا نماز صبح و شام
بھی کیا حق انکے تین خیر الہام
نہیں ہوئی ہرگز وہ رسوا مسخ سے
قوم نوح و آل فرعون ای فنیق
قوم صالح اور سب انطاکیان
یونچہ ہر ہر امت ای نیکو خصل
پاے بھی سلام سے وہ آصفا
بھی غیبت انکے اور پڑھو حلال
بھی ہوئی چربی و لبط انہر حلال
وین پاک انکا بہت سنا ہی جان
دیو نیگا دس اجر سے تاسا شو
گر کرے عزم بدی کو ای امین
قتل کرنا تو بہ عصیان میں
بیٹو نکو آزاد کرنا ای نول
اُن سے یہ چیز ان کیا حق طرف
روزہ جمہ فضل و احسان سے خدا
صاحب وہ مال مشک ای کام
رحمت و احسان سے اپنے کردگار
ہی روا حلیص انکو خلائط
بھی کیا انہر حرام ای نیکدات
طرف سونے ہو رو پیکہ ہو حیر
جمع ضلالت ہوئے معصوم او
ہی شہادت انکو طاعون و با
لکا وینکے صدق اپنے نیکیان

وقت افطار و سحور ای نیکو
ہو رہو صوم وصال انہر حرام
بخشے جاوین جس تہی جرم سال
ہر دم ستر جلع کا زنا حق
ہو رو دیا اموات کون انکے حلال
ہو روا اگر ناعقیت کو مدام
بھی کیا آخر سبوں کے از کرم
ناصلح و ظلیق غرق فوج سے
ہو گئے طوفان دریا عین لیت
نعرہ جبریل پاے زیان
ہو گئے فہر خدا پایا مال
ہی خطا ہو سہو انکو نیکو
کوی امت کو ملانین بہ کمال
بھی دو خون اول جگر و سراط
کچھ ہرج اسمن نہیں بھائی
حق تعالیٰ فضل سے ای راہ رو
ہو رو عمل میں سکنتن لایا نہیں
کاتنا جائز است ثوبین
ہو رخصی ہو نا عباد کے بدل
بھائی میر دیکھتے عرو شرف
رحم کر ہم سے اٹھایا بہ ملا
چوڑے تین اپنا کر تا غلام
دو ہم سب سے کیا ہر پنج دعا
وطی سے اسکے کریں گزشتہ
کشف عورت او اکمل مکت
اور نوہ ریت او پرای کھنیر
اہل باطن کے نہیں محکوم او
اگلے امت پر تھے بہ دونوں
اجر نکا پائے میان اور دلا

بھی ہوا مغرب سے تا وقت صبح
لیتہ القدر انکون بخشا ہی
خاص ہے انکی تحیت السلام
بھی دیا پروردگار عز و شرف
اور فرق شعر یعنی موسیٰ سر
اور رہنا ہو خوشی و شرف و قرا
سُن توں گوش ہوسن دنی فون
دوسر کل امتان اے نیکان
بعض قوم نو ط پر سے بہتر
مال و زر کے ساتھ قارون لعین
اور اس امت کو ہیں ای مرد راہ
گرے گچ انکون ای علی صفا
ہی حلال انکون شتر مرغ و شتر
بھی دو رو یعنی چھی ہو جواد
گر کرے کوئی قصد نیکوئی پر
ہو روا قصد او پر کیا نہیں کر عمل
تو اُسے دیو نیگا موٹی ایک جزا
چھوڑنا انکو نکنتن ای با شرف
ہو رو سیاحت ہو پیکر تیرا گن
شہنہ کون کر تا ہو دی کوی کر
اور اگلے امتان میں ای پسر
اور انہر شاہ نو ہوتا تھا جب
بھی ہو ای چار عورت نکاح
بھی دیا رحمت سی پروردگار
اور آلات ملا ہی در سماع
سجدہ غیر حق نہیں انکون صبح
حجت اجماع انکا ای سجان
حج بیت اللہ وہ کرتے ہیں ملام
یعنی دیو نیگا جو خیرات غنیا

اکل و شرب و طی سب انکو صبح
جس کون الف شہر سے فضل کیا
اور دہونا ہر دو کف بعد از طعام
انکنتن لا حول جو ہی گنج خوش
دان آدھے ادھر آدھے ادھر
ہاتھ کون نا تیکنا اندر صلہ
مزنخن الاخر و ان السابغون
ان غذا بان سے جوے رسو تمام
بعضے او پر ہوئی زمین پر و زبر
ہو گیا زیر زمین خلوت گرین
مسلم و مومن در سما و الہ
ہی صبح انکو دے بعد از رکات
بھی خرد شتی بھی قازای مرد
یاور کہہ سببات کون ای امر او
ہو روا سے لا و عمل میں ای سیر
تو اُسے دیو نیگا ایک اجر ای نول
گر کیا اسپر عمل نیک سزا
دیکھنے سے اجنبی عورت طرف
روز و شب کرنا وطن در گزین
کام دنیا کا تو چرنا دار پر
مال کون کسکے چرنا کوئی اگر
شرط لیتا یوں کہ وہ بندین
حکم سے حق کے امت کو صبح
در قصاص و در دیت انکو خیار
اور تصویران بنانا ای شجاع
ہو روا خواہر جمع کرنا دیکاح
اختلاف انکا ہی رحمت عظیم
دو زمین ہو ہیں س سے یہ کرم
انہن جو فقر میں کھا وینکے سدا



مکتبہ
مدرسہ
الہیہ



بر خلاف سب احمادی مکتبہ
دعویٰ و جرم انکا وضوئی فرمان
جب انو با ذکر حق ای با خود
بھیجا ہی بھی درو و امن پر جفا
فرش پر تہ میں اپنے وہ کرام
بھی جب وہ کہہ کوئی تہ میں لایا
گر نہ مقبول نزد کردگار
انہیں جو صدیق تہ مولائے
انکیتن انہیں بزرگیان حق دیا
مؤمنان پر نرم و آسا کی دین
نا کرے دشمن سے استیصال
بھی دیا انکون نصیب میں خدا
بھی دیا اسناد و انساب انکیتن
بھی دیا تفریح و تامل انکیتن
بخش کر ہر علم میں پورا اسناد
نیکیان ہر مادیان جزو کل
ہر سرحد سال برای با صفا
انہیں یک ہو و یگانہ کی امام
ہو کرین و قابل سے بیشک جہاد
ہر بلندی پر کہیں تکبیر کوں
اور جب آتے ہیں وہ اندر غضب
جب ہوتے ہیں عاری از خیر
ہر دم کو دیکھتے ہیں قیامت
حق ملا یک ساتھ در وقت سما
اور سار امتان کیتن جن خدا
کم ہیں وہ سب ائمہ و عمل
اور اکثر ہیں بون سے و عدد
انکے پیغمبر ہیں تھے جتنے کمال
یوچہ ہیں بے حد و کمال کی کھن

کہ انو پر کاکا کاکا حرام
بہرے انکو ثواب ہر نماز
بر درخت و کوہ کرتے ہیں عجب
یعنی رحمت انکو تابی عطا
ہو شہید انکا طے انکون مقام
انکو تین جھکے تک وہ بخشنے
ہی وہ نامقبولیت در ستار
نیکیان افضل ہے صدیقان
تھے قریب انکے کہ خود اینا
کا ذراں پر سخت ہو و دشوار
نا تھے سے نا عجز کے پامال انہیں
رحمت و صلوات بے حد ہو و
ہو و یا تصنیف و احوال انکیتن
بھی دیا تبیین و تفصیل انکیتن
انکون بخشا ہے کمال جہاد
ہیں رسولان شہنشاہ رسل
بھیجتا ہے یک محمد کو خدا
مقتدی ہو و یگانہ کی امام
دیوین دین حق کا جو دنیا و
و کر پستی میں کرین تسبیح کوں
ہو لے بن جلد تر تہیل تب
حمد مولیٰ کراد کرتے ہیں شیر
از براے حفظ اوقاف و صلوات
انہیں کرتا ہے مہمانی میان
یا ساکین کر کیا بیشک ندا
عمر میں بھی کم ہیں بے ای نفل
پی پی ان پر ہے مولائے کام
انکیتن وہ سب طے بر قدر حال
ناک کہ ہو نا کوئی مرسل کیتن

رکھتے تھے خیرات و قربان کوہ
ہی جز انکے عمل کا سب و پلا
ہوتے ہیں خوش انسی تک
ہو و فرشتے واسطے انکے ندا
جب بچے سفرہ انکو خوش
ہر زمان قربانی انکی ہے نماز
ہوتے تھے رسوا جو گزشتہ
میں وہ حکما اور علما ہو و خیار
پاس حکم حق ہے سند انکے پاس
مطمئن ہیں وعدہ حق پر دام
ہو و گواہی دیو ان سے دو اگر
اولین و آخرین کا علم سب
بھی دیا تحریر و تدقیق انکیتن
بھی کیا انکو نگہبان حدیث
ہیں وہ اس امت میں ہی ہر صفا
یک جماعت انہیں مروی ہام
کہ او اس امت بدلے نیکیان
بعضے انہیں خون ملک انکے
سب ہیں حماد حق فی کل حال
تقصید کرتے ہیں کو چرخ کا
اور جب جیتے ہیں کرتے کو کام
ہیں کتابان انکے سینہ میں کام
جب او کرتے ہیں جہاد اگر ملک
ہو و پکارا رب انکو کون در کتا
ہیں سب حق کے گواہی ہو و دل
ہیں وہ لیکن اجر میں بے زیاد
جو بزرگیان پاک حق سے انبیا
خاص اسرار و موزان مقام
وہ مقام عالی و با اختصار

الجاتی انکوں آتش ای ہیر
با وجود انکے بھی ملتا ہی ہیر
بھی ملک جو تین سروای ہیر
معفرت جیتے ہیں اور کرتے دعا
نہیں انکے ملک وہ ہو کوں معفرت
کیا بروز و کیا شب ای بانیان
انکے قربان کو نہ کھا کی انگ کر
علم و دانش کو نہیں انکے کنار
کوئی ملامت کرے میں کھتہ ہیر
کہ کرے او نا ہاک انکون تمام
جس کوں جنت کی تو و حیا و حق
انکون بخشا ہی خدمت انکے
ہو و یا تہذیب و تحقیق انکیتن
کہ سمجھتے ہیں وہ وضع ہر غیث
آل اسرائیل میں خون انبیا
حق پر قائم ہیں تار و ز قیام
دیو قوت دین کو بردہ تمام
کھانے پانی سے غنی ہو و یکے
ہی نظر میں انکے نہ کسا کجا
ہو لے تہ میں تب اگر چاہے خدا
استحارہ کرتے ہیں ہی نیکیان
یعنی انکو یاد ہی حق کا کلام
حکم حق سے انکی کرتے ہیں ملک
الذین آمنو سے خطاب
کر توت استا سے ہر گز دل
افضل حق دایم ہے اپر مسترا
وہ بزرگیان سب خدا انکو دیا
جس کوں قیامت میں او ادنی نام
اسپ ہو و کے علما ہر خاص

کچھ سے سمجھ گیا تو ای اہل جب ای گروہ انبیاء و رسل سب ای عظیم الجاہ اودادی مقام	اگر تیر لگا تو حقایق کے کتب تم دے گئے ہیں نبوت کا لقب	اس لئے پولا وہ محبوب قدم ہم دے گئے ہیں جہان جاودان	اولیاء کے سر نو ہیں جسکے قدم کودے گئے ہیں تم کو نون نگین
--	--	---	---

در بیان خصایص امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق باختر دارد

بھی خصایص انکے دیوہ تعظیم سب وہ آثار و صنوے ای بھان ہو کھڑے یک نیک ای ارجند بھی انکے ہندو سب کا اثر ہو صحیفہ کو وہ شیعہ ہائے ان سستی ہوتی ہے صادقوں کا بعضہ استغفار سے اور از دعا اویگئے جب حشر میں ای نامور بھی ثواب انکو ملیگا بے گمان ہو جی انکا بلہ میزان گران بے شہاد انکے ای فرخندہ را بعضہ بر عاصی کوں فیاض نزل انہیں جو ہیں بقاں ستطاب ہیں جو وسط انہی کا میاب بھی جہت بیکان ہیں ان ای فیض کیا کہوں انکا شرف ہیں خلیل ہوئیگئے جالہ صیف سب تین مشفق اس پر ہیں سب ای سید	ہیں نبوت کچھ سکون ای نیکام ہو و نیکی غر محفل بے گمان ہوئیگئے سب امتان سے وہ بلند ہوئیگئے گار خشنده مانند عظم پاؤنیگئے کچھ شک نکر سب تین اسکا بھان پائے نر بے شتابہ بعضہ درد و غم سے بعضہ از بلا نار ہینگا جرم کا ان پر اثر واسطے انکے کریں گروہ گران مرتبہ انکا برا ہے ہو مکان امتان کی بات کچھ نا پیش جاے ہوئیگئے گار و زہرا یون ای نول ہوئیگئے جنت میں داخل ہوتا جاوئیگئے جنت میں دھو جیسا ہوں گے بدکاران کے بے شفع جب انو العزم انکے صیف ہیں فیض ہوں گے اسی صیف بہت بیکان	وہ اُٹھیں قبر سے سب کے اول یعنی مومن ہو تھو ہوا دین کے ہوئیگئے ہر برکتیں بیشک و نور ہیں جہان لگ ان کے اولاد و غار ہو روہ گزینیگئے صراط او صریح یعنی بعضہ جرم نکلے ای میان ضبطہ قراور کا بیچ و تاب بھی ہے انکے واسطے ای باصفا لغزٹان سب انکے ہوئیگئے نفا اور سارے امتان پر بر ملا انکے مذہب پر کریں گا بھی خدا یہ یہودی اور یہ نصرانی خام ساقاں ایسے ہیں کل ستر ہزار جو انوین ظلم سے شہو ہیں ہوں گے ابراہیم و ایسا مسیح اولین و آخرین ای شرف ہو تجلی وہاں کریں گئے انور	اس سخن میں ہیں ہی ہرگز کچھ نفل ہوئیگئے تابان زانو ارجب حس طرح ہے دنیا کوں بے قصور رؤ برو انکے چلنے بوج یار مثل برق خاطف و مانند ریح محو ہوتے ہیں عباد سے کچھ کھوٹے ہیں باقی گناہ کو شتاب جو عبادت خود کے ہیں ادا پاؤنیگئے سب فضل حق سے انفا وہ گواہی دیوئیگئے زور خدا ایک ترسا ہو یہودی کو ذرا فدیہ تیر ہو کرے ذوق مقام ہوں گے ہر رسات ستر الف یار سب خدا کے فضل سے مغفور صف میں اسنت کے محشور ای فیض ہوئیگئے جنت میں کبھی صیف دیکھ کر سکون کریں گئے سجدہ رویت دیگر احم میں ہے خلاف
---	--	--	--

در بیان اختتام ابن رسالہ جابرکات و مناجات بحضور تاضی الحاجات

ہیں خصایص شہدائے امت کے اپار اسکے صدقے کریم ذوالجلال لیکن وہ شیخ الحدیث نامدار اصل و فرع دین میں ای با تقار سب علوم دین میں بے ہمتقرین اسکون ملتا تھا ای با شرف	لیکن انکون میں لکھا با اختصار ان خصایص سے کیا انکون حال مقتدا حفاط کا ہو افتخار ہیں کتابان جسکے چھ شہاد قرن تاسع میں کیا تجدیدین سرور عالم کے رویت کا شرف	فی الحقیقت یہہ خصایص ہائی جان ہیں حدیث و فقہ کے سار کتاب ہی جلال الدین جسے زیبا لقب ساکلان شرق و غرب بحر و بر با وجود اس علم کے وہ مقتدا رحمت و عنوان خلائی انام	اس شہ کو میں کے ہیں نگین پورا انکے ذکر سے ای با صدق جو طرف سیوط کی بھی شتب جسکے تصنیفات میں بہرہ ور تھا تصوف میں جنید و دوسرا ہو و اس کے روح پر فانیض
--	--	---	--

نہیں ہے مانند ان کے کوئی نسخہ دیگر لاسطا العین ہزاروں سے کتاب ہی سند میرا منوج ای میان بھی کچھ اس نسخے میں لایا ہو گیا تھے قریب الفہم چار و قسم سون تھے شواہد پر ایک دوا کی کیا نام مجھے پریشان دل کے حق میں کیا اُس کے سارے دستار داران واسطے ہوئے مقبول کر زور قبول فیض سے اپنے مجھے معور رکھ سب مجھے ظاہر ہے یار کیا کہن لطف کر مجھے پر بخت مصطفیٰ رحمتہ للعالمین کے واسطے عامیان کا زادی روز قیام شکون خیر قوت و صحت یغیت از طفیل مصطفیٰ شاہ انام	میں وہ دونوں عجیب خوب تر سایہ تفتیش کر میں حساب میں جو اس دکنی میں لایا ہو گیا از فتوحات و لواحق بجائی جان جو عوام الناس ہو جو کون اس کتاب خوش کے میں میناں جو پرے اُسکون کرے بہر خدا اُس کے اہل بیت و یاران واسطے کر کر م سے اس سالی کو قبول صحبت دینا مجھ کو دور رکھ جو عور دل پر ہی محبت کیوں ہوں گرچہ ہوں حرم و گدہ میں مبتلا اُس شفیق اللہ نہیں کے واسطے واسطے اُس کے کہ جس کا لطف عام دل کو خیر سے کر تری نصیب راحت جانیاں ہوا پورا نام	ایک مطلق ہو در گرت کتاب نام جس کا ہی منوج ہی بیب ہی ہزار و آٹھ سواں کا عدد وہ بھی میں یہاں در نظر آئی سند ہی منوج سے تمام ای باصفا تا اُس سے ہر کوئی سمجھے بخلاف میں شونودہ میں رکھی بہت یاد ہو رہا بدل اُس کے کہ تھا وہ بدل میں حجت کے اے کیا جس کے خیل باقر شفقہ دل کوں سرفراز تنبہ ہے اس دکھ سے میری چیت کہ سنگو نہیں دو سر سون ہست مصطفیٰ کے واسطے ای شایان اس دو کھنگان کے واسطے صحبت دینا سے مجھ کوں نیاز ہو رہا مدینہ سینچ میرا کر مقرر	وہ خصایص میں لکھا ہی کتاب مختصر میں یوں کہا ہی حبیب ان خصایص کو لکھا ہوں باند بھی جو نسخے تھے شامل میں سند لیکن اس نسخے میں جو ہی میرا اس رسالہ میں لکھا ہوں مجھ کوں سب خصایص اُس کے اعلیٰ انہاد یا آبی اس خصایص کے بدل میں دین غوث معظم کے طفیل ہو کر اپنے لطف سے ای کار سنا غیر کی صحبت سے مجھ کوں و بخت کیا کی تیرا ہی پروردگار مصطفیٰ کے واسطے ای کار سنا اس بناہ بیکیان کے واسطے کر کر م اور لطف سے ای کار سنا ہو رہا ہدایت پر مرانجام کر
--	--	---	---

فہرست مطالب سالہ من دین بہ تفصیل ذیل است

ذکر معجزات شریعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بمعراج دارد	ذکر معجزات حضرت مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ قرآن مجید دارد	ذکر معجزات مہجرت و کرامت و استدراج و انما	ذکر انکہ پیغمبر مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل معجزات انبیاء و زیادہ از ان دارد
ذکر معجزات شفیع مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ نباتات دارد	ذکر معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ جمادات دارد	ذکر معجزات مادی مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ اشیاء و احوال و عوارض دارد	ذکر معجزات کلید حضرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذکر معجزات نبی مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بہ تکثیر آب تعلق دارد	ذکر معجزات سید مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بحفظ و حمایت حق بجانب حق تعلق دارد	ذکر معجزات سید مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بہ جن تعلق دارد	ذکر معجزات حبیب مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ حیوانات دارد
ذکر معجزات عین الحیات مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق باحیاء موت دارد	ذکر معجزات شافی مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بہ شفای مقام تعلق دارد	ذکر معجزات امام مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بہ اخبار غیب تعلق دارد	ذکر معجزات تسمیہ مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بہ تکثیر طعام تعلق دارد
	ذکر معجزات سرور موجودات مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بظہور برکات بہ نباتات تعلق دارد	ذکر معجزات داعی مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق باجابت عہد دارد	
		و فضل بہت فصل اول در دعا و غیرہ و مفت بہت فصل دوم در دعا نقصان	



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

<p> یہی کیا ہون اور صاف تیرے سان بہت ہی ملک نارسا ہیں ری عظمت کا دریا جنت زغار یعین تری عنایت کون کیا را ہمکون امت احمد کیا توں ہم اس نعمت سے پانگناں ب جیسا ای خداوند سب باز ننا سائی کے اس نعمت کی ہمکون ہم اس طرح ہو دیں عجب کیا تک و ملک اور پرسی شای بار حسن کا ہے صبح اول وہ ام لکٹا فہ نور قدسی جسکا خواجہ خاص وحدت تھے جسکے پیشکار انبیا سب جی جسکی دستہ فرزندہ جنت ل صید تکی کسب یار جانی یل العمر و النورین عثمان </p>	<p> کہ عقل و فکر بہا جہان بین میر کہ بونے ایک سخن شیر شایین زبان گنگی ہو ساحل برصہ وار تو کیونکر شکر کا اسکے ہو یا را عجب عرو شرف ہو دیو اتوں ہم اس رحمت سے دیکھے خوبیاں کیا ہی ہمکون اس نعمت سے ممتاز قدروانی کے اس رحمت کی ہمکون کہ کیا صفیا ہیں اسکے شیدا رسالت اسکی ہے مہتابا ہی فروع عشق کا ہی نورِ کحل کہ جسکی آیت الکرسی ہے کرسی ہی بابر عام جسکا واحدیت تھے جسکے مژدہ گویاں صفیاء ملاذ اولیا در قرب داور کہ تھا ہر باب میں پرو کا ثانی فرشتے شرم سے جسکے ہیں پنا </p>	<p> کہ کھنڈے احمدین شیر زبان کو کہ تیرا شکر اندیشہ میں لاوے مارے اوسان قلم کے مثل غلغلا پر یک نعمت ہی تیری ہے بہانیت ادا اس شکر سے ناتواں و کج حرف کہ گئے عین حسابا سکا ز آے کہ جان تن کون ہو جادوق اسکا ملین دن اپنے ہم چشم و سرکون رسو لان پشوا کر مالتے تین ہی نبی القدس کا مصباح نور کہ جس کا عرش ہے یک آیت الکر لفاظ و مصغر اسکے جزو کل میں خدا بن کوئی نہیں دانا ہی جیکا نفتی اس فوج کا جبریل اکرم الو العزمن سے ماند و ہمدم شیاطین جسکے سائے کرین ہم ہو جنت کا دو القرنین اکبر </p>
--	---	--

جو غفران جو بہت میں ان	سو بہن بطین کے خدنگذراں	بھی میں نکالت جسکے ای خوب	شہیدانیا سے آئی یعقوب
بھی بر سر شیش اپنے قوم اندر			تھے اگلے انبیاء میں جو تیر

در منقبت سید اولیا و سدا صفا حضرت ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خصوصاً پیر پیران میر مران	ہوا جس کا لقب محبوب جان	سر محبوبیت کا دورۃ التاج	قد مہوس اسکا محبوبان کا معراج
کہہ رہے ہیں اولیا و پیر چیکے	قدم ہیں اصفیا کے سر پر چیکے	تھے ولایان رسولان کے قدیم	قدم تھا اسکے جد کا سکون تیر
ہی یون محبوبیت میں اسکا پایا	کہ ہرگز کوئی غوث اسکو پایا	قسم دے تھے اسے کہہ رہے تیر	قسم دے سگین کھانا کھلا دے
طریقت میں جو اسکا ابتدا ہی	وہ سارا اولیا کا انتہا ہی	وہ دیکھ لے مقامات عجیب	کیا اس حرف سے آگاہ ہو گیب
اگر ای بیغیران از بخشش رب	ہو کہ ہیں تم نبوت سے لقب	ولیکن ہم کوئی چیزان دین	کہ میں تم کو دیا کچھ اس سے مطلق
سن اس ارشاد کی معنی تو مجھل	کہ خاتم کے جو ہیں اساع کھل	طفیل اس کے باطن ہو بظاہر	طے انگوں فیوض خاص و نادر
کہ میں پایا وہ نعمت کو مہی سل	اگرچہ ہیں رسل بہت افضل	کے اس واسطے وہ سب متنا	کہ ہوئے کاش اس امت میں پیدا
میں اب بے قصود سے ہو یون ہدم	کہ قطب ہر دو عالم غوث عظیم	بلا شک یون رب یونین تیر	ہی جویں جد کا سبب میں تیر
کلمات اس کے ہیں بقا و بھار	مثال معجزات احمدی یار	جہان لگ اویکا میں سلسل	لکے میں اسے شہید فیض حاصل
مقام اس کے میدان سے بہر جا			نظر آتا ہے قدرت کا تماشا

در مدح شیخی و قدوقی سید ابوالحسن قزلقادر مے قدس سرہ

اتھا بھان ابوالحسن کعبہ راز	شریعت ہو طریقت تیر مسماں	کیا یون جمع اوذ و لو کو باہم	کہ ہر دو ہو گئے مانند تو ام
قلم اسکا تھا کھل شعلہ طور	دم اسکا پرتو نور سے نور	طریقت میں اتھا او شیعہ میر	ہی حسان اسکا چہرے پر گھیرا
زبانوار فروغ جلوہ ذات			اچھوت قبر اسکی چاندنی رات

در ذکر تصنیف این رسالہ بابرکات کہ در بیان معجزات است

سچ اس بات کوئی ای با سعاد	کہ ہی ذکر نبی افضل عبادت	بنیدل کے برابر خوب کوئی کام	ہی خوبی اسکی در آغاز و انجام
ہی ذکر پاک اسکا ذکر حق کا	ہمیشہ کہ تو تکرار اس میں کا	ہمیں کیا چیز ہیں جب رہی سلام	رکھا ہی اسکا ذکر انعامین نام
زبان کو ذکر میں کر کے جاری	کہ ہی عرش نشین و وزیری	قلم ہو رنوح ہو خیانت و گری	بھی کہ تیر میں اسکا ذکر قدسی
فلک انجم کی لے تسبیح رخشان	ہی اس کے ذکر میں بہت جگر دان	علا یک ذکر پر اس کے میں قایم	رسولان ذکر میں اس کے ہی دیم
عرض ملک و ملک میں جو نہیں شیا	ہیں اس کے ذکر سے مرست و شیا	ہیں جب اس طرح سب بات فاق	نت اس کے ہر سے بیاب و شتاق
بہن جو ہیں غلامان اس کے گھر کے	یہاں ہو رہاں بھکار اس کے در کے	ہی واجب ہم ہو رہاں اس پران	نثار اس کے اپر کر نادر و جان
رہنا دناں اس کے ذکر کے نیچے	ہو نامر نثار اس ہی فکر کے نیچے	سب شاخ جہان سے لٹکے دھونا	ہو اس کے عشق میں اپنے کو کھونا
ہمیشہ دیکھنا اس کے سیر کوں	جلا اس نور سے دنیا نظر کوں	میں مچکے ہیں ای یار بکو خال	لکھا ہوں اندک اس کے نور کا ل
لکھا ہوں من ہر من میں ای بار	بشارت تو لہ اس کے خوشتر	لکھا ہوں اس کے بعد ای سجاد	میں من میں ہوں میں حال اولاد
میں جب سوہن میں بعد کے پہا	لکھا ہوں اس کے پیچ سال کا حال	کیا آرام دل میں با صد شوق	بیان اس کے شہاں اور اخلاق
لکھا میں اس کے پیچے راحت جان	خصایں کل ہی اس کے جہنم میں جان	دل و جان شوق سے کر کہ رقیب	بیان کرنا ہوں اس کے معجزات



کے ایک دو کسے تین اور کچھ دیانتی معجزات بے نہایت کہ اس بحر صفائیں مار ڈالیں ہزارے خیر و کون انکون رحمان میں لکھتا ہوں بالاختصار بین لکھتے جھوٹ دکھنی ای برادر حرام ہے اُسکا برھنا اور پڑنا جلادینا ہی دیکھوں کلام اسکا سودہ میں بھانجی ہندی یا عا لکھا ہوں اس میں ساری سراسر عوام الناس کے خاطر نہایت عربی فارسی کے سچے سچے خاص یہاں وقت اُسے ہر روز ہر شب تسلی اُس سے دیوین اپنے جان کن کہ ہی یہ وہی اصل دین ایمان	و یا تھا معجزے نینوں کو کرنا ہمارے شاہ کون از بس عنایت علیٰ التخصیص صیو علیٰ وسعی ہو اسی تین الفا کا عدد جان بحول و قوت پروردگار اب اگرچہ معجزوں کے ذکر اندر حاشیہ نینوں بنوئے جسکو چھکانا میں میں دہریں رکھا ہوں نام کا کتابان جو سندھے در شہر میل بکمال انکا خلاصہ اُسے برادر جب یہ نسخہ کہ بس نامہ ہو کہ وہ تدقیق و بحث ہی اہل علم پر سے تا اُمیان ہو رعو تان کرین تمویذ بازو اس بیان کون لکھا ہوں اپنے پیچھے سے نہ ہیا	کے طاقت ہی کرنا انکسین علیہ و یا موسیٰ کتیر و نبع آیات لکھے ہیں انکون کر تحقیق کیا اُسے سلک کتاب میں پڑے کہ اُسے معجزے بے انتہا ہیں کہ خود دیکھے شو کو بہت خوب تحقیق پاس جھوٹ لکھا عیان بائیں ہین و دہریہ غوب ہو ایہ نام اُسکے تین سزاوار بجھایا غور سے شام و صبح جوت بلا شک ترجمہ اخبار کا ہے کیا نہیں اس میں تین کچھ تحقیق کہ تا معلوم ہو کہ خوب انکون رہیں مہی پو اُسکے دل سے بہار کرین اس سے چراغ ایمان کا روشن	تاری معجزات اُسکے ہیں بے حد کے پانچ اور کسے چھوڑ کسے ست سب ایجاد حدیث ای نیک دل جو ہر معجزوں کے بھار لائے بھی یہ بے معجزے قوان ہوا ہیں بترتیب لطیف و حسن اسلوب ولے اگر غلط اسکا بیان ہے لکھا میں اس لیے بہت خوب جس اس سے حسن مطلق ہی نمودار روئے انکا کتابان معجزہ جوت جو اُس میں ذکر اُس سالار کا ہے بطور صاحبان علم تحقیق میں ایسا سو اُسے ہکون لکھا ہوں کہ لفظوں کو اُسکے اپنا کہا کرین اُس سے یہاں جان کا روشن
---	--	---	--

در بیان آنکہ ہر معجزہ کلامی معجزان پیشین ظاہر شد مثال زیادہ ازانی فی مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ و علیہم وسلم و وقوع آنگاہ

سچا سچ بات کون ہی بھائی میر ہمارے شاہ کون جو سب دیکھتے ذوات علم و اسرار حقایق گیا گواہ سکون مسجود و مالک بھی قرطبا ملک کون ریتا علم اپنے بھی بھیتی بائی اپنی سیر دم ہی اس شہرت سے بدستہ اولی تھا آدم مثل کعب یا چو حجاب کے تین بھی ملک اس کی شہرت ہو اسے شاہ کون رب السموات ہو اسکون باتوایں او تعالی جو امین کرشی سے سر اٹھایا تھیں ناچوب پانی پر ہی معمول	کہ رب العالمین ہے کرم سون اگر وہ دم کم سنین قوم و ادار کہا اس واسطے وہ شاہ و شہرت ہمارے شاہ پر بھیا دور و اب بھی بھیتی بائی اس پر و رعد وہ تشریف و عنایت ای کو کار تھلیک کا سچو و اندر حقیقت سچو و اس طرح کا بھی ای بھائی اگر ادیش کون خلاق اکبر وہاں گویا کی کر حق را جابت ہمارے نہ کی دعوت کر را جابت ابھی سنگ کلاں کو حق تعالی دو تہو ہر و دہریہ کا سقا	کہ بھٹے حق گزیرے و تیرے عجب فضل و کرم اُس پر کیا حق ہمارے شاہ کون بھائی خالق تو نیشک جن نہیں تیرے شاہ ک کہ بھیتی بائی اُس پر صلوات ہر دم وہ وہاں فضل سے خلاق علم کہہ و اتل اُس سے تہو و توحی وہ سچوہ حق کون بھائی رز و سیاہی ہوئے ہیں سکون بھرت لجایا عوش پر اس جسم کے سات ہر سکا کشی میں طوفان بھائی سوا بھیتی بائی سکون دیا نہیں ہے تیرے نا بھرت کا معمول
---	--	---

اگر اس شب کی صبا خدمتگاری سنا شہ کے خاطر حق کر مومن دیکھایا خضم کے تین اڑد ایک تجلی ہوئی اُسے گر طور اُد پر بھٹا اُس کے لئے بد پرہیزان گیر اگر اُس کے لئے از سنگ خار ا اگر یوسف نے نصف سن پایا پھار ان تھے اگر اُس سے ہم آواز اگر سمجھا سلیمان مطلق الطیر سنا وہ شاہ دین حیر کی زاری سنائیں تو ن فتنہ کی حکایت ہو راند صوفی کو یا انکھو کو وہ ہزاروں سے مرصیان کو تکیدم	دیباہی دشمنان کن اُس کے خدای بجایا تار جنگ کا نازان کوں وہ ملعون خوف بھاگا بلی شیک تجلی ہوئی اُسے بر عرش العز توانش فقر کی بوج تفسیر بھل آئے بھرے پانی کے بار دلیا ہی سن کا سب سکون پایا پتھر تسبیح سے اُس کے ہتھ مسنا بھی تھے فرمان جن کے سبک سیر کیا مطلب کوں اُس کے جلد جاری کہ باگ اُس کی کیا تھا کیوں اطاعت کیا کی کوئیوں کو کوئے سے دور کیا انواع بنیادی غنیم	اگر بتوانش غزو دے یار اگر موسیٰ عصا اپنا کیا مار اگر اُسکون بد نصیبا تھا جوں اگر اُس کے بدل بھٹ کر سکے نل ہوئے اُس کے چاکران غاص او پر اگر صاحب کے انگلیوں سے آب بدل داؤد کے گر تھا لہا نرم تلا اُس کے قدم کے کوہ سارن بہر موال کے بھی تھے رفیع مقام اوریان لا اُس پر جن شایق اگر علی نے مردوں کو جلا یا مراٹو لای بھی مردوں کو دیا جان یہاں یہ بھرے بولابوٹوں نل	خیل اللہ کے اوپر مرد و گلزار ہمارا شہ کیا لکری کوں تلوار کیا شہ چوب کوں خوش حال طور کہ با اُس پر چلین آل اسرائیل یلا سکے کے ہوئی بحر جون بر ہزاروں کو کیا کی بار سیراب یہ سرور کے لئے پتھر توانرم ہوئے تین و جد جن بقران کے اونت و ہرن سپا فریاد اطاعت جن تھے اُس کے صفا بھی سکون غیب کے باتن بنایا خبر سے غیب کے سکے بھراکان میں گئے انکو بولوں کا مفصل
---	---	---	--



در بیان تحقیق معجزہ و کرامت و معونت و استدراج و اہانت

تو بوج اب معجزہ کی معنی یار تو معنی اصطلاحی اُس کے سُن اب کرے یعنی خلاف عادت کا کیا کام نہویشا کام ہو دوسرے سے تب جیسا جتنا بھونا د و پار ا اگر ہو دلی سے خرق عادت اگر یہ فعل لے اہل مفاخر ہی برعکس سکے گر وہ خرق عادت کہ وہ ملعون سنا تھا کہ سرور خبر یہ سکودہ کہ آج بے باک کیا کا شیک خاطر وہ دُعاجب	اگر اُسکون یاد دلیں کو تکرار نبوت کا کرے دعویٰ جی کہ کوئی ناکر سکے اُسکا راجام بھی ہو جوں کہے پیغمبر بھلا اونت کا از سنگ خار ا تو اُسکا نام ہی بیشک کرامت ہو کا فر سے یا فاجر سے صادر تو اُسکون بولتے بیشک اہانت ستیایک چہ بن اپنا تھو کہ طہر ستیایک چہ بن اپنا تھو کہ ناپا تو دوسری آنکھ بھی اُسکی گئی تب	لغت میں معجزہ کا لفظ معنی ہو راس دعویٰ پر لاؤ و محبت اور یہ دعویٰ کرے اُس کا کستا یہ چاروں شرط واجب ہیں علی پھر نام اُسور کا غایب ہو کر اگر صالح سے صادر ہو وہ کام ہی گر جیسا پیش سکے وہ کام ہو تھے جوں سکے کوں اہانت وہ پانی ہو تھا تھا جوں میں ہو آب اُسکا گداؤ رکھارا میں یہ احکام بولیا خضر صی	ہی عاجز کرنے والا ہی مصفا تحدی سے بطور خرق عادت کہ کوئی دوسرے کرے یہ کام سدھا تو اُسکون معجزہ کہتے ہیں علما اُملنا نیز کا انگلیوں کے اندر نوشہ شدہ نبوت کا کبابی نام تو بے شبہ اُسکا استدراج نام خبر سے اس طرح ای بادیانت لگیا بھی بوج خوش سے مکمل بھی سکے کون لگا مانند بار ا عقاید میں ہے تفصیل کی ایان
--	--	--	---

در بیان کیفیت اعجاز و فتان مکرم کہ اعظم معجزات ماعا صلا اللہ علیہ و آلہ وسلم در آن جمید ہفتاد ہزار معجزہ است

بہت تین نبوت شاہ عالم تھی عہد ہر سیمہ رنج یک چیز بہت کرتے تھے سب اُسکی تکریم	ہی افضل سے قرآن معظم کہ تعظیم اُسکی کرتے اہل تمیز بھی رکھتے اُس سے سب یہ پیغم	کہ نامعلوم ہو سکون مفصل تقدم سب کالان میں بہر شو کر م سے اپنے تویم سب ساز
--	---	---

عصا کو اُسکے وہ اژدر بنایا
 مسیح اللہ کے وقت ای کو کار
 جو کوئی اُس من بن تو ما خوب
 کیا کوئی کہیں وہ کو سے دور
 ویر سو قے تھے سب سو دب
 تھی دو نو فین پوری کو قوت
 سلاطین کج انکے تھے خواہ
 رہے مدت لگ اوسا تو معلق
 بنا ایات کا اُسکے تھا بالا
 ستات میں تھے گرچہ کوہ والا
 کبھی عتر کتاب اللہ سے دور
 منض حسوت وہ قمر نکو لایا
 زبان چرتے تھے خطبہ فرایات
 کرے انکے زبان کو دم سے خوب
 اول کہتا تھا یوں اُسے وہ ایمان
 کہ تا ماند قرآن وہ کہیں کچھ
 اگر قرآن من لاتے نہیں ہو
 فصاحت اپنی گئے سب عوجول
 پیر خیر تین قواں دول ہو
 عرق اُسکے خجالت کا ہو گرد
 مقابل ہو نسکہ اسطرح روئے
 کے صرف اپنے مقدور تین
 مجال اسبات کی جب وہ نیا
 کیا حق جنگ میں علی سکون
 چو کوئی بیت و جہشت او پو
 بہت اسطرح کے باتیں کے ہیں
 اول ہے اسکا اعجاز و بلاغت
 ہیں لفظان اُسکے سچان فصاحت
 دوم نظم بدیع و چون اسلوب

کہ سانپان سحر کے کدہ میں کیا
 طبابت کا ہوا تھا گرم بازار
 تو تعظیم اُسکی کرتے سب کا بر
 دیا مالیت کے اندھے کین نور
 عطار و کون سمجھتے طفل مکت
 بیان اسکا ہی خارج از عبارت
 مذمت سے انون کے تھے ہر اس
 جواب اُنکا کہانین کو مطلق
 کیا وینے کو چون مری کا جالا
 آرایا انکیتین جوں روئی کا کالا
 کیا ہر آن فصیحون کے زبان پر
 عجب محشر کی دہوم انپر چلایا
 کیس نو یک کرتے تھے مباحث
 کرے سبکون ضلالت سنا تھے
 کہ نو نو در فصاحت مثل قرآن
 تو ہرگز اسطرح کہ نہ سکیں کچھ
 تو دس روں کوں مانند اُسکے نو نو
 پری اُنکے دہن میں قہر کی ہول
 قیامت کی گھڑی انپر کھڑی
 دُبا یا انکیتین مانند غرقاب
 کہ اپنے ابرو سے ماتھہ دہو
 مثال سورہ کوثر کے نہیں
 حسد ہو بغض سے لڑتے بد آئے
 ہو آخروہ سب خذل و معتور
 کہے کوئی ہوش تجھ پرین کر گوش
 ولے عاجز ہو آخر سب شکستین
 کہ تین ہی سکیتین جد و نہایت
 ہی ترکیب کی در محض حیات
 کہ نیکی ہی شعرو منظر اسطرح غریب

بھی سار معجزات اُسکے تھے سطور
 حکیم کو نہ ہوئی تھی توت عورت
 دیا عدلی کون حق اعجاز ایشا
 ہمار شاہ کے وقت ای گرامی
 اچھے خوشترین اُس وقت باہر
 اتر اُنکے سخن میں اسقدر تھا
 بلاغت سے نصایر سات کہ کر
 دیا وہ معجزہ احمد کون کرتار
 وہ ساتو کا تھا حکم گرچہ بایا
 کند جبل المتین کی یکو سالار
 کبھو لے بدیم اللہ سے شمشیر
 اچھے عریان کو تب کیا کیم سم
 ہمیشہ شاہدین بان آب جاو
 بھی فرما کہ مان کے جد و آبا
 بھی فرما تھا یوں وہ عالم
 کہا بعد اُسکے وہ سالار اکوان
 کہا بعد ای عرب میدا ہنار
 رہی بن عقل کچھ اُنکے تھکانے
 نصیحت کے پرے غفلت میں سار
 ہمار چشم سے حرکت نہ لے
 فصیحان عرب سار بہر حال
 ہیں اُسکے گرچہ تین آیات موجز
 سبھی کرتے ہوئے اخلاص و سچا
 لگے مجنون صفت کوئی تر ترانے
 کہا کوئی جیسا سے اپنے عریان
 تو سن قرآن کا ابجد اعجاز
 ہیں الفاظ اُسکے گم معنی ہی ہمار
 مطالعہ اُسکے بن نور علی نور
 نہ اس ترتیب بھی کوئی جریدہ

ذرا اسباتین ای بجائی کر غور
 جہانین ہر طرف تھی انکی شہرت
 کہ وہ کرنے لگا احیاء موتا
 بلاغت ہو نصا ہوئی تھی نامی
 بنین لاتے تھے شعر کون بخاطر
 کہ ہر گھو سحر میں بن وہ اثر تھا
 وہ لکھاے اچھے کعبے کا وہ
 کہ نظم و نثر کون اُنکے کیا خوار
 زمین پر اُسکون جو ان سو گرایا
 کیا طوق اُنکے گردن پہنچ یار
 کیا گردن کشی کا اُنکے سر زہر
 کہ سب اُسوقت ہوئے جمع ہا ہسم
 کلام حق کتین اُنکون سناوے
 ضلالت میں چرے تھے سب پایا
 کہ گر ہو وینکے جن انمن ہا ہسم
 کہ ای جمع بلیغان و فصیحان
 چھوٹے سورتے کے مانند اُسکے لاو
 زبان اُنکی لگی ہے لٹ پٹانے
 لگے وہ دیکھنے دن کو کون ستار
 وہ دفر شعر کا پانی میں ڈالے
 باین بغض و حسد مامت سہ سال
 ولے کوئی من کہا مثل اُسکے ہرگز
 سفاہت میں سے شمشیر پر ہا
 لگے میند کہ طرح کوئی تر ترانے
 اگر چاہوں تو نو نوں مثل قرآن
 کہ جس سے سب کتا بان میں تہا
 بلاغت کی ہی مقدور ہے ہمار
 متعلق اُسکے حق و لطف پور
 نہ خطبہ نارسا نہ مقصیدہ





بطور خاص ہو و سازای بار
دیا تاجون خبر وہ ای نوکار
و یا تھا وہ خبر بھی ہے برادر
و یا تھا بھی خبر وائیکا کر تار
دیا تھا بھی خبر قرآن پر معجز
و یا تھا بھی خبری باسعادت
ہی یوں اخبار غیبی اسکے لیا
سید باتان بن اتھے ہر کس لفظ
علوم کے بن افرون از عبات
ہنونی ہے اسے ہرگز نکالت
کر کرچہ سحر آمیز باشد
پر ہے بھی بریت اندر سکالیا
بہت تار کے بن یہہ ارادہ
نکرنے پاس کچھ آسمین کم و بیش
کیا ہر وقت ظاہر اسکا اعجاز
کہ لائے دیکھ اسے ایمان مرمم
میں رکھتا ہوں بیدار فضل داد
ہی دسوان بہ کہ از فضل حق
بھی قرآن اور اعجاز اسکا ہی
نو کا فر نیکیاں بے گمان ہوتا وہ
شمار ان سب کا ہی طاقت سی بھار
پیش لفظان سورہ کوڑ کے سب
ہی ان جھوٹوں کی جھڑیہ سورا
وہ دس تو الف کیتن لے برادر
شمار معجزات خاص قرآن

عرب ہو و فارسی کے ہر معجز
کہ بھاگینگے جماعت مانے کفار
کہ ہوں گی روم غالب فارسی پر
و نوین کافران کے رعب لیا
نہا گینگے کتا بی موت برگز
کہ ہوں گے نورمان بل غلات
لکھائیں مخمقر حیاں غلوی یار
مگر یک دو کتابی پر بسا در
بر موزہ کے بن ہرگز از انشا
پر ہے جتنا تولدت ہو زیات
طبیعت را ملال نگیز باشد
ہنیں ہے اس سخن میں کی مزاج
کہ تا آسمین کریں کچھ کم زیادہ
جگہ لکھا ہوا اس غم ستی ریش
کیا تا حشر بھوتوں اس سے ممتاز
وہ معجز یعنی آخر کون ہو اکرم
کہ میرے تابعان روزی محشر
کیا ہے حفظ اسکا جھوٹاں
ہی سب کے پاس ثابت از تواؤ
ہی امت متفق اسباب او پر
میں کرنا ہوں یہاں کچھ اسکا ظہار
نو کر اسکو ن تمیزی مرد با جس
دل و جان ہر قلم یاد اسکو ن را
کرے گزرب تو ان اسوس کے اندر
ہو شہر زار اسکو ن بقدر جان
فضائل میں ہے اسکے صفات

سیوم اخبار دنیا اسکا غیب
ہو ی بہت بات واقفے کم فوش
ہو ی بہت عیاں حق کے ظاہر
ہو ی کی جنگ میں یہاں ظاہر
یہاں آیت سکون خاموشی لے او
ہو یا بہا مرے شبہ ہویدا
چہا م و جا عجاز اسکا قبل
ہی خج و جا عجاز اسکا ہی نور
ہی ششم یہ کہ قاری اسکا ہی
نہ ہرگز کوئی کلام ایسا دیکھیں
ہی ہفتم یہ کہ ہنگام تلاوت
ہی ہشتم یہ کہ خند و پہنان
دکھا القویف سے محفوظ اسے حق
ہے توان یہ کہ حق ہی چاہی
کہا اسواسطے وہ سرور نیک
ہی نیر امجہرہ سنو و ح حق
سب اتباع رسول ہوں زیادہ
عوام الناس ہو اطفال و خیر
کرے گز کوئی یک آیت کا انکار
بھی قرآن کچھ نہیں ہے معجزہ یک
کو علما پاس سب کلمات قرآن
کریں جب انکو قسمت خواب میں
کلام اللہ کے ہیں ہر جہ عجاز
ہو ہو شہر زار یار عاقل
سوائے انکے بھی ہیں وجہ دیگر
میں اب لکھتا ہوں درموج

ہو ظاہر خبر سب اسکے بے شبہ
کہ بھاگے بدین فہم سب کیش
کہ فارس پر ہو میں روم غالب
کہ بھاگے رعب سے سرور کافر
نہ ہرگز موت کی خواہش کے او
ہو یا یار نبی اللہ کے خلفا
ہی رسل امتان کی زمین فصل
کہ اس میں علم و فن میں مگر
تلاوت سے نہیں ہوتا ہی پر
تور کھ جامی کی بادار شہرت
ہو قاری کون ہے حق و حقیقت
ہو اعدا سے آپ کا گلہ بان
کیا تحریف سے محفوظ اسے حق
کیا اس معجزے کون جادو فی
و یا حق ہر ہی کون معجزہ ایک
کہ بھجایا ہے میرے پر حق
خدا یہ اسکا بلا یا ارادہ
ہی فیض حفظ سے سب کے لبر
دکھ اعجاز پنا اسکے اقرار
ہر زان معجزے بن آسمین نیک
سہتر الف بن تحمیل جہاں
ہو ہو وین فیت الف حصہ میں
میں اتوں انکوں ہی عجاز
تھے اس ضرب میں شہر حاصل
کہ انے وہ عدد ہوتا ہی اکثر

دربیان معراج موجود علی الصلوۃ والتسلیم کہ بعد قرآن مجید عظم معجزات است معجزہ معراج متضمن معجزات بسیار است
کلام اللہ کے بعد از مشہد کا معراج
بھی وہ لامکانی ہو رکانی
بھی وہ لازمانی اور زانی
بھی یہ اعجاز رضی ہو سدا
دیکھا کرات بیداری میں
تاشے سرور ہفت آسمان کے



جلا کیجئے سے جانی شاہ کھل برق اوپر چروھا وھا دیگر بھی چھوڑا عرش ہو کر کتب خانہ کلام حق سنیا اس کا سن او ہیں یک نجرہ معراج ای بار لکھا ہی اس میں غیر شیخ والا	گیا بیت المقدس پہنچا دل شانی سے گیا ہر آسمان پر گیا تب لا مکان کو چنچ خولان چھڑا گیا کھرتیں کی آئین او بل اس میں معجزے ہیں بے شمار بہت تفصیل سے دکھنی سالا	امامت وہاں کیا سب انبا کوں کیا ایک آئین جی سب سموات جمال حق توں ان لکھو لئے کجا جو کچھ وہاں نمونے پر پایا ہی درکار سکیتن لکھنے کوں تر توں پر سکون اگر چھاپی ل	دیباغ و شرف سب اصفا کوں کیا پیغمبران سے وھا ملاقات ہوا دیدہ بدن کا سرا پا مرا اسکا بھی امت کوں چکا یا لکھا اس واسطے میں مختصر تر نکر نے میں ہرگز اس کے کچھ چل
---	---	--	--

در بیان معجزات کلیہ حضرت خیر التوحید الفلوق والسلام والحب

سن اس کے معجزات کیا اب

در بیان جمال با کمال سید اہل شہود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در حقیقت معجز بود

جمال بنظر اسکا تھا اعجاز اندھیرے میں جب آتا شاہ و لا تھکا آئینہ نور اکہی تھا توں وہ جسم نور و یا	کہ تھا وہ جس میں علم سے ممتاز تو اس کے نور سے تر ا جا لا نظر آتے تھے وھا شیا کا ہی کہ میں پر تھاد نرات کھا یا بجھا اس چھوڑا تان کا جھلکا	نہا اس وصف میں کوئی کھا ہر اگر کوئی چیز ظلمت میں نہاں ہو نہ کھتی تاکھن نا چون نہ چھڑ تھی توں اس میں نے خوشنوی بار بہت کفار ایمان لا ای بار	اتھا نور اسکا ہر وہا پر نور تو اس کے رو انور سے عیان ہو اگر پاتے تھے اس کے پاک تن پر کوئی شک و عطر میں نہ ہو کھا
---	--	--	---

در بیان اخلاق سید انفس و افاق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک معجزہ بود معجزات کلیہ ہشت

بھی سارا رسول کا خلق اکرم نہ جھٹا سکیتن رسول و مکون سبھی آداب ہو رعا سالا	یسا شبہ اتھا اعجاز عظم دیباغ اس شارب و ملک کوں اتھے بے شبہ فرق عادی بار	کرے اس خلق کی کیا کوئی تعریف جب اس کے خلق کوں بے مثال ہے میں کھل کھا تینو کو کھیل	خدا جس کی کیا عظمت سے توصیف بہت کفار ایمان سب لائے تو دیکھ آرام دین ان کی تفصیل
---	---	---	---

در بیان فصاحت و بلاغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق معجزہ بود

فصاحت اس کی تھی اعجاز دیگر اتھا یہ اختصار اس کے سخن میں نہو اس حرف مجھ بر قول قانع عرب کے منشیان ہو شاعران کئی کا فر سن کھا جس گفارت	ہیں نکا کوئی آئین اس کا ہر کہ میں آتا تصور اس کا میں پر اس سرور کے کلا جامع کہ نظم و نثر میں تھے ماہر ان	اتھی اس کی فصاحت نہایت بلا شک اس کے ہر عبارت اندر چرنگا انکوں جب توں ان میں بیان اس شاہ کا کرتے تھے عجیب	بلاغت اس کی تھی بے حد و غایت ہزاروں سے ہیں معنی ای برادر تو بوجھ کا اسے عین البقیں سے تو بے ہوتے اسے خیران مدبرش کے بے ہوجہ ایمان کا اقرار
--	---	---	--

در بیان حشمت و محابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الواقع معجزہ بود

بھی تھی سرور کی حشمت و محبت اگر یہ سلطنت ظاہر کی وہ چھوڑ بھی رہتا تھا وہ شاہ عالم دل ولیکن اس کی بدیت یوں تھی غالب	بلا تکرار اعجاز و کرامت اتھا فخر اختیار ہی سات گلوز ہمیشہ اپنے یاران سابل بل کہ میں کہنے میں آتے وہ تر	محابت اس کی انکوں میں چرخی نہ در پر اس کے در پر وہ در بان غرض او در مور حشمت جاہ چو شامان کے صحبت میں تھے	دل و جان چنچ اس سے تھر تھر چھی تھل کا کچھ یاس اس کے سامان اتھا سب اہل فقر و زہد کا شاہ بھی جنگوئی شقت سے تھے
---	---	--	---



رسول حق کی جب عزت میں	تو نبی کھا کو سار کھڑے	۴۴
-----------------------	------------------------	----

در بیان قوت جسمانی آنجناب نورانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در نفس لامر مجزہ بود

بھی قوت اسکا تھا ای جہی عمر تھا کھانے کا ہرگز سکون نہ عرب میں پہلے تھا ایک نامی کوئی کشتی میں نہیں اسی پر آیا گرا وہ یگانگھے کشتی میں تو گن ہوا وہ یہ سرمایہ کجیہ حیران	کہ یہ تھیں اس کی کوئی مثال اس کے ہرگز کہ وہ اس کو سکون تھا جس سے دلاسا تھا نام اسکا کار کا نہ ای گراقی کہ تھا قوت میں برتر اسکا پایا تو میں ایمان لاؤنگا تر سے پہر	اتھا بیشک خدا شاہ عالم و لے ما این دہ سالار معظم اتھے اس عصر میں جو چلو مان کہا نہ سے سنا بیش حکایت تب اوہ قوت و قدرت کا پایا
--	--	---

دو بیان مزید شاکر سرور ابو ار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بے ریب مجزہ بود

بھی اس سرور کی شہرت ہی باد لکھا سا تو لکھیں اسکا نام تو خبر ہی یوں کہ حجت پہ ہر تھا ہوای عبد و تاب انبیا پاس ہی عبد افاد اسکا نام دربر کہیں عبد السلام اسکون در بند و خوش اسکون پکارین عبد رزق نور اسانی کتب میں ای نیکو کار سجای بجائی میرے رب تعالیٰ اتھی سب دعوت کی حجت و ہدایت دیا عالم کو کبر و روشن آباد سے جب اس کے قاتلے پہنچا تھ جسے خلق میں محراب و منبر غرض دنیا و عقبی رنج ہر جہا بہت تعظیم سے انکو لے میں	اتھی پہ اشتباہ اعجاز اطہر بھی حجت میں لکھا وہ دن تھا ہی نام عبد لکھ کر ہم شہید کیا تو بوج اس بات کو نہ پرست و جیل میں عبد خالق ای برادر پکارین عبد مومن سب چرند کہ ہی وہ شاہدین مفتاح ابرار میں نام اس سرور عالم کے سنا دیا اسکون نبوت جو چل سال وہ اس عرصے میں ہی یا نیکو خال کیا دنیا کا کلن گلشن آباد لگے ہیں عرشیاں سب چھپ چھا جو محب ذکر سے اس کے معظم ہی نام اسکا قرین نام مولا بجان دل تھا اس کی کئے میں ادب سے اس کے مودھ خیر و کرم	لکھا اس کے مبارک نام کوں ب نک ہو خور کے خیمے کے اوپر ہی اہل عرش کن عبد الحمید ہی نزد اہل و قریہ عبد جبار ہی دریا چھو وہ عبد العزیز پرندے تھ کوں بولے عبد غفار کہیں عبد قدوس کوں ہی یہ اسکا اشتہار معنوی ہے جسوی ترست بریں اسکی جن بھرا نور عبادت سے جہاں کوں سے جب زمرہ اسکا اذان کا سے جب اس کے خطبوں کے رکنے خدا کا نام اقدس جان گیا ہی لکھا جب بادشاہ کو قمر میں ہوے بعضے سلطان گر ان خزانی میں پرانا خضر و
--	--	---

در بیان علم بے حد و معرفت بے نہایت سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بے شبہ مجزہ بود

بھی علم بے حد اسکا ای برادر بھی تھی اس قوم میں اسکی سکونت دیبا ہی جو وہ اس حال کے حق	قسم مولا کی ہے اعجاز اکبر کہ میں تھا انکو علم و فضل و حکمت اسے خدایا وہاں عالم مطلق	ہیں علم کا نہایت محبت میں راجح کہ میں عالم سستی ہرگز لمیانین کہا ملاک و نسل میں اسے وقف
--	---	---



غرض وہ علم کا دریائے حجاج کبابوں وضع حکام و مسائل تھے ظاہر اسنو برکت کی خاطر وہ دین عرب سب جانتا تھا بھی علم طب و تشریح کتابت میں کے شرح میں ہی باریشا جسے حکامی کلرل در زمین میں	کہ جسکے علم کے عالم میں حجاج رکھا ایسے قوانین و دلائل تھے معلوم انبیا کے سکون آثار لغت بر قوم کی پہچان نا تھا اعتنا اس شاہ دین کو نہ نہات مفصل سکے آداب اور اخلاق وہ ان بجز سے سر بر زمین بہر قانون پر فدا کرتے دل و جان	کیا ایسے شریعت کون ہویدا کہ وہ دونوں جہانیں کام آوے سچی ہر ہر کی شریعت معلوم بھی اخبار سب ہو علم مثال فرایض ہو جسا اور علم تعمیر بھی پیل لیسے ضوابط ہو نور ارسطو اور بقراط و فلاطون ہستے خاک عرب ہو جھوڑو پان	کہ جسے جہنم صلح دین و دنیا قیامت لگ غل و صکارہ بناوے سب احوال جہان تھا سکون و نوم تھا اس سرور و ظاہر و خوال تھی اس سکون باعلوم دیگر مزی کہ ممکن نہیں وہاں کم اور زاید اگر ہوئے تو ہوتے اسکے تقوین
---	---	--	---

در بیان انکے کرامات اہل بیت کرام و اصحاب عظام و اولیاء ائمتہ خیر الانام علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات آنجناب ہو دست بھی اسکے اہل طہر کے کرامات خصوصاً جو کرامتہاے ناو وہ ہیں بجز شاہ رسل سنانوں معجزات کلمات اب ہو ایضہ ہر فلاک و عنابر	ہو اسکے محبوب اور کرامات ہوے جنت جگر سے اسکے ظاہر ہو محبت اس دین جزو کل کے سن اسکے معجزات جزئیہ سب	ہو اسکے اولیاء و کرامات امام ہر دو عالم عرف اور کہی ہو کچھ شرف باع کون صل ہو ہم اول اسے ای فاضل	ہو یا ہو دین تار و قیامت محی الدین لقب جگہا ہی فاضل سو ہی مطبوع کا ای مرد عاقل ہو بہن جو بسا یطین ظاہر طہران سب کا ای پاک و فاضل
---	---	--	--

در بیان معجزات سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ تعلق بہ سادہ دارد و اشہر و اکثر و قریب قریب است این معجزات بسیطہ بیست و یکست اول ان بستی شوق القمر ہے روایت یوں کے اصحاب بار جو سب جمع شاہ شاہ کے یہاں نہیں تیری نبوت میں اگر چوں یہ باتان سکون شہر عرب ہے رہا ایک نوکر اکوہ حرا پہ لگے کہنے کون تو یوں وہ بدو کہ بعضوں نے گرہوں کیا کھر تھیں کھوج اس کا ان سے چھو سافر چوڑھے لے ہیں جب یہ دیکھے ہوئے نیکوہ افکار بھی جانا سامری کا از ملتور	کلام اللہ میں اہل خبر ہے کہ کئے بیچ کین بھوت کفار کئے تب عرض یوں اجہل اس نوکر اجہل کون جلدی دلوں کیا شوق در خواست سے رہا نوکر اگر بر کوہ دیگر کہی بیشک محمد کا یہ جادو نہیں کچھ سار عالم کون کیا کھر اگر اس بات سے دین خبر او کے تحقیق آئے کافر ان نہیں ایمان لائے شہ نور ہند جناب مصطفیٰ میں دیکھ بکار	احادیث اسکے میں تواتر ہے ابو جہل و ولید و امین و اہل اگر دعو میں اپنے ہی توں جہل کہ نیکو توں اگر اسکے موافق ہو فی الفور شوق ماہ مستور جب اس عجاز کون کوں فرجھا کھرے کر تھر کا ہم پر سما جب آویگے مسافر نوکدن تم اسکا معجزہ بہر راست جانو کہ وہ یوں کہ بیشک در فلان گر نیان میں ہی کے چاند جانا کہہ بن گرچہ بعض قصہ خوان	نہیں سب باتیں شے کین بار بھی نضر و سوداؤں رائے ناہی ہمارے واسطے کہ توں قمر شوق تھے جانیکہ ہم بے شہ صادق بھی اتریا آسمان سے ای بار حسنہوں اپنے دلین تھلا دو ٹکرے چاند کے ہوں دکھایا عران و روم ہو شام و دین و کہ نہ بھری کر سکوا نو دو ٹکرے چاند کو دیکھے ہیں ہو اسکے آستین سے بجا آنا ولیکن بالیقین کون غلط جان
--	--	--	--

در ذکر معجزہ شمس کو وقت مراجعت از فتح خیبر از ان سرور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بظہور اسدہ روایت اسطر کرتی ہی ہما کہ ایک جاگے ہی جہان نام ہما کیا تھا خواب وقت جہا سرینار کھ کے کراؤ ہو
--



اٹھائیں گٹ سروراز شکر خواہ	گیا مغرب میں خوشید چہان تا	اطاعت ہوگی تھی طاعت رہا	کیا میں مرتضیٰ بنیز رستہ سب
اس اثنا میں ہوا شد آپ بیدار	کہا تب مرتضیٰ کوئی ای نگو کار	پڑا یا میں نماز عصر کوں توں	کہا ای شاہ عالم میں پڑا ہون
کہا اس وقت ای طاق عالم	علی میر اطاعت میں تھا ادم	بھی تھا میرے بنی کے زیر طاعت	پھر انون سور کوں از محض قدرت
کیا جب یہ دعا وہ نورا کبر	دو با سو سورا یا سمان پر	بخایا مرتضیٰ بہر مجرہ جب	نماز عصر جلدی پر حجاب
معجزہ دیگر			
وہ سرور پاس کو وقت حسین	بہر خدمت میں کے تا ہوے میں	کیا جب الہہ پاس کوں نصرت	بہت شدت سے تھی موت
یکایک نو ریک جون برقی چکیا	رہا سچے ملک دو نو بہر ہرا		
در بیان جوشیدین اب از انکشان فیض نصاب آفتاب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اشہر معجزات است			
اور اس کے ورگے انگشت میں ہی بار	زالا صاف بخلائی بہت یار	ہن اخبار کے نزدیک تو اترا	نوا سبات میں کچھ شبہ ہی خر
ملا میں کوئی میر کوں پہر عجاز	ہمارے کوں تھا خاص ای فرزان	کہے ملا کہ یہ پاکیزہ پانی	ہی ہر پانی سے فضل حاصلی
اُٹس بولا کہ شاہ عرش پایا	طرف اہل قبا کے یکدن آیا	اتھی تصدیق پانی کی انور	و اُسے یکدیج پانی کا اصغر
رکھا چار انگلیاں سرور میں	کہ میں باقی تھی انگشت زمین	میں دیکھا خوب ہے انگلیاں	اُٹھا تھا جل کے انگلیاں سے
جو محسوس ہو سکون خوب یار			
بھی کہتا ہی او میں از محبت و خیر	تھا در جنگ ہو کہ اس شہ کے ہیر	مشت میں سب پر حیاں رہا	کہ سخی تھی قرآن میں بیان رہا
اتھی تب دھوپ گرم اور دھوپ	تھا شمس سخت اور توشہ نہ ہیر	غرض اس جنگ میں ہر دیکھان	کے میں عرض ای سالار کو ان
پایا سے میں ہمیں نور جہا نور	توں ای باران رحمت ہو یاد	کھا شہ کچھ بھی ہی یک اس جان	لے آیا کوئی ذرا پانی جھگل میں
وہ پانی یک قح میں دل سرور	رکھا اپنا کف دست کے اندر	میں دیکھا انگلیوں سے شہ کے ایار	اُٹھتے تھے جھیرے پانی کے بسیار
سیریں اس سے سیراب ہو کر	کے سیراب سب اپنے جناور	کہا انکوں کیا پانی کفایت	کہے ہمیں ہے ای عین ہدایت
اٹھایا اٹھ اپنا ظرف سے تب	وہ پانی کا اُٹھار گیا سب	وہ غرض کچھ اس سالار سان	اٹھ ستر ہزار ای بار سن پات
بھی کہتا ہی او میں یکبار دیکھا			
روایت اس طرح کرتا ہی جابر	میں در جنگ ہوا اُس کوں حاضر	تھا اشکر سے موت کچھ آب	تھا مرقوم ہو در دوا بے تربت
کہا وہ سرور بے مثل و ثانی	مجھے جا د ہو نہ کر لاکچھ بھی پانی	میں لایا وہ ہوندر پانی ذرا سا	کہ جو تھی یک جھگل میں نیشین تھا
بھی بولا لا توں لٹش کا تغارا	رکھا شہ پاس جلدی میں سے لا	سبارک لب کتیں اپنے ہلا کر	رکھا دست مبارک اس کے اندر
رکھا فقر تھی سے انگلیاں کتیں	میں دایا جو جھگل میں نیر تھا	گیا اس کے انگلیاں سے بھلے	جھیرے چشمے کے لئے جو ان بھلے
بھرا پانی سے یکدم میں تغارا	کیا تب حکم توں سرور ہمارا	کہ اُس پانی کو ہو میں لوگ کر	پڑے سب شور ہو سیراب یکسر
بھی فرمایا تب او کو تر کا ساقی	کہ ہی پانی کی حاجت کس کو تھی	کیا میں عرض کر ای سالار ت	ہنیں ہی اب کی کیوں حاجت
اٹھایا ظرف سے تب دست پر نور			
بھی کہتا ہی کہ میں از محبت بیدار	حدید میں تھا ہر اوس لار	تھی پانی کی بہت لٹش تین ت	تھی کیا ہی سے کے بھو شد
سب آئے ملکوں سالار کے دھیر	دیکھنے تھا یک جھگل میں کچھ نیر	کے اس طرح اُس بحر کرم کوں	ہی پانی کی بہت تکلیف ہو کوں



نہیں کچھ آپ کوئی ہمراہ کے پاس ہو اس وقت وہ ملاؤ دوق عالم کہا تب شاہ بسم اللہ یو پوچھا ایک شخص یوں جاہرستی ولیکن ہم تھے اسوقت ای بار کہا یوں ابن مسعود ای برادر کہیں سے بھی ذرا لاؤ تم میر تب اس کے انگلیوں سے باصفا میر کہا یوں جبراست لب اصحاب کہا ہی کوئی چھگل تجھے پاس ای بار تب اس کے ہاتھ کے نیچے سے می میر	مگر یہ آپ جو ہی شاہ کے پاس رکھا اس قلاب میں دست مکرم میر پانی خوب میرانی سے پیو کہ کس مقدار تھے اسوقت تم ب	سنا جب اُسے سرور شکوہ حال جھڑے یوں انگلیوں سے اس کے کھل پے ہم الغرض وہ باصفا آپ کہا جابر اگر ہوئے ہمیں لاک	لیا اس قلاب میں آپ جس چھگل کہ کار بجے میں جنون آپ ابلے ہمارے سب کیا لشکر کون میراب تو بس تجھ سب کتنے جہنم پاک ہزار اور پانچ سو میں اس میں تکرار کہا تب ہر کون یوں وہ سید الان اس رکھا دست مبارک اس کے جھیر الگیا نیشک ابلے کر نہ تاخیر قسم حق کی نہیں پایا میں یانی دو دست پاک اپنے اس چھگل و ضرور لے لگے ہیں دوسرے زود
مجزہ دیگر	مجزہ دیگر	مجزہ دیگر	مجزہ دیگر
اس تھے کیونکہ ہم ہمراہ سرور رکھے پیدا کر اس کون شاہ کو دھیر	اس تھے کیونکہ ہم ہمراہ سرور رکھے پیدا کر اس کون شاہ کو دھیر	اس تھے کیونکہ ہم ہمراہ سرور رکھے پیدا کر اس کون شاہ کو دھیر	اس تھے کیونکہ ہم ہمراہ سرور رکھے پیدا کر اس کون شاہ کو دھیر
مجزہ دیگر	مجزہ دیگر	مجزہ دیگر	مجزہ دیگر
کہ شہ کروز مانگیا از بلال اب وہ لایا ایک چھگل نزدیکی لار ہو افی الغور پیدا چشمہ میر ہو ای ظاہر القفہ یہ اعجاز	کہ شہ کروز مانگیا از بلال اب وہ لایا ایک چھگل نزدیکی لار ہو افی الغور پیدا چشمہ میر ہو ای ظاہر القفہ یہ اعجاز	کہ شہ کروز مانگیا از بلال اب وہ لایا ایک چھگل نزدیکی لار ہو افی الغور پیدا چشمہ میر ہو ای ظاہر القفہ یہ اعجاز	کہ شہ کروز مانگیا از بلال اب وہ لایا ایک چھگل نزدیکی لار ہو افی الغور پیدا چشمہ میر ہو ای ظاہر القفہ یہ اعجاز

در بیان باریدن باران و بارمندان آن از دعای سید اکوان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے کہ ان



بھی اس سرور کے فرستے کی بار بروز جموہ عالم کا مامول ہلا کی پائین کھیت اور جہاں کرم سے وہ دوجک کے کرکریا ابھی میرستی اتر انتخاب شاہ غرض نا جموہ دیگر وہ برسات گرسے اس میں ہوں دیوار و گھر انتخاب سرور دین ہاتھ اپنا چھو کر تا انتخاب سرور اشارت ہوئی وادی قیامت کلام جاری پوچھا ایک شخص اگر یوں عمر سے کہا چنگ بہنک او پر چلے ہم میرا یوں کون ملن غالب اس دم بیان لگ نیشک کا تخت تھا لگتا رطوبت اس کی وہ پیکر سر اسر تجھے نول سے ہر دم سو عطا ہی	پڑا مینہ ہو رکھا ای نیک کردار انتخاب طے کے پڑے بیچ شعل ہو جو جو کے خیال و اہل کبیر دعا کے واسطے تب ہاتھ اٹھایا کہ مینہ پڑنے لگا اسوقت ناگاہ برساتا تھا بہت ہر روز خوشند و بے پانی میں کھیت او جالور خو آئینا کہا اور لا علیتنا اوھر جاتا تھا او ابراز طا	انس تو لا کہ اندر عہد سار سواتے میں یکا علی تھا و خدا سے مانگ توں اپنے دھاب پھر یانین ملک وہ ہاتھ مینہ میں دیکھا مینہ کون نکھوں اپنے انتخاب اس روز شہ بالائے میر ہمارے واسطے کروں دعا اب خلاصہ یہ کہ ای ضلالت کبر مدینے سے گیا وہ ابر بھانک	و کمال آیا تجھ سب لو کان پوکیا بار کہا ای بادشاہ جن انسان کہ وہ پانی کرے ہم کون عطا اب ہو اپنا اسحاب کوہ پیکر کہ درازی سے لگا شہ کے شکنے و ہی بدوی کہا ای جاک کے داور کہ تا خود دفع ہم سے یہ ہاب ہمارے گرد برساتوں نہ ہم پر انتخاب برسات کی چار و طرف پاک جو آیا شو کہ بارش سے بھاری توں کر تفسیر اس کی ہم پو سان ہست پیا اس تھے سب سر اسر تو جو تو یہ گمان پھر کرے او سے وہی اس میں رطوبت کے پھر کہا ای مرجع اصحاب تصدیق کہ اس کی ہی تیر سب عطا
--	--	---	---



مجزہ دیگر	مجزہ دیگر	مجزہ دیگر	مجزہ دیگر
توں کون وقت تنگی سے خبر انتخاب نہت میں بگرمی کلیم کہ ہو ویکے ہلاک اس میں میں کہا ہے اونست کیتین آہی کات رکھے اس کو ت اپنے سید قبول اس کی ان تری دایم و عطا	توں کون وقت تنگی سے خبر انتخاب نہت میں بگرمی کلیم کہ ہو ویکے ہلاک اس میں میں کہا ہے اونست کیتین آہی کات رکھے اس کو ت اپنے سید قبول اس کی ان تری دایم و عطا	توں کون وقت تنگی سے خبر انتخاب نہت میں بگرمی کلیم کہ ہو ویکے ہلاک اس میں میں کہا ہے اونست کیتین آہی کات رکھے اس کو ت اپنے سید قبول اس کی ان تری دایم و عطا	توں کون وقت تنگی سے خبر انتخاب نہت میں بگرمی کلیم کہ ہو ویکے ہلاک اس میں میں کہا ہے اونست کیتین آہی کات رکھے اس کو ت اپنے سید قبول اس کی ان تری دایم و عطا



کہا نہ ہو کہ تم جتنے تو بہت
برسنے لگیا لشکر کے اوپر
نہ تو لگے لشکر سے ہم بھار
کہا ابن عبد سلیمان ای بار
تو از قوم فرارہ یک جماعت
رسول کرو گار از لطف فضل
سکے بن کھیت اور باغان ہمار
سے تا وہ ہماری آہ و زاری
کہا تب کہہ کہ سبحان اللہ سرور
ہیں ماندہ کوئی اسکے خدا ہے
بھی کہنے سے تمہارے جلد فرار
کہا کہہ کہ تب وہ عربی
ہی مقصد یہ کہ ایسے رہے برکن
پرواں آستین کینک کلمات
وہ عاکرے لگا سرور برقت
کیا سالاد پانی کی دعا بھر
کہ تیرے بولبا بہ ہو کو عربان
کہا جب بہد دعا سالار خیار
برکے یوں لگا وہ ابر پر آب
کہ تا آخر مانہ نکلے اُس سستی بھار
ہلا کی پاسے سب اموال و لبند
خدا یا اس پاس سکون توں بر
سفر میں تا وہ حضر می شے سے ای
مروا بت ہی کہ تو طالب ہو گیا
سنا تب یہ نہ کایت اُسے سرور
وہ تو طالب ہو اُس پانی سے تیرا
جواب اس کوں دیا یوں شاہ عالم
ہی مقصد یہ کہ قوم دو عالم
ساواں ہیں شہر کا عالم

کہا مان ای امام کامل الذات
ہو شیراب مرہم نور جنانور
تیا سے مہبون کا پرہیز کچھ آثار

معجزہ دیگر

مسلمان ہو کو اسے نوحی حضرت
پوچھا انکے زمین کا اُس سے ہول
میں ننگا بل نور پاران ہمارے
کرے تا وہ وہ بہرہ کلفت ہماری
کہ داویلا تمہارے دانش اوپر
وہ قدرت ہیں عظیم الکبریا ہے
تب اُسے ایک بدوی باوٹل د
جنا خاص میں عرض پرستانی
ہمیں دیکھنے کے دایم فضل و جلال
آٹھایا اُسکے بعد از جان کائنات
آٹھاب بولبا بہر کو سرعت
کہا وہ تین بار بہرہ مدعا بھر
بہرہ لنگی سستی مرہم جھینا
ہو ایک ارباب طاہر سرور
کہ ایک ہفتہ نہ کیے سور کا تاب
بھی پانی کوں ہو وہ ہمیں کچھ بار
بھی راہن ہو گئے ہیں کچھ بند
نہ ہم پر ای ترا عالم کوں آسا

معجزہ دیگر

کہا سرور کوں ای وہ جاکے آسا
مبارک پاؤں مار تب زمین
کہا ای تجھ سے وہی دعا بھار
تو کہو عبادت کوں یا وہی مرہم

معجزہ دیگر

کہا کہ یہ کچھ کوں کہہ سکے

ہو افی الفور تب یک ابر پیدا
اتھا ستر ہزار ای جانی ہول
نہ یک قطرہ پڑا بھاری برادر
پھر جب غزوہ عمر سے سالار
کہ انکے سرزمین میں قحط تھا تب
ہمار ملک کے ہیں ہے قحط سالی
تو بول اپنے خدا کو یا نبی اب
کرے کچھ پاس بھی حق شفاعت
شفاعت وہ کہ کچھ کچھ نزدیک
ہمیں ہے حق تمہاری دیکھ لاری
ایا ہوتا ہی بیشک رب ہمار
کہ کچھ خیر ہو زوخی کوں ناگم
آٹھاب نور چرا حمانہ کے اوپر
نظر آئے لگا لوکان کو پورا
مراد پہنچ لینے جھو پتری میں
تو یوں پانی کتیں قحط سے برسا
نتھا اس وقت کچھ بھی ابر پیدا
کہ آٹھائے تھے اسے سب لوگ حرا
کہا لنگی سے بندہ مرہم کوں
کہا ہی سب پوچھ رحمت کا سدا
آٹھایا اتمہ اپنے مثل اول
کہ دینے سے لگا وہ ابر بکھر
ہو ابہرہ مجرہ طاہر بہت بار
تو میری بہرہ رقت جلد کروں
کہا اب اسکا اتھا صاف اور شجا
کہ رب تیرا طاعت میں جھینا
تو وہ تیری کہ کچھ بھی طاعت
مطہم کوں اسلست میں ہی مرہم
کہ مرہم اُس سستی سے لگا



<p>سنا ہی بہر خبر جب دہ جانی لکھا سالار دین یون نامہ سکون معاذ بہر حکم جب سکون نیا عوب میں ایک تھا سر دے نہ ہو بھیجا اس سروسو یک جماعت خبر دیو و محبت کے خدا سے عظیم کے سخن کون بوج صفا کہے جو ماہر گزیا اٹھا خان کہا میں کے رسکون جانان کہے ای بادشاہ ارض و افلاک یہ جالس ہیں سے کرتے تھے موت لگیا تھا وہ گھٹا کر گز گولے جلا جس وقت وہ ملعون ابتر ہے رہ ہیں انکون اذخسار خداوند دوزخ عالم دھی بھیجا</p>	<p>لکھا بہر اجا شہر سکون تابی کریل اس تب کون خیر طرقت وہ پانی شاہ برائیاں ملایا کریں جن کے طرف تا سکون کری روپے سستی باہی طلا پھر سرور کئے باصداق و تاب کہا پھر جاؤ تم اس کیل بازاں نکچا سکون ہو رہی تانین کہا اول سستی بتر وہ ناپاک وہ کرتا تھا بہت تندی شدت لگے تھے کے بھلیاں کر کرنے اتھے بیٹھے ہوئے یاران مہر کہے انکون جلا اور ت طلا اُسے سکون سنا یا شاہ والا</p>	<p>بہاں یک نیری ہی ای شاہ ابرار چو یں لوگ وہاں کے سلطان ہو ایلان لا بعد تو پاک بانی سنا جب اُن سے حکم شاہ نولاک ہی وہ تانبے سستی باہی سے کے یوں عرض ای سا لا فاخر کے جب سکون دعوت بار دیگر کون کیوں ہکی دعوت کو بجات شہنشاہ انکون نولا پھر جاؤ ہو ایک ابرتب ناگہ نمودار بڈاں او شعلہ آتش کون ہر سب آئے ڈوکر درخشاں شاہ وہ پو یہ خبر سکون دیا کون وہ آیت حسین یہ مضمون ہی</p>	<p>کہہ روم اُس سے تپت ہیں گرفتار کہ تو بھی جلد لا میرے یو ایمان دیماں سکون آزار و گرفتاری افشا مانند شیطان رند و مغرور کہلا سطر ح وہ ملعون ملک گیا گمراہ با مان بہوت ایسے نہیں دیکھے ہم ایسا سخت کافر لکھا کہنے او خراول سے بدتر پھر لاچار ہوا بلایت طرف مولا کے تم سکون باؤ کہہ آسرو اُن کے سایاں وار وہ کافرون کیا ہی کوٹے سا کریں تا سکون اس حالت کا گاہ کہہ وہ یوں کہ اب برسر و کون سو ہی در سوراہ رعدای ہر اوار کہ تھا با و صبا ستقا و سالار کیا کفار کا شکر تل او پر دیکھا یا انکون محشر کی شانی تسائی گئے ہیں جگ کرتب حد پر تلگ آیا تھا یک یار نہیں نے دے کئے کے اندر وہ بالان سب حرم اندر لجا قریش سکون دجب موت آئے ہو بھی قطعی بن سب مسلا زور نشانیاں بیت مقدس کے سرسیر کہیں تھے وہ نشانیاں کون انبر کہا تا خوب دیکھے او نظر ہر سب اُنکے کار و کھل کا حال لگے تھے وہ ہر نہ سکون کو</p>
<p>ہی قرآن و خبر سے ثابت یار لڑا یں یں کیا سورد کی ماری نہیں سے کے قیر و کون اٹھا آزایا اُنکے سر جو چشم پر ہوا بہر عمر تر وہ سالار ابرار وہ ہی یک جا خوش ای باہر جما سکون کو کھان فرامی سرور</p>	<p>ہمیشہ حکم یں کے تھا جاری ہو اور نہ کھڑے کو گون چھار لکھا بالکے دین بول کی بول ہی چھ کوس کی کے سیاف کہ باران بھی مٹا دین آتیا</p>	<p>حضرت صاغر وہ احزاب اندر کیا شکر کی لکے دبول دھانی غرض وہ کافران ہو گھار سے وہ شاہ دین تین کتب ابرتر خدا کے حکم سے یک باؤ لیا</p>	<p>کہے وہ یوں کہ اب برسر و کون سو ہی در سوراہ رعدای ہر اوار کہ تھا با و صبا ستقا و سالار کیا کفار کا شکر تل او پر دیکھا یا انکون محشر کی شانی تسائی گئے ہیں جگ کرتب حد پر تلگ آیا تھا یک یار نہیں نے دے کئے کے اندر وہ بالان سب حرم اندر لجا قریش سکون دجب موت آئے ہو بھی قطعی بن سب مسلا زور نشانیاں بیت مقدس کے سرسیر کہیں تھے وہ نشانیاں کون انبر کہا تا خوب دیکھے او نظر ہر سب اُنکے کار و کھل کا حال لگے تھے وہ ہر نہ سکون کو</p>
<p>کہا یوں ہی خود ای کو کا ہو اُنکے پر ہوی تار یک پر دود چھوڑ معر سے جب او محمد اور سبے کار و ان کا حال یں تب اپنے پر ابر حیرل افلاک لکھا کہ کون او سالار دین کہا کہ کون کھان کھان</p>	<p>کے کفہ تکذیب کی ہے حد کہہ سب کہاں آؤ گے کھان تھا یا قطعہ غیت المقدس نشانیاں کے ابر ترنگ سے لکھا کہ کون او سالار دین کہا کہ کون کھان کھان</p>	<p>لکے آؤ چھ وہ سا ابرتر ہو اس شاہ کا خاطر نکدر ہو سکون شاہ کے نزدیک کر انداز ہے وہ رسول متعال لکھا کہ کون او سالار دین کہا کہ کون کھان کھان</p>	<p>کہے وہ یوں کہ اب برسر و کون سو ہی در سوراہ رعدای ہر اوار کہ تھا با و صبا ستقا و سالار کیا کفار کا شکر تل او پر دیکھا یا انکون محشر کی شانی تسائی گئے ہیں جگ کرتب حد پر تلگ آیا تھا یک یار نہیں نے دے کئے کے اندر وہ بالان سب حرم اندر لجا قریش سکون دجب موت آئے ہو بھی قطعی بن سب مسلا زور نشانیاں بیت مقدس کے سرسیر کہیں تھے وہ نشانیاں کون انبر کہا تا خوب دیکھے او نظر ہر سب اُنکے کار و کھل کا حال لگے تھے وہ ہر نہ سکون کو</p>



<p>قدح تھا ایک اُس منہ لڑائی اس جب آونگے تو پوچھو اُن سے بہت اتھے ایک اونت پرستین دوسرے جب آونگے تو پوچھو اُن سے بہت کہا تب اُن سے شاہ عرش زہیم اتھے دو فرجیان و نوایر بار نور آونگیا کہاں وہ قافلہ ک کہ گروہ قافلہ آوے ہدم وہ دو اشتر کہ تھے خاکسری وہ سب لو کہ ہی تحقیق یک طرف موتہ کہ جب شاہ لگانہ پوچھو زید اور عبد اللہ و جعفر ہوا اس وقت خالد شیرشکر تھی تو تیغ اُس کے ہاتھ کے بیچ زبان سے شہ کے خالدی ہو رہا خبر اس جنگ کی وہ شاہ اکمل زمین معر کے کیتین آٹھا کسر ہیں ایسے معجزے سرور کے بسیار ہوئے وہ معجزات خاص و عا</p>	<p>یہاں بن بانی مجھ کو تھی سہا کہے کھاری ہریک علامات وہ اشتر تھے اُن سے کیا رم کہے دُری نشانی ہے بہت نیک کہ ہیں وہ کاروان دیکھا تھیم مخطط تھے وہ تبت یعنی دار کہا سرور و فصل نکلتی سب پوچھو تالین شاہ کو سب ہو کو باہم تھے آگے قافلہ کے پیش آنگ کہے مشرک ہی بہر سحر نیک</p>	<p>جب آو ہونڈ ہکوں قافلے فہیم بھی فرمایا وہ شاہ نور افسر زمین پر یک کون اُن دو گرایا کہے تب قافلہ خاصہ ہمارا وہ اونت اُسین اتھے خاکسری تھے کس مقدار مرد کاروان ہو بہت و حیران سب ہیک کہا کوئی صبح کے ہو چکا یک پوچھو اُن قافلہ والوں سم تو اُن سنگین دلا زبیں کہ دیند</p>	<p>تھا باقی اُس ہالے کچھ کینر کہ گذرائیں قافلہ قافلے ہر شکت اُس کینے تھے کچا پایا کہاں ہی بول کا حال سارا اتھے وہ قافلہ کس پیش آنگ تھے کیا کیا مال اُنکے اشتر این کہے تب پیشوا وقت مقرر کہ پہنچے قافلہ کے اونت نیک نشانیاں جو کہا تھا شاہ عالم بت اید الہی نگر و ید ند کیا اصحاب کون اپنے روانہ گئے فدوس میں ہوا شاہ و خم کہ محشر نگ ہی باقی وہ کہانی کتب میں ہی سیر کے کسکی تفصیل شہادت ہوایا ران کے پر علم کہ لیکے تھے تک احکم رزان تو رکھتے تھے عیسے یاد ای نوافل کہ تھا انکا علاقہ باہر کب جہاوت و نباتات اور حیوان</p>
<p>یون ابابہ بہت اخبار اندر نہ آگے اُس کے آیا کوئی پتھر تو کرتے تھے اُسے سبجہ فی گذرائیں کوئی سنگ پتھر پر بھی واروی دوا بیت نوکہ مکر و ابو بکر محمد عثمان و دجی شان قدم مارا اس پر شاہ جہان ہوا وہ کوہ تبت فی الحال ساکن اتھا سرور یہ عین بیکر سات</p>	<p>کہ کرتے تھے سلام اس کو پتھر مگر کتنا سلام اُس شاہ اویہ بھی دُری یک حدیثی تھی مگر زون پلے تھے مجھ کو کسیر</p>	<p>علی مرتضیٰ کہتا ہی ای بار ہی جاہر روایت یون کہ سرور کہ فرمایا ہی وہ سالار یہ قیل ہمیشہ تھے پوای پیغمبر حق</p>	<p>کہ تھا کین میں ہین ہمارا سالار گذرنا تھا اس سنگ پتھر پر کہ جب لایا ہوتا تھا پتھر پوچھو ہو صلوات و سلام از بطلین اتھا کوہ احد پر وہ دل افروز ہوای کوہ جنبش میں جہاں بھی صدیق گرین و دوشہید اب بھی ہے دُری روایت نوکہ بہت پتھر گرے اُس کے زمین پر</p>

شہنشاہ مارپاؤن اسکوٹ کہتا
 بہار اسوقت میں ساکن ہوا ہی
 کہ تھا کوہ حرا و پر شہنشاہ
 کہا جب ای ترابین تجھ پر ان
 روایت ہی کہ ازبکای کھار
 کہا اور سرور عالم سے اسد بات
 معاذ اللہ اگر یوں ہو تو رب
 ہو اسرور کا اعدا سے نگہبان
 ابو ذر یہ خبر سب کو سنایا
 شتابی اسکی خدمت میں گیا
 کہا میں یوں خدا اور اسکا جبریل
 ہو رہا ہے کیا حدت ہے حضرت
 کہا سرور کو تو میں خون کہا تھا
 تب اوصدق کے بازو سے پٹھا
 لیا کشت سگر زون کو درست
 اگر چہ شاہ کے نزدیک تھا میں
 وہ سنگریزوں کتن اسوقت ضرور
 کے تیرے سکے ہاتھ میں یوں
 رکھا بعد اسکے وہ سالار اکیان
 کیا اس بعد انگوٹن ہند کہا اور
 روایت یوں کہ میں اہل اخبار
 کہی مجھ کو غرض یکے نہیں اعمی
 کیا ان پر سلام اور وہ دُش
 کہا تم آؤ ساراب مر پاس
 ہی ہم میرا چاہو تانی اب
 درود یواز اس گھر کے خوش این
 عقیل اس شاہ سے یکدن ہو گیا
 بلا پانی تو نہ کھلم شہید
 میں روایا خوش سے ہیں ہو گیا

کہ ساکن ہو تو ای کوہ ثیراب
 کہ میں تجھ پر مگر مادی ثقلین
 معجزہ دیکو
 اتھے چار و خلیفے اسکے ہمراہ
 بھی طلحہ و زبر اس کے تھے ہم
 بنی اللہ و صدیق و شہیدان
 بھی مروی کہ تھے اس کوہ اوپر
 معجزہ
 اتر میرے سے جلد ای کا اللہ
 میں دوتا ہوں کہ کفار قریش اب
 کرینکا قہر سے مجھ کو نوبت
 کیا کوہ حراب یوں بند اجل
 معجزہ دیکو
 کہ میں یک روز سرور پاس آیا
 سلام اس سرور دین کی میں
 مجھے لائے یہاں ای شاہ اکمل
 ابو بکر اس کے انی باجاء
 بھی فرمایا بیٹھ اسکو وہ پٹھا
 بچھے اسوقت کے عثمان آیا
 کے تیرے وہ جون عاشق مست
 مجھے چھوڑا دیا ہو کر کے میں
 رکھالے ہاتھ سے اسکو میں
 کے ہو کر کے وہ ہاتھ میں خون
 وہ سنگریزوں کتن درو حکما
 معجزہ دیکو
 کہا عباس کون یک روز سالار
 بجالا یا وہ حکم شاہ عالم
 جواب اسکا کہا یوں شاہدین
 گئے کھستے ہو کر حکم کا پاس
 ہو راولا داسکی میرا بل میں
 معجزہ دیکو
 سکا پانی تب او عالم کا آسا
 کہا اب وہ جمل اسطرح اس سے
 کہ میں باقی ہا میرے میں کچھ

بھی صدیق و صفا کیش و شہیدین
 بھی دُری یک خبریں جو چاہی
 بلا اسوقت یک اسکا تر اسکا
 بغیر بوعبیدہ وہ مہمشر
 شیر اوپر چڑھا تھا شاہ ابرار
 تجھے مارینگے ہو کہ متفق سب
 کہ چڑھو میرے یوای خیر الوری جلد
 بہار ان میں ہوئی کسی بڑی شہا
 میں جو جانوں کہ ہی او جی اندر
 تجھے کیا چیز لائی ہے یہاں اب
 کچھ یو چھاپن وہ بھی کچھ نہ بولا
 جواب اسکا کہ دے بولا مثل اول
 کہا بھی اسکو مثل اول ای یار
 بچھے اس حال کے وہ سید الناس
 کہ گویا تھا وہ شورا و از زہود
 کے تھے ذکر نہ کے ہاتھ میں
 رکھا انگوٹن عمر کے ہاتھ میں تب
 ہو اسوقت وہ خاموش یکسر
 گئے تھے ذکر بیان سب بھی کیوں
 زمین پر تب سے سب صدا ہو
 بھی سب اولاد کوں رکھ اپنے صفا
 سدھا اسکے گھر کوں شاہ کافان
 کہے باخیریت از فضل داوڑ
 کیا ہی یوں دعا ہی رب اکبر
 میں دھانپا ہوں جدرا کچھ یوں
 لگے کہنے کوں سب آمین آمین
 کہ کہ میرے طرف سے اس چہ کوں
 کہ جب اتقوا النار التي انی
 کہ اس آیت میں مرا ناجی داوڑ





کہ ای لوکان کرو و دوزخ پر ہیز
بہار آئین میں اس آتش سے گریان
بھی وار و ہی خبر نوین ای بلور
اگر بیغیری میں تو ہی صادق
کیا اس کے طرف تب شاہ اشار
ہو ایمان مکرہ لایا ہی بے قیل
مدینے پاس اندر جنگ اخاب
نہ تو را کوئی اس پتھر کون آخر
تب اسکا تیر احصہ ہوا جو ر
خداوند جہان کر فضل و انعام
بھی چکیا اس سستی تب ایک بار
بچھنے جس حال کے وہ چکا والی
میں کا ملک دیکھا اس سے سرور
عرب کے ملک میں تھا ایک نامی
کر اپنے دل سے یک بت کے کوجا
نبوت حق سے پایا ہی محمد
ہی صادق اپنے دعو میں سال
کہ تھا ایک بت برادر قوم مازن
کہ سن سبات کون ہو نہ کوئی
تو اب چھپتے ہو پتھر کتین چھوڑ
بنی عذرہ میں تھا ایک دیو شہر
کہا اس قوم سے یک دن ہمدھا
اتھا یا شرک کون اس لام طہر
تھا ایک دیو نروان مرد اس
دیا وہ بھی خبر سرور اسدھا
اتھا قوم سلیم اندر بھی یک یو
شاہین شاہ کے نواہی کو کار
بنی ختم کتین بھی یک بت ای
سنی تعریف میں سرور کی بار

کہ شعلہ اس ان کا ہی تابتیز
کہ در روز قیامت سنگ مرم
معجزہ دیکو
کہا تب مکرہ با شاہ عالم
تو قول اس سنگ کتین اٹھ اٹھ
اکھر جاگے سے اپنے سنگ
معجزہ دیکو
کہ جب کھو خندق اصحاب
دئے جا کر خبر سرور کون آخر
ہو اس تھنے سستی چکیا ہی یو
دیا است کون میر زم ہوشام
فطر آیا ہی اس سے ملک مشرق
پھر اس غار پو مارا ایک کدالی
کہا اصحاب سے اللہ اکبر
معجزہ دیکو
شب روز سکانت کر اتھا پو
کہا ایک روز وہ بت سکانت
وہ اب کئے نئے کراچی عوت
ذباب اس بات کون سنکر اسی
معجزہ دیکو
کہ نیکی ہوئی عیان اور شری ہو
پرستش سے بتوں کے لیے کدو
تو ایمان لا بچا اپنے کون انار
معجزہ دیکو
کہ ای جمع بنی عذرہ سنو بات
کہ حق ظاہر ہوا ہی او فہام اب
زلزل اس مجر سے کون جب بجایا
معجزہ دیکو
سنایا و صف میں اس شہک ابرا
وہ فی الفو اس گھری یا لایا
معجزہ دیکو
سنایا ہی عمر کون جھوت شہار
کیا اسلام پر جھوت اسکا عین
معجزہ دیکو
وہ قوم اس بت سستی ایا
ہو اس شہک اس شہک ایا

و تو داس کے ہیں پنے خور و ہیز
بچھنے کچھ خوف اسکا میں کس آن
کہ اس کر کے پو جو ہی سنگ عظم
نبوت پر ترے دینے کو ہی
رسالت پر کیا ہی اس کے اقرار
سیر میں اس کے ایا نامی ہی فضل
کہ اس کے تو نے میں سب ہو گ
لگایا یک کدالی اس پتھر پر
کہا یار ان سستی اللہ اکبر
تو اس سنگ کا یک حصہ ہی
و یا مشرق مرئی امت کون داور
ہو اس سے اس گھری چکیا ہی
کیا وہاں شہریت کون میر
ذباب اسکا اتھا نام ای گرامی
کہ سن قوی ذباب اب پتھر با
ہنیں کر کے تین لوک سکا اطا
گیا کئے تین ہو لایا ہی ایمان
کہا مازن کون وہ اسطرح کلین
کہ لایا ہی او دین رب اکبر
مسلمان تب ہوا ہی مازن ای
ضام اسکا اتھا نام ای برادر
ہو احوال اور کھویا سنگ و نام اب
شرف اسلام کا جلدی سے پایا
کہ رہتا تھا شہ روز اسکا وہ
بھی جلدی شاہ کے خد متین آیا
دیا وہ بھی خبر سرور بے ریو
اتھا ایمان کا اس کے بہت
نبوت سے یک شہک کدو
کوئی تعریف میں سرور کی بار

در بیان نالیدن استن حنانه در فراق سرور عالم بیکانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اشہر معجزات است

یون آیا ہی سیر من ای برادر ہمیشہ خطبہ جب پڑتا تھا سرور بتا لہو ن ترے خاطر میں نہر پسند سکی کیا یہ عرض سالار چرا حاجب پوئش جس جلع کون ہوا اس طرح وہ حسرت لکون	کہ مسجد میں نہ تھا جو وقت منبر تو تکیہ اس پر کرتا تھا سرور کہ تو نے خطبہ چڑھتے اس کے اوپر کیا تب جلد وہ منبر کون تیار بہت رونے لگا چاکا کو وہ کھو کہ مرنے سے پس کر رہا وہ بچوں	تو ایک کھوڑ کا خرے کا تھا کاکا کہا سرور یکدن یک صحابی شیکہ وعظ تیرا خاص نورم تھے در تین ایسے چمن معجول جدا سے ہوا اسکے سو گوی وہ مخزون بھان ملک اس علم کیا خبر یک اس طرح آئی ہے رکھا یاد ہی دوسری یک روز آئی خرمند بے مثل طفل بہت سے سید مجبور اتر منبر سستی سالار آیا کرم سے شکر گئے شکون کیا کہا اس وقت یون وہ مخزون کہا تب اسکتی جتنا ہی گرتون رضا مندی اگر ہی تیری اسیر بہر کھڑے کہا اسکے طرف گوش جو تھے نزدیک صحابہ خیار کیا دفن اس شہید عیش کوشاہ بھی فرماتا تھا سب کون یک لکرا تین ایو زمان اولہین سہار روایت اس خبر کی ای برادر تو اتر میں نہیں کچھ اسکے تکرار	ہی نام اس کا عرب میں جلع کاکا اگر جتنا ہی یون ہی شتابی تھے بھی ہو ویکائی شاہ آدم ہوا شدہ پاس یہ کام شکا مقبول بلانے کون لگا بے حد بڑا ہی کہ آخر تاب نالا اسکا تر کا کیا ہی گاؤ کے مانند فریاد کہ چلا یادہ اس بلقے کے مانند لگا ہنک ہونک کہ رو کو وہ کھو ہو رہا سکون پاس اپنے تب بلایا اور اوپر اسکے ہاتھ اپنا پھرا ندیا میں اگر یون اسکو تسکین تو تھا جس باغ میں ان کھجور تو ہو گیا تھے جنت کے اندر کہ تا کہتا ہی کیا بارے وہ بابو نئے جب اس کی بہاں ہی بار ہی بات اس کی بہت پروردگار تجربہ اس طرح سرور سے پکرا کہ ہو وین جبر سے اسکے دکھیا کے ہیں بھوت صحابہ ہمیر
---	---	--	---



در بیان معجزات سرور اخیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق با شہادۃت و بعد ذکر استن حنانه بدین شان

دئے ہیں یون خبر سہل اخیار گیا طایف کون جب لار ابرار پھر اوصاف کیا غم کے ہزار کیا وہ سرور دین کوتلی رتے نزدیک حق عظمت بڑی دلیل سربا کی دیکھی مکمل	کہ کرتے تھے سلام اس شہید کون لکھا ہو حضور پر قون کے اول معجزہ دیکر تب آیا جبریل از حکم مولا بہر اندھے کافران ہستام ہیں موجود سب کچھ امر کے بیچ بلایا شاہدین اس جہاں جنت	احادیث اس بیان کے جو محل بہت پایا وہاں اندوہ و آزار جفا اس قوم کا نہ اس سے بولا نہ سمجھے قدر تیری کہ ہو اک نہیں شک کہ سکون شیر قادیگر وہ کیا عجز تر چلا ہوا تب
---	---	---



ادب اسکے خدمت میں کھڑا گیا وہ جھار آیا تھا جہاں سے کہا ابن عمر یہ حرف دل خود ملا وہاں ایک بدوی کو نہ بول کہا وہ کیا ہی وہ خیر و سعادت اٹھا وہ جھار وادی کے کنارے کھڑا خدمت میں آماندہ چاکر شجر کی جیسے سادہ دی گواہی بریدہ خوا تھا نامی صحابی بلاتا ہی تجھے پیغمبر رب شستانی شاہ پاس اگر کھڑا ہی کیا تب حکم سکون شاہ کو ان کہا نہ سکون فرماتا اگر میں کہا یون ابن عباس ای بارو کہا کس چیز سے جو چنین بہا رسالت پر سر دیوے گواہی وہی اسکے نبوت پر شہادت سنایا سب کتنے نبی نے یہ بات ہم ترے ایک منزل پہنچ کر کھڑا خدمت میں اسکے ایک سات کہا یہ جھار مانگا اذن داور روایت اسطرح کرتا ہی جاہر چلا میں لیکو بدنا اسکے ہمراہ بکر یک جھار کی والی کہا تب کیا دوسرے شجر کے ساتھ بھی بول ملا باہم باذن رب عالم گیا ہی بھی سامد یون تو ات نپایا ایک دن نیسی جگا او کہا جھکون کہ جالوں انکوں تو اب	وہ روح پاک سرور کہا تب ہوا سرور سرور اس نشان سے تو بول اس جھار کو تو جادو بھی ہوا فی الجملہ ایک سکون دلا سا مجزہ دیگر کہا سرور اسے جانا کہاں تو تو کہا نہ بول تو تو کلمہ شہادت ملا اسے کہتیں سرور ہمارے گواہی اس سے شے چاہا مکرر مجزہ دیگر کہا نہ پاس اگر یک عربی اکھڑا چار و طرف سے جھار وہ ادب شیتی سلام ہر کیا ہی وہ آیا تھا جہاں پھر گیا وہاں کرے مسجد کوئی شخص کے تین مجزہ کہا سرور اگر یہ شاخ خرما وہ والی کو بلایا جب سرور کہا جھار تو تو گئی دیکھ دی مجزہ دیگر کیا وہاں خواب تو لا کا پھر کیا بعد اسکے وہ جلد ہی رجعت مجزہ دیگر ہوا ہمراہ سرور میں سا فر نپایا کوئی جاگا ستر کا شاہ باذن حق اطاعت کر مرئی چلدا او بھی قول کے جھار تون وہ دونوں مل گئے ہو وقت باہم سہ معجز کرے تا اپنی حاجت وہاں کہ ہو تو تجھ کو یا کدو گرسب نظر آئے ہیں تب یک جاکھیر کرے تا اپنی حاجت کو قصا	شہنشاہ سکون فرمایا بلا دیر ہوا و دور کا قبض دل ذرا سا کہ تھا میں یک سفر میں شہ کے ہزار کہا رکھا ہی تو تو کچھ خواہش خیر کہا وہ جھار ہی میرا ساعد زمین کو تو جیر تا خدمت میں آیا کیا پیغمبر ہی پر اسکے اقرار ہوا فی الفور یا ان سے نہا ہی کہا سکون کہ بول اس جھار کو تو یک بھی والیان کھینچا تھا اپنے رہا کہ بول سکون تو جاتا جادو کہا سکون کرے مسجد شانی کرے زن مسجد اپنے سر کسین کہ آیا یک عربی نرور سرور کرے نقدین پر میرے زبان وا اترائی شستانی سے چین پر مسلمان ہو ہوا سرور کا فدی کہ تھا میں یک سفر میں شاہ سات زمین کو تو تو سے کر تا ہوا شق کے ہم سکون اس حالت آگاہ کرے تسلیم تا تجھ پاس اگر چلا غایط بدل لا عالم گیا نزدیک ان کے شاہ اخیار چلدا ہمراہ اسکے اوت کے ناد کیا حکم انگشتیں اس ان کے بیچ کیا انکوں روانہ تھے جہاں سفر میں سرور بل رسالت شجر سے کی ہو عورت پھر کیا میں سکون تو تو کہا
---	--	---





قسم حق کی کہ صاحب کبریا وہ جہازان مل گئے ایک ایک مجھے بعد اُسکے فرمایا وہ اکمل گئے سارے وختان او پتھر بھی دُسر کی دایت یوں ہوئی کیا دعوت میں گئے شاہ دین جب بلا یا اس شجر کو شاہ طلق کھر اڑو برو سرور کے وہ جہاز خبری جنگ طایف پہ کیت تھانیک جابر کا ایسا بڑا جہاز وہ دو پھانک چھاپی ہوئی بھی وارد ہی کہ سرور کرا را تھا خرے کا بھرتے کا شجر او خبری یوں کہ نکاش کی تلوار ویا سرور اُسے یک خشک کتری وہ تیغ باصفا کا عون تھا ناؤن بھی عبد اللہ کون بخشا شاہ والا قادر وہ رفیق خاص حضرت دیا شاخ کھجور سکون وہ محل جو سلمان شاہ کا تھا یار ظہر کیا صاحب اپنے اسطرح ہو تر کہ تا وہ ہوئے کے بالید ہو سر کیا وہ اُسکے ظاہر سے بہت بہت جلدی سستی انصار والا جب لے اُن کے سب ہو تیار وہ سب مود و نودہ قدر کا مایا کیا آزاد تب سلمان کون کافر خبر جی شہر بڑا منبر نو ایک بار کہیں ہوں سلمان جبار متعال	اُسے پیغمبر برحق کیا ہی وہ پتھر چرم گئے سب ایک پر یک کہ بول اُنکوں جہا ہوں میں اول شانی اپنے اول کے مکان پر مجزہ دیکر کہ اس بات پر ہی کوں شاہد وہ آیات زمین کرتا ہوا شوق دیا ایمان اُپر جنوں کستین تار مجزہ دیکر کہ لے جانے والو کو اٹھا آڑ ولیکن کیا تھی جڑا کی ای سوار سلامت گیا سالار انا م مجزہ دیکر سری کا کچھ نہ رکھتا تھا اڑاؤ وہ پانی پر تھی سر سبز ہو کر مجزہ دیکر وہ صورت سیف کی بوقت بڑی ہوئی خوش طرح کی شمشیر نادر مجزہ دیکر چکنے کون لگی وہ مثل شعل اُجلے چچ اُسکے وہ چھابی مجزہ دیکر کہ بڑے تین موخرے کے وہ مود ہوین جن چھ خوش بار آور کہا اصحاب کون سالار سدا دئے سکون نہا لان ہمدرد مجھے اس وقت اگر توں خبر دار مبارک ہاتھ سے اپنے لکھایا مجزہ دیکر وہ قدرت اللہ حق قدر ہی اُٹا اُس اس ارشاد کون سرور کی ذال	لگے با یکد کر گئے سر اسر قضاے حاجت اپنی کیا نہ کیا لگے ہونے جدا ایک دگر سب کے ہیں دور وایت ایسے اعلیٰ کہ جب گئے ہیں جن نزد کیا لار کہ دعوت میں سات گئے جہاں حق اُٹھا تھا اُسکے چلنے سے بہت شور ہوئے سلام سے سب با سعاد چلیا تھا سیر کرتا وہ نکو ذات ہوئی انور وہ دو توک اُس آن ہو اُس جہاز کا سدا لہی نام سیا یک جہاز پر وہ آب سارا ہو ہی بھول و بھل باند آور بجنگ بد توئی ای نکو کار رہتی ہر جنگ میں اس میں حاضر کھات اسکی ہی شہویر تھاؤن کیا تھا وہ حامل سکون و یار اندھا رہن جو اس سرور رخصت اپس کے گھر کون آیا جی شانی اٹھا اول غلام ایک کافر کہ خدمت اُنکی جو بن رہا کہ آزاد سکون نہ بد انجام بجلا لاؤہ دل سے حکم حضرت شانی کون کھووان سب کے لے کیا جلدی شہ تب اس مکان پر ہو سر سبز و شاداب غر دار کہا و نرات وہ شہ باس حاضر شاکر تابی اپنے ذات او پر ہو ابی قص میں جن اہل حق
---	--	--

<p>گیا کعبہ میں بعد فتح سرور بنان دیوار میں گارے تھے کفار انکی جنت کونہ چوبای برادر گما یون ابن سعود یگانہ کہ شاہ دین ہوا یکبار سیمار وہ دولو کو کیا جتا بدین نوش</p>	<p>مجزہ دیکو گما تھا وہ چرک بکو سالار مجزہ دیکو کہ جب کھاتے تھے ہم ساتھ کھانا تب آیا جبریل اس پس ایار کے تسبیح وہ خون صلب پوش تو ہم سنتے تھے کھانے تسبیح لے آیا طبع از عالم نور نیل تیسے بھرے سرور بسیار</p>	<p>تھی یک لکڑی اُسکے ساتھ اند حق آیا اور کیا باطل ہی معنی گرا فی الحال او نہ تھا ہونہ من بھی سری یک خبر میں یون بھی کہ انکو روانا را سمن تھے جھوٹ ولے من حق ہو لایا ہوں ای یار</p>
<p>کہے ہیں اس طرح اہل روایت بھی کہتی تھی کہ میں اسی ہوں اسی ہو ش اسکا ادب کرتے تھے سار نہیں کھائی وہ کچھ نہیں پی کچھ کرم ہو لطف سے ای داو فر دینے کون چلا جو وقت سرور</p>	<p>کہ حیوان اسکی کرتے تھے اطا تھی عقل و ہوش میں وہ آدمی سی رسول حق کا ناطہ کر پکارے اصحی دیرات شہکے غم غم غم وہ ناطہ کی قدم کی کر تھے گرد خبری ناطہ خاص اسکی عصبان جہان جرنے کتیں وہ ناطہ جاو کیا ہی جب وفات وہ کامل الدات جدائی سے ہوسرور کی دکھیا کہ تاجان و تن پانہ نو وارون</p>	<p>سمن کرتے تھے پاشاہ والا اکھر کر کھان جلد اس باس او وہ دہوئی کھا اور پیئے سنیات گئی مر جلد بعد اس کے بجاری بل سکے نہیں اپنے کون بہارون قباسے ہو سوار اس او تہی پر تو لوگ اس گھر کے آس پھر نزدیک بہار گھر کتیں بیت الشرف کر جہان ہی حکم و حاکم تھیں گئے ہوئی انصار میں قدر اسکی عالی سیر میں دیکھ توں سکون مفصل لیا ہی کتیں دھان یک جناور</p>
<p>بغال خوش مدینے بیچ آیا ادب سے دوزخ کی بکرتے کیا تب شاہ دین یون انکوں لگا وہ گذرا اس طرح یک ایک گھر پر شہنشاہ دو عالم تاب راوھا کیا سالار دین جب فتح خیبر</p>	<p>تجلی طور کی سب کوئی دکھایا بشوق جان و دل یون عرف کئے کہ چھوڑو غم غم غم غم غم وہ ناطہ بقیہ گی مالک کے در پر کیا محرات و مسجد کون بناوھا وہ شہ آتا تھا جس گھر کے نزدیک نگاہ لطف و حسان ہم طرف کر کہ وہ معمور بے از عالم الغیب ابو ایوب تھا اس گھر کا والی حکایت اس بیا کی ہی طول</p>	<p>کہ چرتے تھے انور انبیا سب نہیں پیغمبر ان میں کوئی کچھ بن گیا تھا وہ یہ غم سے ہو چرے ہو اس نام سے وہ حکیم شہور سر اپنا مارتا تھا اس کے در پر ہو اسی زندگی سے اپنے بزار کھپاپے کون ضایع ایک چین تو ہوتا تھا اسے آرام تو کین تو یک لحظہ نہ پرتا تھا اپنے چین کرتے تھے شہ اپنے کون اول</p>
<p>کہا وہ ہی یزید اب نام شیر کہ ہون تیری سواری سے کرم تھا میں ہرگز اسکارام کیل بھی مردم مجھ کوں بیجا مارتا تھا تو سکون بھیجتا تھا اس کے گھر و بلا تا اسکون وہ گردن ہلا کر</p>	<p>مرے اجداد میں ساتھ مرکب نہیں دشمن مر اب کوئی مجھ بن ذیتا تھا اسے اپنے ہو چرے رکھا سالار دین نام اسکا یعور وہ جاتا تھا شہابی کے گھر پر جدائی وہ سرور کے دل انکا</p>	<p>کہ چرتے تھے انور انبیا سب نہیں پیغمبر ان میں کوئی کچھ بن گیا تھا وہ یہ غم سے ہو چرے ہو اس نام سے وہ حکیم شہور سر اپنا مارتا تھا اس کے در پر ہو اسی زندگی سے اپنے بزار کھپاپے کون ضایع ایک چین تو ہوتا تھا اسے آرام تو کین تو یک لحظہ نہ پرتا تھا اپنے چین کرتے تھے شہ اپنے کون اول</p>
<p>وہ دوسرے کوئی صحابی کون اگر او جب آتا تھا گھر سے صاحب گھر اُداسی ہو کوئی بھی ہجر شہ میں بھی تھا سرور گھر میں ایک بکر وگر جاتا تھا باہر شاہ کوئین کیا جب لیکو شہراوت سرور</p>	<p>نحس جھوت وہ حضرت کے پترا اگر رہتا تھا گھر میں شہ دین مجزہ دیکو سر اسرور ورتا تھا ہو کو بیکل</p>	<p>کہ چرتے تھے انور انبیا سب نہیں پیغمبر ان میں کوئی کچھ بن گیا تھا وہ یہ غم سے ہو چرے ہو اس نام سے وہ حکیم شہور سر اپنا مارتا تھا اس کے در پر ہو اسی زندگی سے اپنے بزار کھپاپے کون ضایع ایک چین تو ہوتا تھا اسے آرام تو کین تو یک لحظہ نہ پرتا تھا اپنے چین کرتے تھے شہ اپنے کون اول</p>



مجزہ دیگر

مجزہ دیگر

کہ یکدن بچار بکلا شاہ برار
رہے خون چاند کے اسپاس لال
مذا یک کر یوں کارہ یں پیش
کہے تب سکون ای شاہ علی
کہا سالار انکوں غیر خالق
کرے ساز نمان مردان کو بچہ

مجزہ دیگر

چلا سرور کے قصدا پروا کو بند
فصاحت کہا ہی سکون یہاں
دیکھا انشای رہ یں ہنو کار
کہ آیا ای عرب یک امر محمود
فصاحت سے وہ کرنا ہی نصیحت
تخت اسکا پیغمبری سب پر
سنا جب یہ سخن فاروق عظم
وہاں سے شاہ کی خدمت میں آیا

مجزہ دیگر

انھیک گھر میں ایک آوازی مار
اطاعت سے انھوں نے منہ پھیرا
کہ وہ لائے تھے بانی اس شہر پر
ہیں کرنا تھا ہرگز انکی ماری
ہمیشہ اسبولا تھے ہیں اب
ہمیں بیٹھے ہیں اب بوخت پر کم
گیا اس باغ میں وہ دافع الضر
کہ ای پیغمبر بے مثل و ہمت
کہا میں مجھ کو ہرگز اسکا کچھ
بکتر بال اسکی نشانی کے سرور
کہا موقت شاہ اہل تمیز
گر یہ عاصیان جن انسان
وہ یوں کرتا ہی سجدہ بھکون
اگر مٹو ابشر سجدے کا لایق

مجزہ دیگر

چلے تھے سرور کو یوں کے سات
رکھا گردن کو اپنے بر زمین تب
دیکھ یک اب کش شکر تین ہم
لگا کرنے وہ زاری مصطفیٰ پاس

خبری یوں کہ اوج حق کا پیارا
انھاس باغ اندر کو شفا لیک
جتنی سری یک ایت یوں ہی مائی
اتھے ساتھ اس کے تب اصحا دالا
اگر تری رضا سے ہم نبول گاہ
اگر ہونا وہ جائز غیر کون
بھی آئی ہی روایت ای گرم
قرنیان پاس کو وہ عہد و رکوند
وہ بچہ لے زبان روح خوش تھا
ہوا پیدا یہاں یک مرد صالح
کہ سارے خلق کا اللہ یک ہی
یعنی جانو کہ دعویٰ کجائی است
وہاں سے بھان گھر کو گیا وہ
ہوا ایمان سے اس کے دین کو توت
ان کہتا ہی یوں از قوم نصا
یک ایک وہ شتر تین آیا
ہمارا پین تھا یک اونت ہوار
ہوا تب وہ سر کشی یں لو کو دار
کہا اصحاب سے سرور انھو اب
چلیا نزدیک اس کے وہ سالار
ہمیں درے یں ای سالار مت
ستابی دور کر آیا بخدمت
کیا تب سکون مالک کے حوالے
مگر وہ جانتے ہیں مجھ کوں حق
کہے اصحاب شہر جانور ہی
کرن گرم تھے سجدہ بجا ہی
کہ زن سجدہ کرے شہر کو ناطق
کہا یعنی کہ ہم کیو خوش نہ جانت
بچا یا ہی وہ شتر شاہ کوں جب



طرف یک باغ کے یکدن سدھا
کیا وہ جلد سجدہ شاہ کوں
کیا سجدہ رسول حق کوں طیش
ہم ان بکرون سجدہ میں ذلی
ہیں سجدہ کا ہرگز کوئی لائق
وہ سب کرتے ہیں خون بڑا انکو بچہ
کہ ایمان کے اول فاروق عظم
کہ بچہ گائی کا کاتے ہیں کفار
کہ انہیں ہی تھا اسود و ہبود
طرف اس بات کے کرتا ہی دعوت
ہی سار مرسلان کے سر کافر
کیا ہی داعی ایمان کا محکم
شرف اسلام کافی الحال آیا
سیر یں ہی فضل حقیقت
وہ پانی دالے تھکت و شجر پر
کہے وہ لوک آتش پاس زاری
ہو اس سے باغ کوں کچھ شاہ
تو ہو فریاد رس ای شاہ عالم
انھاکو نے یں وہاں وہ شتر
ہوا ہی بہت تر دیوانہ گشت
وہ شتر نہ کوں دیکھا جھپٹ
اسے داخل کیا ہے کام اندر
کہ میں رض و سما کے بیچ کوئی جہر
اطاعت سحر سے ہیں روگردن
ہمیں عقل و دانش سے ہیں بھر
تو فرما تین سکون اسو افق
کہ مردان کا زنان پر ہی برحق
کہ لیجائے تھے بانی سپہ بدم
کھرا سالار اس کے سر کے چاہیں



کہا مالک کہاں ہی اس شکر کا
ولیکن بہشت تری شاہ والا
کھلاتے تہو سے چار بہت کم
روایت یوں کیا ہی ابن جعفر
اتھا اس طرح بیک اونٹ ائی
پھر آیا تھ اسکے پیچھے اوپر
کہا ای شاہ بہشت تری شاہ
کیا بہ اونٹ میرے شکایت
تیم اس طرح کرتا ہی روایت
یہ ایک دوزخیاک اونٹ اگر
تھے اس صدق کا آخر غری
ہمارا پس جو آتا ہی کراس
کہا سرور کہ اسکے والیان ب
کہا راوی کہ تھے سات تین ہم
کہہ ای تھے سے عرو کی تری شاہ
کہا بت سرور ہا ہل سالت
کہ پایا وہ تمھاریاں پر دوزخ
ہو اس پر روج کس کرد زستان
ہو واجب وہ بدھا اس کو چھوڑ
کے تم ذبح کا اسکے ارادہ
کے تب عرض وہ ای شاہ عالم
کہا سرور کہ جھوٹ اب بولے تو
کہ رحمت اپنی قبول ہمیں
شہ کو میں ان سے ہم سخن بول
وہ شتر خرتی سے ہو کو ممان
کہا امین پھر وہ نبغ یا
کہا بولا کہ ادب سلام و قرآن
تری امت سے وشت ر و شتر
بجا و یوں تری امت کوں نولا

وہ آیا دوز کر ز دیک نولا
چلا تا ہی معاش اب ایک گھر کا
کر و احسان تم اسکے صاحب ہم

معجزہ دیکر

دیکھا جبہ کون رو گھارا
ستلی ہوئی اسے تب ای برادر
کہا شہ مجھ کوں نہیں خوف خدا
کہ ظلم اس پر ہی تیرا ہے نہایت

معجزہ دیکر

کھڑا سالار دین کے پاس جا کر
وگر کا ذہ ہی توں چھوڑ دی
نہیں ہوتی اسے ہرگز کچھ پس
کے ہیں فرج کا اسکے خیال اب
کہ آئے والیان دوز کے اندم
کیا ہی تین دن بہشت تری شاہ
بہت کرتا ہی وہ تم سے شکایت
مقام اس کوں کھلاے تم خوش
جو منزل گرم تھی جاتے تم ہا
خبر گیری سے اسکے منہ کو خوش
کہے ہر پہ ہی سچ بے کم نیا
ز کا شینک نہ بھینکے اسے ہم
کہ بہت لگ تمھارا پس تھا او
منافع کے لیا ہی دل سستی چین
دے سو در ہم لیا اس اونٹ کو
کیا ز دیک سرور کو آواز
یہ سکر شاہ دین رو میں آیا
جز اسے خیر دیوے تجھ کوں جان
کیا توں دور چون تیر سستی در
عذاباں سے بد ای شاہ والا

کہا سرور کہ بیچ اس کوں تین
کہا بہ اونٹ کرتا ہی شکایت
بہت چار اکھلا بالو اسے تم

وہ بولا نذر کرتا ہوں تیرے
کہ لیتے ہو تم اس سے جھوٹ
کہو جھوٹ میں یوں والو اسے تم
کیا یک باغ انصاری میں در
گیان ز دیک اسکے شاہ عالم
کیا انصاری شاہ اسار کے پاس
کہ کشتا ہی تھے اس جان کوں
گھانا ہی سے در بخ و آزار
کہ بیٹھے تھے میں نزدیک حضرت
اگر صادق ہی توں چھوڑا نہ توں
اسے امن امان دیتا ہی باوی
تر سے سے بہشت تری شاہ
وہ میرا سر کر لیا ہی
بہت گھر کوں سرور پاس آیا
مگر ز دیک تیرے امی معظم
کہا یوں بولتا ہی وہ مگر سے
تھیں جاتے جان تھکا لٹا
لے تم اس سے بچو مادہ و تر
ہو اوہ جو کوں گفر و خوشحال
ہیں ملوک صالح کی جزا یوں
خبر گیری یوں اس کے من دھرینگ
میں چون رحمت میں بیشک تم ادلی
کیا ہی نومنان کے دل سے جا
کہ میں تجھ کوں کیا اللہ آزاد
کہا امین میں پھر مالک مارا
یہ کیا کہنا ہی ای پیغمبر رب
کرے لطف و کرم سے بر طرف
تجلیا تجھ کوں نور دیتی یوں
کرم ہو فضل سے مولیٰ تعالیٰ

انھوں نے اختلاف اُٹھاتے تھے
وہ سب چیزان کیا تھیں جو ان کے
ہو ہی یوں قضا کا حکم مہرم
تھی غیلان یوں نہایا سکون بہت
کیا عرض ای رسول رب رحمان
دو اشتر آب کش رکھتا ہوں مجھ میں
ادھر کر سرکشی میں منہ شیطاں
کوئی ہم سے مجال ایسی نہاؤں
کہا مالک کو کھول اب باغ کا در
وہ اونٹان بھگا کر رہا ہے
ادب سے بیٹھتا ہوں پر گئے ہیں
کہا کلام میں کہ قایم آنکوں
ایا دیتا نہیں توں ہوں خیرت
کیسے جو کم فرماتا اگر نہیں
کہے زید اور عبد اللہ ای یار
کیا تب وہ سلام اُس شاہ دین پر
کہا سالار ہی کوئی شاہد اُس پر
اگر ثابت ہو چوری از گواہی
کہا تب اُس کو سن سوریانی
وہ اشتر جلد دے آگے کہ پاس
یہ بدوی نیوچر آیا تھو کوں اصلا
کہ وہ اس فوجت کیتیں کر گویا
کہا دیکھا مالک کوں میں اُن
حراط اور ترزا مہنہ روز محشر
کہا جابر کی لکھن شاہ ابرار
بہت سالار عالم سے قرین ہو
کہے ہی صاحب اپنا بہت مدت
کہا تب نہ مجھے جانیک جابر
اتھا جابر وہ شہر بھی اُٹھات

ہوں جنگ اُنہیں جو رے ناگھیر
وے کرنے دیا میں یہ دعا حق

یہ سنکر اس کے روتے لگائیں
بھی لایا وحی یوں جبریل پیر

کہ تھے ہم یک سفر میں شاہ کے سات
ہی میر ملک میں یہاں ایک بُست
کہ دیتے تھے وہ پانی باغ کیتیں
سداس باغ میں کہتے تھے اُن
کہا اس گلشن میں یا پاس لگے جاؤ
کہا ہی اُنکے تندی کا بہت در
بہت غوغا کئے دھو میں چا
رسول اللہ کوں سجدہ کئے ہیں
کھلا توں خوب چار اہم لوگوں
کہ سجدہ کرتے تھے پادین عبادت
کرے تا سجدہ وہ کوئی شخص تین

کہا اس وقت ایک شخص دیگر
لگے کہنے کون ہاں کہے شخص
تو جاری اُس پر حکم آہی
بجالاتم حق کون توں شتابی
چکارا شاہ کون ای اگر مہناس
مرا مالک نہیں بن سکے دُسر
یہ بہتان سے کیا تھو کوں بہر
کہ کرتے تھے یہاں گلیو غوغا

کہا تھا حرہ واقم میں ای یار
لگیا کہ نہ کو آواز حنین آؤ
ایا اپنے سستی کا رزراعت
کر اُس کوں جلد میر پاس حاضر
بطور رہتا آگے چلات

کہ وہ چیز انکوں جب بھی لگائیں
ملف ہوں گی مرئی مت پشیم
نہیں ہوتا ہی نہیں پشیم نور کم
کہ آیا اُس کے خدمت میں عرب ایک
علاق میں میرے ہیں ای شاہ اکثر
کہ میں اُنہیں انہیں تہا ہی مراست
میں اُس غم سے لگیا ہوں بچ کھا
مع اصحاب اُس گلشن کو آیا
سے جب کہولنے کا اسکے آواز
وہ دو نومت اُشتر در کھلے پر
کیا ہی انکوں مالک کے حوالے
مجھے کرتے ہیں سجدہ یوں تہا
نہیں ہی سجدہ غیر حق کو لایق
کرے سجدہ ہمیشہ ہی ہو کھن
کہ آیا ایک عربی نزد سالار
چو ریا ہی یہ اشتر کو شتابی
کہ کر تحقیق اُس بدوی کو لوجا
وہ سرور کا کھرا دان پر ہو کھا
تو کہ میرے ہر گز خوف کرت
کیا سموت تھو کوں و بہت
قسم دیتا ہوں تھو کوں اُس اکی
کہا وہ تھو پو بھجیا یہ دروہاب
تو تریر سے بنی پرانی دروہاب
پتہ کے چاند سون ہو وینکا انور
وہاں یک اونٹ سرور پاس آؤ
جفا کی اُنکے اب کہ تہا ہی فریاد
کیا ہی ذبح کا اپنے ارادہ
کہا سرور تہا و گیا یہ تھو کوں
کیا اُنکوں یک مجلس میں ناگاہ





بنی حطر کا تھا وہ سب محلا
آٹھ فی الحال وہ تب ساتھ
ہوا جدم وہ بودھا اور دہلا
کہ سچ بولا وہ تب سرور کہا یوں
بچھے اس حال کے وہ جگہ داور
اگر ہوتا تھا کوئی اونٹ نیار
بھی آیا ہی روایت پنج ای بار
تب ہون جس قوم میں ازینج
کہ یہ بات سچ ہی ای مطہر
حسن ای بار اب تو ہر نی حکایت
کہ شہ یک روز صحر میں ہارا
بھی دیکھا خوب وہ جب بارو کر
کہی وہ ای رسول حق تعالی
کہی ای وادرس اپن وہ کے بیچ
چھوڑا اس بندگی نہ مجھے زوہ
کرے وایم عذاب اس شخص کے ست
دیا کھول سکون شاہ جانشانی
وہ اعرابی ہوا اسوقت نیدار
برائی مسکی جب امیر یون بھیک
بھی آیا ہی روایت پنج ای بار
سیصد اصحاب تھے تب ساتھ اسکے
چھوڑا آپ اسکا دودو سالار
بندیا راض نے اسکا پاؤں محکم
کہا ابن عمر سالار ایک روز
تب از قوم سلیکی یک اعرابی
کہا اصحاب سرور وہ تب
کہا سرور تب وہ بے ادب
تو کرتا قتل بنی جھکون پیرعت
کہا سرور اسے ہی حرم والا

کہا جا رہی کوئی بیوہ والا
گیا میں سکون سرور کے دیر سے
کیا توں قصد اسکے کا تنے کا
ہنیں جلوک صالح کی جزا یوں
وہ چھوڑا سکیت میں کے اندر
مہاجر پاس یا نزدیک انصار

کہی بہ شخص ہی کو کہا میں
کہا یہ اونٹ مجھے سے یوں چلا
کہا وہی قریب رہی جھکون
بھی فرمایا کہ بیچ اس اونٹ کو توں
وہ اسٹر محنت و کلفت سے چھوڑا
تو اسکیاں اس شتر کو بھیجا شا

○ مجزہ دیکر ○
اب اس قوم کوں وہ کامل اللہ
ہیں انکار سینگے بارو دیکر
○ مجزہ دیکر ○

اسے کوئی یا رسول اللہ پکارا
تو یک ہر فی اعلی وہاں قید لاند
نوازش کر مرے نزدیک توں
ہیں دو نیچے مرے اس کو کچھ بیچ
میں آتی ہوں شباب اکاون پلاؤ
کہ تیرا نام سن بھیجے نہ صلوٰت
چل او مارتی تھیکاں شتانی
کہا کہی ہی تری حاجت ای سالار
گئی گرتی ہوئی وہ تھیک پر تھیک
پھر گردن کوں سرور بچھا یا
یک اعرابی کیا غاصد اسکون
نبی اللہ پاس اسکے گیا ہی
میں دو دانکون پائی ہیں انشا
کہا او نیکی سمجھ لطف او کہی تب
بھی ہوئی یوں کہ روز شتر قہار
پلا کر اپنے بچوں کہتیں دود
کہا دے چھوڑا اس پر کو توں
بھی پرتی تھی وہ رہ میں ای بار

○ مجزہ دیکر ○
تب اسی ایک ہر فی نزد سرور
ہے اس دود کہ تیج اصحاب
کہا سرور سنا جب پہچایا
○ مجزہ دیکر ○

شہنشاہ کے حضور آیا شتانی
ہوئے کہہ سہم جمع یہاں
نذیکھا کوئی چھوٹا میں تر سے سا
عرب کے دل کون جھرا ازرت
قریب اسکے کہ ہو و انبیاسا
لے آیا کھوڑ چھوڑ یک اپنے بچہ
کہی ہم شاہ کی خدمت میں بیٹھا
ہو تاگر مجھے یہ خوف و ساز
خوڑ لا کہ ای پیغمبر رب
وہ اعرابی کہا پھر شاہ سے

اجابت کرنی اللہ کسیتن
کہ توں اس سے لیا ہی کام کر لیا
کہ بھیجا ہی رسالت دیکو جھکون
وہ بیچا شاہدین کے پاس سے تب
ہو وار منے منے چر خوب موٹا
وہ کر تاجا کوں کا کام دل خواہ
کہ آیا یک شتر نزدیک سالار
سنا یا ان کسین اس اونٹ کی بات
ہوے ہیں وارد اسین بھوت اخبار
النس ثور زید کرتے ہیں روایت
ار او از والے کا نپا یا
کیا تھا خوب کر قید سکون
کہا اسکون کہ حاجت تیری کی بھی
ہر ی ہوں بند میں بدو کچھ ناگاہ
اگر میں پھر آؤں تو مجھے رب
کرے جھکون معذب مثل عشار
پھر تھی شاہ کے نزدیک وہ زوہ
دیا چھوڑا سکیتن فی الغور وہ تب
طرب سے طرب طرب کوں کشر
گیا تھا ایک غرقوی بیچ سالار
شتانی یک پہاڑی سے اتر کر
ہوے بے شبہ سار سیر و سیراب
جو لایا تھا اسے بھان پھر لایا
تھا یاران ساتھ اپنے جملہ افزون
رکھا تھا استین میں کوں سکے
ہو بچ جان و دل سے اپہ فرمان
کہ تو لینگے عرب جھکون جلد باز
وہ کے قتل کی رخصت جھکون
قسم ہی لات و غرا کی جھکون اب

کہ میں تیرے پناہ لاون کا ایمان
اگر تیرے پناہ لاون کا یہ ضرب
عربی بات سے اُس دم جو چوں
کہا کہ تاہوں جس کی عبادت
ہی جنت میں عطا و رحمت کی
کہا تو ہی رسول پر عالم
سنا اس بات کو کہ جب وہ عربی
قسم ثولا کی ہی تو دوسرا
مرتا ہو جو کیا گوشت کی پوست
سکایا اُس کو تب احکام دیں گے
کہا سرور کہ اُس کو دیکھ مال
وہ اعزائی گیت ہو جو حضرت
حدیث اس ماجری کی بھی طول
روایت اس طرح کرتا ہی اُہبان
وہ بیٹھا ٹکری پر ایک جاکر
کہا اُہبان نہ کی اُسنا ہوں
کہ اس خرمیکہ جہان میں پیہر
طرف مولا کے وہ کہانی عوت
کہا اُہبان کہ سن سب باتیں
کہا تب جھکوں شاہ باکرمت
بھی اُن کو گویا دراف کوں ای
وہ دونوں جلد کراہان کو حال
بھی یک چرو کتیں لاند کا ایک
بھی یک راعی سے یوں لانی تھیرا
پراچی تو یہاں بکروں دل جو
ہی مولا پس کی قدر برتر
ہیں تیرے مولا سرور کی میانی
کہا راعی کہ بکرے ہیں میر جیان
جو بکرے پاس کرے اپنے سب

نہ تیرے حکم کوں مانوں گا ایک آن
تو میں تیرے پناہ لاون کا گناہ
کہ سچے اُن کوں جو حاضر تھے وہاں
کہ ہی عرش کا بالاسموات
ہی دوزخ میں ملا و لعنت کی
بھی سار انبیاء کا توں ہی خاتم
پرا ہی حکم طیب شتانی
مرے کن مجھ سے تورا و لاویں
ہو بن سرور شیک تر دوست
بتایا اُس کوں راہان اہتین کے
کہے صاحب تب اُس کوں خوشحال
کہا جا قوم سے یہ رب حقیقت

مگر لاوینگا جب ایمان گھوڑو
سنا یہ بات شاہ باصفاج
کہا لبتیک ای پیہر رب
زمین میں کی جنت ہی سرور
کہا سرور پھر اس جہان کیتیں
ترے پیرو کتیں ہی جنت
بھی بولا میں جب آیا پاس تیرے
مرا اب جان دل پیدا و بہان
کہا سرور اُسے الحمد للہ
سنا حکم زکات اذہر کہان تب
دیکھ اوت اُس کوں عبد جان
سُنے جب قوم یہ عجیب زور پنا

○ — مجزہ دیکر — ○

کہ تھا جھگڑ میں باگو غدا
فصاحت کہا جھکوں نہا کر
سخن کرتا ہوا توں لاند کے کوں
کہ ہی سب انیل کے سر کافر
کرہ کہتا ہی حق کی سب عبادت
گیا حضرت کے جلدی ہی میں
کہ کروگان سے ظاہر یہ کات

تب ایک لاند کا کرے کو پکرا
جو زوزی لطف سے جھکوں باحق
کہا کہ تابی توں اس سے عجیب
گذر گئے ہیں تو با نان بول ہی
نہ تم اُس کوں ہی کر جانتے ہو
کیا خد میں کے ظاہر یہ راز
لقب اسکا ہوا مشکلم الذیبت

○ — مجزہ دیکر — ○

○ — مجزہ دیکر — ○

○ — مجزہ دیکر — ○

ایا جب چھین کر وہ اُس سے بکرا
رفات اُس بول پاک کی چھوڑ
کھٹے اسکے لئے جنت کے سب
مگر یہ کوہ حایل ای سیانے
ہوینگا کوں اب اُنکا نگہبان
چلا سالار کے خدمت میں وہ

ترا حال ای چرانے و اُس اب
کہ بیٹھا میں کبھی خلاق عالم
ملک ناظر ہوئے صحت اوپر
تو جلد اب اُس کی خدمت میں
کہا اگر اُس کوں حافظ اُنکا میں
یہ قصہ شاہدین کوں سب نمایا

دیاب آتین سے بھالے چھوڑ
کیا گھوڑو چھوڑ کیتیں توں دیاب
کہا ہی بندگی میں کے توان
سبیل کی ہی ہر دریکہ اندر
کہ بول ای گھوڑو چھوڑ اب کوں نہیں
ترے دشمن کتیں ہی طوفان
تو دشمن ترا تھا نزدیک میرے
ترے پر سیکان ملا میں ایمان
کہ دکھلایا تجھے اپنے طرف شاہ
میں میر قوم میں مجھ سا فقیر اب
دعا اُس کوں کیا سالار کو ان
ہزار آدم ہو اُنسے مسلمان
ولیکن میں لکھا ہوں اُس کوں جمل
چھوڑا یا اُس سے میں کو چھوڑا
ایا توں چھین کر میرے باحق
کہ ہی اس سے عجب تر یہہ مایا
بھی آئندہ کا دفتر کھولتا ہے
نہ کچھ اسکے کہے کو مانتے ہو
ہوا فی الحال ایمان سر فراز
ہی اُس کے اس لقب کی سن یہہ
دے و لاند کے اس طرح خبر
ہوا صاحب میں سرور داخل
دیا اس طرح بتلایا یہہ نیک
سخن کرنے سستی میرے عجیب
کوئی مرسل کوں ہرگز اُس سے عظم
نچلا میں جلد اُنکا سرور
جنو دا اللہ میں جو جاتوں داخل
تو آلاگ چرا تاہوں میں کوں
ہو اس سرور یہ جلد ایمان آیا





کہا شدہ سکون جابجواب
وہ ایک بکرے کتین تب ذبح کر کر
بھی آیا ہی خبر میں ای برادر
مخفیہ حاضر اتفاقاً اُس مکان پر
کہا وہ لاندہ گاؤں دونوں یوں
بلاتا ہی طرف جنت کے نکلوں
ابوسفیان کہا صفو اسے
ہنوار یا خبر میں ای برادر
مشتاں اُس ہاتھ کا ایک خوب نادر
تجربہ ایک دن گھوڑے سالار
کہا اُسکون کہ سرگرمت کہیں جا
کہا ہی ابن مسعود ای برادر
وہان یک شخص جنگل میں گیا تھا
کہا سرور دیا کون سکون ازار
وہ لایا تھا جہان لے گیا وہان
خبر میں دو سر آیا ہی ای بجای
کیا ایک شخص تب یوں عرض کر
روایت ہی حنین اندر شہنشاہ
کیا ایک امتحان کا وقت آیا
وہ نوز ایہی جلدی اپنا سر
گئے گفتار سارے بھاگ کر تب
خبر ہی ایک دن وہ شاہ والا
ہوا میں اسکتین اوندھا کیا ہی
کیا کتین جب فتح سرور
کہو تب سب حرم کے کو یکسر
ہیں گئے کے حرم میں جو کبوتر
مدینے کون کیا جب شاہ ہجرت
بھی مری ایک وہ جلدی اگر
ایا خیر میں جب وہ اکرم انیس

کہ کر تابی وہ گرگ نکابت پہا
سب انکون پاؤں نکاتون اپنے دلخواہ
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
کیا یک لاندہ کا حیدر پر
ہرن جلدی حرم میں بھاگ آیا
ابوسفیان و صفوان ای برادر
تین کرتے ہومیر سے عجیب کون
وہ را تابی سدا و زخم سے نکلوں
قسمی لات و غری کی کہ یہ بات
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
ہو ای کان اوپر اُسکے ظاہر
ہمیشہ کان پر اُسکے را ہی
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
برکت دیو تجھ کون حق تعالیٰ
وہ ہرگز کوئی اعضا میں ہلا یا
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
وہ اندے ایک چڑیہ کے لیا تھا
لیا میں اُسکے اندے شہ کبات
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
کہ چھ اور ایک چڑیہ کئے انہی
کہا تب اسکون لیجا جلد سے پھر
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
شکت اُس شاہ کا لشکر ہلا یا
پر اُس حالت چھوٹی دعا ایک
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
کیا تھا قصد نوز پھرنے کا
وہ نوزہ ایک قالا پاؤں میں
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
ہوا داخل ہو پھر کے اندر
برکت کی کیا شدہ انکو دعوت
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —
کہو تب کیا اُسکی حمایت
ہو گفتار سے ہکے گھسان
— ○ — معجزہ دیکر — ○ —

گیا ہنوار انکون پایا چون کہا نہا
کھلایا ہی وہ جھیرے کون شکم بھر
وہ ان سے گرگ منہ اپنا پھر آیا
گئے کرنے عجب یہ وہ دیکھ ہم
محمد بن عبد اللہ مورعہ
طرف و زخم کے جہان سرسیر
برج جادوینگے وہان کے لوک یکسر
کہ پکرا کان یک بکر یکا سرور
بھی اُسکی نسل میں ظاہر ہو ہی
اوا کرنے ناز اتر ہی ای بار
ناز اپنی کر کے لک شاہ والا
سفر میں یک جگا اتر تھا سرور
تھر کتی اٹھری نزدیک سرور
ترجم سے کہ لیجا پھر سے اب
گئی اسوقت وہ چڑیہ ہوشاں
کہا اسکون کیا کون لو دیکھاری
گیا وہ شباب سکون ہلا دیر
تھا دل پر سواری بار آگاہ
کہ نوز و شتابی سر کون اپنے
طرف دشمن کے وہ نکرو دیا چکر
ہوا سالار کون فتح و ظفر تب
گیا کوالے موزہ و درات
نصنا یک سانپ اُس سے گر ہی
اتھی اسوقت میں گرمی بہت
بہت ہوئی نسل میں لکے برکت
ہیں اُنکے نسل سے سب ای برادر
ہنوار اُس حالت میں وہ اندہ گویا ہی
سیر میں ہی مفصل کے میان
کیا تیرا وہ یک قلعے کے پاس



تس اس کن یک غلام آسود آیا سکایا شاہ کون حکم ایمان امانت بین ہر کس کے مجھ پر وہ سب جاوینگے مالک پاس اپنے نہ تم سے چھینیں ہرگز ملوں گا گویا کوئی افتخار ان پر حاصل لگایا پتھر اس کو سخت آسدم بھی فرمایا وہ یوں بن یقین کوں کہ جو پتھر لکھو کیا ہی خاک آلود حدیث فاختہ ہنر بازی بار بغیر و شب بے صل و غلط جان	ہو رہے ساتھ بکری ہوا لایا ہوا وہ شوق سے دل کے مسلمان کردن کیا انگوٹیں بنی شرف لکھ کیا وہ جھڑپ نہ لایا شہ نے نہ پھر کون چرانے لے جلون گا ہوئے تار بے جا قلعہ میں داخل شہادت ہو اب وہ مرقم میں دیکھا اسکے دو جویر کو ملاو اس کو مٹی میں خدا رود	کیا عرض لے رسول بت علام کہا ای دین دنیا مجھ سے پڑ کہا سالار نے کیمشت کنکر کہا بکرون کتین وہ مار کنکر کہا روی وہ بکری جمع متوب پچھے وہ شخص نوکر پیش کنکر کیا بھجیہ شاہ سرور زاب کہ منہ سے گردے کے جلاوہ جو مارا بھگون مارا اس کو تیار	مچھے تلعین کرب جلد لام اختیارین یک ہنر دی پس مزد توں اران بکریوں کے مہر یو کمر کہ جاؤ اس ہنر دی پس کمر دے چل اپنے مالک طرف کیا خون چاہئے لقا سے جنگ جناوب پر تر اس کے غلاب تپاک دل سے کرتے تھے دعا وہ ہنر ایسے مجھ سے اید و دست یار کہ پڑھتے ہنر فخر ان کوں ہر محل ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
ف ا ع د ہ			
کتبا بن ہندین اس کوں جان		حدیث ہنر ہنر ہنر ہنر	

دربیان معجزات سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علاقہ ہندوستان میں ہے



ہنر کے حکم سے بھی وہ خرق عبادت کے بجائے کونوں کو کان کچھ کر مر سے بڑا جان و دل سے ایمان نحارے پردہ کرتا ہی سلام آپ کرو یعنی سلام ہی اہل اسلام نکا کا بن اور شاہ ابن قارب افتخاریند سے کئی بار اس کوں کہ آیا ہی رسول رب رحمان نمایا اس کو وہ بعد اسکے خود تیار پھر آیا ہی وہی جن دو مکررات پھر آیا ہی وہی جن تیرے بار وہ جلدی شاہ کی خدمت میں وہ سرور ہنر ہنر ہنر ہنر	علاقہ ہندوستان میں ہے کھڑے ہو وہ دیکھن کے تب بھی میرے سے ہیں بڑا تران سنوای زمرہ اصحاب تم عباد حق پر کیا خاص کیا عام	روایت یوں کہ میں ایک اذہر کہا سالار عالم تب کہ یہ ہنر ہوا وہ اس نے مجھ میں اصل تحتیت بھجیہ تم سب سرور کے بعضوں نے جو کون جو	کھڑا تھا وہ بڑا سرور اگر ہی ان جنوں سے جو کون کون کہ تارین سے پوچھے کچھ مسائل عباد اللہ سے ہر شخص اذہر ہی بیشک یہ غلطی یا بڑا ہنر جن کے پاس آیا کے مراتب سچے تون گر سمجھنے کا ہی طالب بھی کہتا ہی کہ حق کی عبادت مجھے تون چھوڑے ہی بھیکون نیراب کہا وہ اس کوں سو دے تون لائی پڑا اس کی شائین بھوت ایسا کہا اس کی شائین بھوت بیتان ہو اس کیفیت سے بھوت خرق وہ طوں سب لکے کرنے امانت کہا ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر خوشی لکے کرنے کون شمش ہنر ہنر ہنر ہنر ہنر
معجزہ دیگر			
کیا اس عظم سے بنی اس کوں بنی غالب سستی با عظمت شہنشاہ کے شائین جذبات اسے بنیاد کر نوا اسی صحت کہا ما تیرا بن اس کوں بنیاد یہ سارا اجرا اس کوں بنایا	کو سونا کیا ہی اچھا ای ابن قارب طرف توجہ کے کرتا ہی دعوت وہ شاعر تون لکھا ہی کتین تب پڑا اس کے شائین اذہر شاعر خبر اس شاہ کی بولا اسی صحت بھی اس وقت وہ سرور پان	معجزہ دیگر	
معجزہ دیگر			
کیا تھا ایک دن کو وہ صفا پر تھا مستحرام جس کا ہی راز بھی دیگر کا قرآن مست خیرہ بہت ہست وہی اس صم کوں	کیا کفار کون اس وقت دعوت سکرم میں ایک بھیکے ہنر کو پنا ہنر اول سے زیادہ ہنر کوش کہا روی کہ بعد اس کے کراست		





کہ آیا ایک جن نام اسکا سمجھ کیا میں قتل اس ملعون کتین کل بھی ان کفار کتین وصال بلایا ت اس سب کے بھتر جاوہ نکو کار یہ سب کفار کا فزان و جنت سے بھٹکے بھی یوں اخبار ثابت ہی یہ بات خدا کے راہ کی کرتا ہی باب بھی ایک جن عمر کون سطر بولا ہوا مبعوث ختم انبیا اب خدا قر نام خدا وہاں ایک کاہن شمالی کر گیا سر و طرف او ابو عامر کون بھی جہنم نے یکا میکم داری یوں کرتا ہی ظاہر بطور مشرکان بولا میں رہن ہوا ظاہر رسول سرفراز اب شمالی اس کے عزیز تین تون جاکر گیا میں جلد سوتے دیر اوتوب ظہور اس شاہ کا ہی کی حرمین تو پاو بنگا اس کے سین ای بار	کہا ای تجھ سے دین ہا و بلخ صبا ای شاہ پھر اس کو چل کیا دعوت کلام حق سنایا برا تعریف میں سرور اشعار سنا میں منہ سرور و دونا پاک کہا راوی کہ سرور و دیگر اسختے امیدوار اس کے وہ ساز بھی بولا کل کیا شعر کا بیخون معجزہ دیکر کہا ایک جن جگر ہم با صفا سات دکھاتا ہی وہ سب کو چرات آب تو جا جلد ہی ہو را اسوایان معجزہ دیکر بھی دسرا یک ہوا اس کون ثابت ہوا اسلام ظاہر کفر باطل معجزہ دیکر سناے شاہ اوصاف بسیار ولیکن وہ شفیق سعادت معجزہ دیکر کہ جس نے پناہ اللہ کا تون گیا جہنم کا مکروہ بیچ و تاب رہے خواری تا تون ایمین پہر قصہ میں کہا اس باخود ستا کرینگے یعنی وہ کے سے ہجرت وہ سنکر بہر سخن نہ پاس آیا	کہ اعدا سے بچا یا سکتی جتنی کہا اصحاب سے شاہ عوام تعب سے سیر کچھ پاو راحت کہ تجھ کون مانتے سے شیر بچا گری تلوار سکی تب شتمانی معجزہ دیکر انجام اسکا غوث ای برادر وہی حال اس پر اس وقت گذریا معجزہ دیکر بھی تھا اس شاہ کا اعجاز بطلق جب اتری آیت واللہ یحکم خبر ہی یک سفر میں شاہ اکمل کرے تا اس کے نیچے ترحات کہا ہی کون یا باب کون آوے لگا ہی حق تعالیٰ وہ عوانی لگا بیٹے کون چون اس کا بھیا یوں آیا مشہد کنے یک مرد دیگر وہ جا کر قوم کون اپنے سنایا
---	---	---

در بیان حفظ و حمایت و بحالہ تعالیٰ حبیبہ را صلہ اللہ علیہ و آلہ و سلم از اعدا کہ اشہر معجزات اہد ریخانی دوحہ ذہ

محافظ اس کے تھے کیا روز گیار کہ حق تجھ سے کیا اعدا کا شر و گیا وہ پھر کون یک جھا کر کہ آیا ایک بد دی کچھ تلوار مجھے اسکی حفاظت کی اس ہی بھشتیا اس کا فر بد بخت کا سر کیا دوزخ میں فی الحال آجی شہنشاہ عفو سے سکون نازیا میں خیر الناس کی خدمت میں آیا	روایت ہی کہ اس کے دوستان کہ جاو اپنے گھر کون تم ہو سرور معجزہ دیکر ابھی بستر نوین لیتا تھا سالار کہا سرور مجھے اللہ بس ہی وہ مارا جہاز برتب ایک تکر معجزہ دیکر وہی حال اس پر اس وقت گذریا معجزہ دیکر	کہ اعدا سے بچا یا سکتی جتنی کہا اصحاب سے شاہ عوام تعب سے سیر کچھ پاو راحت کہ تجھ کون مانتے سے شیر بچا گری تلوار سکی تب شتمانی معجزہ دیکر انجام اسکا غوث ای برادر وہی حال اس پر اس وقت گذریا معجزہ دیکر
---	--	--

روایت یوں کہ بین المل اخبار
کیا شمشیر بڑا ناخوش
گرا وہ بیت پر چھوڑ اپنی ورن
بھی جنگ بدین شاہ ازار
ہو آیا شاہ کے نزدیک کیا
کرنے ناقص مرد کوں دعا سے
خبری اسود بن طلاطل
منہ اس سستی کرتے اچھے بھوت
ار روح الامین حکم خدا سے
وہ بدین سامنے اس کے تب آیا
بنو اجلہ کی وہ دوزخ میں مل
نچا باقہر سے جبریل مانتب
وہ والا ایک ہر ایک کے منہ پر
کیا سر کے طرف اس کے اشارت
کہا تو یوں کہ کچھ سے ای بیبر
ہو اتری سورہ تبت یا جب
کہا تے کہ ای سالار ازار
مبادا کچھ کہیں کی سخت بھگوان
کہا صدیق وہ بین شہر کہتا
مگر بھگوان نہ کی بھی ہر تہ کار
خبری یوں کہ بوجہل سید کار
نخا ان کا بیچنے والا سا فر
قریش اس کوں کہے ہشت ہوت
کیا تب اس شقی کے گھر کوں لار
کہا تب اس کوں شاہ با جلال
کہے بھگوان نہ کیے ہم کہی یوں
مراول خوف و دہشت سے ہوا پڑ
بھی کر تابی روایت ابن رواحہ
تھے کفار قریش اس وقت بھی ان

سدا یا خور و عطا میں سالار
کہ سرور کوں دعا سے مار دلا
مجزہ دیگر
حکایت ایسی کہ گزری ہی تھا
بھی گزری ہی تھی گھبراہٹ میں
مجزہ دیگر
مجزہ دیگر
ولید ابتر و عاص ابن وایل
جفا پر اس کے منہ صرختے اچھے بھوت
کھر بازو سے سالار جہان کے
نشان پر جبریل اس کے بچھا یا
تب آیا بعد اس کے ابن وایل
ہو ای زخم کاری وہ نشان
ہو اوہ کوہ نور جلدی گیا مر
گیا پیٹ اس سے بہنے ہو جرت
مجزہ دیگر
زن کو لہب لیکر یک بھرتب
بہت غصے سے آئی ہی بہر مردار
کہا سرور نہ کیھیں گی وہ بھگوان
شعار اس کا نہیں ہی جو کس کا
کہا نہیں واسطے اس کے کہ زار
مجزہ دیگر
بھرا وہ بھوت دن قیمت کی طہ
بہر کفیت محمد کوں سنا ب
تے ہو سرور کے آنے سے خوار
کہ وہ وقت تو اوتار کی قیمت
طاعت کرنے والا اب کیا بون
بھی دیکھا اس کے یکے سے شہر
مجزہ دیگر
تب آیا ایک زیدی ہو کوں لالان
کہا سب قریش اب تک ہر کھتا

کہ تھا و عمو اس کا نام شہور
کیا ایک ضرب اس کے سینے اوپر
ہو ہدم شاہ پر لایا وہ ایما
سایا ایک ایسا یک سفر میں
زاد و لاؤ مغیرہ ایک بدکار
ہو کو اس گھری قبر خدا سے
ہمیشہ شاہ کا کرتے تھے تھتا
طواف اس وقت کرتے تھے ہر ایک
نشان زخم نیزہ ای برادر
ہو اس دم نہاد زخم کاری
ار کچھ اس کا دہان باقی رہا تھا
تب اسود آگیا جبریل کے پیش
ہو اس روح عظم کے مقابل
تب اتری آیت انا نفیثنا
کے ہم دور ہسنے والوں کا شہر
اتھا صدیق تب سرور کوں
اس ابتر سے نہان ہونا بجا ہی
سنی ہون میں کیا ہی بھویرا
کہا سالار سے ای جگہ کا اور
چھپایا ہی مجھے اس کے نظر سے
لیا تھا تین شتر مولی ای بار
وہ مکین کھینچتا تھا رخ و کفیت
کہا سرور وہ آہر حقیقت
ہو اتھا زرد کچھ سمین تھا خون
لگے کرنے قریش اس کوں ملا
کہ میں اس کا سنا حق وقت آواز
میں کرتا دھیل اگر بھگوان بھگوان
حرم میں شاہ میٹھا تھا باران
تھا ریان کسطح آویگے تجار





سافر کا ہیکوٹم پاس آوے
وہ یوں کہتا ہوا ہر بو گزریا
کہا اسوقت اس سے سرو کوٹوں
ابو جہل کی قیمت کم سنایا
میرے پر ظلم کروں وہ تم گر
اٹھا سالار دین لے ساتھ نازان
زنجیری کون دلایا کی قیمت
وہ اشتہر میں ملی تینو کی قیمت
وہ ان خاموش ٹیٹھا اٹھا ابو جہل
وہ ملعون کو کہا ہشیار ہشیار
لیگا کہنے کون نب وہ یوں مگر
تھمکن ہو ہی تون ذلیل اب
کہا نایروی اسکی کروں گا
اٹھ ماتھون میں آنکھ تیرے چالے
کہا اسطرح عباس ای برادر
ابو جہل لین اسوقت آیا
تو کہنے لے اسکی گردن میں پیہر
تھی وہ وار سے اسکے راہ کچھ دور
معر ف سالار دین سجد میں آیا
کہا کوئی شکستیں ہی مجھ سے نہ
جو طرفان آسمان کے د نظر میں
کیا جیتا ہدین سو کروں اقام
تھی بولا اپنے یاران وہ جہل
مجھے اسکے قاتل سے بچا لیو
تو کہ اسکا کون جلدی ہر حال
بھی تھے ہمراہ اسکے باران
کیا ہی سجدہ شاہ اسن جان
وہ ملعون جب گیا نزدیک سر
ہوئی تھی زندگانی اسو بجاری

بھی کٹو کر بیچنے کوئی خیر لاوے
ولیکن کوئی حال اس کا نہ بچھا
کہ تیرے پر کیا ہی ظلم ٹیٹھا کون
میں راضی نہیں ہوا وہ پھر نہ آیا
مجھے نقصان میں ڈال ہی لیسر
ان دنوں کو بچھا یا جا کون ان
کہا اسکون روانہ باشرت
ایک اشتر نفع تھا ای عروت
پیر سب احوال کون دیکھا وہ اہل
نکرتوں چھیر ایسا کام زہنار
کہ پھر یوں ناکردن کا بار دیگر
ہوا تون گھا برا بھال قیلاب
نہر گز اسکے دین میں دھوکا
ڈراتے تھے مجھے وہ عیب دار

جو کوئی آتا ہی سرحد میں تھار
وہ آیا بولتا یوں سبکے آخر
کہا لایا میں تیرا شرای سرور
دآب آوٹان کو میرمول لیتا
کہا سرور کہا میں آوٹ وٹاب
نظر میں اپنے خوب انکون لایا
وہ تینو آوٹ کون ہر برب
جو آل مطلب میں تھے عزیز بنا
شد دنیا دین اس پاس آیا
کر گیا پھر اگر یہ کشتی تون
سدا رہا کھڑ کون اپنے شاہ عالم
تو یا کھایا ہی شیشک کی مہبت
ولیکن میں بچھا یا خوب اس آن
خلاف اسکا میں کرنا کچھ اگر ت

تھیں کرتے ہیں اس ظلم سار
جہان بیٹھا اٹھا سالار فاخر
کہ سب اونان میں تھے تھے
نہ دوسرے شخص کو فہ لینے دیتا
کہا نخاس میں آوٹان کے بہن
خوشی سے اسکے مول انکا بچا یا
بچا یا بھیکار بازار میں تب
وہ باہت اسکی قیمت انکون آن
بہت تھید کر اسکون سنایا
تو دیکھیں گامریے ناخوشی تون
کہے کفار اسکون جا کو ہدم
وہا کرتا ہی تون اسکی طاعت
دو نو بازو پہ اسکے ہوت مردان
تو بھالوں مجھے وہ ماترب
کہ تھا میں ایک دن مجھ کے اندر

مجھے ہر حرف ناخوش سنایا
دیا جا کر خبر سالار کے پاس
گیا دیوار ادر چر کے وہ سور
ہو بسکون سورہ اقراسنایا
کہ ہر گئی وہ تری شولند عید
بھرے اس میں ملائک سرورین

کہہ ہی اپنے پرسوگد و نمان
یہ کہتے ہی غضب میں کور سرور
کہا رادی میں اپنے دلین بولا
وہ پہنچا جب یہ کلا ان الا ان
کہا تم دیکھتے ہیں میں جو دیکھا
ہرے پر کے ہیں وہ جو ماب

کہ لاتا ہوں بڑا یک سنگ میں کل
کسی صورت سستی انکون مایلو
نہ کچھ ہو دیکھا تیرے ہی چہ حال
اٹھے وہ منظر سرور کے ہر آن
لے بھر ماتھ میں ابو جہل احباب
بھر لکھرا کے رنج القمقری کر
کیا سرور کے نزدیک انکوناری

بجھایا سجد ورت علام
تو کچھ کون گامر اسکا اسستی نہ
نہ بھالوں ماب دیوین گے اصلا
کیا ہی مس کون مسجد کے اندر
گیا تشریف لے مسجد کون سرور
کہ یوں ہوتا ہی انجام عل آب
پھینے اٹھ اسکے اندر سنا غارا
نظر اسپر کیا سرور عطا کی

جھٹا تب ماٹھے اسکے وہ پتھر
شبابی کر طرف اسکے چلا تین
تراختا تین کہ کہتے ہیں اوے
اگر نزدیک تر آتا وہ ملعون
بھی بولا اپنے وہ ہر اس کا
حب آیا وہ لعین نزدیک سرور
سوال اس سے کہے تب اسکے اڑا
میں گئے چلتا یک قدم گر
روایت ہی کہ با صلیق و عثمان
سنائے سکون وہ ملعون کر
لگایا تھاپ اُسے سینے عثمان
ہو عقبتہ کون شہ و نیا دین آپ
تین یہ طور ناچوڑے گئے کس
جی وارد کی تھا شاہ دل فروز
وے آزار اسے کیتیک شیطاں
کہا سنیو قریش بچو فاسب
سے جب یہ سخن گفتا رابرتر
روایت ہی ابو سفیان بکینہ
کرتے تا وہ دعا قتل سرور
استیاد کے کہ فریق ال کرات
فضالہ فتح کے دن ای مکر م
وہ آیا جس گھری نزدیک سرور
ارادت صدق سے سرور یہ لایا
سب انبای نصیری اہل ایمان
بدل یک کام کے سرور حمار
کے اُس مشورت کا وہ لعین تھا
ہو داخل دینے میں شتابی
روایت ہی حکم مروان کا باپ
پہلے ہاتھ میں تلوار لیتا

قریش سکون کہ نزدیک کر
کہ تالاؤن عمل میں جو کہا میں
کیا قصداؤ کہ چکون بچا رکھا
مجزہ دیکو
کہ سجد میں جیسے گردن شہید
لگیا ہی بھاگنے کون ہو کھو
تو کیوں اس طرح بھاگا چھوڑا دل
مجزہ دیکو
طواف کعبہ کرنا تھا شہ جان
سویں لکھا کہ ہو اس سے مکدر
ترا بیوش ہو وہ بار شیطاں
گرا یا خاکین یا سکون تھاپ
مگر جب قہر نائل ہو تو مگر پر
مجزہ دیکو
سنائے سکین مکر وہ باتان
قسم ہی چکون اس کرتا رکاب
ہوے حلقوم بند اسکے سر سر
مجزہ دیکو
مدینے کون وہ پہنچا رہ طحی
کہا تود و رای ملعون بدشا
مجزہ دیکو
کیا کشف سپہ شہ وہ بھیکر
بھی سینے پر تب اسکے ہاتھ مارا
مجزہ دیکو
تھے انصار و کون ہم کو نہ پوچھا
طرف اُس قوم کے یکدن دار
کہ وہاں شاہ پر چکا کا یک پا
مجزہ دیکو
کہ سر پاؤن لک اسماعیل تھاپ
نماز اندر ہو جب شاہ مشغول

وہ ملعون کھول کر گئے کہا
تو دیکھا ایک نادار و کسین
لیا یہ شکل ہیثیت ناگ جبریل
تو کرتا پاش پاش اللہ سکون
دئے سکون رفیق اُسکی خبر جا
لگا پچھ پاؤن ہٹے یریاں پر
وہاں یک آگ کی خندق کون پایا
تو کرتی راک چکون وہ جلا کر
ہو سے گسٹ نابین چکا تہہ
چدر سالار کی پکڑا ہے اگر
اگر ایاماریک کھی زمین پر
کہا انکون امام انس و جان تب
خوشامد کر گئے شہ کون سرا
طواف خار مولائین یک روز
کے جب شاہ کون ہتھیار
کہ لایا تون تھارا فرج میں سات
قدم پر کے سر دھڑ گئے بین
دیا بیچ ایک بدوی تادمینہ
دغا چتا ہی کرنے یہ عرانی
کہ تیز سکون کیا تھا بھوت
کیا برقتل شہ عزم مصمم
گیا کینہ کیت بھاگ اسکا سارا
شرف ایمان کا فی الفور پایا
تھا انکون ایک قلم نوشت مال
وہاں کے عہد و کون کرنا تھا بات
اتھا اسوقت جلدی کچھ نہ فصل
ہو سے اسکے تیجہ سب جانی
کہ ہو شاہ جب مشغول صلابت
کے ہاتھ میں سب مشغول





کے جو وقت وہ نزدیک سرد
ہوئے وہ تھق اس طرح بکرات
ایکلا شاہ کو ان وقت پائے
جیت دو رکھ کر ہر سو بچاے
نظارہ بدنام یک بد بخت کافر
جب عام قصد پر سرور کے آتا
روایت ہی حدیث ایک اوتار
کیا ابن شہد بوقت ہر عزم
خبر ہی یوں کہ درجک ہوا زن
کہ پیچھے آئی اللہ کے زود
اٹھا تھا جھوٹ اس آتش سے بھرا
وہ بھاگتا تب اسے سرور ہلایا
بھی ابن خطب ملعون بد ذات
ہوا جلدی مدینے بیچ داخل
پھر جب جنگ عسکر شہنشاہ
خدیو اور عمار بن یاسر
کہ سیرھے وہ سوار لے تھے ہم
کہا تب ہکون سالار دوعالم
کے تھے بہر ارادہ دل میں
کہا تب شاہ عالم دو لڑے
ہوئے تباہ وہ لوکان میں نصیحت
کئے تھے جب قریش اجماع کیس
کہا شاہ الوجہ اس وقت سرد
رکھا اس کو نہان کی غار اندر
کا گاڑا تپ کینر کا یک جھان
کے جب غار میں جا چکا وہ عزم
لے بار غار کون سا تھو بکا
کہے کفار با سو گند و نیان
طبع سے شتران کے تھو انرا

زمین پر گرے یہ ہوش ہو کر
نماز اپنی ادا کر جب پھر شاہ
مجزہ دیکر
طرف اس کے بہت خود دل ہوا
ہوئے نزدیک تر جب وہ اہل
مجزہ دیکر
کہا یک روز وہ ملعون بھامر
تو آتس شاہ کے ارادہ پاتا
ہی احوال گذرا اس کی ہیر
مجزہ دیکر
کہ مارے سرور عالم کون بالورم
جب آیا وہ رسول حق کے نزدیک
مجزہ دیکر
لگا وے واراد پر شاہ کے زود
پر عثمان کے سینے میں دھو کا
مجزہ دیکر
کیا تھا عزم تاشہ پر کرے گت
خبر شہکون دیا جبریل اگر
مجزہ دیکر
یک آیا گھاٹ شیکہ وقت درہ
اٹھے اس وقت ہر پیمبر
دیا میں یہ خبر سرد کو کون جا کر
کہ سمجھے تم لوگوں میں کہے ہم
کہ آتس کو کون بھگا دین میرا کر
اسامی ان کے ہو رہا کے انک
مجزہ دیکر مشعل بر مجزہ چاند
شہ دنیا و دین کے قتل اوپر
پری وہ خاک ساری ان کے سر پر
کیا خاطر سے اس کے کوہ برور
کیا ہی ہکون ان کا غار کا آد
آئین یوں کہا تب سب بالورم
مجزہ دیکر
کہ لاوے کوئی بڑا کون کہتا
چلے تھے پوچھتے وہ تو کی اخبار
مجزہ دیکر
دیا وہ کو کون رہا بن ماردا
مجزہ دیکر
مجزہ دیکر

ہوئے میں ہوش سے اپنے لگا
کہ اس حالت میں سرد پر کر گت
صفا مرہ ہو درمیانے حایل
ہر دونوں کے سو اچھے ناپے
تو کر قتل اس کو جلدی اس میں
ہوئی وہ مجلس آخر جب لگی ہیر
نصحا کوئی نبی اللہ کے سات
ہوا اندھا جہاں ہوئی پتہ ریک
کیا عثمان شہنشاہ قصد یک دن
وہاں یک شعلہ آتش کون پایا
ہوا حال اسکا اس کو دیکھ تپا
وہ آیا ہو شتاب ایمان لا یا
اٹھا تب یک بہانہ کر کو سرد
ہوئی تب پشیمان وہ سرد
کہ کوئی جاؤ نہ اس پر اپنے اول
کہ آے گھاٹ پر چوہا سواران
وہ بھاگے اس گھری پوچھ نظر
کہ عسکر لگ رہیں گے مینا فنی
کہ تپ قتل چھکون کو وہ سب
کہ کس پرنا کرین یہ جہاں اظہار
بجالاتے یہ سرد کی نصیحت
لے متی یک متی ان پر او زایا
کیا وہ دیکھا شہنشاہ شہنشاہ
نظر پر کا فرائ کے چال آلا
بھکا یا مارا کون دینے جت
محمد کے تو کہے ہی میں نہیں
ہو جب غار سے آئے وہ اند
کہ تپ شہنشاہ کے حوالے
بنی علی نے تھا وہ گرا ہی

نہیں کرتا ہی ہکون کو غایت جوئے نامکون غرت اور آرام وہ لایا تین کسکر جلد جا کر کہہ لو اس کو سے میں تم کہہ کر جب آئے شہ کے قوم صدائی ہمارے سرزمین میں یکساں کو ہی ہمارے قوم میں جو میں کہہ کر کہا تب اسکو شاہ نور افسر کہا اسکو خد کا نام لیکر کہا راہی کیا جب یہ روایت تھی کہتا ہی ہی میر صدائی بوقت صبح فرمایا میرے سے کہ پانی کچھ بھی ہی سدم تیرا پس رکھا دست مبارک اس کے اندر بدا تھا برا سا یک جھڑا تب سب آئے نور و غلو جلدی لئے کہا ہی جو ان اذان بوقت	ہی ہم پر اس سے بھوت ہمارا دشمنان ب ہونے کا کام دیابت ماتھ میں سرور کے لا کر بجالاتے انوکھ حکم بہتر تو کرای سرور عالم دعا اب تب اُن سے یک کتیں بولا ہی سرور مل انکوں تھہ میں لار برز پر سے ہیں اس کو نہیں کہ کر جب معجزہ دیکھو	کہ پانی ہکون میں اس کے سو ہی اگر پانی لئے نکلیں تو ہی در کہ لاتوں پاس میر سات ککر تو دال اس چاہ میں یک ایک ککر معجزہ دیکھو	کہ پانی سے بھر تا وہ کو اب کہ لاو چکو وہ کینک ککر دیا اس قوم کون بولا یہ گفتار ہو فی الفور پانی سے طیب کہے ای تجھ سے عرو کی برائی وہ سک جاتا ہی ہنگام گرا کہ پانی سے بھرے تا وہ کو اب ہو را نکون تھہ میں اپنے ملا تب ہو فی الفور پانی سے لالاب کہ اب لگ ہی وہ پانی بے ہوتا کیا یکبار سرور شیر در شب کہا میر لیے پھر شاہ جہان تب وہ پانی قاب میں بوقت بھایا کہ اس سرور کے دوا نکلیا در میں جسے پانی کی حاجت ہو سوا وہ کہا ہی یہ صدائی نے اذان اب لکھا کون مختصر تین ای نکوزات
وہ تھو سے نیر کون کرتا تھا جو تھو مبارک نام جس کا غلطہ ہی کہ کھانا صبح کا کھاوا اسو پس پچھے وہ شیر نیر دان کو کھلاوا جی واد ہی خبر نون ای حق آگاہ کہ یا یک شتر سارا ابراہ ہی وہ گوشت روئی لئے کہ روایت اس طرح کرتا ہی جابر اتھا یک روز بخو کا ہو سدر کہا عورت جا کا ہی تیرا پس میں اس کے کتیں کا تاشتا ہی	طعام کم کتیں کرتا تھا جو تھو عجب کون جس کے خا تیر ہی سدر یا اس سکے وہ گرم اس پچھے سب گھر کے لوگا کون کھلاوا معجزہ دیکھو	کہ تھو غزوہ خندق میں جابر ہذا تھا جو ک سے پھر شکم پر کہی تین تین سیر اب جو مر پاس کری وہ جو کتیں آتا شتا ہی معجزہ دیکھو	کہ اسکی دغتر فرخندہ شتر بھائی سرور عالم کتیں بیگیت کہ بھیجے اہمات المؤمنین کون وہ کھانا جو کتوں تھا ذیک اندر کہ زبرا کا کیا جب شاہ دین بیاہ اس کھانا کھا اے اور کھائے وہ بھیجے اس کتیں ازواج کے گھر لکھا تھا کہ وہ اسوقت خندق شتا ہی گھر کتیں اپنے گیا میں سوا اس کے نہیں تھا کچھ نظر میں کہی میر سستی یون اہل خانہ

در بیان معجزات سیدنا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ تعلق بتکثیر طعام دارد در پنجابست و دو معجزہ است

وہ تھو سے نیر کون کرتا تھا جو تھو مبارک نام جس کا غلطہ ہی کہ کھانا صبح کا کھاوا اسو پس پچھے وہ شیر نیر دان کو کھلاوا جی واد ہی خبر نون ای حق آگاہ کہ یا یک شتر سارا ابراہ ہی وہ گوشت روئی لئے کہ روایت اس طرح کرتا ہی جابر اتھا یک روز بخو کا ہو سدر کہا عورت جا کا ہی تیرا پس میں اس کے کتیں کا تاشتا ہی	طعام کم کتیں کرتا تھا جو تھو عجب کون جس کے خا تیر ہی سدر یا اس سکے وہ گرم اس پچھے سب گھر کے لوگا کون کھلاوا معجزہ دیکھو	کہ تھو غزوہ خندق میں جابر ہذا تھا جو ک سے پھر شکم پر کہی تین تین سیر اب جو مر پاس کری وہ جو کتیں آتا شتا ہی معجزہ دیکھو	کہ اسکی دغتر فرخندہ شتر بھائی سرور عالم کتیں بیگیت کہ بھیجے اہمات المؤمنین کون وہ کھانا جو کتوں تھا ذیک اندر کہ زبرا کا کیا جب شاہ دین بیاہ اس کھانا کھا اے اور کھائے وہ بھیجے اس کتیں ازواج کے گھر لکھا تھا کہ وہ اسوقت خندق شتا ہی گھر کتیں اپنے گیا میں سوا اس کے نہیں تھا کچھ نظر میں کہی میر سستی یون اہل خانہ
---	---	---	---

کر گیا کون توں جب عورت شاہ
 بتایا شاہ دین صاحب کون تب
 کہ جابر کون تب کا والدت
 نہ چلے سے آتے دیکھ ہرگز
 بھی بولا یہ کہ وہ سالار فاخر
 وہ بولی جب ہو ہی شاہ آگاہ
 کہ تابت لآخر سکون رکھالا
 کیا تب حکم تاروتیان بکاوین
 تھی ماعتی خوش چین چلے کوہ پر
 کہ ان روز وین ہی لوگان عسرت
 چلایا ان کسین سالار اگر
 انس بولا ابو طلحہ نے بیکار
 ہی کچھ بھی جس کھائے تیرے پاس
 گیا لے انکون جلدی کر کوہیا
 کہا نین ان کہا نہ روتیان ستا
 ہمارے گھر کون نہ لے سکون آیا
 بنین انیا طعام ہوتے ہم پاس
 گیا ابو طلحہ آگے دور کر دور
 کہا تا ان کتین تکرے کریں تب
 ہو اسدم آستے کچھ بول مولا
 یون کھائے تھے روتی اکوڑیں
 بچے کچھ گھر کے بولواں کئے ستا
 ہوا یہ معجزے کے گھر مکرر
 روایت اسطرح کرتا ہی جابر
 وہ نہ کھاتا تھا اپنے اہل کے ستا
 وہ گھر شاہ کی خدمت میں آیا
 ابو ایوب کہتا ہی کہ جب شاہ
 طعام اتنا بکا یا اس گھر بنین
 بتایا انکون جاہل نہ رہے

تو کقدر سے کھائے آگاہ
 کہ جابر نے ضیافت یک کیا اب
 کہ اپنے اہل سے تون بول نہایت
 نذرونی کون بکا و بیگ ہرگز
 لے ساتھ اپنے کل انصار و جابر
 ہمارے دل میں اندیشے کون نہیں اب
 کعب پاک اپنا سینہ ڈالا
 بلا دس دس نفر کیش کھلاوین
 تغاری میں تھا اما ای برادر
 میں سار جھوک سے درج وخت

ہو و ہکون کچھ شہساری
 اٹھو تم جو چلو سب کے گھر اب
 کہ میں جب لکٹ آؤں گھر میں تیرے
 وہ کہتا ہی کہ جلد اول گیارہین
 ہوا نکلے تابان جتنے بین سار
 بنی اند سب یاران کون ہمارے
 کیا اسطرح بھی وہ دیک کے ستا
 سب اہل خندق کھائے ہیں دس
 کہا سالار سب کون خوب کھائیو
 کچھ بعضوں نے جابر کے پسر دو

معجزہ دیکھو

کہا ماد کون میرے ای نکوکار
 کہی کچھ جو کے روتیاں میں میرے پاس
 تھا یاران ساتھ مجھ میں سالار
 کہا مان ای شہر میں منوات
 نہیں گے جا کے بر مرقہ سنایا
 رکھیں اسکون ان کچھ کریم پس
 کیا نہ اس کے گھر کون طلحہ انور
 موافق حکم کے کرے کرتے تب
 کہا دس شخص کون گھر میں ملا
 ہو وہ روتیان ان کسین پس
 بھاسفرے ابر وہ کال اللہ

سنا بولن میں بنی اللہ کا آواز
 اپنی دامن میں اپنے انکون
 کہا سرور مجھے جوق دیکھا
 کہا یاران سے تب پیغمبر رب
 کہا ابو طلحہ ای ام سلیم اب
 کہہ اللہ تجھ کا پیغمبر
 کہتا لاٹون ای ام سلیم اب
 لے آئی گھی کی بولی وہ کھن
 دس آسے ہو وہ روتی کھا ہون
 اٹھ ہفتا دیار ان شہنشاہ
 ہو میں سیر وہ بھی کھا وہ نعمت

معجزہ دیکھو

کہ ہو یک شخص سرور باہر حاضر
 کھانا تھا بھی جانا کو خوشدھا
 جو گدما جبرا اسکون سنایا

منگای کچھ طعام سوخت ویر
 وہ پاپا چوک سے بکرو وہ جو
 کہا ماہیے سکون اگر تم

معجزہ دیکھو

کہ ہو میں اسکون ہو ہو بکر کتین
 ہو ہو کھانیکون کھانہ کھانے

گیا جب اسے فرماے سالار
 وہ کھانا جنیوں میں نہ بھرا

یہ کیفیت کہا میں شہساری
 کہ کھانا اسکا ہی بسیار طیب
 رہے وہ منظر کرنے کی میرے
 یہ رشاد اپنی عورت کہا میں
 لے ساتھ آتا ہی منزل میں ہمارے
 دیامی گھر کون اس کے عورت و جا
 بھی لگا حق سے تابوہین رکات
 وہ روتی گوشت ہوا ان بکریں
 بھی سب مسایگان کون اپنے دیو
 کئے میں فرج اپنے کون بنان او
 یہ فتنے کون نہیں صلا ہی برادر
 ہو ہی جھوک سے باضعف مساز
 میرے ساتھ انکون بھی شاہ کون
 ابو طلحہ مجھے مجھ پاس بھیجا
 اٹھو تم جو چلو وہ آٹھ کھڑے
 لے یاران ساتھ آیا وہ کریم اب
 میں دانا تر تون ہرگز خوشی سار
 لے لائی وہی روتیان تین تب
 کرے ان روتیان کا اسکون سالن
 ہو آدس شخص کھائے پتہ پھر
 وہ نکروں سے ہو سب نر دھواہ
 اٹھ سفرے پو وہ تکرے آت
 حذیشان اس کرمت کے ہیں اکثر
 کہا سکون غایت جو کئے سیر
 وہ سار کجوت جلدی سرگے تو
 ہمیشہ اس سے کھلتے سر ستم
 دے کون دیامی عورت و جاہ
 بتایا تیس عہد کون کون انصار
 کہا پھر ساتھ بعضوں کون بتایا





بلایا میں انکوں کچھ نہ کر دیر
بلایا انکوں جا میں وہ کس سے
روایت یوں کیا ہی عبد الرحمن
کہ تھے سالار کی خدمت یکبار
میں اُس بکرے کو کاٹا ہو پکایا
تھے قیوم کی نو گند ہی سے
کیا کھانے کا تہہ شکم دیر
بھی ہمہ اس طرح کرنا ہی اظہار
ہمیشہ یک تعاری سے بلا رب
تھی ایسی تنہا ہی میں برکت
تو کیا کرنا تعجب اُس بیان سے
اُس کہتا ہی یوں یک حرف نہ
گیا میں نے اُسے سالار کے گھر
بلایا توں فلاں کوں ہو فلاں کوں
رکھ اپنا دست پا لے کر فلاں کوں
پس اُس میں پودوں میں کتنے تھا
وہ کہتا ہی میں سفر ہو چکا یا
کہا فاذوق کوں سالار عالم
دلائل چار سو رکب کتنے زاد
ہو اُس کثرت سنی انکوں سے
علی مرتضیٰ سے ہی روایت
تھے بعضے اُن میں ایسے زور
بھی بیٹھا وہ نو دس کی زانی
جو وہ کسیر اُس کھانے سے بکر
وہ کھانا پانی تھا جیکے دنیا
روایت ہو ہریرہ یوں کیا ہی
کہ ای تیرے دوشن چشم تیرہ
کرم ہو لطف سے اپنے دعا
کہا جس کن ہی جو کچھ و پکا

انہی اُس سے کھا کر بھوسے
ہو اُس کھانے کتنے ہر سیر کھا
مجزہ دیکر
رفیقان اُسے کینہ توں ای یار
کلیجی کے تین اُسے کھنا یا
کیا ہی اُس جگہ کے تھے تکرے
وہ روٹی گوشت کھا کر بھوسے
مجزہ دیکر
صبح شام کھاتے تھے ارمیہ
کہہ کرتی تھی ہزار دلو کھایت
مجزہ دیکر
کہہ زینب سے کیا جشاہ دین سیاہ
کہا بھیجی ہر کھجکون میری مادر
بھی جس سے راہ کے اندر توں
ترا اسوقت کچھ آہستہ سرور
کھلا یا ہی بنوبت بکون سرور
بلا شہرہ سے میں بھرت پایا
مجزہ دیکر
بجایا وہ حکم شاہ امجاد
و توں سب سواروں کوں لایا
مجزہ دیکر
کہہ یوں سرور اہل رسالت
کہ ہر شخص اُن سے ای راہ
غرض سالار ملک جاودانی
ملکات یک قدم پانی کا مڑہ
مجزہ دیکر
کہہ رو جب ہو کہ اور گیا ہی
نہیں لشکر میں بالکل اپنے خیرہ
کہ تا سین برکت دلو داور
دھوے وہ اُس کندہ کی ہر لا
پھر اُس کھجکون فرمایا سالار
تھا باقی وہ طعام بارکت
مجزہ دیکر
تھے میرا صلح جوینے تہہ آثار
وہ جوینے کو کے ہر کسے کچان
کہ ہر کوں بلا ہی ایک شکر
رہا وہ سب تنہا ہی میں ابر کر
مجزہ دیکر
بنوبت اُس سے کھاتے تھے دس
کہا بعد کے ہر ہمنشین سات
مجزہ دیکر
کہہ زور کھی کو مان میری ملا کر
سلام او عرض کرتا ہی تیرے پر
بلایا میں کھکا شہ لیا ناؤں
کہا سب کوں لیک کر نام احمد
ہو کسے کھا کر بنوبت بھرت
میں کھکا کھلائے وقت تھا آیت
مجزہ دیکر
بجایا وہ حکم شاہ امجاد
و توں سب سواروں کوں لایا
مجزہ دیکر
کہہ یوں سرور اہل رسالت
کہ ہر شخص اُن سے ای راہ
غرض سالار ملک جاودانی
ملکات یک قدم پانی کا مڑہ
مجزہ دیکر
کہہ رو جب ہو کہ اور گیا ہی
نہیں لشکر میں بالکل اپنے خیرہ
کہ تا سین برکت دلو داور
دھوے وہ اُس کندہ کی ہر لا
پھر اُس کھجکون فرمایا سالار
تھا باقی وہ طعام بارکت
مجزہ دیکر
تھے میرا صلح جوینے تہہ آثار
وہ جوینے کو کے ہر کسے کچان
کہ ہر کوں بلا ہی ایک شکر
رہا وہ سب تنہا ہی میں ابر کر
مجزہ دیکر
بنوبت اُس سے کھاتے تھے دس
کہا بعد کے ہر ہمنشین سات
مجزہ دیکر
کہہ زور کھی کو مان میری ملا کر
سلام او عرض کرتا ہی تیرے پر
بلایا میں کھکا شہ لیا ناؤں
کہا سب کوں لیک کر نام احمد
ہو کسے کھا کر بنوبت بھرت
میں کھکا کھلائے وقت تھا آیت
مجزہ دیکر
بجایا وہ حکم شاہ امجاد
و توں سب سواروں کوں لایا
مجزہ دیکر
کہہ یوں سرور اہل رسالت
کہ ہر شخص اُن سے ای راہ
غرض سالار ملک جاودانی
ملکات یک قدم پانی کا مڑہ
مجزہ دیکر
کہہ رو جب ہو کہ اور گیا ہی
نہیں لشکر میں بالکل اپنے خیرہ
کہ تا سین برکت دلو داور
دھوے وہ اُس کندہ کی ہر لا

بلایا سالار انصاروں کوئی یار
وہ ایمان لائے فی القور بعیت
کہ ہی صدیق کا فرزند و نشان
بھی تھا یک گوسفند ای نیک کردار
گیا شہ کی خدمت میں اُن
وہ سالن دو تنہا ہی نہج والا
گیا میں نے اُسے سب اونٹ اوپر
کہ ہم سالار کے خلیفہ میں ای یار
گئے دس کھا کو جب آتے تھے دس
کیا جب وہ تعجب کھجکون بات
مد وانا تھا ہم کوں آسمان سے
دھیرے ہاتھ بھی نزد سرور
کہا سرور اُسے آگے سرور
بھی لایا میں پیا ہوں ہر حال
کہہ سب کوں تناول اپنے دلخواہ
کہا سرور اُن کینہ اُٹھات
طعام آوٹا تھا وقت تھا آیت
کہ اُسکے سیر خرے سے توں سد
بہت جسطرح اُنکے منکون بھایا
رہا باقی وہ خرمابہوت ابر کر
اتھے چالیس تین اسوقت کوں
کہ اُس میں ذرا بھی نہیں ابر تا
ہو اُس چالیس تین کینہ کھلا یا
جو سب کوں نیک خوب سیراب
گویا کوئی اُن سے ہرگز نہ خراب
مگر سالار عالم سے کہا نہ
ہی توں جس کے اسکوں کتاب
بچا کہ سفر وہ تہہ حق کا خوب
لے آیا ناک کا کھراؤ سرور کوئی



<p>کوئی لایا ہی کچھ اور دوسرے کچھ کہ لیتے اپنے ظرفوں کو بھر آب بھر تھا جو طعام اس خوان پر اتنی ستر بزار وہ فوج ای یار بھی کرتا ہوں شہادت بردار ضبا و خضر عسکرم پیر</p>	<p>ہوا اٹھل جمع سفرے پر ذرا کچھ لے سب اپنے ظرفوں کو بھر آب نہوا کھاتے تھے اس سے اہل شکر بجھا اس معجزے کو اپنے سالار کہ ہوں بن بالیقین پیغمبر</p>	<p>برکت کی کیا سرور دعاب رہا بن کوئی طرف اس فوج اندر ہوئی ہے فوج ساری اس کی ہر کہا دیتا ہوں عین اب یہ گویا کہیں گدال سے جو کوئی شہر پہلو</p>	<p>کچھ اس حال کے سب کہات مگر غلے سب اس نے بھر وہ کھانا خوان پر باقی رہا پھر کہیں ہی کوئی رب فرما تو بغیر شک جزا اس کا جنت دینی بھیج ایک بہن شاہ گھر وہ تیرا دن تلک ای نیک دنیا ندام اس طرف کھاتے خوش</p>
<p>رواحیک بسو خر کین لے وہ بچی لے چلی تب جہ خرم کہی خرم ہی ای دو جاکے داؤ کہا ایک شخص کون تباہ والا تھے تین الف سبائی مکرم روایت ہوں کئے ہیں ہی راز</p>	<p>کر لی اپنے نواسی کے حوالے شہنشاہ و دو عالم اس کو نکھیا الہندی اس کو تب درد سر لو سب اصحا خندقوں بلا لا وہ خرم جیو کھا تو بن تھلین موم</p>	<p>بندہ کی دامنی اندر کتب بجھا اس کو ای بچی ادھر آ مبارک ماتھے سے وہ نور نیکر شبابی سے سب اہل خندق کہ اس باقی کون بچی کے حوالے</p>	<p>دیکھ اپنے باپ اور ما کو کون یہ رہا وہ آئی تب کہا مجھے پاس ہی کیا وہ خرے کون کھا اپنی ہڈ پر وہ خرم خوب کھا اور کھائے کہا اس کو کہ خرم اپنا لے</p>
<p>نہ باقی کچھ رہا تھا فوج میں ناو شہدات جب فاروق عظیم تو کریں حکم سکون شہنشاہ کیا شکر ہو ہر شخص لایا ہوا سفرے پر بھٹو اس فوج بھرے ظرفوں کو سا رہو جو خیر شبابی وہ دعا کرتے ہی سالار چنگل نور شکستے بھرے</p>	<p>شکایت ہر کسین تھی اس کا ہوتا سنا کر حقیقت شہ کو ان سدا کہ کچھ بھی زادی اب جس کے غم اتھا اس وقت جو اس پاس آیا دعا اس وقت کر کر شاہ عالم تھکا پانی کیا سرور دعا پھر ہو ایک ابر کا قطعہ بنو دار ہو اپنے سب جناور کون بھلا</p>	<p>لے تھے تیرا راہ اہل شکر کیا یوں عرض ای دو جاکے داؤ وہ لاو سامنے تیرے سرا کوئی کیجیشت تو کوئی خرم کہا یا ران کو لاؤ ظرفوں اب اتھا اس وقت تاستان کا موسم برسے کون لگیا ہی کھتا کر لے دانا و پانی اس قدر بھر</p>	<p>کہ کھا دین کات کر اپنے جناور رہے گرجا نور باقی ہے بہتر برکت ہو نیکی اس میں دعا کر عرض لاؤ جو تھا خام و پکا ذخیرہ لیو بھر ہو کھا و خرم ہنیں تھا کچھ نشان ابرہم وہ پانی سے ہو اسیر لاش کو اتھا سکتے تھے اس کو جناور</p>
<p>ہی وارد ہوں روایت ای اور گیا عریاض و بان باد و بار بین جمیل میں کچھ ان سنا سدا رہا سفرے پر وہ خرم ابر کر جی دیکر وہ اس خرے سے دور نواس خرے سب لگو کو اپنے بھی وار دی خبر میں تو کو نکھولا</p>	<p>ہوا حاضر شہنشاہ پاس اگر رکھا تینوں ان کوں شاعلم بلا خاص کون فرمایا سرور کھلایا دس غیر ان کوں شکم عمر بلا خاص کون بکرو نکھولا</p>	<p>بلا اہل اس وقت شاہ بولا ہر ایک شخص اس سے تون بولا کہ لے اس کس تین تھیلے بھر کہا جہد کے تون سالار سب کہ ہی کچھ پاس سے گزرا تو ان</p>	<p>کہ صاحب غرہ عورت میں دور ہی تجھ کن کچھ کہا ای کچھ نکھولا کیا نوش اور ہوا ہی نہ اس آن بھی فرمایا جو کھا اس کوں بولا رکھتا گرجا میں اپنے رہے کھلا مابین لانا مابین یہ نو مسلم لے سفر بچا تو ان</p>

اٹھا خرابہ تھوڑا اصولا یا بھی آیا صبح کون وہ روز دیگر وہ لایا جھار کر اس کون بلا دیر کہا جی بوسہ یہ یون کہ یکبار کہا میرے تب وہ اکرم انکس میر کہہ کر رو برو شہ پہ کھلا پس آئیں سے سی وہ خوش پایا تو کھا تھوڑا سکین مت مابہ اصلا وہ خرما کچھ نہیں ہوتا اٹھا کم کے آخر شہ پہ اس کون لہو نور جی کہتا ہی وہ بھیجا کوئی کیا بار کیا تب امر ٹھکان شاہ الا چو وہ دو دو پی بے نوبت ایراب ہوا میں پیکر اس کون خوب ایراب بھی آیا ہی خبر میں تو نہ شہ پہن تب اس کھا تھوڑا قدر کا مایا اٹھا اول سر کیا وہ امانت روایت اس طرح کرتا ہی جابر دیبا میں انکومال اپنا سر سر بزان اس فکر سے نہ بخت مٹھ تو کر ہر قسم کی یک یک ہکا کا کہا تب اس کون یوں سلا دیر ہے دیر ہکا ریاں ب امانت خبر ہی ایک دن سرور کون گھرا سب سکون خوب کھا اور کھلا	اُسے ہوا اور لوکان کو کھلایا بلال خاص کون بولا ہی سرور اٹھا بیشک وہ مقدار سو اسیر مجزہ دیکر ہی کچھ بھی جنس کھاتے سے کہا وہ اس سے یک مٹی بھر کر کھلا تمام اہل مدینہ کون کھلایا ایا میں سکین اول سے اگلا تھا بلکہ تازہ ہوا فروزہ ہرم بھی لوٹے اسکا گھر پور گھران اور کہ جا صاحب صفہ کون بلا لا اٹھے وہ بیگان ہشتاد و صحاب پچھ سبکہ وہ خوشید جہا تھا تمام صحاب صفہ کون کھلایا ان اس سے کونش ہور ہو سرور کمزیرے باب پر تھا قرض دافر بنیں اسی ہوئے اسبات اوپر کیا میں ہمہ شکایت نزد سرور کیا وہ جون کہا محبوب باری کہ دیو قرض انکا مان بہ دھیر کیا تھا فوج خالد ایک بکرا کی اس گوشت میں ہرگز نہ ہے کہ دیتا تھا خبر وہ بہت از غیب جو ہو دیگا قیامت لگ بیان جو ہوئے حشر لگ فتنے کھلا	وہ شخص اور دوسرے ہوئے کہ تھیلے سے وہ خرما بھلا لا وہ کھلایا اور دس شخاص دیگر کیا میں عرض ایسا لا روا لا ہوڑا سکے تین کندوری پر کھلا کہا میری سالیار دین تب تین اس خرے سے کھانا تھا ہمیشہ کے تا ظالمان عثمان پغوغا مرا گھران گھر و نہیں لت کیا تب بلا لایا میں انکون شاہ کے دھیر پیلے میں اٹھا وہ دو دو باقی پیادہ دو دو ہور بولا وہ فاخر ان اس سے کونش ہور ہو سرور موا اوجب فرموا ان بھی آ پنایا باغ میں خرما تیا میں شرہ دنیا دین مجھ کون کہا تب وہ گھاریاں پاس اگر شاہ عالم کیا اس دھیر سے وہ قرض اسب اٹھے اہل عیال کے بکثرت ہیں اس سالیار سکینے کرات	وہ خرما جین کا تون باقی رہا پھر اُسے ہور دوسرے دیکھن کھلا بیسری ہور را خرم ابر کر ہوئی مردم اپر تکلیف بسیار ہی کیر پاس کچھ تھیلے میں خرما برکت کی دعا میں کیا تب جو لایا تھا سو سکون تون لیا آب بھی دسرون کون کھلا تھا ہمیشہ کرے چارو طرف سے اسے بلوا وہ خرما لوت میں جاتا رہا سب قدح یک دو دو کا زونیک سالار پلایا انکین سالار وہ شہیر دیبا تب مجھ کون وہ کوثر کا ساقی کہ ساقی قوم کا بنوے در آخر کوئی بھیجا تھا یک کھا انکا پاس وہ کھا ناظر میں باقی رہا پھر مگر اس میں تھے انکین کی علامت کے شدت سے میرے سے چھنا کہ بچ سکون کروں قرض او میں کہ خرما باغ کا سب تو کر آب بزی یک دھیر پر پنجابی حکیم کہ جو ران میں باقی رہے تب بہت پایا ہی وہ خبر و برکت کیا وہ گوشت سب کینے کھایت کہتا بان میں کیر کے بے نہایت
در بیان معجزات سرور و احوال علیہ الصلوٰۃ والسلامات کہ تعلق بلخا غیب دیر بخا و صد و پنجا و معجزہ در جہت بھی تھا اعجاز اس سرور کا در رب کہا صاحب کون اپنے وہ سالار کہ یازان سے کہا سب اپنے سرور	کہ دیتا تھا خبر وہ بہت از غیب جو ہو دیگا قیامت لگ بیان جو ہوئے حشر لگ فتنے کھلا	کہنے گزرتا دن سے دفاتر کوئی بھولے اسے کوئی رکھے یاد بھی دہری خبر یک ای برادر	ہوئے کچھ بھر سے ہرگز نہ آخر بھی سری یک خبر میں کھلا ہے یاد کہ میں ہر خبر میں کوئی جناور



مگر اس روز سے سالاراخیار
میں نور کو و مہر و خراسان
کرینگے سیر بے محرم یمن
لے کچان قیصر و کسر کے یکسر
میں دیکھا جس نے یمن کے تین ہر
لے وہ بند سے ناخبر ملک
کوئی ہر گنا ایسے جاودانہ
رکھینگے روبرو اس کے بلا ریب
بھی درپردہ کیوڑا لینگے وہ بڑ
بچے اس حال کے اشرا رست
یہ سب باتان ہو ظاہر سر سر
بھی فرمایا کہ لوکان سے اول
بھی فرمایا کہ عثمان در ملاوت
عمری جب تلک جینے سے ہم
بھی بولا شاہ یون بل صفا
کرینگے باغیان سب قتل عمار
لے ہر شا میاں عمار کوں مار
کرینگا اسکی دار کیوڑہ مہرین
کیا تنزیل او پر اس کے جوشات
ہمیشہ بولتے تھے یون و احمق
نہ مانے اس کے جب تحت کفر
کہ او توحید کے او پر تھے قایل
علی جو تھ اقرار ان کا ہرنگ
بھی فرمایا کہ وہ قرآن کا ہرنگ
ہیں طلحہ و زبر اول جماعت
خلاف انکا تھا ہر خلافت
علی مرقفی کی رائے صاحب
کے اس واسطے بیشک وہ اخیار
اکر نیچے وہ حق کوں گیان

کیا اصحاب کوں اپنے خبردار
عراق و شام و مغرب و قتل
درینگے ناکسی کوڑہ خدایں
کرینگے قسمت پسین سر سر
برے امت کین کین شینگا داور
کرست کوں ملا ایشا بزم ملک
صبح کوں یک لباس خسروانہ
بہت انوان نعمت و ولایت
ہی جیسا پردہ اکبے کے اوپر
مسلط ہوں گے بر اخیار امت
بھی بولا سب کین اس طرح سرور
ملینگے مجھے سے از ہر ای محل
شمس کاران سے پاؤنگا شہادت
ہی فتنے کے در او پر فضل محکم
زیر اگر ازینگا مرقفی سے
یہ سب باتان ہو میں ظاہر ہی یاد
بغادوت انکی ہوئی سب پرورد
اہو سے اس کے سر کے بھو رنگین
ہمیشہ جنگ میں کفار کے سات
کہ میں نازل کیا قرآن کین جن
کیا اسے جدل آخر کوں ناچار
بھی کہتے تھے ہی قرآن حق نازل
کیا اس واسطے ان سب ہی جنگ
کرینگا تین فرقوں ستانہ جنگ
کہ توڑے عہد اول کو توحیت
نہ مال و زر لے ای باہریت
دیکھے تاخیر کوں اس کے رتب
رجوع امن جنگ سے آخر کوں ایام
دیوے دوا برل میں اپنے سے را

خبر ہی یون کہ یاران کین ہشتا
بھی فرمایا کہ ہون گاہ میں ہانک
بھی فرمایا کہ ثولا ہیوت نعمت
بھی فرمایا پتے جاز میں سب
کے تیرہ وہ سارے مالک
بھی بولا عفریب انکوں غیر
بھی ہر گنا لباس خاص دیگر
اٹھا کر بعد یک ساعت وہ بول
سب بل روم اور فارس کو دختر
پرینگا اختلاف ان کے میانے
کہ حیدر کل کرینگا فتح خیمبر
کیا جب یزعتی کا شہنشاہ
کرینگا اس کوں اس آیت اوپر
شہادت وہ ہو وینگا کرم
سگان جواب کے بھو کیلے سر سر
جب ام المؤمنین بونچے بخواب
بھی فرمایا علی کوں وہ طہر
کرینگا جنگ وہ سالار مردان
مرا و سبات کی یہی کافر
بنی سبات کو کر تا تھا اثبات
علی کا جنگ اپنے یاغیان ستا
دلے از خست مال دجاہ بے قیل
کہ اس تاویل نار جا کوں چھوڑیں
ذو فرقے ناکین و قاسطین
ولیکن ہر خلاف انکا بد حیدر
اتھا یون سے یون کوں اس
صواب انکا اجتہاد جو بزا اندر
خبر ہی مصطفیٰ سے بچوشش
کیا کہ اجتہاد اسکا خطا پر

کیا لیتے سن انکوں کے اکا
کہ تلک شام یک زن کے تلک
کرینگا میری امت کوں غنایت
نظر لے مجھے سے حد و د
ہو میں شرق و مغرب کے مالک
عینک نعمت و لذت گھنیرے
بوقت شام وہ از لطف داور
رکھینگے دوسرا لاکر اس ان
رہینگے انکی خدمت میں سر سر
نگینگا مثل آتش دھند گانے
کیا او فحش کوں روز دیگر
وفات ہوگا ہوا ہی بعد شہادہ
کہ ہی جسرو آلم اندر
ہوایہ سب کہا جوں شاہ عالم
شتر کوں عایشہ کے دیکھ کر
پکارے دیکھ اونٹ انکا سگان
کہ اس امت سے جو بچشی تر
مخالف ساتھ رہتا ویل قرآن
کلام حق تعالیٰ کے تھے منکر
دکھایا معجزے کی انکوں شدت
نخا اس طور او پر ای نکو ذات
یہت اس سے کرتے تھے قیل
اطاعت اپنی کر دل حق جوین
جماعت تیسری موار قین میں
تھا مبنی اجتہاد او پر سر سر
کہ دنیا اب قصاص قتل عثمان
تھا مبنی اجتہاد ان کا خطا پر
کرے کوئی محمد گرسعی و کوشش
تو یک اجر اسکین و تو یک داور





بحکم این خبر جند رکون بیشک
دیباہی سر و اہل رسالت
اگر گستاخ ہو و نیگا تو ان بات
مجبی لک اپنے وہ صدقہ دین
محببت ہو را در جان اسکا در جب
معا و یاد اٹھان سبکا سردار
وہ سار چھوڑ کر مارک وفا کی
کہ ہی قاسط کی معنی ظلم ای بار
وہ دے دو کو کون ہی کشتی کی محبت
بنو فرقہ قیسر ہی مار قین نام
یکر تو لائے ہر مونس کی کہیں
کیا اس فوج نامہوار کون قتل
خبر ہی وہ گروہ زشت اہتر
بھی فرمایا کہ ہی ہشتہ کر ار
ہیں جتنے دشمنان ہکے سراسر
ہی سب کی شہادت نہیں سار
مضاری سکون ابن اشد تو لے
روافض اسکی لغت میں غلو کر
بھی فرمایا حسن فرزند سیر
بلا شہبہ ہوا بہرہ اہر واقع
وہ تیرے کہ ولایت دہلے فانی
کر نیگا جو سے کبر الٹا یک
ہو رہے آل اطہر قیامت
گت اہل ہی بیشک شہر حق
ہو نیگا اس بچے شاہ گزندہ
حسن وہ خیر افوج اہل
بھی فرمایا کہ اولاد امیر
بھی سمجھے وہ سار زشت ناما
وہ دیکھا جب ہی اسکا کیتن

ملنے کے اجر دے ہو انکیتن یک
کے یاران کو جنت بشارت
تو بیشک ہی ترایا پر گھات
اس آئے سے تھی اپنے بہوت نکین
کہ ہی یہ بات ایمان کے مناسب
وزیر اسکا تھا غم و ماضی یار
اطاعت میں کئے ہیں مرنفی کی
بہنیں سب انکے کچھ ریت تکرار
نگہ رکھنا زبان کا ہی ضرورت
خواجہ میں وہ سار کعبت انجام
خروج سپر کئے تھے رفہ میدان
بھی انکے زشت و سردار کو قتل
یہودی یار اور فرنگیان نہیں تر
قیامت میں سیر جنت و نار
کر نیگا انکون ذوق میں نگوں
تو اس اس رمر کو ان ای کو کار
غلو کا ذوق اسکے حق میں کھو لے
ہو میں شہن اشحاب سردار
ہی بیشک سید و سالار والا
کہ شہزادہ ہوا فتنے کا دافع
ہو ہی شاہ ملک جاودانی
حسین مجتبی کون قتل بیشک
ہو نیگا قتل ہو رہے کھینے کھفت
کہ تھا وہ کور سے خون کھل اہل
کہ کا نیگا وہ سب کی خون زندہ
کیا ہی تھے جیسے لک خلافت
کہ قول و فعل میں بدر وہ یہ
عباد اللہ کیتن اپنے علامان
ہو ہوا محمود پھر ہر زہنا میں

وہ دونو سابق الاسلام میں رہ
ہمیشہ محو ہو در مصطفیٰ و
ہو رام المؤمنین صدیق ای بھا
حبیب اللہ کی جب محبوب ہی ہو
عجا و سری جو قاسطان میں
تھا ظاہر اسکا دعویٰ خون غلام
کئی بار اس سے جنگ کر کے وہ
خطا انکی نہیں ہے اجتہادی
انکر کچھ عین طعن انکون شہر گز
ہو جب دین کے سر حاکم و جلد
امیر المؤمنین ان سے کیا جنگ
تھے مائذین انکون ایک سب
یہ سب احوال نولیا تھا بیان دار
جو دل سے اسکے رکھے محبت
ہی سکون خلد میں کیر گچ عظیم
اتھے عیسیٰ کے دشمن سب یہودی
مر کھ لاسی یون ہی خواج
کوئی سکون خدا لے کوئی کچھ
کر نیگا وہ جماعت میں خداوند
خلافت ابن بو سفیان کو بخشا
بھی فرمایا ہی وہ سالار اکمل
یعوض اس خون کے از قہر سار
یہ باتان جو کیا سردیر سب
بھی فرمایا کہ بعد اپنے خلافت
گئے چار و خلیفہ جب تعقیبی
خلافت کی ہوئی جب عمر آخر
یونیک مال حق کون پہ تکلف
بھی فرمایا کہ میرے ہمنزاد پر
صحابہ یون کے ہیں حق مہدم

انہیں اس شہر صبح و شام میں رہ
کئے ہیں مال و جان اپر فدا و
بلا شک صلح کرنے واسطے ہی
ہو اسکی زوہ مرغوب ہی و
سب سب ترو و شایان میں
وہ نے بہان خلافت کا تھا خان
ملقب ظلم سے ہیں اسلے وہ
کر نیگا اس سخن پر نہیں ناد
کہ میں یہاں سنت پاس جا پر
ہو ابہ نام زشت انکون نزار
کہ تھے سلام میں وہ خارج ہنگ
کیا غارت انکون شاہ مردان
صحابہ ساتھ اپنے شاہ اہار
دیکھا و نیگا انکون راہ جنت
وہ جنت کا ہی ذوالقرنین کرم
کہے ہیں سکے حق پر زشت بانا
رکھے بغض و حسد ہو دین خارج
غرض بہان وہ سب ہو کچھ
شباب اسکے سب سے صلح ہو
ان مال و جان لو کان کو بخشا
مقصبت کر ملا کی سب فصل
دوسرے اہل کون مار نیگا ہتار
ہو بہن نیگیاں کیر عیان سب
رہن گیتن تیس ہر ہی باسعاد
تھے باقی تھے مینے امی علی
کیا ترک سکون وہ سالار و آخر
کر نیگا ظلم سے اس میں بفرغ
بھی دیکھا کوہ میں ہوت ہند
ہی کیا تعمیر اسکی ای عظم

کہا آل اُمیہ ہو کر حاکم
شب قدر ایسی مین گھنٹوں ایک
بھی فرمایا کہ بعد از اپنے بچہ
ہو ر آخر ہو و گیارہ جلد مقول
خرابی لائیں عربان پر جھوٹ
کیا بھی اہل دوسرے بہت جنگ
بھی فرمایا کہ عربان اور انصاف
ہیں اس جھگڑے کا کوئی وقت
بھی جنگ بدر میں لار میں
خبر قتل امیہ سے دیا ہی
وہ سکر پھر زنیوں آیا
نگی نہیں ہی کچھ زخم کاری
محمد اس طرح کہتا تھا گھنٹوں
کئی دن میں ملعون سید دل
بھی فرمایا ابوطالب سے سرور
جو کچھ قطع رحم اور ظلم تھا وہاں
آتا اس خط کون سترتا پانچھائے
کہ میرے اس قدر اصحاب تھے
ابوذر سے کہانوں شاہ والا
وفات اس مالک باطن کا ہوا وہاں
ہو ر آخر کون تو پاؤں گھا شہادت
کہ اسکا ماتھے نیگا سے لہنا
خبر موت بخا شہ سے دیا ہی
کیا تحقیق وہ جب یہ سما یا
کیا جب عزم فتح مکہ لار
وہ پانچ ایک دن کون راہ اندر
کہ بھیجا ایمان صفوان مجھے اب
وہان خواجہ اگدر اچھا بہان
میں سے یا کوئی بار چیک

جزئی گئے میرے منبر پر ظالم
کہ بہتری زلف شہر شہر شہر
قبائل ہر طرف ہو گئے مرنے
پر نیکی اسکی عظم و شان میں ہوں
ہلاک ہو ہوئی نزدیک جھوٹ
ہوئی مقول اُن سے بہت بے دنگ
بہت کم ہو گئے کھانے میں نکسا
ہوا وہ تب اس سرور کا مات
کیا کفار کے جاگے معین
وہ مار جا رہے دوزخ لیا ہی
شہنشاہ کون یک نیزہ چھایا
تو کون کر تباہی اتنی بھاری
کہ اپنے ماتھے سے مازوں گھنٹوں
ہو قہر جہت سہم بیچ داخل
کے تھے جو فریش رفتہ و شر
وہ کیر اسے کھایا بیکان
کہا تھا جسطرح سالار پائے
شہادت سے ہوئے بلیں گرامی
کر نیگا زندگی تون ہو کیلا
بغیر ان کے کوئی نہا وہاں
وہ پایا بعد شہر کے سچاوت
ہی لینے در سخاوت کا بالا
نماؤں کے جنازے پر پڑا ہی
بصدق جان و دل بیان لایا
کیا غلط سے وہ انکون خبر دار
لے خط اس سے خون لایا تھا
کہ تارے دغا کون مجھے اب
مفصل کون بولا شاہ کون
اتھا یہ کام بدتر جرم بیشک

تسلیمینے پیغمبر کون تولا
سب اولاد امیہ کی ریاست
نبوت کا مسلم کہ کو دعوی
ہلاک اپنے امت کی ہے اکثر
پیہ باتان ہو وقع بہ تحقیق
وہ اکثر تو ہے بن پیر سلمان
بھی جنگ بدر میں بولا عباس
عرب ہو رہے سر انصار اختیار
مرے ہیں اس جگہ وہ سٹا عین
بھی فرمایا ہی یوں مل شرف کون
لیر اُن زخم سے چلا کے کھا گا
کہا کچھ جانتے ہو ای جماعت
اگر اس زخم کو بائیں گے سب پر
سوا اس سنگدل کے شاہ والا
جھگڑا ایک کبیر پر معلق
کچھ تو رکھو وہاں بڑ نام نولا
کیا جب فتح ہوئے کون رونا
ہوئی بہت ظاہر ہے کہ ویش
بھی مر جاؤ گھنٹوں ہو سب تنہا
بھی ثابت کون کہا شاہ عوام
کہا ازواج سے وہ شرف لائے
جب ام المومنین زینب ہوئی ہی
اسی صورت سی فیروز کون شاہ
بھی سب اصحاب کون شہنشاہ
علی کے ساتھ دیکر صحابی
عمر آبادی جب سالار کے پاس
کہ ایک دن توں در صفوان
سنا اس شرف ظاہر کون جب
بیر روز سی خبر کون پیشا

شہابی سورہ قدر سکون بھینجا
اتھی الف شہر ہری با فرست
ضلالت کا کر نیگا جھوٹ بولی
جوانان قریشوں سے سرور
مسلم کون کیا ہی قتل صدیق
سیر میں کے ہی تفصیل لکھان
رکھا خفیہ جو روضہ پانچ پس
ہو نہیں ان بدن کم جھوٹ ای یا
پر وہاں جان کیا تھا شاہ عین
میں مازوں گالی ابن خلف کون
لے لوگ اس کے کرنے دلا سا
کہ کر کے ماتھے کی ہی ہر جہت
تو سب شہد تانہ و نیگا کان
ہیں ماری کوئی کا فر کون اصلا
دیا بیچ ایک کیر اس پر حق
قریشوں سے ابوطالب یہر نولا
کہا کی دن بچھے شاہ پکانہ
لکھا ہونین بیان اسکا ازیش
تھا بڑہ یککان وہاں و جا
کہ نیکی سے جو نیگا تو دایم
کہ جلد آونگی تم سے وہ مرے
بھون پر بات یہر ظاہر ہوئی ہے
کیا ہی موت سے خسرو کے آگاہ
کیا مکتوب سے خا طبع کے آگاہ
وہ خط لانے کتین بھینجا شہابی
دیا اسکون خبر وہ اگر م ان اس
لکے اس بات اور بعد ویمان
ہو اسوق سکین ایمان کا تب
وہ لایا اسکون ہو تو ہے ہر





ہوئی جب اودنی سالار کی گم
بھی فرمایا کہ عضواں مہرمان
بچا جب غزوہ عسرت سرور
صحابہ جب مدینے پہنچ آئے
عینہ خواب میں دیکھا تھا ای بار
کہا اس کون ہوا وہ خود جھوٹ
ہوئے ہیں اس کون مانع اکو کفار
کہا شاہی انہی کی تجھے زود
طاہل یا مد سے وہ جھوٹ
تجھے وہ قرن جو اس کے قرنی
تجھے تو یگی ایشی قوم دہی
کہنے جھوٹ کچھ نذر خدا وہ
بھی لوگ تجھ سے دیکھینگے زبان
کیا ابن زبیر اس سکون دعوت
تمام ملک مال لٹکا گیا تب
کہا قرآن کو جب اسطرح مہر
چوے مقتول اس سے کافر اہل
وہ نالایق ان زخموں کا ای بار
سبب سبب کا ہی بہرہ سرور
کیا عورت اپنے شکون صحبت
گذرتے ہی بہ خطر وہ بگناہ
ملک ہنلانا اس کون بہرہ سبب
ہی ان دولہے کے یک ہوت چھوٹا
محمد بن علی کا نام کر کر
سعید ابن حنظلہ بہوت ابرار
بجریک فرقہ سبب میں جہنم
بہرہ فرقہ کہا جو شاہ اخیار
خلج قدر یہ ہو وینگے پیدا
زمانہ ہو وینگا رستی میں کیا

دیا اس کی خبر نوں وہ ہر دم
طرف جنت کے ہو وینگے شتابان
چلا تندی سستی یک باد مہر
حقیقت شہ کے فرمایا کیا پائے
کہ لینا ملک خیر کا ہے دشوار
بھی بولا اس کون جو دیکھا انتساب
دوسرے ال اپنا انکو وہ نکو کار
طاہل اس میں خوش ہو دیو
ہو اس جنگ میں آخر وہ قتل
کہے شہ وہ قرن تابوں ہے
کہ دیوینگے وہ بے پوچھے گواہی
وہ اس کون کرینگے نالایق وہ
بھی قرآن کون کہا بغیر رب
کہے تھے بہت مردم اس سے میت
پہن کچے کی عاجز ہو گیا تب
پرے حیرتے اصحاب یکسر
صحابی یک کہا میں سکون بہت
لیا اپنے کو اپنے ہاتھ سے مار
چلا ہی جس زمان جنگ اُحد پر
تجھے یوں دلیں گذری بہت
ہو ابے غسل سرور کن روانہ
ملایک غسل لٹکا لٹک ہی
جناہور قتل میں سر ابی کھوتا
وہ لکھتا تھا مکاتیب مہر
وہ ظالم سے شہادت پائی
کہ اس فرقہ کو نہیں ہی تار کاغذ
ہوے ہیں بے تردد ظاہری بار
روافض مر جید ہو وینگے پیدا
نابل علم کی باقی ہے شان

کہ ہینگے وہ فلان صحرا کے اندر
غزائیں ایک اسکا از گیا بات
کہا سرور یہ باد ناموفق
وہ باد تیز جسم بھی چلا تھا
وہ ظاہر کیا میں وہ ٹہی بہر
حبیب اس شاہ کا بار مکرّم
مدینے کے طرف خوش ہو چلا ہی
بھی فرمایا خدا وہ یک شخص کو یوں
بھی فرمایا وہ سالار اکمل
ہی تہ تابعین کا قرن اکمل
کہنے کے پاس اپنے مال مردم
بھی باہن زیر اسطرح سالار
کہ اہل نارسے ہی وہ بلا شک
ہو ابی باد شہ جب پور مان
نذران اس نیک کو حجاج بدکار
کہ تھا وہ فی الحقیقت تو سلمان
پڑا تھا جتو میں کے ہر حال
بھی فرمایا ہی سکون سرور
ہو اتھا اندون اسکا نیا بیاہ
کہی القاصت بس دور بہت
غزاکفار سے کہ خوب آدم
بھی یاران کوں کیا سرور خرد
ہو اس قوم سے مختار پیدا
بھی تھا اس قوم سے حجاج بہتر
بھی فرمایا کہ میری امت اکثر
وہ فرقہ جو حجاج کے یکسر
بھی فرمایا کہ راہ بہت کر گم
ہوینگے ہر زمان فتنے زیادہ
ہوینگے جاہلان کثیرین بیاہ

ہو رانگی ہی ہمار اس کی شہر بہر
عیان ہوئی سب پریشاں کی بات
چلا ہی بہر نبوت یک منافق
منافق یک برا وصال مر گیا تھا
کیا تخیر جب خبر کوں سرور
کیا ہجرت کا جب عزم مصمم
ہو اس سرور سے جلد اگر ملای
کہ دار اس کے ترے مینگے حدیثوں
ہی میرا قرن بہر نبوت سے فضل
بہرہ و نور قرن بعد از سبب فضل
وہ وصف امانت انہی ہی کم
کہا لو کان سے تو نے کھینکا انار
ہو میں ظاہر بہر اخبار یک
کیا فوجوں کو بھیج اس تہ حجاج
کیا کہے کے اندر قتل ای بار
کیا دینکی لک جو نابل ایمان
ہو از خمن سے اس پر ہتھیال
فرشتے حنظلہ کیتیں سے غسل
ہو اس واسطے وہ دور ارشاد
کہ ہو وون دور شہ سے اپنے وقت
شہادت سے ہو ابی وہ مکرّم
کہ ہو وینگے نفیق اندر دبدب کا
کہ علم غیب کا کرتا تھا دعوی
کہ تھا وہ ظلم من فرعون دیگر
بہتر فرقہ ہو وینگے سرور
ہی میرا درمیان کے رہ پر
چلنے گم ہی کی راہ مردم
ہوینگے مختلف سبب کے ارادے
زمان ہوینگے بہت مردان قلت

بہر حال نہ ہو ونگے بسیار
بھی بولا ہر صد سال او پر
بھی فرمایا کہ دایم اہل مغرب
دیباہی چون خبر وہ واقف غیب
بہت جیو بیگا تو نہ تا اگر قوام
نہو انیکان کون اس سے نفع حیات
تو باو بیگا اسے صحر کے اند
شکار پانا کیا ہو کون بخت
خبر اس صحر سے شاہ کچل
لے شہر کے ریش کا کیشل
علیٰ زلفی کون بھیج سرور
سراف کون کہا وہ خازن غیب
کرے خبر و کچھوئے رنجواہر
عمر اس دم سراف کون بلایا
بہان تک میں روافض افواج
دیباہی خبر وہ شاہ امجا
ولید اس ظالم گرہ کا ہی نام
بھی یک بد بخت از نسل امیہ
ہی حرہ یک مکان نزد مدینہ
مدینے پنج فوج اس بھیاکی
مرے مہر کے اوپر وہ چریگا
گراہی ناک سے اس کے لہو و لہ
کہا فاروق سے سالار عالم
وہ اسل رشاد بعد از جلد آیا
بھی دیو عباس کی غیور کون لا
ایو الخلفاء لقب شکار کیا شاہ
کرینگے اس سے بازی بچے اس کے
خبر بھی اس سے باکی وہ دیا تھا
بھی فرمایا ہم کے لوگ کب

ہو بیگا ہوسر جومر ہر قہار
بھی بیگا ایشا عالم رب اکبر
رہینگے دشمنان دین غالب
بہر سب باتان ہو ظاہر طایب
ترسیسے پانینگے سب نفع و آرام
بدان کون اس سے پہنچی نصرت
کہ آیا ہی شکار کا و او پر
گیان لکھ اسے نزدیک حضرت
دیباہان کین اپنے مفصل
گرہ اس میں کئے تھے وہ اگرہ
سنگا یا ہی وہ چیران کون اس
کرے خبر و کچھوئے رنجواہر
تھے اس مال خیمت پنج حاضر
کرے وہ ماضی میں اس کے پایا
یہ فعل بد نہوای ان میں راسخ
سبحون کو از جانی شہر بغداد
ہوا وہ جون کہا سالار انام
ہی نام اسکا یزید بد رویہ
وہان بھیجا ہی شکر بہ کینہ
کئی نازی مہبت کس ربا کی
لہو مہی سے اس کے وہان پر بیگا
ہوا سب پر عیا یہ سر بہان
کہ دے توں جو اسے ابائی
ہو اس سرور پر ایمان لایا
کہ ہی ترے شکم میں یک مینا
خبر افلاو سے اس کے دیباہ
ہو ظاہر بہر باتان شاہ کون کے
کہ جو ہی بعد فتح شام پیدا
عرب میں ہو وینگے یہ شہر

اٹھ بیگا علم ہو سر مسلمانی
کہ اُس ت کے خاطر وہ بتائید
بھی فرمایا کہ کم ہو وینگے سنت
بھی بولا سعد کین شاہ والا
ہو شخص خاص درگاہ وینگے آزار
کہا غار کین سناہ معلی
جب اس کے ملک میں غار لے آیا
کئے تھے دختران ابن اعصم
وہ ملعونات یک پتلا بنا کر
شہر خرمے کا تھا یک کہنہ درچا
ہو وہ نوادہ خود وقت نازل
خلافت میں عمر کے از مداین
برے تھے وہ کرتے ہوا ہی براہ
کہا آخر کون اس امت کے قوام
کہ دینیہ میں یہ دونوں فرقہ بد
بھی بولا ہو بیگا کیشاہ بے عون
بھی فرمایا وہ سالار بھیند
دیباہی جنات شہرے لسانی
کیا لوکان کو وہاں کے قتل مکرم
بھی فرمایا کہ حبار دنی یک
ہوایون خون کہا پیغمبر حق
سہرا اس سے گستاخی کیاب
کہ شاید یک مقام اندر کھرا ہو
خلف جب ہوا فاروق عظم
جنگی جب اسے توں لاکھ راس
کہ کلنگی وہ لے راہات اسود
بھی فرمایا او میں قرن کی بات
بھی بھری کے سکوت سے خبر دار
ہو اس کے اہل کون کھادینگے وہ

جہان سے نیک لوکان اٹھ بیگا
کہ بیگا از سر نو دین کی تجدید
بہت ہو وینگے ہر جا کے عین بہت
کیا ہی موت کا جب وہ متنا
ہو ہی بہ بات ظاہر ہی کو کار
اکید کے طرف جب اس کو بھینچا
شکار گاہ وین مجھ کو پایا
شہنشاہ کے اہل سحر ہی کو گم
چہا تھے سویان امین سرور
رکھے تھے امین بہ پیران کھوہ
کئے اس سحر کون فی الزوال واطل
غیبت تھے تھے بسیار یکدن
کسٹیک ماتھ کے عین تھے برابر
دیوینگے اول امت کو جن شام
صحاب اور اہل کون و شام تجد
کہ اس امت پہ ہی بدتر فرعون
کہ اول جو کر بیگا دین میں جھیند
کہ یہ ملعون ہوای اسکا بانی
مدینہ کون کیا ویران سرور
کہ ہی قوم امیہ سے وہ فریک
چہرہ منبر پر اس کے عروا و شرف
عروا و انت اس کے چاہا بخت
کر بیگا ہنسیت سے خوش تھکا و
بڑا وہ ہنسیت میں خطہ اس دم
جہن کون لکھی شہر میں ہر اس
خلافت لیو نیکی تو نیک بیچید
خبر اس سے دیا تفصیل کات
کیا ہی سکین سب لا رجا
ہو اس کے گرد نان مارینگے وہ





خبر تگنوں سے بھی سرور دیا
ہوئے تگن کا ناہنجار سدا
کرینگے جنگ چڑھ کر شیان
کہ ہی تو بیگان اُس قوم اندر
لے میں فرس اور دیگر خزا
تھی اُم ورقہ یک ذرخذہ عوت
کہ تاجو وے شہادت کمرم
خداقت میں عمر کے وہ گرائی
کہ یہ خیرہ کا شہر سوقت اندر
ہی جن محمد کی جن بے نظیر و
کیا وہ عرض ای شاہ سرفراز
خلافت میں عمر کے ہی ہو گھن
صحابہ کو دے امیر شہادت
وہ بے بخون کے باوقن شہنا
اوب شاہ کے اصحاب تھاوا
کیا ت بہر ارادہ دل کے اندر
کیا وہ معذرت سرور بسیار
چھپا سے وہ دونوں کے شہ
گروہ غاہدے شہکب پاس
غلان تچہ ومان جو رہی گاہی
تھا جو شخص غزو یک سرخام
مرنگیا تگیاں وہ آتش اندر
کہا اطوار سب اسکے بیان وار
ہو اُس سرور پرایان لایا
کیا جب بہت شدی وہ نگورا
طرف داری کے اسکے اکتبل
قریش اس شہکب تو رہیں بجا
کہی تب عارضہ ای رک محبوب
سید و بنت بوجہاں

بیان اطوار کا اُنکے کیا ہی
چھپا سے دہوم محشر کی ہرجا
سلاطین کے طرح تخت روین
یہ باتان سب ہو ظاہر سرور
اٹھے اُم خرام اُن بیچ حاضر
اتھا اسپر شہنشاہ کا غایت
کیا ارشاد اُسے یون شاہ عالم
شہادت کے لئے ہی سیکنا می
ہوا اکسوف سب سے نظر پر
مسلمان کی بوجہ کی اسیر اور
مجھے کر اُسکی بخشش سے توں تراز
لگی ہی نومان کے ہاتھ وہ زن
لیا ت سکتیں وہ باسعاد
کیا عمار کے تیں وہ بگاہ
قدم پر سکے نین کھتے تھے پاؤں
کہ سرور پر کرے بجز جنت شکر
کیا عفو و نجا ورائس سے سالار
کیا ہینگا مفضل سکون آگاہ
خبر تگنوں دیا وہ اکرم انیس
وہ دہوندا بہوت جب بھر ملا
یہ سنتے ہی خبر لایا ہی سلام
موا آتش میں عمر ہی برادر
دیا بھی سکون آئندہ سے اخبار
سعادت دین ہو و دنیا کی پایا
کہا داری میں تیرے ایک پھولا
ہو ای جون کہا تھا شاہ اکل
کہا یاران کوں اپنے سرور لائن
مسلمانان کے حق میں ہو گیا خوب
اتھے میٹھے ہوئے کہ تیں کیا ان

کیا تھا جسطح ارشاد سرور
بھی فرمایا ہی یوں باران سرور
اتھی اُم خرام اسوقت حاضر
کہ خال المؤمنین کے وقت لشکر
بھی بعد اُسکے شایانہ اوقاف
چلا تھا شاہ یکدن بر سر جنگ
مدینے بیچ کر تون لب اجماع
روایت ہی کشادہ کامل انداز
یہ شہادہ فیلہ کی ہے دختر
نور سرور سب حوالہ علامہ
قبول شاہ عالم اُسکی دست
خریم سکون کیا دہوت اگر
و دیو اور سر کی منافق
کیا کے کتین حسب فتح سالار
ابو سفیان چلت سب بچایا
مقابل سکے اگر شہادت
ووا شتر اپنے حارث چھپا کر
کہا وہ تون پیر ہی ملا ریش
کہ لے تم یہاں یا ایہا انیس
وہ مردم جب مکان میں بیٹے
کہا کی یار کوں اپنے وہ فاجر
بھی فرمایا عدی کیتین ہمیر
وہ بوجاہد کہ ہی وہ بچ ہمیر
کیا ابن حارث وہ سکون ار
بھلا آویگا ایسا نور کسر
کئی دن اُس اُم سے مللا کر
کہ تو ہے عہد حق کی کام طم
جواب سکون دیا سطح سرور
بال اگر دیا ہی وہاں اذان جب

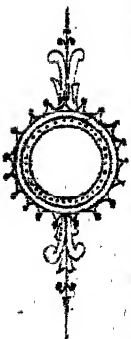
عجم غالب ہو سارے عرب
کہ امت اپنی دریا کے اندر
کیا ارشاد اُسے لا رفا
تھی کشتیاں پوچرہ دریا اندر
کئے کفار سے دریا میں غرور
وہ مانگی نصرت اُنکے فوج سنگ
کہ دیو یگا خدا تھکوں شہادت
کہا تھا یوں خرم با صفا ست
ہوئی ہے راکب اُچل خراج اور
کہا تفصیل سے اُس پر کیا ست
ہوئی یہ بات ظاہر ہے کم دکا
کہ بختا ہی اُسے بھکوں ہمیر
کئے کی بات ابین نہ لایق
طواف کعبہ کرتا تھا وہ یکبار
حسد سے اپنے دل میں بیچ کھایا
کر تیکا خوار تھکوں اس گھری لب
کھر اخذت میں شہنشاہ کے اگر
بھی لایا اسو تب پاؤہ بے عیب
سرخام اپنا رکھ یک شخص پاس
کہا تھا جسطح سالار پائے
جو دنیا سے اٹھیکام سے آخر
اتھا وہ کفر جن میں شہا پر
میں معلوم کیتین امر اضر
سوال اس شاہ سے کہ بہت تکرار
کہ اُس آزار سے جاوینگا توں مر
گیا آخر جہنم میں بیچ وہ ضر
کہ جتا ہی کرے انسان قادر
وہ کام ملام ہی حق میں تیر
وہ سب بیکر گر کچھ کچھ کہت

خو پو شیدہ کہہ تھے وہ سر
ہو بیگیا بیگانہ خوش و مقبول
جزیرہ آبی کی دن بعد شہ پاس
چلا بانی کے جب لانی کون عمار
جلا جب نر لائے وہ معلما
کہا سرور سے جب یہ ہمارا
وہ خفت مانگتا تھا جہد کر
کہ اوینگے دعا سے وہ یکایک
کہا سلمہ کتین پیغمبر رب
کے جب جستجو اسکی سر امر
جہم تیری جی ہی ایک فرزند
کہ ہرگز کوئی نہیں جانا تھا یہ سر
کیا ارشاد یوں آسمان سرور
کہ تاجت میں ہو وہ تہا مرد
گیا صدیق جب جنت کے اندر
بھی صدیق کون بولای پیغمبر
و ضو بانی سے یہاں کہتے کہ وہ
ضرورت کے لئے یک شخص نکلا
گلا دبا گیا تھا جس کا یار
مئے کون گیا جب شاہ دا
بنی اللہ بعد از جنگ خندق
قریش اپنے بن پھر بن پھر بن
ثقیف اور انصار کیوں سرور
ہو آیا داغہ نزدیک سالار
جی یاران سے کہا پیغمبر
کیا تب حکم تیار ہی شکر
کہ اسے نوز سے دخل شام
تو یک ملک میں ہو وہ نمودار
ہر یک جا کو وہ آتش جلائی

کیا ہر شخص پر ظاہر پیغمبر
کہا شہ خون گیا مار وہ مجبول
کہ تھا ملک میں بن فضل الناس
کہا اسوقت اسے سالار بار
ہو مانع اسے یک شخص کا لا
کہا خیر لو رہی شیطان اتھا
کہا الخراج پر اس کے نظر کر
ترے فرزند کون مارینگے نیک
بنی لحیان پر جا داؤد نے جب
ہو ظاہر کہا تھا خون پیغمبر
کیا ہی کس لئے براؤہ دل بند
ہن بھیدان سر سر سر ظاہر
کہ جعفر اور صدیق اور حیدر
کہی ہو پو پان جعفر مراد
نکاح میں اپنے لایا اس کون حیدر
جو لہڑی بات اسکی دل کے اندر
نہ اس کے پیٹے او پر ہر دم
خاق اگر گلے کون اس کے چکلا
اتھا لائے اسے نزدیک سالار
بلا دھو بن جو گم ہوا تھا
بشارت یوں یا یا لکون مطلق
کرین تاجنگ پر سرور جل
کیا ہی مطلع از سر مضر
کہ پو چھے شک و شکوی ہمار
کہ اولاد تجارت اور طلب
وہ بھاگے گھا جے ہو سرور
دسینے گرونان او تان شام
جلائی تھی جو آتا گئے ای بار
و لے ہرگز مدینے میں نہ آئی

دیا تھا بھی خزانہ حال اسود
ہو راوی بیگیا میں سے یک گرانی
خبر و دلیل کی بھی کئی بولا
کہ آراوی بیگیا ترے ایک اسود
غرض وہ مارا کے نہ نہ پتھر
ابو ذر کون کیا تھا من سرور
میں امین بن ہون پر غطفان
راؤہ جا کو جب صحران کے اندر
اروہ لوگ سب درتو غطفان
جب آیا ہی راہ قوم کسات
کہا آیا تجھے ہی کو رہنا
ہو اس ساعت میں سالار بار
نکاح میں لادینگے اپنے تھکان
کیا ہی سکون اول سیاہ جعفر
کیا سرور ابو سفیان پر ظاہر
دیار ہجر میں آیا ہی حبشہ
بھی سب اوتان کہ باندہ بلوچم
بھی نکلا اونٹ کو ہند نیکون
و عا سکے لئے سرور کیا ہی
بنی طی سکون سرور باپ لائے
کہ بعد کے کرینگے اسے جنگ
شہنشاہ اپ انہر جل دیا ہی
وہ آئے پو چھنے کے سائل
بغیر ظاہر کے اس کتین شاہ
کے بن ہر پارہ وہ بکینہ
بھی فرمایا اتھا یا لکون سالار
جمادی الآخرہ کی تیری کو
ہو اتھا شعلہ کا پتہ بالا
تھا نزدیک مدینہ ایک پتھر

کہ دعویٰ کر نہت کا وہ مرند
کہ بہتر ان سے ہی دینک نامی
وہ آیا جس طرح بولای مولا
کہ بانی لینے سے ہو بیگیا ترے
چلا لے شک اپنی آیت بھر
کہ ہرگز تار ہے صحران کے اندر
میں گواہ کھتا ہوں اکون اس ان
کے قتل اس کے بیٹے کون وہ اگر
طعام شام کھاتے میں اس ان
کیا ارشاد اسے وہ کمال اللہ
قسم کھا کر کیا وہ عرض اس ان
دیای غیب کی ہو اس کون اخلد
یہ عزیز سے جی جی ہی لکون
کیا اس کے بچے صدیق اکبر
جو بولا تھا وہ دن سے اپنے سرور
کیا اصحاب کون اپنے آگاہ
نہ نکلا بھارت میں خیرون سے ہدم
نکلتے ہی ہو گم وہ ز شکر
گلے کا در دسکات گیا ہی
کہ ہم کو ہونین اپنے اس کون پا
نہ اوینگے ہمار پر وہ ہر جنگ
انہ کے ہاتھ سے مکہ لیا ہی
کہا شہ اکون بولا تھے در دل
کیا معنی سستی وہ نو کے آگاہ
کر بن تا کو شبنون بر مدینہ
عرب کے ملک میں آوینگے یک ما
سن چھے سو چون سب سن تو
پرا تھا شام میں اسکا آجالا
تھا داؤد اس سے بھارا نصف





وہ آدھا جو حرم کے تھا بھار
بگڑا اگر اس آتش کے یک گو
رحب کے دیکے ستا دیوین
کہ بطن عرش سے حشر بن بیشک
بھی جابر کو کیا سرور مبشر
وہ جیتا اس زلزلے تک نا ہی
کہ میرے آل سے یک نفس طہر
وہ بچھر پر کہ بین زو مدینہ
تھے ہووینگا البتہ ہر ایک
بھی آیت یون ہوا اہل نبیس
ہوا واقع بنی اللہ کہا جوں
کہے اکثر کہ ہی وہ مرد سلمان
کہ عالم انکا طبقات زمین سب
کہ وہ عالم امام شافعی ہے
کہے ہیں یونکہ وہ عالم ہر مالک
ضمیر ان تو منان کے بولتا تھا
یہاں لکھتا تھا انکے بھینان
خبر تو دینگے اسکو سنگ کنکر
جیسا دنیا اٹھانا امانت
چرانے والے بکرون کے بچھا
کینے لوگ ہونا سب کے سرور
کہ اسٹ غطا میں فرقہ آثار
جیسا بد بخت سفیانی کا آنا
مچا آدھوم آدھوین دجال
بھی یا جوج اور ماجوج ای برادر
ہوا کے بچھ جہا نا دھواں
بھی ہونا باجھ دیک کے زنان
نسا دہ ظلم سے ہونا چا پور
علانیہ جمع کرنا زنان سے

گئی سکو جلا کر رک وہ مار
نہ جاسکتا تھا ہرگز کوئی وہ
گئی ہی بکجوب وہ ناپرسوز
کرینگا یک منادی یون مذا یک
محمد بن حسن سے ای برادر
یہ کیفیت تمام اس سے کہا ہی
ہوینگا قتل حجر الزیت او پر
کے اسکون شہیدار باب کینہ
محمد شکار کہ تو نامی نیک
کہ فرمایا ہی شہر بابین عباس
بھی فرمایا ہی شاہ باصفایون
کہے بعضے امام دین ہی عثمان
بھرینگا علم سے یہ رفیع نوب
امامت جسکی عالم میں چلی ہے
کہ ہی راہ امامت کا وہ لک
معا انکے دل کا کہوتا تھا
کہ وہ لکھیں یون کہتے تھے ہینا
ہمارے اس مجھے ہاتھان کیمر
امین ہونا جو ہینگا باخیات
بنکرنا عمارات معلے
پریشانی میں ترنا جوین خیل
منفصل تر تو وہاں دیکھ ای نکو کار
جہاں جہدی زینت زین پانا
مسلمانان ہونا اس سے بچال
زمین زیر و زبر کرنا سرسار
عیان ہونا یک آتش جہاں
بھی مرنا ہوا سے یک مومنان
زمینا کچھ حیا کا جگین دستور
اور اپنے ماورن اور بچال

حرم میں کے جو تھا نصف گیر
ولے اس ملکہ طیب کے اسپاں
بھی یاران کون کیا اپنے ہینا
کہ سب عباد کا سرور اٹھے اب
بھی بولایون اسے سالار والا
بھی فرمایا ہی شاہ اہل اجمال
کہا نفس زکیہ جسکون سرور
علی کے تین کہا از یک کینک
ابو القاسم تو گیت سکیتن کر
کہ بے مشہر تر جاؤ گئے نکیتن
شیا پر اگر ہودین اقدس
کیا ارشاد بھی یون وہ محمد
امام اسعد اور دیگر اکابر
بھی سارے آئے واپس کو ہینشاہ
بھی واروین بہت اخبار ای بار
اٹھے اہل نفاق اس عصر میں جو
کہ وہ بات کا اپنے بہت پاس
بھی فرمایا ہی وہ مرد بیاوار
جو انواع کیا برین جہاں میں
نکلنا تین جالون کا ای سور
ہزاروں کہا نیے علامات
بھی فرمایا ہی وہ سالار کل
لینا ملکون کا باسط طینہ
اترنا آسما آسمان سے
نکلنا داہن الارض از زمین جہا
بھی ٹٹا کہیہ ہونا طینہ ویران
اور اٹھنا دیر کا عالم سے کیمر
نکرنا وہ ستمکاران نا جہز
لکھنا بن بچال یا تان ہر بچال

جلانی نیر اسے آگ ای برادر
نسیم مردیک بہتی تھی خوشن س
علی بن سید الشہد سے آگاہ
اٹھینگا وہ امام باصفاب
کہ بچھا وے سلام اسنا ہے جا
محمد بن عبد اللہ کا احوال
پر وہا تھا حسن کا ای برادر
کہ ہی قوم حنیفہ سے وہ بیشک
ہوئی بہ بات ظاہری برادر
تو مرتے وقت پھر وینکے انگین
تو توینگا اسے یک مرد فاس
کہ ہر گزمت قریش کو کہو بد
کہے ہیں شرح یون کے ظاہر
مدینے کے کیا عالم کئے گاہ
کہ سرور جانا تھا سب کے اسرار
سوا سرار انکے سب کہتا تھا
کہ گر کوئی محسوس نہ ہوا
قیامت کہ بن جتے چھوٹے آثار
عیان ہونا وہ مردان ہوننان
کہ آخر سب کے ہی دجال شہور
کہ سب ہر بڑے تفصیل سات
پرے کے نشان یون کون تفصل
ہونا سلام کا جگین رویت
اٹھنا دینا وہ ملعون جہاں سے
ہونا سور کا مغرب سے ای بار
اور اٹھنا دل اور کا کذا قرآن
زمانہ کفر سے بھرنا سرسار
زمانہ نور محمدان کے بچھ
وہ کشف الغطا میں تفصل

ہوئے ہیں جو عیان آنا صغریٰ
خو پو چھیکے کیر و مسکر اگر
کہ سوراؤ یگانہ بھالے خاص پر
عرق بعضوں کے بندر کی گن بھگا
بھی ہو یگانہ حساب عمر اس آن
رکھینے اسکے بعد از لا کو میران
ہی باریکی سے خون بالائی
بھی دیو یگانہ سے جو کما معبود
کر یگانہ جو شفاعت سکوا بنرم
نرخش بہ بات ہی نیسی مٹول
اگر کر تائیں کچھ بھی کسی تفصیل

عیان ہو ونگے سب اثر طرہ کبریٰ
بھی جو ہی وہاں غم و آرام کیر
زمین ہو ونگی تانبے کے برابر
کسے ران و کمر کے تین لگیں گنا
کسے شکل کسے ہو ونگا آسان
کہ تولیں مسہین طاعت اور عین
ہی تیزی سے خون تلوار کی وہی
لو سیدہ اور مقام خاص محمود
ہو بسب نرانی از اول العزم
لکھنے کے گرفتار تو ہی محسوس
تو ہوتے دس نزار ایسا قیل

بھی فرمایا ہی وہ سالار ابرار
بھی فرمایا ہی وہ سالار ابرار
کھڑے رہیں گے وہاں فصلان
تھوڑے دن کے سینے لگ تھوڑے کمر
پچھے اسکے علم نامے آرتینگے
صراط ایسا کہ ہی وہ جنت نشوار
بھی بولا شاہ سب دوزخ کی گات
لو ادا حسد ہو وہ جو فر کوثر
یہ سب تفصیل سے بولا ہی سرد
وہ اس بہت میں یکو ایک
سنای بھائی جب وہ مجھ سے

مفصل قریب کے احوال ابرار
مواقف سب قیامت کے کیا ابرار
دینگے خوبے میں عورت مردان
لگنے کوٹے کھانے انجمن کمر
سید اور تارین باغ عین ترنگے
رکھیں گے دوزخ اور کون کرنا
کیا ہی بھی سان جنت کے درخت
کہ توڑے اسکے میں روں کے کثر
لکھا ہوں کچھ میں اس لکھے اندر
لکھا فہرست کے مانند مشک
تو سن بھر شوق یہ مرغ اب

در بیان معجزات حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مشتمل بر شفاۃ اسقام در بیان معجزاتی معجزہ مذکور است

تھاس سرور کا اعجاز ای کونا
نوائیں اسکے خدمت سے چھضر
شہنشاہ اس سے پوچھا ہی میں کون
کیا میں بات ہرگز چھوڑے پچا
روایت یوں کیا ہی ہندی بار
لے لے تھے برا سا ایک کو کوک
روایت یوں کیا ہی ہر عباس
کہی تب یا رسول اللہ یہ فرزند
شہ کو میں جب سکھ چھیا ہی
حرکت بہت سی کرتی تھی وہ چیز
محمد ابن جابط کے دند اوپر
تبارک ماتھے سے سرور لگایا
خبر ہی شرجیل کے ماتھے اندر
تبارک ماتھے سے اپنے پیہر
خبر میں ہی خضاب ایک لڑکا
وہ دہشت پاک اپنے شاہ ہو کر
قتادہ اس طرح کہتا ہی ملی

کہ دینا تھا مریضوں کو وہ آرام
اتھاک گھر میں سالار فاخر
کہا تو ہی رسول خالق کون
سخن کرنے کے حد کو تانبہ پنجا
معجزہ دیکر
کہ میں کرتا تھا وہ ہاتھ نیک
معجزہ دیکر
ہو ادنیو لگی میں ہر کو بے بند
وہ دیوار کیا فی الحال کی تی
معجزہ دیکر
پتری نمی گرم ماندی ہو گون
معجزہ دیکر
گھٹایک تھا گرہ دارای برادر
ملا ہی اس گھٹے کو ای برادر
معجزہ دیکر
ہلایا اسکو وہ پانی سرد سرد
معجزہ دیکر

کہا ہی یوں معقیق یا می
بچا یکدن کا یک مرد یا مامہ
کہا مرد اسے تو است نولا
ہوا شہر سب لو کا ہر نیک
معجزہ دیکر
کہا میں کون ہوں وہ واقف بہ
معجزہ دیکر
بصبح و شام ہوتا ہی دوانہ
گھٹے کے تچے سی یک چیز سود
معجزہ دیکر
اتھاس طغولیت میں وہ تب
معجزہ دیکر
پڑ سکتا تھا ہر گرہ تلوار
وہ گھٹا اس گھڑی میں ہم ہو ہی
معجزہ دیکر
بیای جس گھڑی وہ پاک بانی
معجزہ دیکر

کہ جب آیا تھا چ کو شاہ نامی
وہاں لایا اڑا کر سکھو جامہ
برکت دیوے تیرے چ نولا
لقب لکھا یا می کا سب رک
کہ خدمت میں نبی اللہ کے یکبار
کہا تو ہی رسول اللہ بے ریب
کہ لائی ایک زن پیش کو شہا
لگایا ماتھے اسے شاہ لگانہ
شکم سے ہٹکے بھار اڑی تد
جنوں جا اسکا پایا ہوش و خیر
گیا اسوقت اسکا ماتھے جل
شفاف لغور اس گھٹے سے نلا
بہت بات تھا اس گھٹے سے نلا
اثر اسکا نہ باقی کچھ رہا ہی
کہ دل دیوانگی سے نہکا جگر کا
جنوں بھاگتا ہو فی الحال میں
احد میں میں اتھا زور دیک سالار



کہ اس ملعون تین تار والے
ہو سکا کہ مار کر جب چھری
گیا ہی پاس یا ران کے بستر
وہ اپنے پاؤں کو لٹا کیا تب
سناخی کچھ نہ دھان دو کاٹا
اور کیا خبر ہوئی ای بزر
اسی ساعت میں کچھ گایا
جبیب ابن عدی کے تھے بازو
اتھا ابن امیس از قوم انصار
اتھا ایک وار اس کے سر پر
جیسی قال اپنا حال حق کا محبوب
چھریا ہی خبر میں یونکہ یک بار
کہ یارب عم کو دیر سے تو آرام
چھریا ہی خبر میں ای برادر
ہوئی انصاف تھیں اس کے پر نور
ہوئی ای خبر میں یونکہ زن یک
لعاب پکا اس کین چٹایا
بھی وار دی خبر دست بخت
بھی آیا ہی خبر میں ای نو کار
بند تھے پھر تان داسکو حکم
سلام سپر چہ شاہ کے یار
گیا تھا بوقادہ ان کے ہمراہ
شتابی اپنی پوجو کا شہنشاہ
وہ بھیج رہے تھے یک حضرت
تولیا اس کے بدترین اب
بجالیانے ارشاد حضرت
بھی آیا ہی خبر میں یونکہ یک بار
وضو کر کر شتابی سے پیہر
روایت ہی کہ تھا زید ابن از قمر

کرے اسکو جہنم کے حوالے
بھسل کر پاؤں کھا کر رہا ہی
اتولا سے اسے نزدیک حضرت
شہرین پاؤں کو اس کے چھیا
مجزۃ دیگر
معوہ کا کیا تھا مٹھ کر
مجزۃ دیگر
سرک جا تھوڑا سیل شہر
مجزۃ دیگر
نئی تصدیق ہوئی اسکو یار
مجزۃ دیگر
ابو طالب ہوا تھا بھوت نیار
مجزۃ دیگر
تھی مادر زاد اندھی ایک خضر
مجزۃ دیگر
شہنشاہ پاس لائی ایک کوک
مجزۃ دیگر
ہوا تھا ای برادر درجہ حر
مجزۃ دیگر
گھلایا اس کی کوشا عالم
مجزۃ دیگر
تسا اس حال میں پاؤں کھا کا
مجزۃ دیگر
کیا درخشاں سے پانی صحت
مکھایا ایک ویدل شہنشاہ
مجزۃ دیگر
عیادت کو گیا جابر کے سالار
وہ پانی پیتے ہی وہ میں آیا
مجزۃ دیگر

کیا قتل اس کین محاربی کا اند
بندھا پکڑی سے بے کھینچا پاؤں
گیا اسکو کر اپنا پاؤں لٹب
شتابی پاؤں کھا کر گیا ہی
ہوا مضبوط تر اول سے وہ پاؤں
لعاب خاص کین اپنے قالا
ہوئی ای روایت پنج ارجحان
ہوئی الحال جنگا وہ اول
تھا عبد اللہ اسکا نام ای یار
ایا آزار اسکا اس گھری رم
براحت کو کیا کھٹوم کے خوب
وہ صحت لئے اس کے کیا تب
دیا اسوقت ٹولا اسکو آرام
پھر آیا اس کے دونوں چشم اوپر
ہوئے سب لوگ اس کے تھوڑے
لیا اس دن اس کے کچھ کو سالار
وہ بچ اس گھری آرام پایا
گیا فی الحال یکسر اسکا آزار
کہ تو تا مٹھ یک لڑکے کا کیا
اسی ساعت شفا وہ طفل پایا
کہ درخ میں کرین کو کون سالار
اتھا لائے اسے نزدیک حضرت
تھا دل سے بہت حیران وہ کام
کہا کافر کا لیتا ہدیہ شہرین
کو نوے اس کین پانی سے کھول
ہوئی حاصل اسے اسوقت صحت
تھی نیاری کو اس کے ہر گھری خوش
شفا اس در سے فی الحال پایا
نفت آزار سے انکھوں کے پر غم



کے تھے انکو اسکے اس قدر خوش گیا انکو میں اسکے رشتہ خجال	کہ مرنا تھا وہ غم سے بہو رہا گیا تشریف لے دیا شاہ والا	لوقا انکو میں اسکے اپنا ڈالا شفایا کہ مرنا وہ بہو خوش حال
در بیان معجزات مسیح صلی اللہ علیہ وآلہ و اہلہ و ازواجہ وسلم کہ تعلق بالحق اوست درود درینجا معجزہ مذکور است		
تجی ثابت یون ہوا ی ہندوایات امام انبیا پر لیا کوایان	کہ نہ کرنا تھا احیا اموات گئے بھر عالم رزخ میں آں	وہ دو نولائے میں لیاں اسپر کہ تھے ارکان شرع و قطب اسلام
لکھے میں اس بیان کو با دلایل روایت ہی کہ شاہنشاہ کا نام	معجزہ دیکھو	
چلا دینکا تو گر د خیر کو میرے بچا را نام لے اسکا تب اونیک	کیا ایک شخص کو بھو یا سلام تو میں دعوت کہیں مانو گاتیرے	کہا وہ میری لڑکی مر گئی ہے کہا سرور مجھے قبر کسی بتلا
کہی بائی میں جن کو امی پیر اتس یون پوتا ہی باو برادر	کہی سرور کہیں لیکے سعیدیک مرے مان بپے البتہ بہتر	کہا پھر کہو شاہ او انیا نے بھی بائی آخرت کو میں انی لا
مور اس مرحوم کو تھی ایک در کہی آیا گیب بشا امر	معجزہ دیکھو	
میں آئی شیر مور سے بنی پاس وہ مردہ مجھ سے تب کرا اٹھا	بہت بدھی اور اندھی ای بارہ کہے حکم جا کو اسکے گھر کسب	کہ تیرے رہ میں کہو چو کر آب کر اس رنج و نصیب مجھے یار
کہا بن مسیح یون کہ یک بار کیا ہی وہ حکیم اس طرح تند	گیا مر ایک مرد اور قوم انصار شہابی سے کفن اسکو پائے	چارے ساتھ کھا نامیٹھ کھایا اٹھانے لاش اسکی لوک لے
خبر ہی زید عیسا خارجہ کا یکایک گر جرات ہو گیا مر	معجزہ دیکھو	
بھی تھے گرد اس کے انصار عزیز تو تھانیر چدر شہ کا آواز	کہ شاہ وہ عہد انصار والا اٹھانے گئے اسے انصار اگر	وہ فیما بین ظہر و عصر کھیا سلا سے مور اڑے سپر چادر
ہی وہ پیغمبر امی وہ سرور کہا بعد اسکے بیکایہ سوساچ	یکایک سب منور یک بعد از کئے کپڑے کو اسکے منور تبار	کہ کہتا ہی کوئی خاموش ہو سے اس کے کہ او کہتا ہی پیر
خبر ہی یون کہ ثابت از انصار اتارے قبر میں جہاں ہے جب	کہ ہی خاتم رسولان کا سرور ہنیں سپاہ میں کچھ رنج و غم باریج	کہا ہی یون کتابت میں اول سلام اس شاہ پر تب اویا ہی
خبر ہی کاٹ جا بر ایک بکرا گیلے اسکو نزد سرور کل	معجزہ دیکھو	
فراغت پا جب کھانے سے کمر وہ ہارون سے بہو ہو جو د بکرا	لگا کہنے کتوفی باصفا تب محمّد ہی رسول اللہ بنشک	یامی پنج پایا ہی شہادت بھی خلفا کو سراوا وہ یکایک
	معجزہ دیکھو	
	کہے تاس سے پیغمبر اول کیا سب سخاں کو جمع سرور	کہا یا را کو کھا تو اس گشت رکھا دست مبارک لے نکا او
	معجزہ دیکھو	
		کہا آہستہ کچھ سدم پیر کھڑا ہو گاں ہو سر اپنا جھکا



یہ کہتے ہی دعا سالار کو لے	ہو فاروق عظمیٰ مسلمان	اُسی ساعت میں جبریل آیا	زقرآن حسب اللہ نہ پولا یا
بھی بولا یون کہ اہل آسمان سب	ہو فاروق کے ایمان خوش آب	بغیر شہدائے رب علام	کیا جون چاہئے تائید اسلام
علی کو دے حکومت وہ یگانہ	معجزہ دیکر	مُجھے ہوتی ہی حسین اضطراری	کیا ہی جب میں کے تین روانہ
کیا وہ عرض ای سالار عالم	قضا کا امر ہی میرے پوہم	کیا جب یہ دعا بغیر رب	کیا مرد و عاتب ہشتابی
کہ یارب اُسکے دل کو دے ہدایت	زبان کو بخش اُسکے استقامت	عمر جب تک نہ آوے وہ کھل	قضا میں رضی کا علی و تب
قضا میں سکتیں شان علی ہے	کہ بولا شاہ اقصا کم علی ہے	کہ جس میں بولیں ہو نہ حاضر	نہ کرنا قضا کو فیصل
بھی فرمایا یون فاروق عظم	ہلا کی ہو اس قضیہ کو سرد م	معجزہ دیکر	اچھے آپس میں یک نون وہ اکابر
دیا یون عبد رحمان کو شاہ	کہ کثرت کو نجات کے نہایت	غلامان کو کیا آزاد وہ بھوت	کہ اُسکے مال میں برکت ہو و لخواہ
دیا حق مال میں یون کے برکت	ہیں بے حد نہایت اُسکے صدقات	یہ سب کچھ کرنا واجب کرم	فقیران کو کیا دل شاہ وہ بھوت
ہزاروں سے دیا ہی اوت تیرا	معجزہ دیکر	دُعایا نگارے سعد و فاک	اچھے عورات اُسکے چار ہدم
یلا جب اٹھواں حصہ ہر چار	دُعایا نگارے سعد و فاک	ہو اوہ دونوں میں باد اُکلوں	طے ہر ہر کو اتسی الف دینار
روایت ہی کہ وہ پیغمبر خاص	ہو اوہ دونوں میں باد اُکلوں	معجزہ دیکر	ہمیشہ کر دعا اُسکی اجابت
کہ اُسکی تیرا خدا کی تین خوب	معجزہ دیکر	دیا ہر و اتس کے تین دعائوں	مگر ہوتی اتھی اسوقت اجابت
ہو اوہ تیرا اندازی میں الپ	دیا ہر و اتس کے تین دعائوں	صد و بست و عمر کے اُسکے ہوی	کہ کیا میں نظر میں کوئی و پ
بھی ہے اخبار میں ای مصفا یون	صد و بست و عمر کے اُسکے ہوی	معجزہ دیکر	بھی ہوا ولاد کیتیں اُسکے کثرت
دیا پروردگار اُسکو ہمت مال	معجزہ دیکر	ہو اُسکی تھی اسوقت کچھ خوب	ہوے تھے بھی ہوشی اُسکے سار
بھی باغان اُسکے بے تھے اُپ	ہو اُسکی تھی اسوقت کچھ خوب	تو کئے سے زیادہ وہ کرب	ہمیشہ سال میں دو بار پر بار
مدد کون کیا جب حق کا محبوب	تو کئے سے زیادہ وہ کرب	ہو اُسکی ہوی ہی خوب بید	کیا تب یون دعا سالار کو لے
مدد کون ہمارا پس یارب	ہو اُسکی ہوی ہی خوب بید	معجزہ دیکر	لجا یون اُسکے تپ جھٹکے ادب
کیا ہی یہ دعا جسوقت سالار	معجزہ دیکر	کرم سے اپنے خد و علم تاویل	ہو اسوقت اہل جحفہ محمود
تجی وارد ہی خبر وہ اثر الناس	کرم سے اپنے خد و علم تاویل	معجزہ دیکر	دُعایا نگارے ابن عباس
کہ یارب کر عنائت اُسکو بے غیل	معجزہ دیکر	تفضل سے دیا اُسکو عاتب	کہ قرآن کا ہوا ہی ترجمان او
دیا تباہ جعفر کون ہمیشہ	معجزہ دیکر	دُعایا ننگا ہی وہ امجد	دعا نفع و برکت ای برادر
اُسے ہر چیز میں ہوتی تھی برکت	معجزہ دیکر	معجزہ دیکر	تھا کچھ نفع کون اُسکے نہایت
کیا ہی نہ بے شک نہ تاجب	معجزہ دیکر	نوازش سے طفیل دوس خاطر	وہ رہا تھا ہمیشہ شاہ و خندان
ہوئی تھی اُسکی سن و تو پرچائیں	نوازش سے طفیل دوس خاطر	معجزہ دیکر	اچھے سالم سب اُسکے دانست
برائے عروہ و مقدار و فرقہ	معجزہ دیکر	دعا کرتے ہی شاہنشاہ والا	بہت ملتا تھا اُنکو نفع ای بار
ہو تا تھا کبھی کچھ اُنکوں نقصان	دعا کرتے ہی شاہنشاہ والا		ترقی میں تھا مال نگاہر آن
دیا ہی بھی دعا وہ شاہ فاخر			جین پر اُسکے تب یک نور چکا

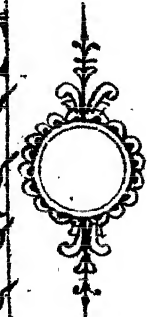


کہا در تا ہون میں ای جگہ دلا
گیا وصال گھڑی وہ تو سارا
ہوا تھا نہ کا نا ایک دن گم
گولا ایک تب شدت آیا
کیا یوں بو ہریرہ عرض پاس
تو کرای سرد عالم دعا اب
وہ بعد از اس کے مادر پاس آیا
کیا ہی بھی دعا جان باب
کہ یارب اپنے لطف و رحمت سے
مدینے کون لئے تھے گھر کفار
نہ اُس میں بھوک کا ہرگز اثر تھا
کیا جب دوس کون عورت قبل
کہا تب ای خدا از محض رحمت
کہہ اہل سیرای شوق بہنگ
ہن میں موت کون شہکے مانتے تھے
تھا قوم عرب میں کو قبیلہ
کڑی پروردگار فضل و رحمت
کیا ہی عزم فتح کہ نہ جب
فریشوں کے تو انھیں سوچ کیا
خبر سرور کی ان سے کوئی نہ آیا
کیا ایک بار سالار کا بر
جب آئے شاہ کن قوم سلاطین
کہ ای مشکل میں تیرا سکو ادھار
جب آئے ملک یقہ رجعت
ولید و پھر عیاش و سلمہ دیگر
مدینے کو صحابہ جب سدھار
معا اس کے الطاف خدا ہی
خبر جی جب ہوا مازن مسلمان
کہا یارب اب ہکا راگ میسر

کہ تو لینگے تو ہی کور مجھ پر
اتھا چکات میں مثل ستارا
کیا تب پھر دعا وہ فیض گجور
نت اس کے زور و زور تھا نور
مجنر دیکر
مجنر دیکر
کہ مان کو میرے دین کا کچھ پاس
کہ حق اس کو کرے ایان خطاب
ہو سکون بے نہایت نرم پایا
ملا آیا اسے در خدمت شاہ
مجنر دیکر
بچا اس کو ہائے شش جیت سے
گیا لانے خبر وہ در شب تار
نہ تھکے کون اس کے شہر گھر تھا
مجنر دیکر
ہدایت دوس کی میں کر عنایت
دعا کرتے ہی سرور رب آئے
مجنر دیکر
نہ مطلق اس کو کچھ پہچانتے تھے
انھوں سار کشن دیر کر جیہ
نقیفان کے تین تو ہدایت
مجنر دیکر
ہو آنے سے مرند ان کے اخبار
کیا ہی بہ دعا جس وقت سرور
مجنر دیکر
دعا سنبھ کی بنی مرہ کے ظلم
دعا کرتے ہی سرور از نوازش
مجنر دیکر
ہمارے ملک میں ہی خط سار
فراخی کی کیا سرور دعا تب
مجنر دیکر
کہ تھے بوجہ ملعون کے برادر
کہ قید انکسین کفار سارے
مجنر دیکر
کیا ہی عرض ای شاہ رُوان
تو قرآن کے تلاوت بدل کر
مجنر دیکر
میں کی بد خصلتان کی شہاب
عوض حرمت کے ہو سکواں

کہ اس کے تازیانے پر ہو وہ نور
لقب اسکا ہوا ذوالنور مشہور
کیا ہی تب دعا وہ جان مردم
ہو اس نائے کو سرور پاس آیا
ہی غم اس بات کا مجھ کو گھینرا
کیا مادر نے اس کے دعا تب
ہوئی فی الحال وہ ایمان آگاہ
خدیو کے لئے در جنگ خراب
صحابہ پراختی کھانے کی محنت
نہ کوئی کافر سے پہچا اس کو آزار
بھرا یا باسلامت وہ حق آگاہ
کے ہیں وہ اجابت میں بہت
بصدق جان و دل ایمان لے
کہ تھی قوم یقینی سخت جو ننگ
نہ خوف جنگ سے آئے تھے براہ
کیا ہی یوں دعا موت سالار
ہو سالار پاس اگر مسلمان
دعا اس طرح کیا ہی کہ یارب
پری ہی غیب مجھ کی انو پر
وہ ناسرحد کے سبج آیا
ہوئی ہے ملک میں خوب لگے آتش
کے ہیں عرض یوں وہ نیکانان
وہ خست لیکو حضرت سے چلے سب
فراخی پاسے ہیں مان بے نہایت
تھے بیشک سابقین اولین سے
خلاصی واسطے ان کے دعا تب
ہوئی اس قید سے انکوں راہی
دعا کرتوں کہ وہ تاجر ہیں سب
بجائے خرد سے ہو سکواں





بجائے فسق و فساد کو عفت
جب اگر ش کے قوم نجیب
و انعام انکسین بعد از ضیافت
کہا ای حبیب سچ امید داران
ہیں میں مانگتا ہوں ان سے کچھ
تغاث کے مقام اندر رہو نہیں
نہوہ کے دل کتنی کر توں غنی اب
بوجھ اُن سے وہ ہادی انس و جان کا
سے نہیں ہم کی دسر کو اُس توں
کہا افسوس شاہ والا
کہا اُس قوم سے اُس وقت یکے
ارادے کے کے دواں دواں ہو کر
ہوئی سب کچھ رحمت خدا سے
نبوت کا کیا دعویٰ جب اسود
جب آے سب میں کے لو کہ رہ
دیا تھا سرور برقیل و ہر مبر
کہ برکت دیکو اُسین رب اکبر
زارہ کون رسول حق تھا
کہا سالار عالم توں دعاب
بھی فرمایا بی یوں شاہ رست
تو حیوانات کو کہ اُنکے پر شیر
خبر سے یک جہاں اگر حضرت
کہا اُس وقت یوں سالار اکوان

بھی در اس کو حیا از فضل و جنت
عزایت کر اُسے بھی ایک فرزند
کہا سالار عالم کون کون
گئے فیض تجھ سے کیا بین
ہیں جہانوں میں مانع و مخرج
و دنیا کے طرف ہرگز نہ تھیں
لے رخصت نہ سے وہ کہ کو گیت
ہیت چو شش سے احوال جوان کا
کہ قلع ہو کہ بر مذق خدا یوں
کہ میں اُمید رکھتا ہوں ز منو
ہمیں مرنای دلمی سے کوئی فرد
بھیرن وادی میں نیا کے سراسر
وہ جس وادی میں مر جاوے گا
ہوے اہل میں سے بہوت مرتد
لکھ حاکم کتنی صدیق اکبر

کہے بود اُنکے آیا ہی جوان ایک
شستایی میں بھی آیا ہوں خراب
ہی جہانوں میں شش سے تیرے
و عا سکون دیا شاہ رست
جب آیا ہی ادراج کون سرور
کہے سب یا رسول اللہ واللہ
اگر ت جا کر دیکھ کے جو نیا
کہ جب جاوے گا دیکھا کا کل
رسول اللہ فرمایا ہی اُس آن
ہی غالب یہ کہ موت اُس کا
بچے سالار کے صدیق اکبر
ہو قایم وہ جوان باخوب تیرے
کہ لاوے وہ تجھ پریم کی

ہر سب چیزان دیا کہ خداوند
ہوے سب مومن از خوش نصیبی
کہ تھا اُس قوم میں بیشک بہت یک
نور لاوے گار رحمت سہری اس
کہ استغاثہ حاصل دل کو تیرے
کہ باب سے اُسے غفران و رحمت
لے گئے ہیں یہ قوم اُس سے اگر
نہ کیجے ہم کوئی اُس ساتھی گاہ
نور گزالتھا سپر سے نا
تو مر جاوے گا جامعیت دل
کہ ہوئے ہیں ہجوم اس کے پریشان
کسی وادی میں اُس کون سا کا
خبر لیتا تھا اُس کی جہد کر کر
سوں کو دین پر کہتا تھا غیب
اگرے جون چاہے تیرم کی
و عایک تو جوان کو از نبی سعد
ہو اوہ قوم میں قاری و بہتر
و عاکر تاندیکہ یوں اُن کتن میں
بل اُنکے اُنکے آگے مواہی
وے قوم نہ کوئن یارب برکت
رہے وہ جاوے باغش و عشرت
نگاہ کام کرنے کی اجازت
بجاوے اس دعا سے از کیا پر

بہت فتون سے آگاہی نا تھا
کہ اُن فتون کو نا دیکھے وہ باز
کہا اُس وقت وہ سالار کتن
ہیں دیکھا وہ اُن فتون سے یک
کہا اُس وقت وہ سالار کتن
دے اُنکے بال و فرزند نہیں
کہا اُس وقت وہ سالار کتن
کہا اُس وقت وہ سالار کتن

فصل دوم در دُعائے مضرت و خسار

کہا نیکی کے خاطر وہ دعا بجا
کہ آیتہ نہ سے ی ب اکبر
کہا تھا شیعہ طو میں حضرت
کہا کی بار سکون منع سرور
ہو ہی مال کا یوں بکثرت

کہا کی بے ادب اور دُعائوں
اگر اُس کون میں بر توں یوں
کہا تھا بد دعا عقبہ کے اوپر
اگر اگھو سے وہ دشمن تالی
کہ بر گزاکرے وہ خواہش نہر
کہ میں خطا کے کثرت کو نہایت

کہا تھا بد دعا عقبہ کے اوپر
اگر اگھو سے وہ دشمن تالی
ولیکن جب کیا وہ بہت تکرار
چو جب اوت و بر کے کہے کیا

کہ دشمن خطا سیر کا وہ بہتر
پکر سکون گیا لے یک صحابی
کہ اپنے مال میں ہو بھوت کثرت
کہا یارب سے دے مال سیار
بدینے کے حرم سے وہ گیا بھا

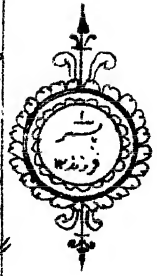
جب آیا شہکام عاقل بائیں سکے
 دیا میں نے زکات اُس دم جاہل
 گدا ہی جاہل کیا تو ان رکات
 کہا سرور کیا ہی حکم نوں حق
 اچھے صحاب میں جتنے اکابر
 ولے کوئی نہیں کیا کی شفاعت
 کیا صدیق کے مال کون رد
 خلافت بیچ دو انورین کے او
 جی عتبہ بن ابی وقاص اوپر
 کیا تھا بد دعا خسرو پوہ پاک
 کہ بچا آسکون اپنے قہر سے حق
 قریش اوپر کیا سالار ابرار
 ہوئے ہیں قحط میں مبتلا زور
 جی عتبہ بن ابی لہب اوپر یار
 کہ آسکون بچا رکھا ویکہ زندہ
 خبر ہی ایک لڑکا از شرارت
 کیا اسپر دعا اس وقت سرور
 اتھا ابن قتیہ سخت ملعون
 بڑو کو ہی سے یکت مار کر
 ہوئی قوم کلاب از بخت جبر
 لگے کرنے کہیں وہ قوم بتر
 کیا در غزوہ احزاب سرور
 تو لڑ نہ لکے دل میں ڈال کیس
 ابو عامر جو تھا بد ذات کافر
 کہ تہنا وہ مرے جنگ بھگتا
 روایت ہی کہ تھا ایک شخص اجل
 کہا شیار بے زشت کربال
 خبر ہے در حضور شا والا
 کہا تجھ کو بہ قدرت ناکھی ہو

کہ تالیو سے رکات مال اس سے
 کہا سرور کہ آہر بات عاقل
 مذمت میں تیرے اتنی ہی آیت
 کہ تالیو زکات اُس سے نطق
 کیا ان پس جازاری وہ دفر
 گیا نوید ہو بادرد و حسرت
 اگر چہ او کیا الحاح ہے حد
 حساب کیا جب او بیجا
 ہوئی نازل تباہ کے دم مہریت
 حساب اہوت کروہ بادینہ
 کیا بر حید زری وہ بلا جبر
 کہ تا وہ از روہ لطف و نوار
 خلیفہ جب ہو اہدین اکبر
 بھی لایا ز خلافت میں عمر کے
 دعا کیا اس طرح سرور
 کہ ناکرے اس او پر سال پورا
 کیا وہ خون کرب کتب کو شوق
 کیا جب پڑ عاسا لار لولاک
 کئے تب شاہ سے التجار وود
 دعا تب دفع کی اس کے کی ی
 گیا تب شام کہیں وہ گزندہ
 اُسے یک باگرہ میں بچا رکھایا
 دکھایا شہکون وہ بچہ نطق
 کیا اسپر دعا سالار و لا
 کتاب مصطفیٰ سے بلا سبب
 کہا یارب کہ کوں عقل سے دور
 دعا سے بد گل گفت اوپر
 بین فتح و ظفر دے انکے اوپر
 دعا کرتے ہی وہ سالار خیار
 کوئی از دست چپ کھا نہ کھایا
 کیا شمشیر سکون وہ مانا
 کہا شہکام عاقل بائیں سکے

تو دینا سکون تھا تھا بہت مال
 کہ قوم کے جا سکون تھا
 گیا لیکو زکات اندر مدینہ
 کیا مال اس کا سرور اس اوپر
 کریں سرور بائیں کی سفارش
 گیا خدمت میں کے لیکو وہ دفر
 پھر انوید ہو کہ آخر اس سے
 زمین میں جا ملا قارون سے او
 گیا دوزخ میں جلد ہی او ہولا
 کیا جب طے کوں کے وہ بچا رک
 کیا شہر وید کا وہاں شکم چاک
 دعا تا قحط میں ہو میں گرفتار
 وہ قحط اس قوم سے یک گیا ہی
 دعا سے بد کیا تھا شاخا خیار
 سزا ہی وہ ملعون جلد پایا
 کیا شہکام عاقل بائیں سکے
 ہو لولا زری ہے وہ زمین پر
 ہلاک آسکون کرے ملا تعالیٰ
 گرایا کوہ سے سکون زمین پر
 وہ کھجائ ہو انش سے بھجور
 سمجی یو انکی کے کام کیس
 تو ان سب کا قرآن کے تین چکا د
 بہت ہو گھا بے چا کہ شہر تقار
 کیا اسپر دعا سالار فاخر
 ہو اس طرح آخر کون وہ گتا
 کہ تا ہرگز زمین پر ناگرین سب
 گرے وہ سب پر اکندہ ہوئی
 بھی لولا ان ہون سید ہر توانا
 اتھا ایہین ہے سید صحت پھر او



روایت ہی حکم مردان کا باب	کہ سر سے پاؤں تک پوزناپ	ہلائے اسیا سرور کو چہرہ اتنا	بھی سترہ سڑ سے آنکھیں پارتا تھا
کہ ایک روز شہس نے ادب کون	کہ سلب قاتیل اس طرح ہونوں	لگا کر نے کو منہ کا حرکت	بھی منکا تھا آنکھ اوبے سعادت
مدینے سے کیا وہ سب کا سراج	معجزہ دیکر		اُسے آخر پٹے کے ساتھ خارج
حکومت بن شام ہر شہنشاہ	دعاے بدی تھا ای حق گاہ	کے جب دفن سکوی نکو کار	زمین میں شیک دئی چھیک نکو کار
روایت یوں کیا ہی ابن عباس	معجزہ دیکر		کہ شہ چمکوں کہا یکدن ملاپ
ملا لا تون معاویہ کون جا کر	گیا اور سکون پایا تھا اُد	کہا یہ ماجرا میں شہ سے اگر	کہا چمکوں بلا لا سکوں جا کر
گیا میں پھر اُسے کھانے پر پایا	پھر آیا پھر گیا میں ہو پھر آیا	گیا اُس پر دُعا شہ تیسرے بار	کبھی سکون کرے ناسیر کرتا ر
برو آخر ہو گیا آسب پوہ پھید	کہ نین بھرتا تھا اسکا پرچہ	وہ روز وہ بن کھاتا تھا کئی بار	ولیکن بھوک سے رہتا اتھار ر
بہت کھانے اُپرنت منکو دھرتا	میں اسکا بیت کوی دم بھی بھرتا	ہن ایسے معجزے ہوا سکے اُتار	کہ تعداد انکابی مقدور سے بھار
میں تھوڑو نکو لکھا ہون مختار			ولے بطور فہرست ای برادر



دینا انکے معجزہ دست دینے سید	یا چیتو پیکر دیکر بیدار	اللہ علیہ السلام دینا تحمیں اُنچا معجزہ	نک کو دست
انامان دین کے بولے بھی یوں	کہ تھا اعجاز معجز کا بھی یوں	کہ وہ جس شہ کو ہلاک کیا لگا	با استعمال میں ہوں سکون لاتا
لوہو نے تھے بہت اُسین کات	معجزہ دیکر		تو سن آب شوق سے ابھی ابھی پتا
روایت ہی کہ حسین دل فروز	لگے تھے یاس سے زونیکو کر دُ	لغاب انکو چاہا شاہ عالم	ہوے سیراب ہو خورشاد دم
خبر ہی ایک دن کے شیر خوار سے	معجزہ دیکر		ہو گیا بوجھ کے روتے تھے مسک
چتا یا شاہ انکوں اپنا تھوک	معجزہ دیکر		نتھی اُس دن لوکوں پیا میں بھوک
خبر ہی تھی اس کے گھر میں چاہ	ستیا تھوک اپنا اُسین شہنشاہ	ہو اس طرح مٹھا اسکا پانی	کہ میں تھا کوئی پانی اسکا ثانی
وضو کے آب باقی کون ہمیں	معجزہ دیکر		قبلا کے چہ میں ڈالا ای برادر
ہو انیر اسکا کھا اٹھا سوٹھا	معجزہ دیکر		بھی ہو وہ ہم کبھی ہرگز نہ موکا
روایت ہی کہ نزد شاہ عالم	لے آئے دلو یک از آب نغم	لغاب پاک والا اُسین سرور	وہ خوشبو تھوڑا اُنش کافر
ہو آئی ہے روایت یونکہ فر	معجزہ دیکر		غزارہ کر کے یک دن لو اندر
وہ پانی یک کوے بھیر دلا یا	معجزہ دیکر		کو ابولے عبیر و مشک پایا
خبر ہی ایک پانی پر گز شاہ	پوچھا اصحاب اُسکے خبر شاہ	کہے مسیان ہیگانام اسکا	ہی پانی اسکا کھارا اور کروا
کہا شہ بلکہ نام اسکا ہی لغمان	ہو اسکا نیرے شیرین خوش جان	کیا ارشاد جب یوں ہوا	وہ پانی ہو گیا صاف اور میٹھا
خبر ہے اُم مالک نام یک دن	معجزہ دیکر		تھے بچہ ہوت اُسے اور منگے رن
ہر گاہ مشہ کونین یکبار	وہ بھی گئی کی بدلی یکای بار	وہ بدلی کون لگا اٹھا پائے	دیا بھیج شکستیں گھر سے شہ پھیر
بھی فرمایا کرے خرچ اُسے زند	ولیکن ناچوڑے اسکو یک چین	ہمیشہ خرچ اُسے کرتی تھی وہ	بھی دیتی تھی بچو نکو اس سے رغن
وہ بدلی جاودان پر یک ترو	اتھی رغن سے صبح و شام نمود	فراموشی سے اُس بدلی کون یکبار	نتھاری ہو رتی رغن وہ چوسا
ہو اُس دن سے گھی بند سکا پانی	کئی یہ ماجرا وہ شہسے اظہار	کہا شہ گزرتی یوں تو ای زن	ہمیشہ اس سستی لیتی تو رغن

○	معجزہ دیکر	○
○	معجزہ دیکر	○
○	کہ اسماء یاس تھا ایک جُبر شاہ	○
○	اگر آتا اُسکے گھر کوں کوئی بیمار	○
○	معجزہ دیکر	○
○	تقاری بی بی تھی سرور کے بعد از	○
○	جب اسمینہ الکریمہ تھی آب	○
○	معجزہ دیکر	○
○	معجزہ دیکر	○
○	بیمبر اکون ماما ایک کوڑا	○
○	ہوا اس طرح چالاک دون او	○
○	معجزہ دیکر	○
○	معجزہ دیکر	○
○	پرانا ماندا ہر ابو کر زمین پر	○
○	زائتہ سکتا تھا چل سکتا کہاں	○
○	معجزہ دیکر	○
○	دیر سکتا نہیں گورے پرین	○
○	رکھا سینے پہ اُسکے ہاتھ سرور	○
○	معجزہ دیکر	○
○	جہاں وقیہ زرتوٹ اُس سے ائی	○
○	وہ سونا جیون کا تیون باقی تھا	○
○	معجزہ دیکر	○
○	لگایا کاس کوں ہاتھ اُسکے کنوا	○
○	پلا بایا بے وہ چروہ کوں سرور	○
○	معجزہ دیکر	○
○	معجزہ دیکر	○
○	نہیں تھا لاغری کو اُسکے کچھ حد	○
○	نہ تھا مدت سے تھید دو دکا نام	○
○	معجزہ دیکر	○
○	یہاں اسکا اشل بن حقیل ام	○
○	بوقت تشنگی ہو بھوک بے دیر	○
○	معجزہ دیکر	○
○	پر ابے کچھ دعا شاہ گمانہ	○
○	اثر تر لہن کھولے جب زور	○
○	معجزہ دیکر	○
○	تھا وہ پسی بس کا بیوا	○
○	ولے وہ کچھ ہند بوجھا تھا	○
○	معجزہ دیکر	○
○	بلاتی تھی رمضان کو وہ خوشحال	○
○	جب اُس بابی کہیں سے تھے عیال	○

اٹھے خالد کی تو پیلی بچ ای بابر
 کہ وہ ہر جنگ میں بایا تھا نصر
 تو اُس جیسے کو دھوئی تھی یہ چور
 شفا میں لے کے نین ہوئی تھی خیر
 تو بونے تھے مرلیان شفا بابر
 نہیں سرگز وہ چل سکتا تھا تورا
 چھوای اُس گھڑی وہ جلد چلا
 کہ میں سکتا تھا اس کی جان
 اٹھا ابن عبادہ پاس ای بابر
 ہوا وہ باؤ کے مانند چالاک
 چبایا چوب اسے یکشاہ والا
 جہاں اُسکی خضر اسکا نہ تھا او
 سواری میں ہوا وہ سب بہتر
 طلا بخشا ہی یک اندیکہ مقدار
 پس اُس کا فرسے آزادی لیا تھا
 شہنشاہ پاس یک پٹ لایا
 پلایا اُسکیتین صید کی کون دو
 کہہ راجی کہ تو ہی سچ پیہر
 کہ ہرگز نین چرایا تھا اُس پریر
 کئی کئے طرف کستین دو پور
 لگایا ماتھے سے سالارِ آنام
 کہ باس اُسکے گھر کے سب کرچی
 اُنہو ماتھا سیراب ہو کر
 دیا تھا انکون تو شیک چھل چلا
 تو پائے اُس چھل کے بیچ دو
 رکھا سرِ مرغِ نیک کے ات
 بھی قوت اُس کا ہر زمین گیا تھا
 بہ زرد ام سلا ای برادر
 شفا پاتے اٹھے فی الفوی بابر



[illegible]

کہ میری بہت ہی سہولتوں رکھنا یا متحدہ دماغوں کو بولا بنی اللہ کے حکام اور خبر	کیا ارشاد اُسے شاہ اکوان کہ چادر کو کسے وہ جلد کو لا	کہ جلدی بچھاؤ ہے اپنی چادر کیا وہ خون کہا شاہ رسالت	بچھایا وہ کہا خاجون ہمیں ہو تب اس کو حفظ ہے نہایت بلا شکر تھے یاد سکون بسیار
---	---	--	--

در بیان اختتام این نسخہ میں متانجام

بن ایسے مجھے سرور کے بعد وہ سب انواع کو نہیں حقیقت ہیں ہے علم کا بے شوق کس کو ہیں ہے کس کو ہرگز رد دین کا لکھا ہوا اس میں مختصر کر صحیح میں سب روایات کے بل ہیں اس سب اس ترکیب میں نہ بولا یہ سخن شعرا کے ڈھب سے کیا ہوں ترجمہ احباب کا جب زیادت شعر کی وہ جانتے ہیں اگر جاکے میں اردو کے میں کہتا نظر معنی پر رکھ اس کے ہر جا ہزاران شکر اسے ہر صبح و شہر ہو آیا اس کے سب بے تکرار	کسے یار ہی کرنا اُن کتنے لکھا ہر ست تیوں ای با سعاد خاک و صابن کس کا ذوق کس کو ہیں ہے کوئی بھی طالب یقین کا ہے تہا سکون ہر کوئی ای بار ہیں کتب غلط کو اس میں کچھ بار ہیں دیکھا ہوں کوئی نسخے میں لکھا ہوں صاف و صحیح و درست تو کیوں دخل اس میں پاؤں غور کا وہ قاری اس کے کچھ بچاتے ہیں کوئی سکون صاف کے لوگوں میں چہا پس سکون شوق میں ہر دور ہر جا کہ اس نسخے کتنے بحث و نام سہ الفا و یکصد و کیسے میں ای بار	لکھا جسطرح میں اقسام اول اگر خون چاہئے کر میں تفصیل بجوش و صوب مردان ہو عورت نشاہ انبیا کا کوئی عاشق کیا ہوں خون بیان میں عجز اب نکالا ہوں خلاصہ کے کتب کا اگر دیکھیں گے تو جب وہ کتاب اول میں احادیث اسی صفائش بھی ہر نسخہ کہ ہے اس میں نادر کہا صاف اس لئے بہ نظم و خوب کہ ہوا سطح یا سطح طرح ای بار بجہ اللہ کہ ہر دکنش رسالہ تھے بار اشوکے اوپر چھ برتن جو کوئی اس کو پرینکا پسینگا	بکھا اس قسم کوں بھی ہو تکل تو ہونے ساتھ الف ایسا ہے قبل کتنے ہیں شغل غم نیک کے دنات نہ اس کے ذکر کا ہی کوئی شایق ہی بیشک ترجمہ اخبار کا سب دیا ہوں دامن اپنے دل کے حب کا تو صدق بہا کا جو جیگا اس آن لکھا ہوں ان کوں خون تھے کہ میں بنا بیگا عوام الناس خاطر کہ تاسب امتیاز سمجھیں اسے خوب ہی مقصد ذکر معجزانے بسیار ہو اپورا بفضل حق تعالیٰ ہو ابہ نسخہ و لکھش مرتب کہ ہے گرد و عاجھ کوں کرینگا
--	--	--	---

در بیان عرض احوال سراسر اختلال در جناب رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کل جن

میں بکرنا ہوں اپنا عرض اول ہی تیرا جو وہ باران رحمت نچے کون و مکان اُپر ہی شاہی رسولان تیرے یکسر خوش چین تو سب کا اصل ہے سب فرع تیرے تو ہے روح وجود اور جو و تیرا ہیں تیرے خون کے جہان سار ہی تیری شرع وہ دیا و اس او کو العزیز تھے تیرے پیشگان خدا تیری ثناء بیان کیا ہے	کرم سے سن اسے ای بحر فضل ہی رشتہ ایک جس کا سب ہیہ ہی تیرے حکم میں نہا ہما ہی ملک و پرتر سر بر زمین میں تو سب کا نوری سب شمع تیرے ادب ہی اول و آخر پھر عید ہیں تیرے ہر کتب خوار کا کہ ہیں ہر کے ہر کوں شرایع اچھے سمجھ حکم کے خدا گداز کہ اپنے سب کتب اس میں بھر	تو بیشک رحمۃ العالمین ہے بجی ہے ای تیرے فیض کو ہر دم ہی تیرے سر پر لولاک کا تاج تھے دایم اُس تنہا میں وہ مجاد جو میں امکان میں کیا جزو کی کل ملک و ملک میں جتنے ہیں سب علویات و غلیات کل آج ہوے احکام دین تیرے ہر دور اچھے تیرے رسولان انبیاء رسولان سب تر کوں میں حق خان	دو جگہ تو شفیق اللہ نہیں ہے کہ شیطان بھی نہیں اسے جو دم زمین و آسمان میں ہے تیرا ج کہ ہو وین تیری اُمت میں آساد ہیں تیرے طفیلی بنے نائل تیرے سب استغاثے پر کھرتے ہیں محیط فیض کے تیرے میں راج سو حق رہنا سب کے بعد طور تھے تیرے نام لیا ہوا مصیاب کہ تیرے ذکر میں نہ تر زبان تھے
--	--	--	---

سنا یہ عالم ملکوت کے سب
 غرض غیب شہادت میں جی
 توجہ ذات و صفات حق کا مظہر
 جب کسی بھگوان و کبریا ہے
 جو عرصے میں نصیبان آئے ہیں
 کے خیر سے سب بھگوانی ہو
 بجا ہے بندیان کا ذکر کیا ہی
 نہ تیرے پیروی کی ہو ہی نہیں
 زلف اس کا درست ناقول اس کا
 سر نہ بھگوان کا ہے مقدور
 ہو ہی فکر و ادان ذول فیری
 وہاں یہ ہندی کی جی کیا چیز
 کہاں تخت الشری کی نوریکس
 وہ بدی توں کہ لے لے کے کی تار
 وہ جیتی توں کہ وہ مسکین تار
 میں اس دکنی رسالے کو بنایا
 نہیں والید بہ اندازہ میرا
 مراد اس تصور میں گم ہے
 کہی ہے اختیار آتا ہی پندار
 بجائے اس تو ہم سے تجھے توں
 کہ کر اس کوں و سید پائے تیرے
 میں توں کیا اور کہاں کا یہ وسیلہ
 کو وہ مغرور دور کت ادا کر
 تو تیرے ہو ہر دم وسیلہ
 میں میرے مشکلان سب بھگوان معلوم
 مقصود سے تیرے انت ہی بھگوان
 ہو ہو ضعف بیماری سے شیران
 کرم سے اپنے ای روح سنجیا
 وہ وہیل کا دھلا بھگوان دل

تھے تیرے ذکر ایتبے مطیبت
 ہی تیرے نور کے بے شبہ وہ فی
 مظاہر میں ترے عالم سر ہر
 وہاں روح و ثناء سرور کی ہی
 ثناء سے تیرے بہت کھائے ہیں
 ہوئے خون غچہ تصور خاموش
 کہ انکی فکر بخیر نار سہا ہی
 نہ تیرے خلق کی یک بھگوان
 ہی پیدا وہاں بے قول اس کا
 سما کہ سطح کوئے عید ہو دور
 کہ ماتی میں ہے دل غچہ ہیری
 کہ ہی وہ فی تحقیق غچہ و اجیز
 کہاں روح و ثناء عرش اقدس
 ہوئی تھی جا کو یوسف کی خریدار
 طے کے باؤں سے اسے ساز و سامان
 تیرے درگاہ عالی پاس لایا
 کہ لوگوں اس میں یہی تیرا
 ہمیشہ اس خجالت کوں گم ہے
 کہ میرے ماتھے سے ایسا ہو کا
 کہ بخیر اس الم سے گھاہر توں
 کروں درخوت میں جا تیرے
 ہی نفس شوم کا پیشک یہ وسیلہ
 جی تھا تھا انتظار ہی کی دھر
 آ تھا دل سے جی یہ وہ وسیلہ
 میں میرے کفستان سب بھگوان معلوم
 کہ کس کے ساتھ کچھ الفت ہی بھگوان
 طیبان پاس میں ہی میرا دان
 در سے اس درو کا کروں عدا
 کہ بھگوان سے توں ہو کر کوں

بھی سار عالم ناسوت یکسر
 تو ہی وہ آفتاب افق وحدت
 جو میں ملک و ملک میں بکھر تراج
 جہان یک جگہ میں نامی سخنور
 بلغان عرب سب نار سہا میں
 تیرے جب بحر عظمت کو بھگوان
 خصوصاً مجھ سر کا لنگ نادان
 یہ سکتیں منہ سے نادب ہی
 ہو جائے رشت کا مان ہی بھگوان
 آئے ہیں خوف اس سان میں
 جہان ناد قصاید ہا چیدہ
 جہان بے نعمان کا سفر ہی دا
 و لے ہو ہو الہوس نار سہا ہی
 وہ بدی توں کہ لے لے کے کچھ تیرے
 سچ اپنے کون صاحب طاعت
 خجالت کے عرق میں دیکھا توں
 کہاں میں اور کہاں توں کیا ہی تیرا
 کیا چلے سے میرے بوس خوش
 یہ خطر ہے ہو ہو بوس سخت خیران
 بھی آتا ہی کچھ ناگاہ درو
 ہی اس پندار سے استغفار نہ
 کیا ہی بھگوان میں وہ وسیلہ بند
 یہ خطرہ دل کوں جولا ہی کیا ہی
 میں توں کہ حال میں توں جانا ہی
 جو ہو میں ب طرف سے میں ادھی
 ذرا ہی دل میں میرے میں جین
 ہوئی عاجز و وامیری و عابھی
 نہیں ایسے میں قول و فعل تیرے
 مجھے وہ لطف اس ای افق لطف

تھے تیرے نام انور سے منور
 کہ ظاہر مجھ سے ہیں ذرات کثرت
 پہنچا تیرے پاس انکو بے معراج
 میں تیرے مدح میں حیرت ہر
 تائیں تیرے اہل فرس کیا میں
 خجالت کے عرق میں غوطہ کھائے
 کہ علم و فضل سے بالکل بے حوائج
 یہ سکتیں تیرے ہر گز نسب ہی
 تیرے مجھ سے بارش ہوں دور
 کہ سمجھا توں میں استغنا کو تیرے
 اری یہ بکھ خون رنگ پریدہ
 وہاں کیا پدی ہوں کیا اسکا شہر دا
 کیا خواہش تیری مدحت لائی
 چلا افتاد کے سلطان کے دھیر
 کری جا کر سلیمان کی ضیافت
 کہ تو میں کوں اور یہ کیا کیا ہوں
 اسی تشویش میں رہتا ہو ذرات
 کہ اس عجب پر تو تھا ہر گوش
 نہیں اس مدد کی مجھ پاس دران
 یہ خطرہ جو ہی بس شوار و شل
 یہ گمراہی سے لے بھگوان تو بڑا وہ
 بلاشبہ وہ جولا ہی کے مانند
 مجھے بیشک وہ جولا ہی کیا ہی
 ہوں کہ خجالت میں ہی پانا ہی
 کہ ایسے زانی کوں نہ اسی
 نہ تو کو ہی ہر آرام دن رہیں
 ہوئی عاجز و وامیری و عابھی
 کہ لیون نام میں یاروں کا تیرے
 کہ جس سے توں سنا فریاد شہر



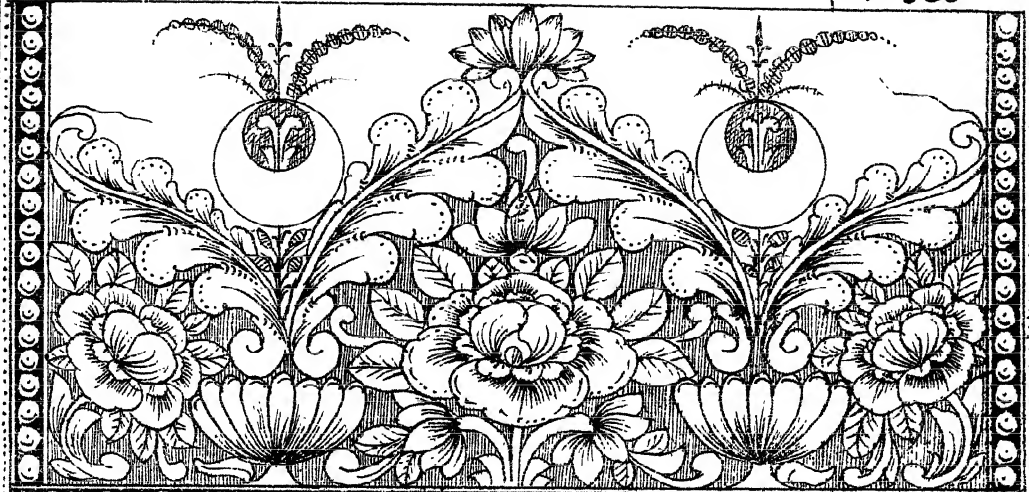
مجھے بس ہی وہ رحمت اعلیٰ خداوند
مجھے یک قطرہ اس بانی کا پس
ہیں اس کس ترس نہیں ہو ایمان
غایت کر مجھے جمعیتِ دل
تقیف اس سرکشی کون تجھ بیک
کیا جب یک نگہ توں از غایت
مجھے دے انکی محبت سے دلی
نہیں کوئی جھگڑا سیر باج ہرگز
ترے منزل میں کہ مر چکا نا
مقام اس فکر میں ہے ہم کہیں
کے ہیں ہم خوش و خوش فکر سے
ہوں رہنے سے یہ جھگڑا تیرا
سما یا شکل انہر اکھڑا ہے
شفیع اللہ نہیں سن انکی باری
اگرچہ ہیں بدیاں انکے گھنیرے
پلاٹک انکو نہ یوگا خلیفہ توں
بڑی دولت خواہ جرات کے تیرے
رکھ انکو نہ ذلیل و خوار نکوس
تو رکھ جاکر اپنی پیارا پنا
سدا رکھ انکو اپنے دھیان سے
مری اولاد کون سر سبز نکون
پہنیں اپنے نیت رکھ انکو مسرور
عطا کر انکے خیر و برکت
جہاں تیرے امت میں ہیں مردان
کرنے دین کا قبول بالا
تو ہر عصمت کا اپنے گنہگار
تصدق سے محمد کے الہی
رکھ انکے عشق میں یوں ہو شہر
حیات و موت کر ملت میں انکے

کہ ہر نیکو چھڑا جس سے از بند
کہ تجھ سے ہو ہی وہ سدا رس
سر نو سے مجھے کہ توں مسلمان
کہ ہی میرا پر یہ عقدہ مشکل
تو جہ سے ہو تیرے مسلمان
ہوے یک ایمان مل سعادت
غایت کر اپنی آشنا ہی
نہر کسا مجھے محتاج ہرگز
کر اپنے بائنی مسیہ اسرا نا
کہ چلا سر سے جاؤں با دینہ
کہ کب جا گئے ای مولانا کھاگ
نیت اس بات سے ملتا ہوں آزار
پہاڑاں کے سر اوپر کڑا ہے
کر اپنے لطف آب انکی باری
دل سے بے شکر کہلاتے ہیں تیرے
کر یکا دشمنان پر انکو ورتوں
دے انکو نعمت اپنے گھنیرے
دکھانت جھگڑا انکی شکل خوش
غایت کر اسے دیندار اپنا
لجا آخر اسے ایمان کے ساتھ
رکھ اپنے دین پر ثابت انکو کون
کر اسے نہر بلا ورنج کون دور
یہاں کی اور وہاں کی از غایت
ہدایت نیک ہو انکو با حسان
کر اسے دشمنان کے منہ کو کالا
دے انکو دین کی توفیق ہر آن
مسلمانا انکی قایم رکھ نوشاہی
کہ جان تن کریں ہم پہ پہلار
ہمارا حشر کرامت میں انکے

مجھے کافی ہے وہ نعمت تھکا
مرا خاطر پر آگندہ ہوا ہے
بان رحمت کہ شاد خوش نصیبی
خدا پوری تجھے قدرت دی ہی
اتھے اس طرح کے کفار دیگر
چھوڑا ہی صاحب سرا و آفتی
بہشت رکھ مجھے توں عافیت ست
ہیں کجاں علوی و مغلی کے تجھ پہ
ضعیف سے ہو ہوں میں ہاں گیر
رہے وہاں ہو مر وہاں ہو کر وہاں
نظر سے اپنے جھگڑا نہت
ہوئے کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا
کہ ہر جاؤں کہ ہر شکر میں تیرے
مدام انکی کیا شکل تو اسان
تو اپنے دین کا ہی آپ حامی
کہ کروں دشمنان کو انکے مال
جو نہیں ہیں تیرے امت کے ہوا خواہ
مجھے محبت سے دے انکے کنار
دل اسکا ہر خلق سے جدا کر
کر اسکی قبر اپنے نور سے پور
دے انکو خوبان دوزخیاں کے
مر بھایاں کہیں باکیر اولاد
ہیں تجھے ہر شہا ہو روت و میرے
زبان سے ہاتھ سے دل ظلم سے
ہو اس امت سے جتنے ہیں عزت
جہاں لگ ہیں سر امت میں غفل
تصدق سے نبی کے حق و قیوم
تصدق سے محمد کے خدا یا
بھلا اللہ ہو یا بہر نسخہ آخر

کہ جس سے تم سننے چرایا زاری
نیت و نیاستی گندہ ہوا ہے
بان مخصوص انور و حبیبی
کہ جوا تو یک بل میں کیا ہے
کہ کھوئے عرس وہ لفظ اند
مجھے دینا سے ہو لڑا بل دنیا
کر مجھ سے ہمیشہ اپنی بات
کروں کس واسطے دوسری باتیں
نہیں کچھ سوچتی ہے جھگڑا تیر
غایت تیرے پر سدا اسان
مجھے دے شہر میں تیرا کرامت
مسلمانان پر ہے سخت دشوار
اگر ہیں نیک بد جا کر ہیں تیرے
ترے پاس اول و آخر ہی کیا
ہے ہمیری عرض ہوا زلفانی
کہ ہو و تیراں بران کا ہر مال
انکو کون خوار کرد و کجی شاہ
کہ میں محبت کا انکے جھگڑا بار
اے اپنے محبت میں نہ کر
بھی کر مرے میں اپنے ہنگام خوش
دے انکو نعمت ان سرور عیان کے
ہمیشہ دین ہو دینا میں کھشنا
رکھ انکے حال پر لطاف تیرے
ہمیں تائید میں دوزات دین کے
رکھ انکوں با حیا و صدق و عفت
سعادتمند کر انکوں با فضال
مجا عالم میں انکی دین کی مہوم
دو دوزخیں ہو کر اسکا ساسا یا
تجھی مصطفیٰ سارا فاخر





مشوئے بیان میں اعجاز قرآن شریف کے من درین پر بطور حاشیہ کے لکھی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>بائیں وہیں قرآن کا اعجاز بطور حاشیہ سپر لکھا میں بھی بوجہ شقی ملعون اٹھس تسین قرآن کسین تار سرور اور اس کے نظم میں جو تھے مدح پر یہ آپ میں کرتے تھے یہ گفتار سبھی چرتے مگر دیاب لشکر تسینے بولتا تھا یوں وہ ظالم مگر اٹھس اور ابوسفیان در آخر ولے کا فرموا بوجہ شیطان سبحون کے پاس تھا از بس لڑائی عقاید کے تم اب غفرے کو کھولو نرسے تابع یہ سب جس جا آتو کہے البتہ ای شیخ ہمدتب کہو نگاہ کو اگر سر سبز من شنائی شاہ کے خدمت میں آیا بلاشبہ غفرے اب قوم کا تو</p>	<p>کس من درین میں نوالا میں کھلے یہ نظم صاف کتیل اب کہاتین روایت کھترے رہتے ہیں دیوار حاکر قرآن کی ہر سنیے خیر بعد جوش کیفیت سے اس کے ہو کے سرشار دلون میں انکے ہوتا تھا تغیر وہ کہتے ہم ہیں اپنے دین کا ہم سمجھائی بھائی میر اب تو بہتر روایت قریشوں میں تھا وہ ہر رانامی تمہارے پاس کیسا ہو میں بولو کہے پران برادر سے برا تو عمل میں اسکتین لانا ہو میں اب اور اس کے حال کو دریافت کرتین غرض عتبہ اشرا جب یہ یاد چراغ و چشم ہی سب قوم کا تو</p>	<p>سرس اٹھوں کو کوئی لے لے لے لے لے کے جائیں اشارت کر گیا ہوں روایت مسوئے خانہ سالار عالم تلاوت جب تک کرتا تھا قرآن سکے اپنے گھر کیتین پھر کج باز بشر کے صدا انداز سے باہر تمہارے دین کیا ہی بولو کر غور اگر چہ لاو وہ وہ چند قرآن روایت کہا مکین تپاک دل سے یہ بات مروت اور شناسائی تھی کہین ترے پر اعتماد اپنا ہی سارا پسند سکورین اگر تم ہو مشاد نصائح اسکتین کرتا ہوں مجید نہیں تھے اس سے بہتر کوئی تدبیر میں کہتا ہوں جو باتیں غور کیجے</p>	<p>پس از حمد خدا و نعمت خدار جب کہوں مختصر تر کر دیا ہوں روایت ہی ابوسفیان و اٹھس بشرب و پوش ہو جاتے تھے باہم تجدد میں حبیب رب رحمان تلاوت کے کتابت پدین باز کہ بیشک ہی بہتر خاص طور سپس کتنا بوجہ انکوں اس طور نہ لاؤں گا میں اب حشر پد پد بیان بشاہ انبیا لائے ہیں کائن روایت ہی کہ عتبہ قوم کے سات خاست اور دانائی تھی اٹھس جو انان لو لے تو عہ ہے ہمارا کہا تدبیر یک آئی مجھے یاد کہا میں جا کے اب نزوح شد کہے سب خوب ہے یہ بات امی شیر کہا بعد از تحیت ای بھیجے</p>
--	--	--	--



بر عقل و فہم و خوبہای دیگر
نصیحت کو تیرے خاطر میں لا تو
تو جو سب بجان رضی ہو گیا
اگر اس واسطے کرتا ہی دعویٰ
تو اس کو مشتاقی کہ فراموش
یہ جس غم کے گھر میں خوب خیر
اگر کوئی حریف کی تجھ پر غیبت
ہی قصیدہ کہ اس کو تو چھوڑ
نکرو توں قوم کو اپنے سے بیزار
کہا مان تب کی شاہ مرغزار
بھلا مچھا پیت بڑا توں کہن ال
تو عین کچھ ہی کو فوہنگ
وہ نہ نشانی ہو اطمینان
کہیں رشاد کر کے ختم سورا
سرا اسکا پایا ہے سدا
یہی سمجھے تھے نیک سب و گمراہ
گئے کہنے کو یوں اسپین بجا
سے سب کو جو غیبت میں ہو
کلام ایسا محمد سے سنائیں
سخن کا اسکے ہی انداز اور
نہ پہنچا اسکو کوئی منشور منظوم
سمجھتا جو نہیں یوں بے زب تکرار
شانی سب ایمان لائے سب
ہی دولت اسکی فضیلت تھائی
ذرا سا بھی نہ ویجو اسکو آزار
نہاید ہر ہونہ و دھر مور و غم
تم اپنے جابے بر سالم رہینگے
جب اسے جنگ سے ہیں تم کنار
کہ کھر نکالیا ہی تجھ کو مفتوں

ہند ہے انہیں کوئی تیرے برابر
زرد عوا سے موت یلدا تو
تجھے اپنے آپ کرتے ہیں در
کہ تجھ کو مال و ذر ہو و گھٹنا
تجھے دیتے ہیں لاکرائی مکرم
تجھے ہم سایہ کرتے ہیں لاکر
تجھے اسیت ہی سکی کاوش
نصیحت سے مر گزرتے توڑ
ندے اسودہ جی کو اپنے آزار
الہ سجد کا کیتن آغاز
تیرے سے ہو احتاحت خیال
ہوا ہے ویدہ نصویر سا رنگ
کہ تھا خون غنچ دل تنگ خاموش
سنائی ہو الولید کو تو پورا
تھکانے نین عقل اسکی باکل
کہ آویگیا وہ کر کر کام دلخواہ
کہ جاتے وقت کا ہند نہیں ہی کا
دفا تر کنز اور معنی کے کھولے
کہ اپنے ہوش سے باہر گیشن
اسالیب عرب سے ہیگا باہر
ہی غنیک وہ کلام جی قیوم
کہ ہو گا دین کو اس کے خوب ہمار
سعاد و وجہ انکی پائے سب
ہی عزت اسکی سب سے بڑی
حرام اپنے پر کرد و اسکا پیکار
دلک رہ کر فاش دیکھو غم
کوئی بھی تم کو ظالم نہ کہیں گے
امان مال و جان پاؤنگے سار
نہ کیوں کہنے لگے تو ایسے توں

عرب بھگوان فضل جانچین
اگر ہے اس لئے دعویٰ تیرا ہی
بجان ہو تو تیرے سب ملارم
ہی جس مقدار بھگوان خوش نر
اگر اس واسطے ہی تیری بہت
اگر ہی کوئی مرض سے بھگوان
تو فرما تا عرایم خان بادین
بہر حرف تارہ تجھ سے کہیں
سنیاد حرف جب ہیو برب
لگا پرتے کو جب عرش رتبہ
نصایح سب گیا بھول اپنے بیک
آرہا ہی اس کے خندہ کار نگار
چرا جب آیت سجدہ کو خاتم
آٹھای وہاں غنچہ میل رہے
وہاں جو قوم کے چھوڑے تھے
کی جب وہ ہو د آ قوم آو پر
ہوا باطن میں یعنی اسکے تغیر
کہا ای قوم جو چاہو ہو لو
فصاحت میں ہیں کجا نقد یوں
ہند ہے کوئی بھر کو آج قدرت
بہر حرف اسکو نبوت کا سند
بہر دم ہو گیا کام اسکا بالا
ہمیشہ اس کو یاری دیجیو تم
اگر اس طرح تم کرتے نہیں ہو
عرب کیسے تو ہیں اس کے دشمن
اگر حق سے نہیں ہی اسکو ادا
اگر کسے فتح و لغت اسکو رخن
وہاں اسات کو سن ہو کے بہر دم
کہا تم بھگوان مفتوں ہو لویا اور

بہر دعویٰ تیرا نہیں جانتے ہیں
کہ ہم بھگوان کر رہے ہیں سدا
اطاعت میں تیرے سب ملارم
اگر اس کو بے تا مل تو سر
کہ ہوں نزدیک تیرے خیر و غارت
تو فرما نا کرین دار و سے تدبیر
علاج اسکی اس کے کراوین
قریش اور سب عرب دشمن ہیں
کہا پورا ہو تیرا سخن اب
تیرا عرقاب میں چیر کے عتبہ
دل اسکا ہو گیا ہے فقط شک
براہن حل کو تجھ کو سنگھارا
کیا سجدہ ادا وقت دردم
نیت ہو جو جی سے بے سرو پا
سب اس کے منظر ہو کر کھڑے تھے
ہوئے مایوس محمد دیکھ اسکا کیر
کلام اسمدی کی نہیں تاثیر
یہ تک انصاف یہ حرف سن لو
سب اسلو میں سخن کے جانا یوں
کہ مانند اس کے لاوے یک عبارت
خدا سے وہ دم اسکو مدد ہے
پر نکادین کا اس کے جک چال
فلاح و فوز کے تین لہجہ غم
تو بارے تم خلاف اس سے کج
کہر مانند ہیں سپر ہو گیا میں
تو خرم اس کے ہو جاوے کج بر باد
تو ہر دم یاد لگا کا تم سکھارو
کہے پہلے ہی تیرے لیے کہے ہم
سخن میں تیرے ہی تحقیق کی طور





وے تم غور کرتے ہیں ہو فوس
سمجھائی دوست میرا کہ عتبہ
ہوا تھا بہ سخن جب ہوا شہر
کہ ہو گیا پیمبر عتبہ بیشک
ہوا ہی عتبہ بھی اس شد پوکا ز
چلے لٹا ر جنگ بدر کو جب
کہیں پیر کی عاجز ہو گیا ہوں
لیا ہی غود سوز روقت بوجہ
حمیت جہالت کے ہو چو ش
موسے تھے کا فران و مان
تھا بیشک مومنان سابقین سے
کہا کو مصطفیٰ کے پاس جا کر
بلا بھیج سکوشاہ کو کون پوچھا
بیشک ہوں بلا شہرہ بایان
ہوا انگلیں میں یوں دیکھ سکونا کام
کیا جب اس طرح وہ عذر معقول
روایت ہی دید ابن معین
وے مابین عداوت وہ تریکار
مطالع اسکے جو میں خوب ہے عجب
روایت ہی کہا یکبار سب سے
محمد کا ہوا ہے نام شہر
محمد کا ہے سحر از بس ہویدا
کہا تب اسے یک ناپاک باطن
ہیں قرآن میں ہرگز سچ کا وہب
نہیں ہے اب ہا کوئی فقر گفزار
محمد کا کلام نادر اسلوب
کہا وہ یہ سخن ہے پوچے ربیب
کہے کوئی سحر کہنا سکونا چا
لگا کرنے تفکر اس میں تاویر

پر سے ہو دو فطرت کی کوس
فرست میں تھا عالی سکار تہ
کہ ہو و گیا عرب میں یک پیمبر
گھر سے گھر بولتے یہ بات ہر یک
ہوا ہی دینی و عقبی میں خاسر
ہوا ہی سب کو مان ہوا وہ تب
میں خست اس نے اب انگا ہوں
کہا اچو بخواب بھیجہ با اہل
کیا ہی حرم و دانش کو فراموش
گھنٹے پاؤں میں بندائے رسی
محبت اس کو تھی سالار دین سے
کہ بیگا ہو خدو بس مکرور
کہ تیرے یہ تغیر کا سبب کا
خدا ہوں راہ میں تیرہم جان
کہ ایمان پر ہو ان کا انجام

ادبیت

کہ کفر اندر تھا اپنے سخت خیر
سزا تھا سدا قرآن کو بسیار
ہیں رشک مطلع خورشید شرب
تھا ماموہ ابو جہل لعین کا
کہ میں اس کی شہر تی عجب کچھ
مطالع اسکے میں گئے آپ جیون

ادبیت

بھی بیگا ہر جگہ قرآن کا مذکور
نئے جواب اس کی ہو شد
کہ قرآن کو کہیں ہم سچ کا ہن
کہ وہ تجویز دیکر پھیر تم آب
کہ دانا تر ہویر سے شاعر
ہیں بے شعر ہرگز بوجہ خوب
محمد کو جنوں سے کچھ نہیں عیب
کہ میں گئے سحر کے سب میں آثار
لگا چھرنے ادھر ادھر کھری ہیر
میں تم سب ہی قرین اب بیگا کا کہ
کہ وہ تم اتفاق اب یک سخن پر
جواب انکو دیا ہی یونہی طعون
کہ تب دو مردوں شعر کہنا
میں قسام اسکے کیسہ جانا ہوں
کہے کوئی اسے دیوانہ کہنا
ہی دانش اور فرست سکود لٹوا
کہا یہ بات سن وہ نامزد تب
ہوا از تلخی فکر ت ترش رو

بہت نفع کچھ بہت بہت
نکھان کفر اس میں یک ذر عیب
عرب ہو متفق کہتے تھے با ہم
پری انکے دین میں عیب خاک
پایان سوردین یرن لایا
کہا ہے انکے ذرہ از حرم
کہ ہی جھگو سفر جانی کی تکلیف
دیا ہے اسکے ذرہ شام وہ تب
گیا مار و مان با حد تب ہی
تھی کنیت بو خدو لکھیں
تغیر سکے چہرے پر ہوا تب
مگر ایمان میں اسکے ذرہ عین
تھے کچھ باپ اپنے نہیں کام
تھے نیکوئی کے خوش اسوایان ہوت
ہوا میں اس نے محزون نا شاو
کیا ہے شاہ عالم سکود قبول
ترا دشمن تھا ختم امر میں کا
اور اس کی طرز نگہی عجب کچھ
بلاغت انسی پانی ہے ت جانا
کہ ہی موحم اب انیکا عوب کے
تھاری عہد کی جس پر ظاہر
کہیں تا اسکے تین عربوں سے کیسہ
کہ میں کاہن کے صحیح جانتا ہوں
کہا ہی دو محبت سے ہر معنا
دقائق اسکے سب پہچانتا ہوں
پہر افسانہ سے کوئی دم چپ رہنا
ہیں اس حرف میں شہر کہین راہ
کہ را ہوں تا مل میں اب
کیا سوہ المرآی سکود بخو

لگا پھرنے کو بیچھے اور آگے
سنا جب اس لعین کا دھنسا دور
محبت کا ہی جوش اُن کیونہیں
میل نکا رتھر کرنا سون خوش نصیب
لو یعنی اپنے دل کو نہ محروم
مرست سے تو میں کو اپنے پھر
اور اسکے تین دئے ٹیکہ فرزند
نھے سب دنیا میں پورا دھتے
ی معقد ہر ہو جب سے بد
ب کو ہی دو اب زرع و نبات
طرح کرتا ہے ساتھ اسکے ملعون
بل اسکے میں بگاڑ کے بے بل
کہ وہ آیات کا میری دشمن
انکا انداز کرنے بہت دور دل
ہو بیچھے سپہ پلوت بعدت
ہو ابے بعد از ان وہ رشت جو
ہو مت نشا و نخوت وہ مغرور
دل و جان سحر سے اسکی مجبور
کسی ساحر سے کرا خدا اسکو دور
قرب اسکو میں والوں کا سقرین
سقر ایسا ہی دوزخ یک بلا حیز
کے بعد انکو خاکستر بیکدم
عیان ہوتی ہے انسانو نیا زود
ہلاک اسکو کیا عیان قبر قباور
میں میں دین میں بولا بولیا نوا
اور یا ان لاکھیں بسیار کفار
کہا اس طرح سب ابن مطعم
گھر آختاب نما اندر وہ پُر نور
ہوا تھا پھر قرب اذالہ و آہ

مگر کوئی بات نہ سکوا تھ لاگے
دل اسکا ہو گیا ہو گا مگر
عنایت کا خوش اُن کیونہیں
سُن اسکو گوش جان دل سے سب
فرغت سے ہمیشہ رہ تو مقرر
کو اس ملعون کتیں زیرے حوالے
کہ ہینگے اب وہ قوت میں برمد
قوی بازو تھا بخدا تھے وہ
تھا عاجز اور عیاں اور ترنا
اب اسکو سیم و زر ہنگا فرداں
کہ بھڑاس سے زیادہ اسکو کشتوں
مشقت میں کروں گا اسکا ہل چل
ہوا میرے پیروں سے وہ بظن
کہ کیا قرآن کو کہنا در محافل
سدا گھیری اُسے دو جگہ افت
ز جوش فکر و لنگ و ترش و
ہو ابی کے پیغمبر سے جو
و گر زحرف کو گب ہی یہ مقرر
ہو ابے سحر میں یوں نام آور
رہ گیا تا ابد اس شور و شر میں
کہ لچ و استخوان کتیں کرے ریز
جلاوے پھر جلاوے یوں ہی
ہو توں میں دیکھنے سے اسکو سحر
ہو او دوزخ میں جا کر لاکھوں سال
اگر جیتا ہے وہاں دیکھ اسکو

کہا جبرِ ثقیل اس طرح کو کر
حبیب ہے کتنے دینے تسلّا
اور اس ملعون کی سپہ پلوت
کہا حق انی حبیب اس دینے نہ ہو
مرے بر سو پ کا نام لعین کا
کہ میں پیدا اسکو نہ کیا
سدا رہتے تھے اسکے سات جہا
میں گشتا اسکتیں کیا کیا ہر باب
نظام و مثال اسکو نہ فرزند
یہ سب میں دیا اسکو حسان
نہ برادریکا اسکا پیرا دہ
مذہب اسکتیں کرنا بہر مذہب سے
وہ بد طینت لگا ہی فکر کرنے
بس اسکو لعنت اور نفرین
لگا کرنے نظر تھے وہاں
لیا ہے قوم سے بعد کے منہ
کہا ان حالتوں کے بعد وہ خر
کے ص ب معنی یو تر ہے بروی
نہیں ہے وہ مگر کہنا بشر کا
ای سامع تو سنا نام اب مقرر کا
جلا توں میں کو کو دے امین اک
ہیں ہیرم ریز اسکو سنگ اپنا
غرض جلدی سے وہ ملعون ذات
اگر اس ملعون کا چیتا ہی تو ادا
روایات ایسے ہیں کتنے ہاں

نہیں قرآن مگر سحر مقرر
دیا اُن آیتوں کو بیچ مولا
کیا ہی اسکو لعین بے نہایت
تھے اور اس لعین کو تو بے ہوا
تو غمیں ہونے ہرگز نہیں آ
اور سکون ان محشائیں نہایت
میں سکے تھے رحلتیں دلخواہ
ہی جسکے شرح میں درکار طاب
ہوا ہے میرے بخش سے برومند
اور اس نے مجھ سے پیش آیا کفر
نہ بخشو گھالیں چکر سکون ناہ
ہوا ہر گھرا ضرور اس سب سے
من اپنا کینہ قرآن پودھرنے
ہو اندازہ و ملعون کا جسٹین
سب اپنے قوم کے چہرے کے اوپر
کیا اعراض جو ان ایمان کے جو
نہیں قرآن الاخر یو شر
کوئی ساحر سے یعنی شاہ سیکا
نہیں ہرگز کلام حق نغالی
حقیقت میں وہ کیا ہی کیا تو بوجھا
نہیں آتا عذاب اسکا باد رک
کبھی بچسی نہی ان کی ایک آن
عمل کیے دیکھتے تھے مکافات
تو پر جا آیت انا نقیناک
مرا گروہ سب کہیں ہو وہی فائر
کلام اللہ کو سننے ہی ای بار
کردن دریافت تاکہ اسکے طیار
اور اجہرے کا میرے گسٹ اُن
میں سے شعلہ آسا جی بھر کر جا

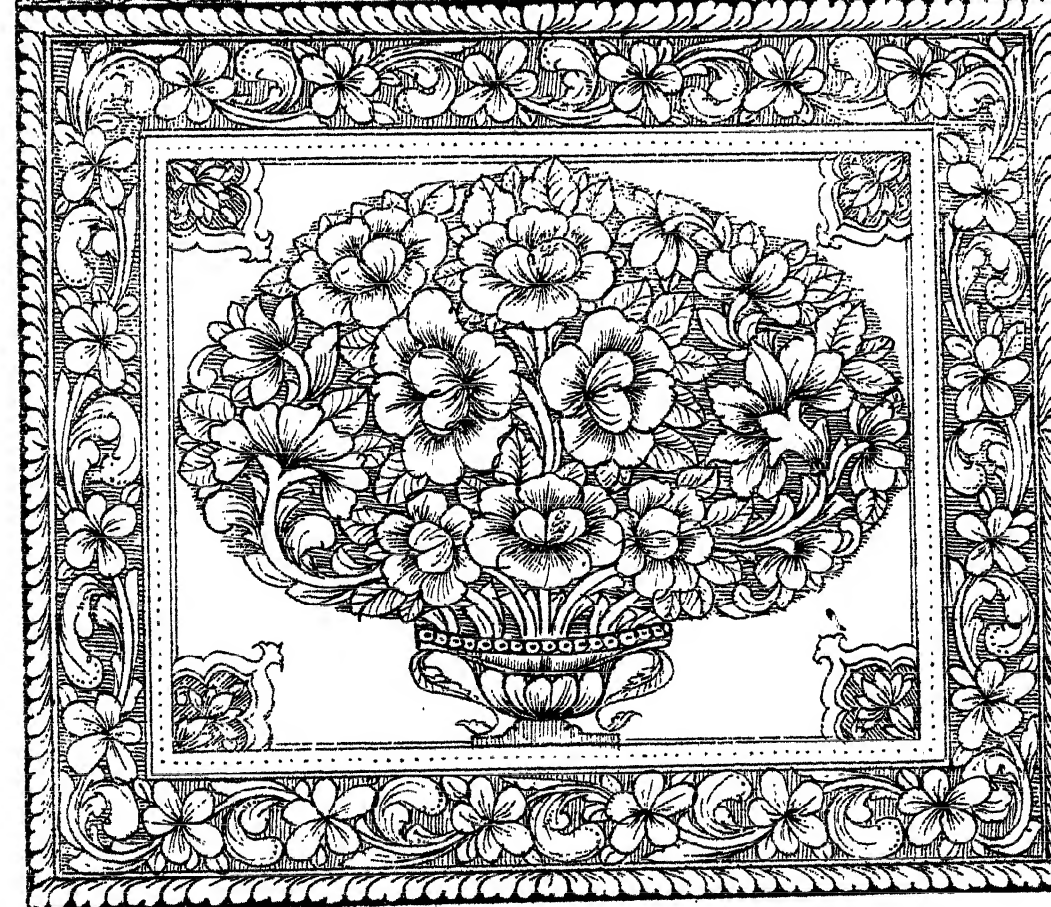


روایات

کیا میں قت مغرب نزد خاتم
پرا الحمد بعد سورہ طور
مگر دل رنگ پریدہ ہو چھڑا

سنون قرآن کو تا مین سالار
وہ سننے ہی ہوا میں سخت حیران
مگر میرا بہ حیرت ترک ہے

<p>سُراب ایسے مضامین اور ای بار لبیدی عامری کے ساتھ کیا قصاید ان کے لکھنے کے لیے سکایا ہی۔ مجھے سورہ بقرہ کا تجزیہ سب سے ترو درست تیر برہائی قدر کو ایک بیوقوف کہا کوئی اسے بوقت بطور نہایت لفظ جو وہ ذوالکلام کہ نہیں اس فن کوئی اہل صفت کا ہی گم تیری فصاحت میں مر میں سوانا زلی جب اؤ خدائے الی ام پچھان سے لکھ گیا ہوں مختصر تر</p>	<p>روایت کہ ایک شاعر و عین تھے اکابر کہ ایمان لا بعد سکون کہا تو نظر آئے نہیں چھکوں وہ سینہ کہا وہ جب شاہنشاہ وہ رکھے کیا نور سے نست انھیں</p>	<p>روایت کہ ایک شاعر و عین تھے اکابر کہ ایمان لا بعد سکون کہا تو نظر آئے نہیں چھکوں وہ سینہ کہا وہ جب شاہنشاہ وہ رکھے کیا نور سے نست انھیں</p>	<p>نماز پنے سے خارج ہو گیا کہا فاروق اعظم دین کا سالار تھا بابتک شاہ و عین وہ فخر سنا کچھ آہا وہ نظم بسکو گیا میں بھول سب اشعار سے ابو اس حرف سے سرور فاروق خیری ایک اعرابی نے بکھا کیا بے وقت سجدہ کا میکو بول کہا سب سے صمعی وانا لعنت کا میں دیکھا باد یہ میں ایک ن کو فصاحت یہ کہ کسی میں نہ پائی میں خبر و حکایات ایسے بسیار</p>
<p>اور اسکے آل و صحب تابعین پر خصوصاً مخی دین محبوب دادر</p>	<p>روایت فصاحت تھی جب کے سخن کو کہی اسے مجھے ای میر بھائی میں درکار اکتین لکھنے کو ٹھوکا خدا سے نت نہ تھی صحت</p>	<p>روایت فصاحت تھی جب کے سخن کو کہی اسے مجھے ای میر بھائی میں درکار اکتین لکھنے کو ٹھوکا خدا سے نت نہ تھی صحت</p>	<p>روایت فصاحت تھی جب کے سخن کو کہی اسے مجھے ای میر بھائی میں درکار اکتین لکھنے کو ٹھوکا خدا سے نت نہ تھی صحت</p>

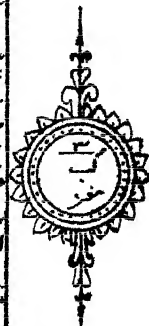
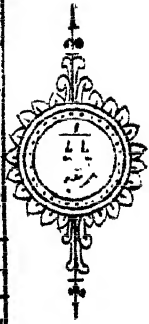




ای خود ترا وجود عالم ہی علم ترا محیط کونین مطلق تون جواد و فیض تیرا پرست ہی اگر و گرتی ہے بن دہم و گمان سے جوین گراہ مستی سستی چل کے ہو سرشار کوئی اکھ نہیں آگ سے دھوئے کوئی شوق شجر کا تخم بویا کوئی تر کے بجوں سے بخیرت جب خلق تمام یوں بہ یکبار یو جو زمین ایسی ہی توفیق	تجہ علم سے ہی نمود عالم خون روح بچشم نور دین پرستی کے آپ کیا ہے گھبرا تجہ بحر کرم کی یک رقی اطلاق سے تیرے نین ہیں گاہ مطلق کون کے ہیں قیدہ تھا کھو لا نہیں نور وحدت اوپر شر سے کون وہ معرفت کھو گیا مہر ہو براہ وحدت تھے ظلمت و جہل تیری فدا	ہی مہر سے تیرے نین شراق ہر خط بعسوی و بفسلی مطلق تو خیر و بصیرت گر قطرہ یون ہے و گریم جب قید سے ہشتا ہو بین کوئی مہر کی مہر کی لے مشعل کوئی آفت سنگ کر کے بخیر کوئی آب کے عشق کا ہو جو یا کوئی بول کے ثالث ثناء آماس سا کفر کا اندھیرا	ہر ذرہ النفس اور آفاق ہی تیرے ظہور کی تجلی پر دل میں کیا ہے السیر تجہ گلشن فیض کا ہے یک دم تجہ یون میں نارسا ہوے بین تجہ نور کو دھوئے دیا چل تو جہد آپر کیا اُسے سد سرچشمہ دین سے ہاتھ دھو یا توحید کا کھو دیا انا نہ عالم کے آپر کیا تھا گھسیرا تابان تو کیا ہے صر صا دق
---	---	---	---

لایا تون یک آفتاب وحدت لایا تون یک ایسا روح عظیم یعنی شہر دو جہان محمد طاعت ہی تری طاعت اُسکی بات اُسکی ہے وحی تری مطلق سینچے تو دہر و جس پہ ہر دم آل اور صحابہ اُسکے سایہ	جس سے نہ ہے جہان ظلمت پایا ہے حیات جس سے عالم سرما یا جسم و جان محمد قرت ہی تری محبت اُسکی شان اُسکی ہے تیری شان الحق ہو اُسکے سراد کیا ہے کم بے شہر تو ہے ہر شہر پیار ہے	لایا تون یک ایسا برحمت ایسا تون چراغ یک لگایا یون اُسکا کیا تون رتبہ بالا جو اُسکی رضا تری رضا ہے طالب اُسکا تر ہے طلب اور اُنکی ثناء و ان کے ناچیز جو اُنکی شان میں اُسکے کیسے	جس سے نہ ہے کہیں عجز و سرت دل جس سے ترا سرخ پایا جو اُسکا ہوا ہے تیرے والا حکم اُسکا جو ہے تری قضا ہے تابع اُسکا تر ہے محبوب ہر سب کا بیان و ہے ناچیز تجہ ایسی ہیں اُنکی سے بہتر
--	---	---	--

	خاص انھیں جو اولیاءِ بیکمل تجربہ پسین بستی و فضل		
در منہب حضرت محبوبیت مرتبت علیہ السلام	خاصہ جسے محی دین لقب ہے	شان اسکی در اولیاءِ عجب ہے	طالب ہیں بابت اولیاءِ مطلقہ
ہی قرب میں پایا اس کا برتر	پاؤں اسکا ہی اولیاءِ کے سر پر	بے ریب کے ہیں سب ماسل	عاشق ہیں بے صفیاءِ جویب
شیخ و بشر و ملائک و جان	سر جلتا اہل علم و عرفان	محبوب یگانہ غوثِ عظم	ہی خطبہ مدار برود عالم
نیک ہی وہ مظاہر العجاہب	کیونکر لکھوں اسکی عینِ نقاب	جو سلسلہ میں ہیں اس کے افراد	ہی ظاہر و باطن اُس نے آباد
در مدح شیخی و قدوتی حضرت سید ابوالحسن قادرِ قدس سرہ	اس ملک میں ابوالحسن تھا	جو عشق میں محو و نہین تھا	جب قرب سے نورِ عسار پا
تحقیق اقصاء و رکن دین کا	گنجور تھا غزنِ یقین کا	وہ پیر مراد تھا بہ عرفان	قربی تھا تحفہ سکا زینب
در سبب تقییف این رسالہ کہ میں جیون نام دارد	سر کان سے دل کے ای برادر	ہی ذکر نبی کا فرض سب پر	کرتا ہے بہر ذکر دل کو روشن
سنت ذکر سے اس کے توں لگا دین	جہد و بیان ہی اصل دین ایمان	اس ذکر میں وقف کرتوں جانکو	اس ذکر میں صرف کرتوں زبان کو
چل راہ پہ اس کے چشم و سر سے	منت اسکوں تھا کجی نظر سے	بنو عشق سے اس کے بڑے تاب	کر اسکوں تو اپنا خور و خوب
اس شور سے ہو تو بحرِ جوش	اس و جد ہو توں سے بہوش	یہ عشق تیری ہی معرفت کی	ہی آتش ذات ہو صفت کی
احوال کا اس کے بھر و فتنہ	سینے کو کر اپنے مدینہ	ہر جہد کہ عشق ہو محبت	مہربانی ہے بجز بے اصل نسبت
ہی دید و شنید لیکن ای بار	اس عشق کو پہنچنے کے آثار	جب ہوں کیا ہی طالعِ شوم	دولت سے لقا کے اس کے محرم
بارے ہم اُسے کرین بہت باد	تا پاوے تعلق جانِ ناماد	جب جہر سے اس کے میں اوس	اس فیض سے بھی ہوں بے بسی
کیمیک گنت لکھائیں ای بار	اس شاہ کے ذکر میں بیانوار	ذکر اس کے ہی نور کا در اول	من و دیک اُسے لقب ہی اجل
جو سر میں ہیں اس کے ریشات	ہی مہرین اسکا نام خوشدھا	تر سے میں لکھا ہوا اسکا مولود	ہی من موہن اسکا نام مسعود
جو تھے میں زہشت سال ای جان	سرور کی وفات لک ہی تم بیان	پیغمبر میں لیا کی ہون شدھا	اخلاق و شمایل اور عادات
تجھے میں خصائص اسکا اکثر	بولا ہوں مفصل ای برادر	ہفتہ میں معجزات سالار	تفصیل سنی لکھا ہوں ای بار
لکھا ہوں فیض و رحمت رب	و ادب محبت اس کے کچھ آب	ہوا اس کے درود کے فضائل	کر اسکوں توں نقش صفو دل
ہوا اس کے فضائل زاریت	ہیں جس کے شرف کو حد و غایت	دکھنی میں کہا ہوں اسلئے میں	مابو و سج عوام کے تین
تا سر بر آسمان ہو عورات	پر نے سستی اس کے پاویں لذات	اگرچہ بہت ہیں دکھنی بیک	اخبار کے ترجمے میں بیشک
جو کچھ بہر گشت ہے مذکور	ہی ترجمہ صریح ای سرور	اس فہم میں جو مہر کتب میں	بلکہ وہ میر کے بیچ لب میں
ان سب کا خلاصہ میں لیا ہوں	ان سخنوں میں درج کیا ہوں	و یہاں چہ میں ان کتب کے قبل	ناؤ کی کردن کا انکی تفصیل
من جیون سے ہے نام و لغوہ	ہی اس سے حیات ہر دل آگاہ	ہاں بے تصدیق ہستی	اس نظم کوں بخش توں نامی
کہ اہل خرد کوں اُس سے محفوظ	رکھ اہل حد سے ہوں محفوظ	دے چھ کوں بر حقیق کا شوق	دے عشق کا اس کے چھ کوں شوق
تا ذات میں اس کے محو ہو کر	سر سے چلوں اس کے ہر اثر پر	ایمان پر کھشت نام میرا	و فہم میں لکھ اس کے نام میرا



	یارب تو مجھے محمدی کر	اس نوسے جھکوں ہندی کر	
فصل اول در وجوب محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باجماع امت فرض است			
<p>سُن شوق سے بھائی جان میر جب اُسکی ہے فرض لے برادر جنتی ہے محبت سکی ایمان تو میری تم مری کرو آب دیکھو نصیحتان شاہ والا نہ سب کون کہا ہی کس خندان ہو زوال عیال سے زیادہ کہ ہو حق اور رسول اکرم جنت میں رہیگا وہ مہر سات فرماے کہ مرد اُسکی ہی سات تو نہ سب ہی دوسرے کن جب لک نہ لکھا دوسرے جھکوں بولاہی قسم سستی عمر تب اخبار ہیں ایسے حدستی بھائی اصحاب رسول حق تعالیٰ یون باپ رکھتی تھی محبت یون محو کمال مصطفیٰ تھی ہرگز نہ ہنسی نہ بات بولی ورماہ ششم ز نفل سرور تھا مہر و ولایت شاہ کے پور وہ جو سما وہ راہ دین میں ہر وقت خدا حبیب پر تھا اسلام بوطالب امی علی فاروق بھی یون کہا بے عکاس ایمان ہے اُسکے پاس تیرا ہر جنگ و بلا میں تیرا حال ناشاہ سلامت سے جاوے</p>	<p>حق بخشے گئے مرے و تیرے امت کہے اتفاق اس پر اتنا ہے کمال دین ایمان الف مری و دین محمد پر محبوب ہی رب کا پیر و اسکا نالا و یگانہ سے کوئی ایمان اپنے سے بھی مال سے زیادہ محبوب تر س کے پاس ہر دم اور ایک حدیث میں ہے پیر رکھنا ہی جسے دوسرے دوست جز میرے سے ہی جزیہ لال اپنے سے زیادہ تر سچے تون ہی جھکوں تو مجھ سے دوسرے سب لکھنے وہ دفران ہر دم کا اس بات میں سستی پر علی مکن نہیں اس پر زیادت کہ عین جمال مصطفیٰ تھی کوئی کام پر نہ آنکھ کھولی گئی جلد بجز مت ہمیت ہوتا تھا کہیں نہ اُس سستی دور دیکھا وہ جفا رہ یقین میں ہر حال میں سبکدوش ہر تھا غدا دین پیر میرے اولیٰ ایمان لانا تر ہے مجھ پر ایمان پیر میرے اولیٰ اپس کون کیا تھا شاہ کا و حال اپنے پر بلا سب کی آوے</p>	<p>اُس سرور دین کی محبت نہیں جھکوں محبت سکی ای بار حق نہ کون کہا نو کہہ مرد حق دوست رکھنا کام کو نیک ہو اُسکے سوا کی نہیں آیت جب لک نہ لکھا دوسرے جھکوں بولاہی بھی سرور رسالت بھی یون ہے حدیث مصطفیٰ تھی صفوان نبی سے بعد حیرت بھی یون ہے خبر میں ہی حق اکا شوگند سے سکون شاہ اکون ہو در دست مبارک پنا سرور تب اُسکون کہا ہم پر رب ہو روح تو سارے اہل ایمان خاتون دوجک بتول زہرا الف منہ کے جان تھی سرور کے وفات بعد خاتون ویتاک پیر یہ غم کا دن ات نانی حبیب حق ہر باب تھا عشق میں لکے روڈ بگم گر ہو بے بھارت تو بھی مل جا بولہ وہ قسم ہے حق کی جھکوں کیا واسطے اسکا لانا ایمان ایمان سے مرید کے خوشتر ہو حیدر صفدری مکرّم ہجرت کیا جب زکریا سرور ہم سے کہ تھا رسول مولا</p>	<p>واجب ہی جھکوں یہ حقیقت ایمان نہیں ہے اسکو زہرا رکھنے ہو خدا کو دوست کرّم ہو وینکے پیار اُسکے یکیک کرتے ہیں یہ فرض پر دلالت ماننا پس سستی زیادہ سُن تو ایمان کی وہ یاد یگانہ حالات ہر شخص رکھنا دوسرے جھکوں بولاہے مجھے مری محبت خاروق کہا بجز مت شاہ بولاکہ نہ لاوے گا تو ایمان مارا ہے تب اُسکے سینے اوپر ایمان ہو ترا تمام اب بے مشابہہ رجب میں نہیں بیان ہی فاطمہ جس کا نام والا بل مہر میں اُسکے نہ فاطمی رہتی تھی ہمیشہ بہوت چرخ جینے سستی اپنے دھوکے تھی صدیق عتیق و خراساب جون ذرہ بسور و غم یہ قلم بولاد بھی ہو تو بچل جاے بھیجا جو رسول کر کو جھکوں مخوشتر تھا ترے کن ای شہر جان کسو واسطے تون ہے غم سرور ہو جو تھا مصطفیٰ میں ہر دم سویا ہے وہ اُسکے لبت اور ماننا پس جھکوں یہ سرور</p>



محبوب تھا ہکون اہل جان	اولاد و زمان و خاتمان سے	ہو راب خلک سے پیگ کے پائیں	پیارا تھا وہ ہکون اہل اناس
عثمان و نال و زب و عمار	بھی جعفر و سعد طلوع سے یار	ہو ر اُن کے سو دیکر اصحا	تھے عشق میں شاہ دین کے کتاب
دیکھے ہیں جفا بہت زلف تار	سو سے ہیں غلاب حدی بجا	عمار کے مادر و پدر کون	مار سے ہیں وہ ظالمان حسد کون
آخر سے سب جگہ حضرت	ناچار طرف حبش کے حجت	رجان و دیکھے وطن کون چھوڑ	ہرگز نہ کچھ اُس کے نہ سے شور

حکایت صحابہ انصاریہ کہ مرد میدان محبت ہو درضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿۱﴾

در جنگ احد سن ای برادر	ایک زن کے گئے اتھے سکس م	مرد اور پسر کا اور بھائی	ہو گئے تھے شبید در زنی
جب پاک شکست اہل اسلام	ہو زخمی ہو شفیق آنام	شیطان مدینے بیج جا کر	ہو لا کہ اُتھا جہان سے سرور
سات گریہ نہیں سچی تھی	وہاں بھلی حشر کی مچی تھی	یہاں لک کہ زمان زبرداری	وہ سے ہیں اُحد طرف بزاری
نزدیک اُحد گئے ہیں وہ جب	ایک شخص ملا وہ زن کہتے ت	مرنے سے اُن کے وہ کو کار	اُس زن کہتیں کیا خبر دار
پوچھی تے اُنے زشاہ ابرار	ہو لا ہے کہ خبریت سے سالار	ہوئی کہ مجھے بتاؤ سکون	تا اُس کے حال کو میں دیکھوں
ہوئی وہ بنی کون جب بھائی	جب بھکون میں حیرت سے پائی	آسان ہے ہر نصبت و غم	تیرے پر خدا ہے جان عالم

حکایت زید بن دثار و حبیب بن عبد رضى اللہ تعالیٰ عنہما ﴿۲﴾

جسے چاہے اُنے کون کفار	زید اور حبیب کون سن ای یار	ہر برس کے تین تین و ہمار	چھتے ہو کہ اب عوض تھا کر
یہاں ہو و محمد اور ہم سب	ماریں اُسے ہکون چھوڑ کر اب	دو نو نے دئے جواب اللہ	ہم چھتے نہیں کہ گھر میں منشاہ
ہو ر بادون میں اُس کے دیکھئے	ہم اُس میں جان و دل سے بہار	اس بات کو سنکو صخر ہو لا	ہرگز نہیں کہیں بھی دیکھا
چھتے ہوں کیوں اُس کے جواب	چھتے ہوں کیوں اُس کے جواب	احمد کہتیں جو اُس کے صحاب	

حکایت تعریف کردن عروہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ﴿۳﴾

عروہ کہ قریش کے طرف سے	ایا تھا خباب میں نہیں کے	جب قوم میں اپنے پھر کو آیا	اُن سیکو ہر بات وہ منایا
میں قصر روم سے ملا ہوں	خسرو و نجاشی کن گیا ہوں	کوئی شہ کے نہ نوکران کو کھلا	کرتے ہوئے یوں اُحد سے اسکا
جیسا کہ صحابہ محمد	کرتے ہیں اب سب کا بخیر	واللہ کہ نہ تھوک ایا بھیکا	الا کہ لیا اُسے کوئی آ
ہو ر اُس کو ملا وہ اپنے منہ پر	ہو ر تن پہ مثال عطر و بنر	کرتا ہے و عروہ جہنم	کرتے ہیں ہجوم سب وہ باہم
تا اب وضو کا اُس کے لیوین	ماند تیرک اُس کو پیوین	کرتا ہے سیکو مرد جب	لا تا ہے بجا ستاب سے ت
ہوئے ہیں جب سخن سے مساز	کرتے ہیں ہر پست اپنا آواز	میں دیکھتے ہیں اُسے نظر صبر	میں اُس کے ادب میں محو کبر

حکایت سعد بن ربیع و مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ﴿۴﴾

ہو در جنگ احد میں مدد و نصرت	رضون میں ہو جو گر تر نصرت	یاران سنی اپنے سرور کون	ہو لا خبر اُنکی لاد یگیا کون
اس حکم کو سنکو یک صحابی	اُس پاس گیا ہی کہ شتابی	دیکھا کہ ذرا سا اُنکون دم ہی	ہو وقت بھی شکار اُنکون دم ہی
ہوئے تے اُسے پاک دلوں	تسلیم ہماری ہول شہ کون	ہو ر ہول یوں ہم طرف ای یار	یاران کون ہمار جاہد گھنار
ہی جب تلک اتنی ٹکون قدرت	کہ جہنم کرے تمھارے حرکت	دیکھے کچھ اگر ضرر ہمیت پر	میں عذر ہے ہکون زرد و اور
	ہیٹے کچھ اگر خطر بھی اُنکون	کیا حق کو تاویگے تین ہون	

حکایت نوبان غلام آزاد کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
وار دہی خرمین چونکہ نوبان	سرور پہ افتخار و قربان	یکدم نہ جاؤ وہ شہ سے ہوتا	ہو تا تھا اگر تو ہوش رکھتا
یک روز جو زرد رنگ حیران	آیا وہ نبی کے پاس گریان	نا اُسین نشانِ خاخون کا کچھ	نا اُسین اثر سکون کا کچھ
شہ پہ کون کہا کری ہے کیا چیز	بُختر رنگ کتین تغیر و ناجیز	ہو لا کہ نہیں ہے کچھ مجھے درد	بُختر کے جوتے ہوں بخ درد
اگر کچھ کون نہ دیکھا ہوں یک پل	ہو تا ہوں الم سے سخت بیکل	آتا ہوں میں ذوق کو ٹھکین	پاتا ہوں میں کچھ کو دیکھ سکین
میں ناؤ کیا اب آخرت کوں	دور تا ہوں کہ دامن مجھے نہ کیوں	زیر کہ تو ای حبیبِ مولیٰ	یاویگا دامن مقامِ علیٰ
آفن گا اگر میں خسلد اندر	ہوؤں گا منزلِ فر و تر	ہوؤں گا گردان سے روئین	دیکھوں گا زنجھون نا ابدین
بیمبھی خدا پرست اُسد	ہی حسین مع الدین انعم	اخبار میں ایسے ہوت خوشی بہ	میں اُسکے نزل کے سبب
حکایت اطفال مدینہ منورہ سے محبت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی عنہ			
در عہد صفائشانِ فاروق	دین جس سے ہوا غما سر عرق	یک دیر کہیں نہ زودِ نیرت	باقی تھا دامن تھا ایک لب
اطفالِ مدینہ دامنِ سبایا پر	کرتے لٹے گویے بازی کیا پر	ناگہ پری انکی اینٹی جا کر	اُس دیر کے بچے ای برادر
لگے دور سے اُس گویہ طفل	لانے کتین اپنی اینٹی فی الحال	وہ لعنتی بچاری کہ تھا بچہ	حضرت کی جناب میں کہا کچھ
بہر بات سُن اُس لہجے سے طفل	دور سے مارے کو در حال	مارے دانہ و ان کہاں لگ	کہ جان تجا ہے اپنا وہ لگ
پہنچی ہے عمر کون نہ خبر جب	رہو یا ہے خوشی سے بہرہ و جب	اصحاب کوں سب بلاؤ وہ	شکر اذ حق ادا کیا وہ
بعد اُسکے کہا ہی شکر داور	اطفالِ مدینہ با پیسہ	رہتے ہیں سب اس طرح محبت	دیو حق ان کوں خیر و برکت
در بیان دوست داشتن جاد و نبات و حیوان آنحضرت راضی اللہ علیہ وآلہ وسلم			
اصحابِ رسول سکایو چُت	رکھتے تھے اگر تو کیا تجب	سنگ و جبل و درخت حیوان	تھے عشق میں اُسکے طاق و قبان
ہو لای رسول ربّ علام	یہ کہو کہ ہی اُحد اُسے نام	رکھتا ہے بہت مری محبت	ہو و یگا در آخرت بکبت
خریاد و فغانِ جزع خُرم	در ہجر حبیب حق تعالیٰ	ہو راؤ نت کا شہ کے غم سے مرنا	یعفور کا دکھ سے چہ میں ترنا
در بیان آنکہ در عصر عشاقِ جلال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ اند			
اس عہد شریف سے الی الان	عشاق ہیں اُسکے پیچہ و جان	ہر عمر نہیں شاہِ دینِ عشاق	تھے عشق میں اُسکے طاق و قبان
جان و دن و مال اہل و اولاد	و اگر میں سب اُسے بادلِ شاد	اس رخزلے کہا وہ سالار	اصحاب سے اپنے یہ گفتار
امت سنی میری وہ جماعت	رکھتے ہیں مری بہت محبت	کہا دینکے بعد میرے بیشک	میرے شہیدان سے چاہیگا ایک
در بیان آثار و علاماتِ سیدِ موجودات علی الصلوٰۃ والسلام			
پہر بوج توں ای رفیقِ ہر بات	نہیں شاہ کے جب کے کی علامات	ہی اولیٰ ربّہ اُسکا ایمان	بہ نیک عمل سُن سکوں لیکن
کیا واسطے ہوت اہل اسلام	خیر کلر نجاستے ہیں احکام	نا اُنکا عمل نہ خلق ہے خوب	بد کام ہی اُنکے پس مرغوب



ہاں وہ گروہ باسعادت کئے یار پیادہ مارکھا یا لہن اُپوکیا کوئی اُس کو سالار لاکن تو بڑی کر اپنی ہمت لکھا ہون پہان باختصار جان و تن و ملک مال و فرزند	رکھتے ہیں نبی سے اپنے لفت پینے سے نہ اُسکے باز آیا بولا لکر اُسپو لہن نہ ہنار رکھ شاہ سے واقعی محبت کرد لہن تو نقش اُنکے تین سب ہو رختے ہیں تیرے کی لیند	آیا ہے جبر میں یون کہ کچھ د کیا رہا وہ پھرتا اُسپر رکھتا ہی وہ دوستی خدا کی اعلیٰ درجاتِ حب سرور اعلیٰ درجاتِ عشقِ خاتم وارے تو سچو نکوشہ کے اوپر	پینے میں شرب کے اتھا فرد جاری کیا حدِ خمر سرور ہو راکے رسولِ محمد کی ہو راکے نشانیاں سراسر یہ کہ ہے بصدق و شوقِ خرم ہو تو فائز اُسکے اندر
---	---	--	--

در بیان تدبیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل علامات است

تبعیت شاہِ باکرامات جتنی تھے اُسکی پیروی ہے تو لہے وہ شاہِ باکرامت ہو وینکا بہشتِ میرۂ دلجو وہ چیز میں ترک ناکرون گا لیکن بکتاب و سنت شاہ محبوبِ خدا کہا ہے یہ بات اقوال سب اہل علم و عرفان سننے کون نہ تنگ اُس سے کرنا اُس شاہِ اُپر سلام و صلوات ہو ر ذکر کے وقت شہک لایا ہو نا اٹھا رنگ زرد ہشکا رو نا اٹھا موت ہو بیتاب ہو شدتِ اشتیاقِ سرور سکرات سے بلال و عمار یک زن بھی عایشہ سستی آ بیانی کئی تھی وہ دماز جب مر گئی کوئی اُسکو دیکھا برکت سنی اُسکے حق تعالیٰ تعبیر اُسکے ہکون بھی شرم کرنا نہ کچھ اعراضِ درد دل ہو ر کھنا قرآن سے محبت	بی اقل و اکمل علامات نسبت وہ و داد کی قوی ہے جو زندہ کرینکا میر کی سنت بے شہرہ مرار فین و ہمارہ نہ اُسکے عمل یہ میں ہوں گا میر ہے عمل ہمیشہ دلخواہ سکے علما و عارفان سب اس بات میں صد بجا ہر بجا بل خوش ہو سو اوپر اُسکو دھنا سنت بھیجا روزِ محو یارات گونا ادب و خشوع بسیار ہمیت وہ نام خوش کے گھبرا رہتا تھا نہ اُسکے چشم میں آب اس عشق کی ہے دلیلِ ظہر کہتے تھے بوجہ شوقِ لکار تک مجھکون نبی کی قبر بتلا تا روح کیا ہے اُسکا پرواز سپنے میں ہو اُسکا حال اوجھا بخشنا مجھے اور یوں سنایا ای بھائی میں اس کو ہو کرم تقدیر اُپر بوقتِ مشکل کرنا اُسے شوق سے تڑاؤ	در نسبت و قول و فعل و اطوار سب آل و صحابہ اور اتباع البتہ رکھا وہ دوست مجھکون صدیق کہا باہل تمسیر خیر کہا میں ہوں میں ہمیر ثابت ہی رہا فنی رویت میں مجھکون فلاں ہو سعادت ہو ر دوسری علامت اسی کو کا ہو ر ذکر ہمیشہ اُسکا کرنا ہو ر ذکر سے اُسکے پالائت مردی ہے کہ جب ام جعفر عبداللہ بن الزبیر حیدم میں ہو تملک ایسے اخبار اس وجہ سے مقرار رہنا ہم ہو ت طرب سستی میں ہم صدیقہ دہائی قبر سالار تھی دوسری ایک عورت اپنی بولی تھا مجھے حبیبِ شوق خو میرے حبیب کی شایق ہو ر حکمِ قضا پہ راضی رہنا صابر ہونا برج و محنت احکام بحاسب اُسکے لانا	ہی پیروی واجب الی ای بار اثبات اُپر کئے ہیں اجماع راکھینکا جود دوستی مر کون لایا ہے علی میں شاہ جو چیز آتی نہیں وحی چھ مرے پر سنت میں نہیں ہے خطا عت بن پیروی کتاب و سنت راضی ہونا بحکم سالار سنت یاد میں اُسکے غم بھرنا ہر بات اُسکے کھنا انت سنا اٹھا نام پاک سرور سنتا تھا نبی کا نام اکرم در کار ہے کہنے اُنکو طومار اس خوش سے شکار رہنا دیکھنے صبا حب کون ہم دیکھا اُسکون روی حدی کچھ نیک نہیں تھے اُسکے کردار ہو ر اُسکے لقا کا تھا مجھے ذوق نہیں اُسکا عذاب ہکون لایق ہر درد و بلا جو آوے سہنا شا کر ہونا یہ عیش و رحمت اسرار سے اُسکے فیض پانا
---	---	--	---

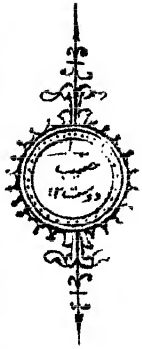
کیا واسطے یہ کلام داور
یکبار قیام شب میں سرور
یوں اُس کے صحابہ نابین
جب دیکھتے اشعری کون صحاب
کیا واسطے وہ رفیق ساز
ہوتا تھا یہاں تنگ وہ پُرو
مردی ہے سعید بن سبیب
عبداللہ بن المبارک ای یار
فخر علمائے دین نوادی
تا صبح وہ مقتداے سنت
ہو رہے ادب حدیث و سنت
سنتا تھا حدیث جب قفا وہ
کرتا تھا لباس خوب دربر
بس بیت بسندہ جگہ ہتاد
فتویٰ دیا اُس کے ضرب کا تو
کرتے تھے سب وہ بے طہارت
جان تن و مال قوت اپنا
ترویج میں اُس کے ساعی رہنا
سب اہل دل سے مہینہ پھرنا
ہو قربا میر و شاہ دستور
بیدار می خواب عین ممتاز
کی دن کچھ پھر کیا وہ کامل
بولایا اُسے توبہ نزد اُمرا
ایسے جانے کا یوں ہو حال
بیدار می خواب میں وہ ممتاز
رویت ہو میں اُس کے دلشاد
ہو رہی ہے آل کی مودت
تعظیم ہے انکی وجہ ای یار
ہو یونچہ حسن خیں کون دوست

ہی اعظم معجزات سرور
پرتا تھا یک آیت ای برادر
تھے اُس کے ووداعین ہیں
کہتے تھے اُسے بھد و تاب
الحان میں تھا سمجھوں گے ممتاز
آتا تھا نہ بھار وہ دوسرے وز
تھے جسکے ترے بہت مناب
تھی جسکی بزرگی حدیثی بھار
ابک نہیں جسکا کوئی سادی
بیخود ہو کھرا تھا بحیرت
اُس شاہ کے عشق کی علات
روتا تھا حدیثی زیادہ
لیتا تھا بخجورای برادر
کرتا تھا حدیث سکون ایشا
تا پھیر نہ پوچھے بے ادب ہو
سرور کے حدیث کی روایت
تا یہ میں اُس کے صرف کرنا
اُس کام کون سب بہت چہنا
فقرا علمائے دل لگانا
کرتا ہے حبیب حق مستی وہ
رویت نبی کے تھا سرفراز
یہ دولت نبیال حاصل
جاتا ہے یہ پھر اُمید رکھنا
کیا پوچھا دو سرور کا جمال
تھا رویت مصطفیٰ سے ساز
ہر بار کیا مجھے بہار شاد
اُس عین جمال کی محبت
ہیں متفق سپہ سارے اخبار
ہو اُنکے بھی والدین کو دوست

پرتا تھا جب سکون شاہ ابرار
یا تھا بہت وہ لذت اُس سے
اس عمر لطیف الی الان
توں یاد دلا ہمار رب کون
عبداللہ کبھی قرأت اندر
لوگ اُسکے تین سقیم ہے کر
تا صبح نماز میں یک آیت
یک آیت با صفا کا انکار
یک رات قرآن مجید میں تون
میں ایسے نغزل حدیث باہر
میں ایک ادب کا قرض ہی
مالک کہ تھا امام امت
کہتا تھا سمجھو کو ہو خاموش
یک وقت کھرا تھا وہ معطر
زہری و سعید و لیث و عیش
ہو رہی تھی اسکی نصرت ای یار
رد اُسکے مخالفوں کو کرنا
ہو چھوڑنا دوستی دنیا
کیا واسطے ہر و عشق دنیا
تا ج عرفا ابو المواہب
کئے روز وہ گنج ستر کتوم
تب عرض کیا کہ ای شہ جان
یک خیر کے کام کون ہے جان
علامہ دین سیوطی ای یار
کہتا ہے کہ میں نبخت بیدار
چہتا ہے اگر مری تو رویت
ہی دوستی انکی فرض جان
بولایا حبیب یاد رکھ تون
یاد یگانہ بہشت میں مکان او

یا سنتا اُسے تو روتا بسیار
کرتا تھا بہت وہ وقت اُس سے
ہو گئے ہیں بہت سید قرآن
یعنی کہ کلام اُسکا تون
ہوتا تھا بہت حزن و مضر
کرتے تھے عباد اُسکے جاگھر
پرتا تھا بوجد و سوز و وقت
کرتا تھا بوجد و شوق سحر
پہنچا وقفہ انکم کون
اگر سب کون لکھیں تو ہدف اتر
تعظیم یہ مثل فرض ہی رہے
کرتا تھا حدیث جب روایت
ہو شوق خشوع سے دہر گوش
تب اُس سے حدیث کوئی چچا
ہو رہی تھی اہل فضل و عیش
اس عشق کی ہی علامت ای یار
چاہو اگر اس میں جی ندرنا
ہو رہا آمد و رفت نزد اُمرا
بے رب ہی اصل ہر گنہ کا
ہیں جسکے بلا عدد مناب
اس فیض ستی ہو ہی محروم
کیا مجھ سے ہو ہی جرم عصیان
یکبار گیا تھا نزد سلطان
تھا بحر محیط علم و اسرار
بیداری میں ستر اور پنج بار
مت رکھ اُمرا کے سامجھت
اس بات پر ہی نص قرآن
خود دوست رکھیں گانوں کو
مجھ پاس رہیں گانوں کو دان او





جہی سبک کہا جیت باری
ہی دوسری چیز میری عزت
ارشاد کیا ہے بھی وہ سب کون
میں بھی کرتا ہوں ان لہجہ
جو میرے کل اہل بیت و بند
جو آل رسول کی بچان
جو دوستی انکی ای برابر
یارب تو رکھ دیکھو لطف دوست
داردین سے ایسے اخبار
الفت منے اسکی آل کے سب
اولاد سے میرے دوست مجھے
اکرام نہت انوکا کرتا
عبداللہ کہ تھا حسن کا پوتا
لایا عمر سکون پیشوا جا
کوئی کام اگر ہو گا بیگاہ
کوئی اس سے کہا یہ طفل کے سا
وہ جس سے خوش ہو میں خوش
ہو شافی وہ امام امت
کرتے تھے فضل اسکون منسوب
ای آل رسول ذی المناقب
کہ جو نہ پر ہے درود عمر پر
تو تین عری میں یون کے بیان
انکے طرف آج دیکھتے یون
اس فضل کون ناپسند کرنا
جو کہ ہیں رس کائن طیبہ
بل فضل کون انکے جو جانا بد
بخشہ جو اسکے آل میں سے
اس بدر گزیر کے جھلک میں
اب حق میں ہمارا تھا اس

وہ چیز میں جو تاناہو بخاری
جو پور ہیں از صفا و صفوت
مجھے شخص میں سبک پالمون
مقبول ہے انبیا کی دعوت
سب کشتی نوح کے میں مانند
دوزخ سے ہی سبک سلامت
میں سب گزیرل اوپر
جو دل رکھتے گناہت اسے دوست
تو عتیف میں کے حدستی بجا
نام سے جو خوش پیر رب
انے نہت انکا جھکون پس
دل جوئی پرانے من کو دھرتا
ہو رہا وہ حسین کا نواسا
ہو رہے بٹھا یا سکون لالا
لکھ تو مجھے کس سے آگاہ
کیون نہوت ادب کیا نول رہا
ناخوش تھی جس سے یون خوش
تھی جس سے قوی نبی کی ملت
ہو اس سے میں نظم مرعوب
الفت ہی تھا سی پر جب
ہی اسکی نازنا روا تر
پاتے ہیں بابل علم و عرفان
آب طرف انکے دیکھتے خون
نا ذات سے اسکے بغض دھرتا
کہ ہوت برا ہے انکا تیر
بہر ادب جو اس حسد
اس باغ کے نہ ہال میں رہا
اس عطر نفیس کے بہک میں
تم جدا کرو ہمارے پاس

اول ہی کتاب رب رحمان
ہی اسے تھا رجب تمک
ہو رہے کیا ہے انکے اوپر
ان چھ میں تھی وہ بیت بدکا
جو اس میں چھ تجات پاوے
ہو آل رسول کی مودت
ہو جب کائنات میں حبیب ہوا
رکھتا ہی عداوت اس تھی جن
صدیق کہا ہے یون مردوم
بھی سب کہا وہ یون بس گند
ہو یونچہ عمر سراج ابرار
در وقت خلافت عمر سن
طفلی میں وہ بضوہ پیوستہ
نولاتب سے ہی شرم چھکون
دیکھے ہیں جب اسکا پر و تیر
نولا کہ فی سے یون خبر ہے
خو زند سے اسکے ہم مر جال
رکھا تھا حب آل اہلار
کرتا ہوں بشوق دل بامین
قرآن میں تھی کہا ہی بہ بات
ہو رہا دیگر ائمہ صفا کار
سالار کے آل کی محبت
بھی سب علما کہے ہیں بہ بات
نادین کچھ ان سنی کیت دھر
صادر ہو اگر گناہ و بدت
ہم سائی کی کا ہی جب دین
بے مشبہ وہ کل کے میں پر اجزا
اس رمز لے امام صادق
جون ان دیویم کے لئے اب

جس میں ہے برایت فراوان
پاؤنگے سدا ہدایت و مک
بے مشبہ خدا کا ہر ہمیر
جو آل کو میرے دیوے آزار
جو اس میں آوے گھات پاوے
ہیں سب امان و کفایت
نولای اسے علی علی
دشمن ہو اسکا ای ہمیں
سرو کی رضا نگہ رکھو تم
ہیں ختم زسل کے آل دین
چھتا تھا انوکون حدستی بجا
فاروق کی جسمیں کچھ تھی گن
آیا تھا گھر اسکے ای برابر
کہ دیکھو میں ہے گھر میں تھکون
جلنے لگے سب بنی ایتہ
زہر مری بارہ جگر ہے
خاطر کو کریگے اسکے خوش حال
یہاں لک کہ خوارج تہ کار
ذو بیت کا ترجمہ ہاں میں
پس نکون بر قدرت او بیتا
رکھتے تھے محبت انکی بسیار
سب دوستیاں سنی زیادت
ہو کچھ اگر گز زسادات
کرنا حد شرح جباری پیر
کرنا نہیں انکی کچھ مذمت
پس آل کا ہو بیگا ادب کیوں
اس نورازل کے ہیں ایضوا
ارشاد کیا ہے اس موافق
جدا کیا انکے با جس ذہب

مہرِ خاطرِ بول کا پیار
رکھتا ہے جو آل سے محبت
حاجات رواؤں کے کرنا
چو دست رکھیں گے انکو ای بار
پورے کے صاحب کی محبت
میں انکے حقوق سب پیار
کیا پوچھتا ہی فضائل انکے
انان میں ہیں بھونے سابق
و نرات کے ہیں دینی دعوت
پل پل تھے اس پر دل خزان
بے شہر رضا سے اپنے کرتار
بولامرے یار انام کے بیچ
تجھے صحب کے باب میں ای مردم
گر ان سے رکھیں گے کوئی محبت
دیو یگانہ کوئی انکو کون آزار
پہنچا یا جنھیں خدا کون ایذا
بھی سکون کہا ہی یوں ہر مرد
واللہ اگر براہ داور
یہ ان کو مرے کرم سے خالق
بھی یوں ہی حدیث میں جو بنام
نا فرض نفل ہے اسکا مقبول
فرما ہے نبی کہ یہ لوگوں بخت
در مدح مہاجران و انصار
گفتا ہی امام مالک ای بار
ہی سورۃ فتح بیچ ای یار
تا ان سستی کا فرمان جلیں سب
کوئی شخص کہا روزیم سے یوں
خدمت میں بند کرے یا یوں
اصحاب کون شاہ دینی محبت

اولاد و اپنے قد سے ہی بھار
ہی صدق کی مسکائی عیالیت
اخلاص انوکا دلین دہرنا
پاؤں گنا فلاح و خیر بسیار
ہی انکے جناب کی محبت
تعظیم ہے انکی فرض ای بار
اصحاب ہیں بادشاہ کن کے
کوئی فضل میں انکا نہیں پورا حق
ہو صبر کے برنج و کربت
ہو رہے خدا کے تن جان
تمنا کیا انوکون ک بار
ہیں مثل نمک طعام کے بیچ
اللہ سستی بہت در و دم
ہی میر و داد سے دل و لغت
آزار دیا مجھے وہ بدکار
نزدیک ہی پر کہ اول قالی
سُن کان سے دل کے ای برادر
تم خرچہ کے زر اُحد برابر
سب خلق آپر کیا ہے فایق
یاران کو مرے دیو یگانہ شام
دایم ہی وہ قمر حق سے مخدول
عثمان سے بغض اسکو تھان
گئے سے بن بھار ایسے اخبار
رکھتا ہی جو بغض صحب اخبار
تعریف انوکی حد سستی بھار
نت انکے حد میں تلکین سب
ای بے ادب کہا ہے یوں
آداب تربیت ہو امون
کیا کیا دے ہو میں گے رکعت

بہت اسکو انجی بول لطف و شفقت
ا وقت کے کچھ جو ہیں سادہ
نا دیکھنا کچھ قصور ان کا
برکات اس ولا کے بے بین
حق انکوں دیا برے مراتب
ایا واسطے اصل و فرخ ملت
ہیں ختم رسل کے ہمنشینان
در راہ خدا وطن کو چھوڑے
سب خویش و تبار و قوم کون چھوڑے
کیا ہو سکے انکا کوئی شان و ن
ہو سرور انیا سے ای بار
کھانے کی درستی از نمک ہی
تجھے مرے انکے تین کرموت
بغض انکا جو دل سے رکھا ہی
جو دل کو دیا مرے کدورت
جلد اسکو خضبت سے اپنے پکڑے
اصحاب کون میر سے ستاؤ
پہنچیں گانہ انکے نصرت کون
انکون پس انیا سے مرسل
ہی آپہ ہمیشہ لعن خالق
مردی ہے کہ در جناب سالار
ہرگز نہ پڑا نماز اس پر
بھی آل نبی کے سب اکابر
ہو تائے وہ ناپکار کافر
بعد انکے ہی یوں کہ رب جان
اس نص سے ہو احسان علوم
کیوں بولتا ہے در تجھے تو کہ
دوہر کی خست کی ای بار
سب افضل انیا سے سسرور

اسباب میں ہیں بہت محبت
کرنا ادب و سلوک ان سات
کرنا ختم و رنج دور انکا
تیمور ہو اسٹیروارین
ہی سب پر محبت انکی و حب
پہنچا ہے انو سستی بہت
اس سید کل کے ہمنشینان
ہو خواہش مال و ہن کو چھوڑے
مولا سے رہے تھے اپنا دل جوت
جب مدح انکے پر ہے قرآن
تعریف ہی انکی حد سستی بھار
تھی شاہ سے یوں حدیث یک
تم اپنا نشان از دست
وہ بغض مرا یقین کیا ہے
پہنچا یا خدا کون وہ اذیت
ہو بخت عذاب بیچ جگر سے
اسباب کچھ کون مت دکھاؤ
بھی دوسری خبر سُن تو دل سون
عالم سے کیا ہی بیشک افضل
ہو یوں ملک و خلافت
ایا تھا جنازہ ایک یکبار
ہو بولانہ بخشتے اسکو کون اور
وصف انکا کے ہیں حد کا ہر
کرنا ہونین و توجہ کا ظاہر
پہنچا ہی انوکون یہ کمالان
کہ انکا عدوی کا فر شوم
حال ان کے دو پر صدق سون
یوں اسکو کون کرے حمید و طور
اصحاب میں انکے سب بہتر





قرآن و رسول حق کے آثار
اس واسطے سہیل شیخ اکمل
ہدایت ہی رہت فی الحقیقت
ہو ان سستی ہوٹ باسقا
ہو جو نہ بکھریہ وہ یاران
بعضوں سے اگر حکم عادت
حکم بشری سے بعض فوات
یک روز کہا کوئی اگوسکون
نامق وہ لڑاہی مرتضیٰ ہات
ان دونوں میں کاہیکو توتا
یعنی وہ ان سے اسی سخن
با این وہ امام دیکر برابر
کیا پوچھا نشان دیکو مسحا
بہل و غلطہ خطا ہے مکر
جسے حرم میں با مکارم
رہنے آتھے کو تل کے ہمراہ
جس جا پہ بقیہ تھے حضرت
مالک جو قضا عالم مدینہ
ایک شخص کہ جہل تھا معیوب
فرمایا کہ بس تازیانہ
ہو لا کہ وہ زشت کیش آدون
حاصل علما و اولیاء سب
ہو ختم رسل کے امت اوپر
دلخواہ رعایت انکی کرنا
جب ہر کھری وہ شفیع دارین
وہ امتی امتی کہیں گنا
رہنہای ضروری و فادار
ملنا انوں کے دشمنان سے
گرہے تو محمدی آتھا من

ہیچے میں انوسے جھکوی بار
سر حلقہ صد فیہ ان کحل
میں اس سے کچھ کم و زیادت
پائے ہیں بہت بشارت
بیعت سے بنی کے پا رضوں
صادر ہو لغزش اور ذلت
میں سے صدور پاک ذلت
ہی بغض تھے معاویہ سون
تب اس سے کہا امام اسد تھا
اس بات میں لگو کون تو بھاتا
کہ لے میں بعد فتح ایمان
بولے میں یوں اس کے حق میں بار
وہ ان حفظ ادب فرض دریاب
بہتان دروغ ہے سر اسر
تعظیم ہے انکی بہ لازم
ہو مانہ سوار سپہ وہ شاہ
وہ ان ابن عمر رکھ اپنا بہت
دایم تھا ملازم مدینہ
بولابی کہ خاک طیبہ ناخوب
مارشکون رکھیں بہ بند بچانہ
لایق ہے کہ مارین انکی گردن
میں شیفہ مدینہ کل اب
رکھنا دل و جان سے پیار اکثر
ہر وقت حمایت انکی کرنا
تھا فکر میں انوں کے دل میں
تائید میں انکے نیت رہنیکا
امت ابراہیم کے دل سے ہمار
رہنہای انوں کے موت جان سے
از ہر دو لا رام و لچمن

ذمہ انکی ذمہ دین ایمان
بولانہیں وہ نبی یہ مومن
بے شہرہ سب عدول میں
جون حبس اہل بدر فخم
ہو انکے سب صحب دیگر
لازم ہے کریں سب کو تاویل
بوذرعہ کہ تھا امام ناجی
پوچھا سے بغض کا سب کیا
رب اسکا رحیم ہے بلا شک
ای بھائی معاویہ در محاب
جو کام ہو ہیں اس سے صادر
کہ طعن کچھ اس پر کرنا
اقوال مؤرد و خان جاہل
ہو جسکو ہے شرکے سباحت
مردی ہے حسن امام اہلار
ہو بہت سلف یوں ای ہر اور
منہ ہو سر اس سے پھرتا
کوئی قت بھی وہاں قلع ہر اور
جب انکی یہ جرات و جہا
ہو لا کوئی ای امام خیار
جبر خاک میں مصطفیٰ ہی مدفون
ابیات میں امین و جد امین
حاجار و انوں کے کرنا
تائید میں نندن انکے رہنا
محشر نے ہر رسول قدسی
واجب ہی سچوں پائی ہر اور
از دست و زبان و دل ہر اور
گرہی توں شہر رسل کا چاکر
گرہے توں نبی کا نام لیوا

بی طعن انو پطعن قرآن
تو خیر صحابہ میں کیسا جن
محبوب خدا رسول میں سے
سب صحب جو ہیں بیشک کرم
پائے ہیں بشارت ای ہر اور
اسبات کو زہت جان بے قیل
تھا اہل حدیث میں گرامی
یوں انکے جواب میں وہ بولا
خضم اسکا کریم ہے بلا شک
ادنی طبقات سے ہی دریاب
ہرگز نہ ہو کسی سے ظاہر
ہو بعض پائے اس کے دل و ہرنا
باتان رخصہ کے جو ہیں باطل
تعظیم میں انکے ہی عادت
جاتا تھا پیادہ حج کون ای بار
کرتے تھے عمل نیت اس جہن پر
لذت بہت اس ادب کا پاتا
ہرگز نہ ہوا سوار سے یار
پہنچی بامام دار حجرت
ہی شان و شکوہ انکوں سیار
کہتا ہی رہوں انوں کے دون
اشعار میں امین شوق انگیز
اس کام پر میں ہمیشہ دھرتا
خوبی کون انوں کے بہت چہنا
بولینکا بکار نفسی نفسی
کرنا عمل انکے طور اوپر
کرنا مدد انکوں ای مکرّم
اسبات کی اپنے دل میں جا کر
مت سیو و کشن کا کر تو سیوا

اسلام و سلام کا ہو خواہاں رکھ سرو راغبیا اُپر دل	منہ پھیر ز رام رام گویاں چھوڑ آفت میر دس برقل مین اُنکو لکھا ہوں بیاں وار	تسبیح کو ابل دینے کے حال آثار و راز نہ سمجھ کر سل انفصیل سے فارسی نہیں یار	زُمار کی کشمکش میں تال ہیں بہو ولے کہا میں مجل
---	---	--	---

فصل دوم در بیان احکام صلاۃ و سلام بر حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

لکھتا ہوں فضائل درود ہی فرض درود بر ہمیں اس آیت و کث کی تفسیر سروقت میں بھیجے ہیں صلوات	فہرست کے طرح سُن سب ہیں متفق اُسٹ اس سخن پہ کرتا ہوں بلا قصور تحریر پیوستہ نبی پُیا در کھ بات نہور بھیجو سلام اُس پر ہم سب	کیونکر لکھوں اُسکے فضائل اس فرضیت اندر ای مجھ دلان تحقیق خدا نہور اُسکے املاک ای وہ جو نبی پہ پاک ایمان سُن فرض جسکے سر در درود	جسکے عظمت میں بحر ہے تل ہی ستر اُنکا نص قرآن مہمور ہے جن سے یکراں فلک بھیجتے ہیں سب درود
--	--	---	---

در بیان کیفیت فرض و سنت بودن درود بر سید وجود صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اکثر علماء کے پاس ای یار در جملہ آخرین ہی واجب بولے ہیں کینک شافعیہ ہے فرض درود اُس پہ کہنا	کلمے کے من ہے فرض کیا سنت ہی بادل اُسی صاحب نہور کئے حنفی باین رویہ عصیان ہے تب غموش رہنا اس قول یہ ہیں نہایت دلائل	ہو شافی کن ہیں تجلیات یزنا سکا بدیگر اوقات گر کوئی سُنے نام پاک سرور اس قول میں سرسبز ہی تحقیق اب سُن تون درود کی فضائل	ہی فرض بہر نماز صلوات سب پاس ہے محض خیر برکتا یا لا وے وہ اپنی زبان پر ہیں سیر بہت اہل تدقیق
--	---	---	---

در بیان فضائل و برکات درود بر سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

اول یہ ہے کہ شہ کے صلوات نہور درود سرا امتثال نص ہے صلوات و سلام حق دین س نہور جو چیک درود نہوشاد نہور کون کر شیک شفاعت نہور کے ملینک سبے باشاہ نہور ہینگا درود ای برادر نہور ہے سبب شفا فی اسقام نہور ہی سبب امان ز تہمت گر تباہی عمل کون پاک وزاید نہور ہے سبب حصول برکات نہور نہت موت بچا وے نہور یاد دلا و جھولی ہوئی بات	دینے میں خبر سمجھو کہ ہر صحت یہ فضل عظیم نہور اخص ہے بلنا بدل ایک کے ای با جس گو یا کیا دس غلام آزاد نہور دیوینگا اس لئے شہادت اسکا ولی آپ ہو وینگا شاہ اکفارہ سُمیات یکسر نہور موجب دفع خوف و آلام دشیا ہی بھی دشمنان نہور نہور مال کون یون ہی امیر ہر امر میں درج سبب اوقات نہور نہور کے حشر کے چہرہ نہور دور کرے وہ فقر و خردت	کہ ہنگی مصلیان کون در شب ہو حق سے موافق دین باب بلنا درجات دس بھی حسان نہور پاک و ثواب بیت غزوات نہور ہو وینگا اسکون قرب حضرت نہور وینگا رو سب کے حاجا نہور غفور ذنوب کا سبب ہے نہور فرض کے فوت کا ہی بدلا نہور ہے سبب محبت رب نہور ہے سبب دفع خاطر نہور ہی نہت اُنکا فیض ہی نہور دور کرے وہ غنی و غم اقسام نجبی و جہاں سے	جنسیت اُس سے بزرگ نہور کے ملک سے رفزدیا نہور محو ہو جانا عشریات نہور کے قبول شینگ دعوت نہور کے چلیگا بھی بخت نہور ہوے کفایت مہمات نہور کشف کردوب کا سبب ہے نہور صدقے کا عوض ہے بلکہ علا نہور تارضا کا اُسکے نصب نہور ہے بھی دلوں میں و ظاہر اولاد کون تاجدار گر کسی نہور رکھے ہلاک سے مسلم نہور ہی نہت وہ بد دعا سے
---	---	--	---



۷۹
 ہو رہے تھے سے خود فریاد
 ہوتی ہے وہ غیب سے طیب
 ۵۲
 ہو گیا درود اور بسیار
 کرتا ہے زیادہ یاد رکھ بات
 ۶۱
 انگوٹھیں دھڑیل اُکا
 اُسکے مصافحہ سے خاتم
 ۶۵
 سر کام میں پاؤں سود و ہبود
 ۶۹
 دیتے ہیں اُسے بہت دعا سب
 پہنچاتے ہیں درجہ سارا
 صلوات و سلام عرض درگا
 ۷۷
 ہو رہا رکھے وہ اُس وقت
 ۸۱
 بہت سکون زنانِ عینِ بخت
 ۸۴
 ہو رہا عجزِ پادشاہ ہی جان
 کر جاہ کتین تو اُسکے علا
 کر نام اُن کو پہنچتا دھان
 دیتا ہے جواب اسکو ہر دور
 لیکن مگر کچھ ہوں تجھ کو ای بار

ہوو غفل کے بعد بھولیو مت
 سب سے اس میں درد و فراق و لاہم
 البتہ ترین درد و دہشت
 ہوو بعد قنوت کے ہی لاہم
 ہوو پیر کی رات ای نکوکار
 ہوو خطبہ دو کرمان یاران
 اسباقین کچھ نہیں ہے تکرار
 مشروع بلا خلاف و تکرار
 سنت ہی درد میر سیمبر
 ہوو وقت طواف ای نکوکار
 ہوو نذر و غر شاہ ایرار



ہو راہِ مدینہ بیچ بسیار
ہو خطبہِ مباحہ میں ہے سنت
ہو غرم کرے سفرِ اُرجب
ہو فقر میں ہو جب اسکا ہو در
ہو حرمک بعد در رقاہم
دے مے میں ہو جسکے اند میں
ہو چینکے وقت ای برادر
ہو رجب نے کوئی گدھے کا آواز
شیطان کے دفعِ خاطر یگان
کوئی کار ضروری آوجب پیش
ہو جب کرے کوئی کسی پہستان
ہو جب کرے کوئی کام پر غم
ہو جب کرے درسِ علمی یار
ہو رکنے سوا در ب اوقات
بہ لاجب ابی کہ اپنے اوقات
خواہ ترے ہو گئے سب کام
لیکن بہرہ درود بانضیلت
باجوشِ عشق و شوق دل ستا
نہو کے تجھ سے اگر تون

ہو جب نظر تو میں اُس کے آثار
 ہو نزد کتابتِ وحیت
 ہو ہو سوار جب ہر کب
 پر شہ پر دروای برادر
 صلواتِ نبی اُپر ہے لازم
 ہو اول و آخر دُعائیں
 ہو وقتِ تعجب ای حیر
 تو ذکرِ درود سے ہو مساز
 ہی ذکرِ درودِ مستحب جان
 پڑنا صلواتِ ای صفا کیش
 ہو جب ملینِ بوستانِ انون
 ہی اُس کے اول صلاۃ بالجزم
 ہو روحِ عطا کے وقت ای نکو کا
 بیشک ہی درودِ خیر طاعات
 سب صرف کرو گدین بصلوات
 مغفور ہوینگے تیرے اٹام
 مقبول ہے بے خلوص نیت
 سرور پر ترنگا اگر تو صلوات
 پڑا سکین تجھے پچھے جو
 ہر حال میں تیرے درود کا

ہو رنج میں بعد ذک الشکر
ہو راول روز ہو رہا آخر
ہو جب کرے قصد کوئی بازار
ہو حاجت اگر ہو تجھ کو دپیش
ہو وقت و با و محنت و غم
ہو کان میں جب ترک ہو بسیار
ہو جب کوئی چیز بھولا
کیا واسطے دیکھ کر وہ شیطان
ہو بعد گزے کے اسی برادر
جلس سے اتھین جب اسی برادر
ہو جب کرے ختم مصحف رب
ہو جب جسے نام پاک سرور
ہو جب رکھیں اس کا نام نور
جتنی تو کرین گا بہر عبادت
جان و د جان و نور عالم
ہو لے ہیں سب اہل علم و اسرار
لیکن مخلوق نصیت ای یار
برکات ہیں اس کے بے ہنایت
چلے ہوئے اور کفر سے ہو کجی
پن کچھ بھی تو کر نہ ہو گنا

ہو رہے ہیں کے وقت ای خنگاہ
ہو رہے ہیں کے وقت ای مغاخر
ہو رہے ہیں جب آپنے لکری مار
پر آپ صلا ای صفا کش
سنت ہی درود ای کریم
ہو رہے ہیں میں مجھ بھر جی ای
یا خوف ہی اسکے بھولے کا
کرتابی پکارا ای شخندان
تا جو ہو وہ گنہ کیسر
کھانے کی وہ ہو یا نور دیگر
ہو حفظ کا شوق شکے جو جب
لازم ہے درود اسکے اوپر
ہو جب لکھیں فتویٰ ای برادر
اتنی تجھے ہو وینگی سعادت
اسطرح کہا اُسے کہ اُدم
اخلاص ہے ہر عمل کو کار
ہو رہا ادب و طہارت ای یا
فیضوں کو نہیں ہی غایت
بیٹھ ہو ہو رہے ہو بھی

در بیان کیفیت
پورس جو درو و مین سرور
بعد کے جو مینگے تابعین سے
اکثر علما و اہل عرفان
اذواق و معارف اور امرار
شان کی ہے اولیا مئے جل
خاص ایک درود فرخ انجام
تا اس کون ترین ہمیشہ اخیر

ہر نماز میں دو رکعتیں ہوں
 پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھتا ہوں
 دوسری رکعت میں سورۃ البقرہ پڑھتا ہوں
 اور اگر کوئی ایسا شخص ہو جو اس حدیث سے غافل ہو
 تو یہ نصیرت و تبصر نام

مُبارک کے
بعد کے جوہن اُن اصحاب
اُن سے کہیں وہ فضائل
داوا اپنے واد کا دئے ہیں
خاصہ کبریت اعظم ایدوست
یہ غامضی حلال نادان
لُب سیرس نے ہی سار
مذہب

کمال صیغوں کی سی میں خوب دریا بہ
 کچھ کچھ میں اپنے سخن و لاف میں
 وجد اپنا وہاں عیان کئے ہیں
 بوالہوسے غوث عالم الایموت
 بولایا ہے ہوس کی درودن
 آخر اب میں اس کے جہلہ نارا
 خاصہ برہنہ لاول الای

در میان آنکه هر روز و شب همه مقدار از خود بایر بخواند

ہر روز تو زچہ ہزار صلوات ہو رٹونے کے وقت بھی تر ضعفائے لڑھی بوجی یار رست انکون ہی شہر ہے اس نہوت میں کیا ہوں کیتل ظاہر میں تریہ باعث اسکے لگتا ہوں اب اس سے فخر تر	یا پانصد و سیصدی کرم ہو جمعہ کے روز ہو جمعرات ورنہ جو حبیب پر خدا میں دن رین انکون ہی کام دریا سے لیا ہوں ایک قطرہ لیکن جسے شوق کا اُس ہے آداب زیارت ہمیشہ	لیکن کبھی سوستی نکر کم ہر روز سے ہر زیادہ صلوات ہو شوق میں اسکے سدا میں بن اسکے نہیں ہے انکون ام بستان سے لیا ہوں ایک شرہ بے شبہ یہ محل انکون بس آداب زیارت ہمیشہ
--	--	---

فصل سیوم در بیان فضائل و آداب زیارت سید موجود اصلہ اللہ علیہ وسلم کہ افضل قربا و اکمل عباد است

بیشای تو کیا چل ای برادر گر باؤ کے چلنے میں آس ہے یامشت غبار اپنا لک جک یا ماتھے میں لے صبا کا دم در شرب عاشقان حیران ہوتا اگر اسکار و ضہ پاک دن رات تلاش زردبان میں کیون سر قدم نہیں کیا میں کب ہو لنگیا یار یہ کہ خوشدست آداب زیارت اسکے میں بھوت گر تر جہاں کا بولوں ای یار ہی فضل میں اسکے شے اخبار بولابی بھی جو کرے زیارت گو یا بجیات مجھ کون دیکھا جی بولا جو ج سے پاؤخت جو قبر شریف پاس جاوے پس کرو توں ای طالب سعاد ہو راہ میں ای بی کے شتاق ہو رتوں بہت سدا و صلو ہوے جب حرم مدینہ قرب ہو چرخہ جبل مضر و پر	طیبہ کے طرف قدم کر زمر تو آہ کا تیرے باؤ بس ہے ناملے سے آدالجا و دانک ہو راہ مدینہ بیچ پر زن ہی فرض زیارت اسکی ایمان مانند مسج کے بر افلاک تا جاوین چرپے آسمان میں روضے طرف اسکے نیں گین سب شغل جہاں اپنے دھوتا دل کے ہیں سدا چشم کے جوت ہو دینے کئی ہزار شمار ہو را آن صحابے ہیں بسیار دیہ لنگا میں اُس لے شہادت ہو دوسری حدیث میں یوں آیا میری نکر لنگا وہ زیارت ہمساگی وہ بنی کی پاوے اُس شاہ کی نیت زیارت بھر دین تو اپنے اسکے شوق با ذوق و حضور و شوق منزلت ہو جلد پاوہ ای مودب اس شاہ کے شہر نظر کر	برگز تو نکر درنگ یک تل میزگان سے کر اپنے اسکار لگان یا رنگ پریدہ ہو دساز سرور کی زیارت ای مجتہد کیا خوب کہا ہی ای گرامی واجب ہوتا بمعون پای یار مرقد سے زمین ہی سکے پر نور بیشک مجھے گھیر لی ہی حرمان اپنے کون کرو میں از عشق شیخ ابن حجر سے ای گرامی اس نسخے بہتر جو مختصر ہے تولا جو کرے مری زیارت ہو جو کر لنگا مری زیارت جو قصد کر لنگا میرا دل سون تحقیق کیا جفا وہ مجھ پر جب ہو تو قاصد زیارت اُس نیت با صفا کے بعد از رہ با ادب و خشوع ہر دم ہو رتہ میں چو شاہ کے میں آثار کہ نہوت نیاز ہو حضور آسجہ خاص و دھوض انور
---	---	---



ہو رہے تھے بڑا خلیفہ جب تون ماند پتنگ ہو تون بیناب ہو شوق حبیب حق سے گریان باشوق تمام ذوق دل سات آویگنا توجہ درون مسجد عظمت وہ مکان کی دل میں تو پس جانبِ روضہ مشہور ہو رخصتِ طرفِ اکبر کے قبر کے کر پوچھا زامام مالک او آ فرمایا اُسے کہ کس لئے تون کرنا تون منہ بگو حضرت پس سیدِ طرفِ ہنگو پس تر ہو رعبہ زیارت شہنشاہ عثمان کی کرتون بھی زیارت وادیِ خبر میں ملے برادر ہو شوق سے تو اُحد میں جا	پر جلد گانہ دہان ادب سے ہول آپنا ہر ہو غور و خواہ ہو عشق میں اس کے محو حیران پرتون یہ دعا فیض آیات صدقہ دے اول تون از سر حد پر شوق و ادب یہ دعا تو جلدی سے توجہ زیدہ دسر جو مالکنا مالک ای برادر در وقت دعا میں ملے مخلص منہ بھیرنا اپنا اس طرف تون مالک کے جناب کے شفاعت صدیقِ ابرہہ سلام ادا کر جلدی سے تو لے بقیع کی راہ عباس کے تون بھی حیات اس شہد پاک سے محشر حمزہ کی فرار سے شرف پا	ہو جب نظر آدین گاندینہ جون ابرہہ ہر جوش کرتون آویگنا توجہ حرم کے اندر ہو بابِ بلد میں جب ہو داخل ہر وقت دخول سجلی بار ہو رغبتِ اعکاف کرتے رکھ سینیہ ہاتھ شوقِ دل بغداد کا جب خلیفہ ای بار قبلہ کے طرف کرتون ریح پنا بینک وہ تراجمی تیرے جد کا گر تہ کون کوئی سلام نولا بعد اس کے سلام کر عمر پر پس کرتون بتول کی زیارت ازواجِ نبی کا ہو تون زائر ہفتاد ہزار اٹھ گئے ایسے ہو سب شہد کی کر زیارت	دے چوڑا قرار ہو کر کہ نہ ہو رعد طرحِ خروش کرتون تہہ غسل کر اول ای برادر پرتون یہ دعا بچو شیش دل کر قصد فرار شاہِ ابرار ہو پرتون و گاندی ہو ب سرور پہ سلام کر ادا تون آیا بطواف شاہِ ابرار یا جانبِ روضہ مصفا نزدیکِ خدا وسیلہ بیگا پہنچا تون اُسے بعض والا جس طرح کتب میں مقرر ہو آلِ رسول کی زیارت ہو جتنے ترے ہیں مقابر رخسار میں جنکے درویش بوج سون تو وہاں کی دوت
--	---	---	--

اب میں تون مجھ شوق سید بے شہد اقامت اس کی ایجان انواع عبادت اور اذکار ہو رہے اگر ترے بھجھاگ بہ بار کہ حضور ہی رے ہو جب کھلے بابِ سجلی بار ہو جوش شیش دل سے ایجان ضیائی کجور میں کھامت خاص جو مجاوران میں کیسر	آدابِ اقامت مدینہ ہی دولتِ سرمدی یقین جان لازمین کا ادب ای بار یک شب بھی تو ای رفیقِ دل کا اوسہو قصور و دوسری مت دور تون جو عوامِ بنابر البتہ کہ اس میں ختم قرآن یہ بات ہی جاہلان کی عادت در مسجد روضہ مطہر آشاہِ رسل ہو مجھ سے خوشود	اول یہ ہے کہ کرتون ہرم ہو مسجد خاص کی حضوری ہو جب تک کہ میں ہو جانوں دل اور زبان کو باسب اعضا ہو مسجد خاص میں مصلا بل جل ادب و وقار کے سات ہو پرتون کوئی کتاب کا مل ہو شہر میں جتنے سکنا لازم ہی ہے محبت ان سات ہو ہو دو تجھے دو جگہ میں ہو	بے پیمان کے عزم حکم لازم تو کر اپنے پہ پوری روضے سستی نظر اٹھانوں کر وہاں جن از خلافت ملی بچھو اسکے نکر نماز اصلا تاپا وے تو اسکا فیض خوشنما در ذکر شامل و فضائل تعظیم ہے انکی لازم ایجان نکریم کر انکی اور مراعات
---	--	--	--

در بیانِ اختتام این سال مبارک و در روزِ نظرِ غایت از حضرت ختبت مرتبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	مدد شکر کہ یہ کتاب امین	اب ختم ہوئی بوجہ حسن	جو اس میں ہے ذکر شاہِ خیار	ہی ترجمہ حدیث و آثار
---	-------------------------	----------------------	----------------------------	----------------------

